روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۶

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Ruhani Khazain

Collection of The Books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,

The Promised Mesiah and Mahdi (1835-1908) Peace be on him.

Computerized Edition
Published in 2008

ISBN: 81 7912 175 5

واجعل لی من لدنک سلطنا نصیرا
انا فتحنا لک فتحا مبینا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وعلی عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصــر

لندن
10-8-2008

پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے　　اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کیے۔ دیکھو کس قدر

پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپؑ فرماتے ہیں:

"کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے......ایسا ہی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْھُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ **ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا......اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور حسب منطوق آیت قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور

مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے‘‘۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ''۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آبِ حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی **یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ’’روحانی خزائن‘‘ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اوّل کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اوّل میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس مڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون **’’ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات‘‘** جو پہلے ’’تصدیق النبی‘‘ کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر۱ مابین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر۲ مابین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ’’التبـــلیـغ‘‘ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ایڈیشن اوّل میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہو سکی تھی۔نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کر دی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے نقل کر کے جلد نمبر۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔اس میں صفحہ ۹ تا ۳۴ پر مشتمل ’’گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟‘‘ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ’’**عصمت انبیاء**‘‘ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

(ح) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں ’’احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے‘‘ کے عنوان سے ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا اسے روحانی خزائن جلد ۲۰ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جارہا۔

اکتوبر ۲۰۰۸ء

ترتیب

روحانی خزائن جلد ۱۶

خطبة اِلهامِیّة ۱

لُجَّة النّور ۳۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ سولہویں جلد ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی دو عربی تصنیفات خطبہ الھامیہ اور لجّۃ النّور پر مشتمل ہے۔

خطبہ الہامیہ

عیدالاضحیٰ جو ۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰؍ذوالحج ۱۳۱۷ھ کو ہوئی۔ اس روز عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو **خطبہ الہامیہ** کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کتاب کا وہ حصہ ہے جو یَـا عِبَـادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا سے شروع ہوتا ہے اور وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمْ خَبِیْرٌ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ خطبہ طبع باراول کے صفحہ ا سے لے کر صفحہ ۳۸ پر اور اس طبع کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۷۳ پر ختم ہوتا ہے اس کے بعد ’’الباب الثانی ‘‘شروع ہوتا ہے۔ اصل خطبہ میں جس کی وجہ سے ساری کتاب کا نام ’’خطبہ الہامیہ‘‘ رکھا گیا قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور باقی چار ابواب میں جو آپ نے بعد میں رقم فرمائے اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن مجید واحادیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت اور تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ اس میں ایک اشتہار چندہ منارۃ المسیح بزبان اُردو بطور ضمیمہ خطبہ الہامیہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کے اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی دو قسمیں معراج مکانی اور معراج زمانی ذکر فرما کر معراج زمانی کے لحاظ سے ’’مسیح موعود‘‘ کی مسجد کو **مسجد اقصیٰ** قرار دیا ہے اور اس اشتہار کے آخر میں آپ نے ۲۸؍مئی ۱۹۰۰ء تاریخ تحریر فرمائی ہے۔

اوراس سے پہلے طبع اوّل کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ سے (، ب ، ج صفحات اوراس طبع کے صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۱ تک عربی زبان میں جو ''اَلْاِعْـلَان '' شائع شدہ ہے اس کے نیچے ۲۵ راگست ۱۹۰۱ء تاریخ درج ہے اور حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ جوزیرعنوان ''مـاالـفـرق بیـن ادم و الـمسیـح الـمـوعـود ''اور'' الـحـالة الـموجودة تدعو المسيح الموعود و المهدى المعهود ''جوکتاب کے آخر میں طبع اول کے صفحہ (سے صفحہ ش تک اوراس طبع کے صفحہ ۳۰۷ سے صفحہ ۳۳۴ تک درج ہے۔اس کے آخر میں ۱۷را کتوبر ۱۹۰۲ء تاریخ لکھی ہے۔ان تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اصل خطبہ کے علاوہ جو آپ نے ۱۱راپریل ۱۹۰۰ء کو دیا تھا باقی چار ابواب اور دوسرے اشتہار اور حواشی آپ نے مئی ۱۹۰۰ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت تصنیف فرمائے اوراس کی اشاعت موجودہ مکمل کتاب کی صورت میں اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بعد ہوئی۔

خطبہ الہامیہ ایک خدائی نشان ہے

عید الاضحیٰ ۱۱راپریل ۱۹۰۰ء کی تقریب میں شمولیت کے لئے ۱۰راپریل سے ہی مہمانوں کی آمد قادیان میں شروع ہوگئی تھی اور بٹالہ ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم ، راولپنڈی، کپورتھلہ ، پٹیالہ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان پہنچ چکے تھے۔اخبار الحکم ۱۷راپریل ۱۹۰۰ء میں روئیداد جلسہ عید اضحی کے عنوان کے تحت لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

> یوم العرفات کوعلی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ ''میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصّہ اپنے اوراپنے دوستوں کے لئے دُعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یادر ہے'' (اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضورؑ کی خدمت میں بھیج دی گئی۔مغرب وعشاء میں حضورؑ تشریف لائے۔جو جمع کی گئیں بعد فراغت فرمایا:-

''چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں۔اس لئے میں جاتا ہوں تا کہ تخلّف وعدہ نہ ہو۔''

یہ فرما کر حضورؑ تشریف لے گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے۔دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس سے تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

''خدا نے ہی حکم دیا ہے۔'' اور پھر فرمایا کہ ''رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔شاید یہی مجمع ہو۔''

.... جب حضرت اقدسؑ عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے **یاعباداللہ** کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا...... اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا۔

''اب لِکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں''

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔**الحمد للہ** کہ وہ ساری دُعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔''

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں جا پڑے۔حضورؑ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ **''مبارک''** یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵)

تاریخ احمدیت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی روایات خلاصۃً تحریر ہوئی ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ

''حضور نے کھڑے ہوکر **یا عباد اللہ** کے لفظ سے فی البدیہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم وبیش دوسو تھی وجد کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔محویّت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہوگیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲صفحہ۸۴تفصیل کے لئے دیکھئے روایات صحابہ جلد۱۳صفحہ۳۸۵۔۳۸۶)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی فرماتے ہیں کہ

''............حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل وصورت زبان اورلب ولہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دُنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کررہا ہے۔خطبہ کے وقت آپ کی حالت اورآواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہوجاتی تھی۔اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں،چہرہ سُرخ اورنہایت درجہ نورانی۔خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتاسکوں۔پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہوجاتا تھا۔ان ہردو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲صفحہ۸۴۔تفصیل کے لئے دیکھئے روایات حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیرت المہدی جلد دوم تتمہ صفحہ۳۶۵تا۳۷۱)

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دوخوابیں تحریر فرمائی ہیں۔۱۹/اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے

میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

”میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔اُن سے اُنہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔تو اس نے جواب دیا کہ اُوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔“

یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سُن رہے ہیں۔یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔“

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰۔ایڈیشن چہارم)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خطبہ الہامیہ سے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

”۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ **آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی**۔اور نیز یہ الہام ہوا۔

کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

............تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کرسکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے،کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام **خطبہ الھامیہ** رکھا گیا لوگوں میں سُنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دوسو (۲۰۰) کے قریب ہوگی۔سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کُھل رہا تھا۔مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود

بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵،۳۷۶ نیز دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۰ و سرورق خطبہ الہامیہ)

پس خطبہ الہامیہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو ۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہوا۔

لُجَّةُ النُّور

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلامی ممالک عرب اور فارس اور روم اور بلاد الشام وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء اور مشائخ کو تبلیغ کرنے کے لئے بصورت مکتوب تصنیف فرمائی اور اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی۔ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا ارادہ کئی باب لکھنے کا تھا (دیکھو صفحہ ۶ لـجّة الـنّـور) مگر ایک ہی باب آپ نے لکھا اور پھر معلوم ہوتا ہے آپ کی توجہ دوسری کتب کی طرف مبذول ہوگئی اور اس کتاب کی عام اشاعت آپ کی وفات کے بعد فروری ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔

اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنی کنیت ابو محمود احمد تحریر فرمائی ہے اور اس میں آپ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ضرورتِ زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور اپنے آبائی سوانح، اپنے الہام ربّانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلامی کی دینی اور دنیوی ابتر حالت کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے۔ ان کے آپس میں افتراق و انشقاق اور اُن کے عقائد فاسدہ اور مسلمان علماء اور صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے ان کی بے کسی اور بے بسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور آخر میں پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ہے کہ

''الیوم یئس الذین کانوا یصولون علی الاسلام''

(لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۷۵)

یعنی آج اسلام پرحملہ آور کفار نا امید ہو گئے ہیں اور تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اوراس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔ان نعمتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اس نعمت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض اوقات انسان اس خیال سے افسردہ اور دل شکستہ اور غمگین رہتا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا جو اس کی وفات کے بعد اس کا وارث ہو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کا غم مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہوا۔ و اعطانی ربی ابناءً الخدمة ملّته کیونکہ میرے رب نے مجھے اپنی جناب سے بیٹے عطا کئے ہیں جو دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ (لجّة النور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۳۹۸)

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

'' ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں بلکہ ہم تو اُن کے سفہا اور بے ہودہ گو لوگوں میں سے بھی صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی فضول گوئی اور بدگوئی اور سبّ و شتم میں مشہور ہو چکے ہیں۔لیکن جو لوگ سفاہت اور بدزبانی سے بَری ہیں۔ہم ان کا خیر سے ذکر کرتے اور ان کی تکریم و احترام کرتے اور ان سے بھائیوں کی طرح محبت رکھتے ہیں۔'' (ترجمہ از لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۹)

اور اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میرا امر یا میری دعوت زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گی۔''

(ترجمہ از لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۸)

اصل کتاب عربی میں ہے اور اس کے نیچے فارسی زبان میں ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

خاکسار

جلال الدین شمس

ٹائیٹل بار اول

هذا هو الكتاب الذی الهمت حصة منه من رب العباد۔ فی یوم عید من الاعیاد۔ فقرءته علی الحاضرین۔ بانطاق الروح الامین۔ من غیر مدد الترقیم والتدوین۔ فلا شك انه اٰیة من الاٰیات۔ وما كان لبشر ان ینطق كمثلی مرتجلا مستحضرًا فی مثل هذه العبارات۔ وكان الناس یرتقبون طبعه رقبة یوم العید۔ ویستطلعون بعیون المشتاق المرید۔ فالحمد لله الذی اراهم مقصودهم بعد الانتظار۔ ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة اغصانه من الثمار۔ وانه صنیعة احسان الحضرة۔ ومطیة تبلیغ الناس الی السعادة۔ وانه غیث من الله بعد ما اَمْحَلَت البلاد وعم الفساد۔ ولن تجد هذه المعارف فی الاٰثار المنتقاة المدونة من الثقات۔ بل هی حقایق اوحیت الیّ من رب الكائنات۔ وانه اظهار تام وهل بعد المسیح كتم۔ وهل بعد خاتم الخلفاء علی السرّ ختم۔ ولیس من العجب ان تسمع من خاتم الائمة۔ نكاتا ما سمعت من قبلُ من علماء الملة بل العجب كل العجب ان یاتی المسیح الموعود والامام المنتظر وحَكَمُ الناس وخاتم الخلفاء۔ ثم لا یاتی بمعرفة جدیدة من حضرة الكبریاء۔ ویتكلم كتكلم العامة من العلماء۔ ولا یفرق فرقا بیّنا بین الظلمة والضیاء۔ وانی سمیت هذه الرسالة

خُطبَةَ اِلهَامِیّة

وَاِنّی عُلِّمتُهَا اِلهَامًا مِّنْ رَّبّی وَکَانَتْ اٰیَةً

تعداد الاشاعة ۲۱۰۰

ثمن نسخة واحدة عمـ ۸/

وانها طبع فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان باهتمام الحكیم فضل الدین البهیروی فی سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسه

{۱}

اٰلاعلان

ایّھا الاخوان من العرب وفارس والشام. وغیرھا من بلاد الاسلام. اعلموا رحمکم اللّٰہ انی کتبت ھٰذا الکتاب لکم ملھمًا من ربّی. واُمرت ان ادعوکم الی صراط ھُدیتُ الیہ و اُؤدبکم بادبی. وھٰذا بعدما انقطع الامل مِن علماء ھٰذہ الدیار. وتحقق انھم لا یبالون عقبی الدار. وانقطعت حرکتھم الی الصدق من تفالجٍ لامن فالجٍ. وما نفعھم اثر دواء ولاسعی معالج. ومابقی لِاَجَارِد المعارف فی ارضھم مرتع. ولا فی اھلھا مطمع. فعند ذالک القی فی قلبی من الحضرۃ. ان اٰوی الیکم لطلب النصرۃ. لتکونوا انصاری کاھل المدینۃ ومن نصرنی وصدقنی فقد ارضی ربہ وخیرَ الُبریۃ. وان شرالدواب الصّم البکم الذین لا یصغون الی الحق والحکمۃ. ولا یسمعون برھانًا ولوکان من الحجج البالغۃ. واذا قیل لھم اٰمنوا بما اتاکم من ربّکم من الحقّ والبیّنۃ. بعد ایام کثرت الفِرق واختلافھم فیھا وتلاطم بحر الضلالۃ. قالوا لانعرف ماالحق وانا وجدنا اٰبَاء نا علی عقیدۃ. واناعلیھا الی یوم المنیّۃ. وماقلت لھم الاما قال القراٰن. فما کان جوابھم الاالسب والھذیان. وان اللّٰہ قد علّمنی ان عیسی ابن مریم قد مات. ولحق الاموات. واماالذی کان نازلا من السماء. فھو ھٰذا **القائم بینکم** کما اوحی الیّ من حضرۃ الکبریاء. وکانت حقیقۃ النزول ☆ ظھور المسیح الموعود عند انقطاع الاسباب. وضعف الدولۃ الاسلامیۃ وغلبۃ الاحزاب

☆ **الحاشیۃ** – اعلموا انّ لفظ النزول قد اختیر للمسیح الموعود للوجھین (۱) احدھما لاظھار انقطاع الاسباب الارضیۃ کالحکومۃ والریاسۃ والوسائل الحربیۃ فی مُلک یُبعث فیہ من الحضرۃ الاحدیّۃ. کانّہ کانت اشارۃ الٰی ان المسیح الموعود لایأ تی الا فی مُلک لایبقٰی فیہ للاسلام قوۃٌ ولا للمسلمین طاقۃ ومع ذالک یقومون للانکار و

وكان هٰذا اشارة الى ان الامر كله ينزل من السماء. من غير ضرب الاعناق وقتل الاعداء. ويُرىٰ كالشمس فى الضياء. ثم نقل اهل الظاهر هٰذه الاستعارة الى الحقيقة. فهٰذه اوّل مصيبة نزلت علٰى هٰذه الملة. وما اراد اللّٰه من انزال المسيح. الّا ليُرى مقابلة الملتين بالتصريح. فان نبينا المصطفٰى كان مثيل موسٰى. وكانت سلسلة خلافة الاسلام. كمثل سلسلة خلافة الكليم من اللّٰه العلام. فوجب من ضرورة هٰذه المماثلة والمقابلة ان يظهر فى اٰخر هٰذه السلسلة مسيح كمسيح السلسلة الموسوية. ويهود كاليهود الذين كفّروا عيسٰى وكذبوه و ارادوا قتله وجروه الٰى ارباب الحكومة فمن العجب ان علماء الاسلام اعترفوا بان اليهود الموعودون فى اٰخر الزمان ليسوا يهودًا فى الحقيقة بل هم مثلهم من المسلمين فى الاعمال وَالعادة. ثم يقولون مع ذالك ان المسيح ينزل من السماء. وهو ابن مريم رسول اللّٰه فى الحقيقة لامثيله من الاصفياء. فكانهم حسبوا هٰذه الامة اردء الامم واخبثهم فانهم زعموا ان المسلمين قوم ليس فيهم احد يقال له انه مثيل بعض الاخيار السابقين. وامّا مثيل الاشرار فكثيرفيهم ففكروا فيه يامعشر العاقلين. ثم ان مسئلة نزول عيسٰى نبى اللّٰهِ كانت من اختراعات النصرانيين. واماالقراٰن فتوفاه والحقه بالميتين. وما اضطرت النصارٰى الٰى نحت هٰذه العقيدة الواهية الا

بقية الحاشية ۔ يريدون اَن يطفئوا نور اللّٰه فضلا من ان يكونوا من الانصار فيؤيّد المسيح من لدن ربّ السماء ولايكون عليه منّة احد من ملوك الارض واهل الدول والامراء ولايستعمل السيف والسنان فكانّه نزل من السماء ونصره اللّٰه من لدنه و أعان (۲) ثانيهما لاظهار شهرة المسيح الموعود فى اسرع الاوقات والزمان فى جميع البلدان. فان الشئ الذى ينزل من السماء يراه كل احدٍ من قريبٍ وبعيدٍ ومن الاطراف والانحاء. ولايبقٰى عليه سِتْرٌ فى اَعْين ذوى الانصاف. ويشاهد كبرقٍ يبرق من طرفٍ الى طرفٍ حتّى يحيط كدائرةٍ على الاطراف. منه

فـی ايـام اليـأس وقـطـع الامل من النصرة الموعودة. فان اليهود كانوا يسخرون منهـم ويـضـحـكـون عـليهم ويؤذونهم بانواع الكلمات. عندما رَأَوْا خذلانهم وتـقـلـبهـم فـی الأفـات. فـكـانـوا يقولون اين مسيحكم الذی كان يزعم انه يرث سـرير داؤد ويـنـال السلطنة ويـنـجـی اليهـود فتـألـم الـنصارٰی من سماع هٰذه الـمـطاعن. و الام الـصبرُ باللّاعـن. فـنـحـتـوا الجوابَين. عند هٰـذين الـطـعنين والـخـطابين. فقالوا ان يسوع ابن مريم وان كان مانال السلطنة فی هٰذه الأوان. ولٰـكـنـه يـنـزل بصورة الملوک الجبارين القهارين فی اٰخر الزمان. فيقطع ايدی اليهـود وارجلهم وانوفهم ويهلكهم باشد العذاب والهوان. ويجلس احبابه بعد هٰـذا العقاب. علی سرر مرفوعة موعودة فی الكتاب. و اما قول المسيح انه من اٰمـن بـه فينجيه من الشدائد التی نزلت علٰی بنی اسرائيل. فمعناه انه ينجيه بدمه مـن الـذنـوب لامـن جـور الـحكومة الرومية كما ظنّ وقيل. فحاصل الكلام ان النصارٰی لمّا اٰذاهم طول مكثهم فی المصائب. واطال اليهود السنهم فی امرهم وحسبـوهـم كـالـخـاسـر الخايب. شق عليهم هٰذا الاستهزاء. فنحتوا العقيدتين الـمذكورتين ليسكت الاعداء. وانّ من عادات الانسان. انه يتشبّث بامانی عند هبـوب رياح الحرمان. واٰذا رأی انـه مـابـقـی له مقام رجاء. فيسرّ نفسه باَهْواءٍ. ﴿ب﴾ فيـطـلـب مـا نـدّ عـن الاذهـان. وشـذّ عن الأذان. فقد يطلب الكيمياء عند نفاد الاموال. وقد يتوجه الی تسخير النجوم والاعمال. وكذالک النصارٰی اذا وقع عـليهـم قول الاعداء. وما كان مَفَرٌّ من هٰذا البلاء. فنحتوا مانحتوا واتّكئوا علی الامـانی. كماهوسيرة الاسير والعانی. فاشاعوا الاصولين المذكورين كما تعلم وتـرٰی. ووفّـوا حـق الـعـمٰـی. ولـمـا صـار اعتقاد نزول المسيح جزو طبيعتهم. واحاط علی مجاری الفهم وعادتهم. كانت عنايتهم مصروفة لامحالة الی نزول عيسٰـی. ليهـلـک اعـداء هـم ويـجـلسهم علی سرر العزة والعُلٰی. فهٰذا هوسبب سـريان هٰذه العقيدة فی الفِرق المسيحية. ومثلهم فی الاسلام يوجدفی الشيعة. فـانّـه لـمّـا طـال عـليهـم امـد الـحرمـان. ومـا قـام فيهم ملک الی قرون من

الزمان. نحتوا من عند انفسهم ان مهديهم مستترفى مغارة. ويخرج فى اٰخرالزمان و يحيى صحابة رسول اللّٰهؐ ليقتلهم باذِيّةٍ. وان حسينًا بن على وان كان مانجّاهم من ظلم يزيد. ولكن ينجّيهم بدمه فى اليوم الأخرمن عذاب شديد. وكذالک کل من خسر وخاب نَحتَ هٰذا الجواب. وسمعت ان فرقة من الوهابيين الهنديين ينتظرون كمثل هٰذه الفرق شيخهم سيد احمدن البريلوى وانفدوا اعمارهم فى فلوات منتظرين فهٰؤلاء كلهم محل رحم بمالم يرجع احد من كبراء هم الى هٰذا الحين. بل رجع المنتظرون اليهم وكم حسرات فى قلوب المقبورين. فملخّص القول ان عقيدة رجوع المسيح وحياته كانت من نسج النصارٰى ومفترياتهم. ليطمئنوا بالامانى ويذبّوا اليهود وهمزاتهم. واما المسلمون فدخلوها من غير ضرورة. و اُخذوا من غير شبكة. واكلوا السم من غير حلاوة. واذا قبلوا ركنًا من ركنى الملة النصرانية. فما معنى الانكار من الركن الثانى اعنى الكفّارة. وانا فصّلنا هٰذه الامور كلها فى الكتاب. وكفاک هٰذا ان كنت من الطُّلّاب. ان الذين ظنوا من المسلمين ان عيسٰى نازل من السماء مااتبعوا الحق بل هم فى وادى الضلال يتيهون. ما لهم بذالک من علم ان هم الا يخرصون. اَمْ اُوْتوا من البرهان اوعُلّموا من القراٰن فهم به مستمسكون. كلّا بل اتبعوا اهواء الذين ضلّوا من قبل وتركوا ما قال ربّهم ولا يبالون. وقد ذكر الفرقان ان عيسٰى قد توفّى فبأى حديث بعد ذالک يؤمنون. الايفكرون فى سرّ مجئ المسيح ام على القلوب اقفالها ام هم قوم لايبصرون. ان اللّٰه كان قد مَنّ على بنى اسرائيل بموسٰى و النبيين الذين جاء وا من بعده منهم فعصوا انبياء هم ففريقًا كذبوا وفريقًا يقتلون. فاراد اللّٰه ان ينزع منهم نعمته ويؤتيها قومًا اٰخرين ثم ينظر كيف يعملون. فبعث مثيل موسٰى من قوم بنى اسماعيل وجعل علماء امته كانبياء سلسلة الكليم وكسرغرور اليهود بها بما كانوا يستكبرون. واٰتٰى نبينا كلّما اوتى موسٰى وزياده واٰتاه من الكتاب والخلفاء كمثله واحرق به قلوب الذين ظلموا واستكبروا لعلهم يرجعون. فكما انه خلق الازواج كلّها

کذالک جعل السلسلة الاسماعیلیة زوجًا للسلسلة الاسرائیلیة. وذالک امر نطق بہ القراٰن ولا ینکرہ الا العمون. الا تری قولہ تعالٰی فی سورة الجاثیة وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ. ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ[1]. فانظر کیف ذکر اللّٰہ تعالٰی ھٰھنا سلسلتین متقابلتین سلسلة موسٰی الٰی عیسٰی. وسلسلة نبینا خیر الورٰی الی المسیح الموعود الذی جاء فی زمنکم ھٰذا. وانہ ماجاء من القریش کما ان عیسٰی ماجاء من بنی اسرائیل. وانہ علم لساعة کافة الناس کما کان عیسٰی علما لساعة الیھود. ھٰذا ما اشیر الیہ فی الفاتحة. وما کان حدیث یفترٰی. وقد شھدت السماء باٰیاتھا وقالت الارض الوقت ھٰذا الوقت فاتق اللّٰہ ولاتیئس من روح اللّٰہ والسلام علی من اتبع الھُدٰی.

فحاصل الکلام ان القراٰن مملو من ان اللّٰہ تعالٰی اختار موسٰی بعد ما اھلک القرون الاولٰی واٰتاہ التوراة وارسل لتائیدہ النبیین تترا. ثم قفا علٰی اٰثارھم بعیسٰی☆. واختار محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد ما اھلک الیھود واردٰی. و

☆ **الحاشیة** ۔ اعترض علیّ جاھل من بلدةٍ اسمھا جھلٌ یا ذوی الحصاتِ. وفی اٰخرھاحرف المیم لیدل علٰی مسخ القلب والممات. وفرح فرحًا شدیدًا باعتراضہ وشتمنی وذکرنی باقبح الکلمات. وقال انّ ھٰذا الرجل یزعم ان عیسٰی کان من مُتّبعی موسٰی ولیس زعمہ ھٰذا اِلّا باطلًا وانّ کذبہ من اَجْلی البدیھیّات. بل اُوْتی عیسٰی شریعةً مستقلةً بالذات. فاغنی الذین کانوا مجتمعین علیہ من شریعة الکلیم واقام الانجیل مقام التوراة فاعلم ان ھٰذا قولٌ لایخرج من فَمٍ اِلّامن فم الذی نُجس بنجاسة الجھل والجھلات. وذاب انف فطنتہ بجذام التعصّبات. وزعم ھٰذا الجاھل کانّہ یستدل علی دعواہ بالفرقان الذی ھو الحَکَم عند الخصومات.وقرء قولہ تعالٰی وَاٰتَیْنٰہُ الْاِنْجِیْلَ فِیْہِ

[1] الجاثیة:۱۷،۱۸،۱۹

﴿ح﴾ لا شک ولاريب ان السلسلة الموسوية والمحمدية قد تقابلتا وكذالک اراد اللّٰه وقضٰى. واما عيسٰى فهومن خدام الشريعة الاسرائيلية ومن انبياء سلسلة موسٰى. وما اوتى له شريعة كاملة مستقلة ولا يوجد فى كتابه تفصيل الحرام والحلال والوراثة

بقية الحاشية۔ هُدًى وَّ نُوْرٌ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ[1]. يعنى ببشارة خير الكائنات. ومافهم سرّهذه الأية وصال علىّ بصوت هواَنْكر الاصوات. وظنّ انّه اوىٰ الٰى ركن شديد وسبّنى كالقاذفاتِ المفحشات. وقال انّها دليل واضح على ان الانجيل شريعة مستقلة فيااسفًا عليه وعلى غيظه الذى اخرجهٗ من الارض كالحشرات . وان من اشقى الناس من لاعقل له ويعدّ نفسه من ذوى الحصاة. ويعلم كل صبيٍّ وصبية من المسلمين والمسلمات فضلا من البالغين والبالغات. ان القراٰن لايامر اليهود ولاالنصارىٰ ان يتبعوا كتبهم ويثبتوا على شرائعهم بل يدعوهم الى الاسلام واوامره وقد قال اللّٰه فى كتابه العزيز اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[2] وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[3]. فكيف يُظنُّ فى اللّٰه القدوسِ انّه يدعوا اليهود والنصارىٰ فى هٰذه الأية الى الاسلام يقول انّكم لا تفلحون ابدًا ولا تدخلون الجنّة الابعد ان تكونوا مسلمين. ولا ينفعكم توراتكم ولاانجيلكم الاالقرآن. ثّم ينسٰى قوله الاول ويامر كل فرقة من اليهود ﴿ح﴾ والنصارٰى ان يثبتوا على شرائعهم يتمسكوا بكتبهم ويكفيهم هٰذا لنجاتهم وان هٰذا الاجمع الضدّين واختلاف فى القراٰن. واللّٰه نزّه كتابه عن الاختلاف بقوله وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا[4] بل الأية التى حَرَّف المُعترِض معناها كمثل اليهود تشير الى ان بشارت نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم كانت موجودةً فى التورات والانجيل فكان اللّٰه يقول مالهم لايعملون علٰى وصايا التوراة والانجيل ولايُسلمون. نعم لوكانت عبارة القراٰن بصيغة الماضى ولم يقل وَلْيَحْكُمْ بل قال وكان النصارىٰ يحكمون بالانجيل فقط مكان ذالک دليلًا علٰى مدعاهُ واما بقية الفاظ هٰذه الأيات

[1] المائدة:۴۷-۴۸ [2] آل عمران :۲۰ [3] آل عمران:۸۶ [4] النساء:۸۳

والنكاح ومسائل اخرٰى. والنصارٰى يُقِرُّون به ولذالک ترى التورات فى ايديهم كما ترى الانجيل وقال بعض فرقهم انانجينامن اثقال شريعة التورات بكفارة دم عيسٰى. واما بعضهم الأخرون فيحرمون ماحرم التوراة ولاياكلون الخنزير كمثل نصارىٰ ارمينيا وهم اقدم من فرق اخرى فى المدى. واتفق كلهم علٰى ان عيسٰى اتٰى بفضل من اللّٰه وان موسٰى اتٰى بالشريعة وسموهما عهد الشريعة وعهد الفضل وسمّوا الاوّل عتيقًا والأخر جديدًا فاسئلهم ان كنت تشک فى هٰذا. فملخّص كلامنا ان اللّٰه توجّه الٰى بنى اسرائيل رحمة منه فاقام سلسلة بموسٰى واتمّها بعيسٰى. وهو اٰخرلبنةٍ لها. ثم توجه الٰى بنى اسماعيل فاقام سلسلة نبينا المصطفٰى. وجعله مثيل الكليم ليرى المقابلة فى كل ما اتٰى. وختم هٰذه السلسلة علٰى مثيل عيسٰى. ليتم النعمة على هٰذه السلسلة كما اتمها على السلسلة الاولٰى. وان كانت السلسلة المحمدية خاليةً من هٰذا المسيح المحمدى. فتلک اذا قسمةٌ ضيزىٰ. ففكروا كل الفكر وليس النُهٰى الا لهٰذا الامريا اولى النُهٰى. ولا ينجى المرء الاالصدق فاطلبوه بدق باب الحضرة. واقبلوا على اللّٰه كل الاقبال لهٰذه الخطّةِ. وادعوه فى جوف الليالى وخرّوا باكين للّٰه ذى العزة والجبروت ولا تمرّوا ضاحكين هامزين واستعيذوا باللّٰه من الطاغوت. ياعباد اللّٰه تذكروا وتيقظوا فان المسيح الحَكَم قداَتٰى. فاطلبوا العلم السماوى ولا تقوِّموا متاعكم فى حضرة المولٰى. ووالله انّى من اللّٰه اتيتُ وما افتريتُ وقدخاب من افترىٰ. انّ

بقية الحاشية ۔ اعنى لفظ فيه نوروهدًى فليس هٰذا دليلًا على كون الانجيل شريعةً مستقلةً اليس الزبور وغيره من كتب انبياء بنى اسرائيل هُدًى للناس ا يوجد فيها ظلمة ولايوجد نور فتفكر و لا تكن من الجاهلين. وانّ النصارٰى قد ا تفقوا علٰى ان عيسى بن مريم ما ا تاهم بالشريعة وانّا نكتب هٰهنا شهادة جى.اے ليفراے الذى هوبشپ لاهور اعنى امام قسوس هٰذه الناحية وكفاک هٰذا ان كنت تخشى من سواد الوجه والذلّة. ورأينا ان نكتب عليحدة هٰذه الشهادة فى الحاشيه. منه

ايـّام الـلّـه قـداتَـتْ وحسراتٌ على الذى ابٰى. ولا يُفلح المُعرض حيث أَتٰى. والحق والـحـق اقـول ان مـجـئ الـمسيـح مـن هٰـذه الامة كان امرا مفعولا من الحضرة من مـقـتـضـى الـغيرة. وكان قدّر ظهوره من يوم الخلقة. والسرّفيه ان اللّٰه اراد ان يجعل اٰخرالدنيا كأولها فى نفى الغير والمحوفى طاعة الحضرة الاحدية. واسلاک الناس فى سلک الوحدة الـطبـعية بـعدما دعوا الى الوحدة القهرية. وكان الناس مُفْترقين الـى الـفـرق الـمـختلفة. والاٰراء المتنوعة. والاهواء المتخالفة. ومطيعين للحكومة الشيـطـانية الـدجـالية الـظـلـمـانية. ومـا كـانـوا مـنـفكين حتى تنزل عليهم فوج من السـكـيـنة. والشيطان الذى هوثعبان قديم ودجال عظيم ماكان مخلصهم من اسره. وكـان يريد ان ياكلهم كلهم ويجعلهم وقود النار لانه نظر الٰى ايّامه و رَأٰى انه مابقى مـن ايام الانظار الا قليلا فخاف ان يكون من المغلوبين. بمالم يكن من المنظرين اِلّا الٰى هٰـذا الـحيـن فراٰى انه هالک باليقين. فاراد اَنْ يصول صولا هو خاتم صولا ته واٰخـر حـركـاتـه. فـجـمـع كـلـمـا عـنده من مكائده وحِيَله وسلاحه وسائر الاٰلات الحربيّة. فتحرک كالجبال السائرة. والبحار الزاخرة بجميع افواجه ليدخل حمى الـخـلافة مـع ذُرّياته. فعند ذالک انزل اللّٰه مسيحه من السماء بالحربة السماوية. ليـكـون بيـن الـكـفـروالايـمـان فيصلة القسمة. وانزل معه جنده من اٰياته وملائكة سماواته. فاليوم يوم حرب شديد وقتال عظيم بين الداعى الى اللّٰه وبين الداعى الى غيـره. انهـا حـرب مـاسـمـع مثـلهـا فى اول الزمن ولا يسمع بعده. اليوم لايترک الدجال المفتعل ذرة من مكائده الا يستعملها. ولاالمسيح المبتهل ذرة من الاقبال عـلـى الـلّـه والتوجه الى المبدء الا ويستوفيها. ويحاربان حربًا شديدًا حتى يعجب قـوتهـما وشدتهما كُلّ من فى السّمآء وترى الجبال قدمُ المسيح ارسخ من قدمها. والبـحـار قـلبـه ارق واجرٰى من ماء ها. وتكون محاربة شديدة وتنجّر الحرب الى اربـعيـن سـنة مـن يـوم ظهـور الـمسيـح حتّى يُسْمع دُعاء المسيح لتقواه و صدقه. وتـنـزل مـلائكة الـنـصـرة ويـجـعـل الـلّـه الهـزيـمة عـلـى الثعبـان وفوجـه منة

علی عبده. فترجع قلوب الناس من الشرک الی التوحید ومن حب الشیطان الی حب اللّٰه الوحید. والی المحویة من الغیریة. والی ترک النفس من الاهواء النفسانیة. فان الشیطان یدعو الی الهویٰ والقطیعة والمسیح یدعو الی الاتحاد والمحویة. وبینهما عداوة ذاتیة من الازل واذا غلب المسیح فاختتم عند ذالک محاربات کلها التی کانت جاریة بین العساکر الرحمانیة والعساکر الشیطانیة. فهناک یکون اختتام دور هٰذه الدنیا ویستدیر الزمان وترجع الفطرت الانسانیة الی هیئتها الاولٰی. الّا الذین احاطتهم الشقوة الازلیة. فاولٰئک من المحرومین. ومن فضل اللّٰه واحسانه انه جعل هٰذا الفتح علٰی ید المسیح المحمدی لیری الناس انه اکمل من المسیح الاسرائیلی فی بعض شیونه وذالک من غیرة اللّٰه التی هیّجها النصاریٰ باطراء مسیحهم. ولما کان شان المسیح المحمدی کذالک فما اکبر شان نبی هو من اُمّتهٖ. اللّٰهم صلّ علیه سلامًا لا یغادر برکة من برکاتک وسَوّد وجوه اعداءه بتائیداتک واٰیاتک اٰمین.

الراقم میرزا غلام احمدؐ من مقام القادیان الفنجاب

لخمس و عشرین من اغسطوس سنه ۱۹۰۱

تتمہ حاشیہ ٹائیٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ

Bishops Bourno
Lahore
Aug. 15.01.

Dear Sir,

The Lord Jesus Christ was certainly not a lawgiver, in the sense in which Moses was, giving a complete descriptive law about such things as clean and unclean food etc. That he did not do this must be evident to any one who reads the New testament with any care or thought whatever. The Mosaic law of meats etc was given in order to develop in the minds of men who were in a very elementary stage of education and religion, the sense of law, and gradually of Holiness and the reverse. It is therefore called in the New testament a ”Schoolmaster to bring us to Christ" (gal iii. 24) for it developed a conseience in men which, when awakened,could not find rest in any external or purely ceremonial acts but needed an inner righteousness of heart and life. And it was to bring this that christ came, By His life and death he

both deepened in men's minds the sense of what sin really is and how terrible it is and also showed men how they could be reconciled to God, obtaining forgiveness of sins and also power by the gift of the Holy Spirit to live a new life in real holiness, and in love to God and man. What the characteristics of that new life are, you can see by reading the sermon of the mount St. Mathew Chapters V-VII.

(اس کا ترجمہ دوسرے صفحہ پر دیکھو)

ترجمہ

از مقام بشپس بورن واقعہ لاہور

مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۱ء

جناب

خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ۔کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہوجائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔

موسیٰ کی شریعت کھانے وغیرہ امور کے متعلق اس واسطے نازل ہوئی تھی کہ انسان کا دل تربیت پا کر شریعت کے مفہوم کو پالے اور رفتہ رفتہ مقدس اور غیر مقدس کو سمجھنے لگے کیونکہ انسان اس وقت تعلیم و مذہب کی ابتدائی منزل میں تھا۔اس لئے انجیل میں کہا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت ایک اُستاد تھی جو ہمیں مسیح تک لائی کیونکہ اس شریعت نے انسان کے دل میں ایک ایسی فطرت پیدا کر دی جو کہ ترقی پا کر صرف بیرونی اور رسمی اعمال پر قانع نہ ہوئی بلکہ دل اور رُوح کی اندرونی راستی کی تلاش کرنے والی ہوئی۔اس راستی کے لانے کے واسطے مسیح آیا۔ اپنی زندگی اور موت کے ذریعہ سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں یہ سمجھ ڈال دی کہ گناہ کیا ہے اور وہ کیسا خوفناک ہے اور گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور روح القدس کے عطیہ سے ہم تقدس کی نئی زندگی پا کر اور خدا اور انسان کے درمیان محبت قائم کر کے خدا کو پھر راضی کر سکتے ہیں۔متی باب ۵ و ۷ میں پہاڑی تعلیم کے پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس نئی زندگی کا طرز طریق کیا تھا۔

(دستخط جے اے لیفرائے بشپ لاہور)

﴿۱﴾

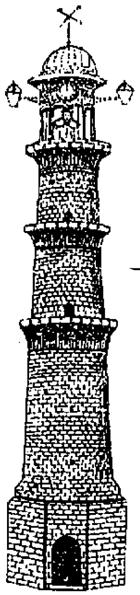

نمونۂ منارۃ المسیح

ضمیمہ خطبہ الہامیّہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ نصلّی علٰی رسولہ الکریم

اشتہار چندۂ منارۃ المسیح

☆

’’بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد‘‘

(یہ وہ **الہام** ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو شائع ہوئے بیس برس گذر گئے)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیاں کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی اب شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات کے اَور بھی بنائے گئے ہیں لہٰذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے۔ یعنی پہلے اس مسجد کی وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل دو سو آدمی اس میں نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اب دو ہزار کے قریب اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔ میرے دعویٰ کی ابتدائی حالت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس آدمی جمع ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ تین سو یا چار سو نمازی ایک معمولی اندازہ ہے اور کبھی سات سو یا آٹھ سو تک بھی نمازیوں کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لوگ دُور دُور سے نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اَور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت

طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا۔ مگر چونکہ یہ خدا کا کاروبار اور اس کے ہاتھ سے تھا اس لئے انسانی مزاحمت اس کو روک نہیں سکی۔

اؔب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اَور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:- ﴿ب﴾

اوّل یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگِ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیئے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اَور کوئی خدا نہیں۔

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا جس کی قریباً ایک سَوروپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ تینوں کام جو اس منارہ کے ذریعہ سے جاری ہوں گے ان کے اندر تین حقیقتیں مخفی ہیں۔ اوّل یہ کہ بانگ جو پانچ وقت اونچی آواز سے لوگوں کو پہنچائی جائے گی اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی طور پر وقت آ گیا ہے کہ **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے۔ یعنی اب وقت خود بولتا ہے کہ اُس ازلی ابدی زندہ خدا کے سوا جس کی طرف

پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کی ہے اور سب خدا جو بنائے گئے ہیں باطل ہیں۔ کیوں باطل ہیں؟ اس لئے کہ اُن کے ماننے والے کوئی برکت اُن سے پا نہیں سکتے۔ کوئی نشان دکھا نہیں سکتے۔

دوسرے وہ لالٹین جو اس منارہ کی دیوار میں نصب کی جائے گی اس کے نیچے حقیقت یہ ہے کہ تا لوگ معلوم کریں کہ آسمانی روشنی کا زمانہ آ گیا اور جیسا کہ زمین نے اپنی ایجادوں میں قدم آگے بڑھایا ایسا ہی آسمان نے بھی چاہا کہ اپنے نوروں کو بہت صفائی سے ظاہر کرے تا حقیقت کے طالبوں کے لئے پھر تازگی کے دن آئیں اور ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے اور اُس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اُس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی **یضع الحرب** جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔ ﴿ت﴾

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اُس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو

ایک شہر کی مانند کر دیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اُس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔ اور یہ باتیں کسی اَور نبی کو میسّر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے یہ بھی اِسی امر کی طرف اشارہ تھا یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لئے اُس کو پہلے سے یہ سب سامان دیئے گئے۔ وہ خون بہانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے صلح کاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صدہا ظہور میں آئے اور آ رہے ہیں۔ اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اُس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دنیا میں آئے ڈراتے رہے۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لئے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کیلئے یاددہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المَنَارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اُسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدّر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ [1] یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اَور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اِسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور ﴿ث﴾

[1] الصّف: ۱۰

کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:-''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد''۔ ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصٰی ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے۔ اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصٰی کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔☆

☆ حاشیہ

بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیاں ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہیں۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اُس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصٰی کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصٰی کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اُس غرض کے لئے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصٰی سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصٰی ہے۔ اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصٰی کہا جائے جس کے معنے ہیں مسجد اَبْعد۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصۂ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصٰی ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہٰذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے۔ سو اس وجہ سے مسجد اقصٰی کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصٰی کا منارہ اس

اَب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار رہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ

بقیہ حاشیہ

لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجّت اور اعلاء ملّت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریّا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریباً بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان. وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُتارا گیا اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکّہ اور مدینہ اور قادیاں کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

﴿ج﴾

﴿ج﴾

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ [1]۔اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اِس

بقیہ حاشیہ

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ [1] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا☆۔پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیاں میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ **مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ**۔اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت **بارکنا حولہ** کے مطابق ہے۔پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ۔اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔مگر

☆ حاشیہ در حاشیہ

شوکت اسلام کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔**منہ**

[1] بنی اسرائیل :۲

غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اِس
ایما کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ﴿ح﴾
ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے

بقیہ حاشیہ

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے
یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی
درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے ﴿ح﴾
مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک
تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصٰی یہی ہے جو قادیاں میں بجانب
مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود
کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت
حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء
بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصٰی جس کا قرآن شریف میں ذکر
ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ
کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ما حصل اس معراج کا یہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اِس
میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

﴿۲۳﴾ گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس اِس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالبِ حق کو چاہیئے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اِس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

بقیہ حاشیہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے۔ اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قَابَ قَوْسَیْن کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفاتِ الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان اور زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیران کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ اِس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیاں کا ذکر ہے۔ یہ ﴿۲۴﴾ کشف نہایت صحیح اور درست تھا کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اور مسجد اقصےٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بُعد زمانہ کے مسجد اقصیٰ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سمندر کا بمقابلہ زمانہ

﴿۱۰﴾ لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرار داد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پُر ہیں۔

بقیہ حاشیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کنارہ ہے ابتدا سیر کا جو مسجد الحرام سے بیان کیا گیا اور انتہا سیر کا جو اس بہت دُور مسجد تک مقرر کیا گیا جس کے اردگرد کو برکت دی گئی۔ یہ برکت دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوکتِ اسلام ظاہر کی گئی اور حرام کیا گیا کہ کفار کا دست تعدّی اسلام کو مٹا دے جیسا کہ آیت وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا[1] سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزارہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دُور ہو گئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں۔

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاٹھی سے کتّوں کو ہانک دیتا ہے۔

[1] اٰل عمران:۹۸

اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

بقیہ حاشیہ

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَکْنَا حَوْلَہٗ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے اردگرد جہاں نظر ڈالوگے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہوگئی باغ کیسے بکثرت ہوگئے نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہوگئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہوگئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البيان ان الزمان زمانان. زمان التائيدات ودفع الأفات و زمان البركات والطيبات واليه اشار عز اسمه بقوله سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ[1] فاعلم ان لفظ مسجد الحرام فی قوله تعالٰی يدل علٰى زمانٍ فيه ظهرت عزة حرمات الله بتائيد من اللّٰه وظهرت عزة حدوده واحكامه و فرائضه وتَرَاء ت شوكة دينه ورعب ملّته. وهو زمان نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم. والمسجد الحرام البيت الذى بناه ابراهيم عليه السلام فی مكة وهو موجود الٰى هٰذا الوقت حرسه اللّٰه من كلّ آفة. واما قوله عزّ اسمه بعد هٰذا القول اعنى اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ فيدل علٰى زمانٍ فيه يظهر بركاتٍ فى الارض من كل جهة كما ذكرناه اٰنفا وهو زمان المسيح الموعود والمهدى المعهود والمسجد الاقصٰى هو المسجد الذى بناه المسيح الموعود فی القاديان ﴿د﴾

[1] بنی اسرائیل: ۲

اِس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اول دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اس کے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کیلئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی بڑھا اور پھُولا اور پھر یہ زہر اَور اَور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا اِس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اِس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی

بقیہ حاشیہ

سُمّی اَقصٰی لبُعْدہ من زمان النبوّۃ ولماوقع فی اقصٰی طرفٍ من زمن ابتداء الاسلام فتدبر ھٰذا المقام فانہ اودع اسرارًا من اللّٰہ العلام۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی ولازمانی سَیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات پر یعنی یہ اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ[۱]۔ اور سیر لامکانی ولازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قُرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکانِ قرب کا ختم ہے۔ فافھم۔ منہ

[۱] الجمعۃ: ۴

ایک جُز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اُس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکا ﴿ز﴾ ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے؟ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کے ساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تاہم ایسا بیان دوسرے قرائن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشا ہے کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اُس شہر کا ایک حصّہ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دُور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اُن حکمتوں اور بھیدوں کو نظر انداز کر کے جن کو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بیوجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے

بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مُراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اُس نے اِس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اِسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح اُن ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد

تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ ﴿ر﴾ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اُسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اِس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

یہ اشتہار منارہ کے بننے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ مسجد کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ مسجد کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔ یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا میں اِس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ اور ختم کرتا ہوں اور خدا کے سپرد۔

بالآخر مَیں ایک ضروری امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیاں میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اُس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا مگر یہ شرط ہوگی کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے دوست اس اشتہار کو ہر ایک کاریگر معمار کو دکھلائیں اور اگر وہ کوئی عمدہ نمونہ اس مینارہ کا جس میں دونوں مطلب مذکورہ بالا پورے ہو سکتے ہوں☆ تو بہت جلد ہمیں اس سے اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں

۲۸؍مئی ۱۹۰۰ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیاں

☆ نقل مطابق اصل۔ غالباً یہاں لفظ ”دے“ تھا جو سہو کتابت سے رہ گیا ہے۔ (ناشر)

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَاعِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا یَوْمِ الْاَضْحٰی ۔ فَاِنَّہٗ
اے بندگانِ خدا دریں روزِ شما کہ روزِ عید قربان است بیندیشید و فکر کنید چراکہ
اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ

اُوْدِعَ اَسْرَارًا لِاُولِی النُّھٰی وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ
دریں قربانی ہا از بہر دانشمنداں رازہا ودیعت نہادہ اند۔ ومعلوم شماست کہ دریں روز
اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ

یُضَحّٰی بِکَثِیْرٍ مِّنَ الْعَجْمَاوَاتِ۔ وَتُنْحَرُ اٰبَالٌ مِّنَ الْجِمَالِ وَ
بسیارے از جانوران ذبح کردہ می شوند وگلہ ہائے اشتراں و گلہ ہائے گاواں
اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی

خَنَاطِیْلُ مِنَ الْبَقَرَاتِ ۔ وَتُذْبَحُ اَقَاطِیْعُ مِنَ الْغَنَمِ
مے کشند ۔ و رمہ ہا از گوسپنداں قربانی مے کنند۔ و ایں ہمہ از بہر
گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ رَبِّ الْکَائِنَاتِ ۔ وَکَذَالِکَ یُفْعَلُ
رضاجوئی حق سبحانہ کردہ مے شود ۔ و ہم چنیں ازابتدائے زمانہ
اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اور اسی طرح

مِنْ اِبْتِدَاءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ - اِلٰی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ - وَ

اسلام تا ایں ایام کردہ مے شود وگمان من این است کہ ایں

زمانۂ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے

ظَنِّیْ اَنَّ الْاَضَاحِیَ فِیْ شَرِیْعَتِنَا الْغَرَّاءِ - قَدْخَرَجَتْ ﴿۲﴾

قربانیہا کہ درشریعت روشن ما مے کنند از حدّ شمار بیروں ہستند وسبقت بردہ

کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے

مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ- وَفَاقَتْ ضَحَایَا الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

اند برآں قربانیہا کہ مردمان از امّت ہائے سابقہ کہ امت انبیاء

باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے

مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِیَاءِ - وَبَلَغَتْ کَثْرَۃُ الذَّبَائِحِ اِلٰی حَدٍّ غُطِّیَ

علیہم السلام بودند می کردند۔ وکثرت ذبیحہ ہا بحدّے رسیدہ است کہ پوشیدہ شد

لوگ کیا کرتے تھے اورقربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے

بِہٖ وَجْہُ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ - حَتّٰی لَوْجُمِعَتْ دِمَاءُ ھَا

روئے زمین از خون آں ہا۔ بحدّے کہ اگر جمع کردہ شوند آں خون ہا

خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے

وَاُرِیْدُ اِجْرَاءُ ھَا لَجَرَتْ مِنْھَا الْاَنْھَارُ- وَسَالَتِ الْبِحَارُ

و ارادہ کردہ شود کہ آنہارا جاری کنند البتہ از اں ہا نہرہا جاری شوند و دریاہا بروند

جائیں اوراُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہوجائیں اوردریا بہ نکلیں

وَفَاضَتِ الْغُدْرُ وَالْاَوْدِیَۃُ الْکِبَارُ - وَقَدْعُدَّ ھٰذَا

وتمام زمین ہائے نشیب و وادیہائے بزرگ ازخون رواں گردند۔ وایں کار در دین ما

اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام

الْعَمَلُ فِيْ مِلَّتِنَا مِمَّا يُقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ - وَحُسِبَ

ازاں کارہا شمارکردہ شدہ است کہ موجب قرب او سبحانہٗ مے باشند۔ و ہیچو آں

ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس

كَمَطِيْئَةٍ تُحَاكِي الْبَرْقَ فِي السَّيْرِ وَلُمْعَانه - فَلِاَجْلِ ذَالِكَ ﴿۳﴾

مرکبے پنداشتہ اند کہ در سیر خود برق را مشابہ باشد و بدرخش آں بماند پس از بہر ہمیں سبب

سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور

سُمِّيَ الضَّحَايَا قُرْبَانًا - بِمَا وَرَدَ اِنَّهَا تَزِيْدُ قُرْبًا وَلُقْيَانًا -

ایں ذبیحہ ہا را قربانی نام نہادہ اند چرا کہ در احادیث وارد شدہ کہ آنہا موجب قربت و ملاقات او سبحانہ ہستند

اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات

كُلَّ مَنْ قَرَّبَ اِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَاِيْمَانًا - وَاِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ

کسے را کہ قربانی بگذارد از روئے اخلاص و خدا پرستی و ایمان داری۔ وایں قربانی ہا از بزرگتر

کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی

نُسُكِ الشَّرِيْعَةِ - وَلِذَالِكَ سُمِّيَتْ بِالنَّسِيْكَةِ -وَالنُّسُكُ

عبادات شریعت ہستند واز بہر ہمیں وجہ نام اینہا نسیکہ داشتہ اند و نُسُک در زبان عربی

بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - وَكَذَالِكَ جَاءَ

بمعنی فرمانبرداری و بندگی آمدہ۔ ہم چنیں ایں لفظ نُسُک

فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک

لَفْظُ النُّسُكِ بِمَعْنَى ذَبْحِ الذَّبِيْحَةِ - فَهٰذَ الْاِشْتَرَاكُ

بمعنی ذبح کردن جانورانے کہ ذبح کردنی ہستند نیز ہم در لُغت مذکور مستعمل شدہ۔ پس ایں اشتراک

اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو

يَدُلُّ قَطْعًا عَلٰى اَنَّ الْعَابِدَ فِى الْحَقِيْقَةِ هُوَالَّذِىْ ذَبَحَ

در معنی لفظ نسک یافتہ می شود ایں را بریں امر دلالت قطعی است کہ در حقیقت عابد و پرستار ہماں کس تواند بود کہ

نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

نَفْسَهٗ وَقُوَاهُ - وَكُلَّ مَنْ اَصْبَاهُ لِرِضٰى رَبِّ الْخَلِيْقَةِ ﴿۴﴾

نفس خود را و ہمہ قوتہائے خود را وہمہ آں چیز ہا را کہ دل او بردہ اند و محبوب او شدہ اند برائے رضا جوئی پروردگار

جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی

وَ ذَبَّ الْهَوٰى - حَتّٰى تَهَافَتَ وَانْمَحٰى - وَذَابَ

خود ذبح کردہ است وخواہش نفسانی را دفع کردہ است بحدیکہ آں خواہش پارہ پارہ شدہ بیفتاد واز و نشانے نماند

رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود

وَغَابَ وَاخْتَفٰى - وَهَبَّتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ -

و پوشیدہ شد و پنہاں گردید - و برد تند بادہائے فنا و نیستی بوزیدند

ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور

وَسَفَتْ ذَرَّاتِهٖ شَدَائِدُ هٰذِهِ الْهَوْجَاءِ - وَمَنْ

وذرّہ ہائے او را سختی ہائے باد تند از جا ببرد - وہر کہ دریں

اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے - اور جس شخص نے

فَكَّرَ فِىْ هٰذَيْنِ الْمَفْهُوْمَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ - وَتَدَبَّرَ

ہر دو مفہوم کہ باہم در لفظ نسک اشتراک می دارند غور کردہ باشد

ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر

الْمَقَامَ بِتَيَقُّظِ الْقَلْبِ وَفَتْحِ الْعَيْنَيْنِ - فَلَا يَبْقٰى

وایں مقام را بنگاہ تدبّر دیدہ و بہ بیداریٔ دل و کشادن ہر دو چشم ہمہ پیش و پس آنرا زیر نظر داشتہ باشد۔ پس

کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر

لَـهٗ خِفَـاءٌ وَلَا مِـرَاءٌ - فِــيْ اَنَّ هٰـذَا اِيْـمَـاءٌ - اِلٰـى اَنَّ

بر و پوشیدہ نخواہد ماند و دریں امر ہیچ نزاعے دامن او نخواہد گرفت کہ ایں اشتراک دو معنی کہ در لفظ نُسک موجود

پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے

الْعِبَـادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ - هِـيَ ذَبْحُ النَّفْسِ ﴿۵﴾

است سوئے ایں راز اشارہ است کہ پرستشے کہ از خسران آخرت نجات دہد آں کشتن نفس امارہ است کہ برائے بدی

لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا

الْاَمَّـارَةِ - وَنَـحْـرُهَـا بِـمُـدَى الْاِنْـقِطَاعِ اِلَى اللّٰـهِ

و بدکاری بسیار در بسیار جوش ہا میدارد و حاکمے است بسیار بد فرما پس نجات دریں است کہ ایں بد فرما را

ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے

ذِى الْاٰلَاءِ وَالْاَمْرِ وَالْاِمَـارَةِ - مَـعَ تَـحَـمُّلِ اَنْوَاعِ

بکاردہائے بریدن از خلق و آرمیدن بحق ذبح کنند و از وسوے خدائے بگریزند کہ حکومت حقیقی و فرمان روائی بدست قبضۂ قدرت

پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے

الْـمَـرَارَةِ - لِتَـنْـجُـوَ الـنَّـفْـسُ مِنْ مَوْتِ الْغَرَارَةِ - وَ

اوست و با ایں ہمہ از بہر ایں کار گونا گون تلخی ہارا باید برداشت تا نفس از موت غفلت نجات یابد و

خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت

هٰذَا هُـوَ مَـعْنَى الْاِسْلَامِ - وَحَـقِيْـقَةُ الْاِنْقِيَـادِ التَّـامِّ -

ہمیں است معنی اسلام وہمیں ست حقیقت اطاعت کاملہ

کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے

وَالْـمُـسْـلِـمُ مَـنْ اَسْـلَـمَ وَجْـهَـهٗ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَ

ومسلمان آنکس است کہ برائے خدا تعالیٰ گردن خود از بہر ذبح شدن نہادہ باشد و

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور

لَہٗ نَحَرَ نَاقَۃَ نَفْسِہٖ وَتَلَّھَا لِلْجَبِیْنِ ۔ وَمَا نَسِیَ الْحَیْنَ

شتر مادہ نفس را کشتہ واز بہر ذبح بر پیشانی فگندہ و ہیچ وقتے موت خود را

اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے

فِیْ حِیْنٍ ۔ فَحَاصِلُ الْکَلَامِ اَنَّ النُّسُکَ وَالضَّحَایَا

فراموش نہ کردہ پس خلاصہ کلام این است کہ ذبیحہ وقربانی ہا کہ در اسلام مرّوج اند

ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مرّوج ہیں

فِی الْاِسْلَامِ ۔ ھِیَ تَذْکِرَۃٌ لِّھٰذَا الْمَرَامِ ۔ وَحَثٌّ ﴿۶﴾

آں ہمہ از بہر ہمیں مقصود کہ بذل نفس است یاد دہانی است و

وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور

عَلٰی تَحْصِیْلِ ھٰذَا الْمَقَامِ ۔ وَاِرْھَاصٌ لِحَقِیْقَۃٍ تَحْصُلُ

برائے حاصل کردن ہمیں مقام ترغیب وتحریص است و برائے ہمیں حقیقت کہ پس از سلوک تام

اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد

بَعْدَ السُّلُوْکِ التَّامِّ ۔ فَوَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ

میسر مے شود ارہاص است یعنی نشان چیزے پیش از ظہور چیزے پس بر ہر مرد مومن و

حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے ۔ پس ہر ایک مرد مومن اور

مُؤْمِنَۃٍ کَانَ یَبْتَغِیْ رِضَاءَ اللّٰہِ الْوَدُوْدِ ۔ اَنْ

زن مومنہ کہ طالب رضائے خدائے ودود باشد واجب است کہ

عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ

یَّفْھَمَ ھٰذِہِ الْحَقِیْقَۃَ وَیَجْعَلَھَا عَیْنَ الْمَقْصُوْدِ ۔

ایں حقیقت را بفہمد وایں را عین مقصود خود بگرداند

اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے

وَيُدْخِلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى تَسْرِىَ فِيْ كُلِّ ذَرَّةِ الْوُجُوْدِ ـ

و در نفس خود ایں حقیقت را در آرد تا آنکہ در ہر ذرّہ وجود سرایت کند

اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے ۔

وَلَا يَهْدَءُ وَلَا يَسْكُنُ قَبْلَ اَدَاءِ هٰذِهِ الضَّحِيَّةِ

و راحت و آرام اختیار نہ کند تا بوقتے کہ ایں قربانی را برائے ربّ معبود خود

اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے

لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ ـ وَلَا يَقْنَعُ بِنَمُوْذَجٍ وَقِشْرٍ

نگذارد وہمچو ناداناں و جاہلان محض بر نمونہ و پوست

ادانہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز

كَالْجُهَلَاءِ وَالْعُمْيَانِ ـ بَلْ يُؤَدِّىْ حَقِيْقَةَ ﴿۷﴾

قناعت نہ ورزد بلکہ باید کہ حقیقت قربانی خود را

پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت

اَضْحَاتِهٖ ـ وَيَقْضِىْ بِجَمِيْعِ حَصَاتِهٖ ـ وَرُوْحِ تُقَاتِهٖ

بگذارد۔ و بہ تمام عقل خود و رُوح پرہیزگاری خود

کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے

رُوْحَ الْقُرْبَانِ ـ هٰذَا هُوَ مُنْتَهٰى سُلُوْكِ السَّالِكِيْنَ ـ

روح قربانی را ادا کند ایں آں درجہ است کہ براں سلوک سالکاں انتہا پذیرے شود

قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے

وَغَايَةُ مَقْصَدِ الْعَارِفِيْنَ ـ وَعَلَيْهِ يَخْتَتِمُ جَمِيْعُ

ومقصد عارفاں بغایت مطلوب مے رسد ۔ و بریں ختم مے شوند درجہ ہائے

اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے ۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے

مَدَارِجِ الْاَتْقِیَاءِ ۔ وَبِہٖ یَکْمُلُ سَائِرُ مَرَاحِلِ الصِّدِّیْقِیْنَ

پرہیزگاران ۔ وبدیں کامل مے شوند منزلہائے راستبازاں و برگزیدگان

ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی

وَالْاَصْفِیَاءِ ۔ وَاِلَیْہِ یَنْتَھِیْ سَیْرُ الْاَوْلِیَاءِ ۔ وَاِذَا

وہمین است کہ منتہائے سیر اولیاء است ۔ و چوں

پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب

بَلَغْتَ اِلٰی ھٰذَا فَقَدْ بَلَّغْتَ جُھْدَکَ اِلَی الْاِنْتِھَاءِ ۔

تا ایں مقام برسیدی پس کوشش خود را بدرجہ انتہا رسانیدی

تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تونے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا

وَفُزْتَ بِمَرْتَبَۃِ الْفَنَاءِ ۔ فَحِیْنَئِذٍ تَصِلُ شَجَرَۃُ

وبمرتبۂ فنا فائز شدی ۔ پس دریں وقت درخت سلوک تو

اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت

سُلُوْکِکَ اِلٰی اَتَمِّ النَّمَاءِ ۔ وَتَبْلُغُ☆ عُنُقُ رُوْحِکَ ﴿۸﴾

درگوالیدن خود بآں درجہ نشو ونما خواہد رسید کہ درجۂ کاملہ است وگردن رُوح تو

اپنے کامل نشو ونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن

اِلٰی لُعَاعِ رَوْضَۃِ الْقُدْسِ وَالْکِبْرِیَاءِ ۔ کَالنَّاقَۃِ

تا سبزہ نرم روضہ قدس و بزرگی منتہی خواہد شد ۔ و آں شتر مادہ

تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی ۔ اُس اونٹنی کی مانند

الْعَنْقَاءِ ۔ اِذَا اَوْصَلَتْ عُنُقَھَا اِلَی الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ ۔

را بماند کہ گردن او دراز باشد و او گردن خود را تا درخت❁ سبز رسانیدہ باشد

جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو

☆ مطابق اغلاط نامہ ❁ مطابق خزائن

وَبَعْدَ ذَالِکَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَتَجلِّیَاتٌ مِنَ

و بعد زیں جذبہ ہا ہستند و دمیدن خوشبوہا وتجلّیات از

اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں

الْحَضْرَةِ الْاَحدِیَّةِ ۔ لِیَقْطَعَ بَعْضَ بَقَایَا عُرُوْقِ

حضرت احدیّت تا بعض رگ ہائے بشریت را کہ باقی ماندہ باشند

تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی

الْبَشَرِیَّةِ ۔ وَبَعْدَ ذَالِکَ اِحْیَاءٌ وَاِبْقَاءٌ وَاِدْنَاءٌ

منقطع کند ۔ و بعد زیں زندہ کردن است و باقی داشتن و قریب کردن

رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا

لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِیَةِ الْمَرْضِیَّةِ الْفَانِیَةِ ۔

مر نفس مطمئنہ را کہ او از خدا راضی و خدا ازو راضی است و بمرتبہ فنا رسیدہ است

اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے

لِیَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَیْضِ بَعْدَ الْحَیَاتِ الثَّانِیَةِ ۔

تا کہ بندہ بعد از حیاتِ ثانی قبول فیض را مستعد گردد

تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے

وَبَعْدَذَالِکَ یُکْسَی الْاِنْسَانُ الْکَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ

و بعد زیں درجہ بقا پوشانیدہ مے شود انسان کامل حُلّہ خلافت را

اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

مِنَ الْحَضْرَةِ ۔ وَ یُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُلُوْهِیَّةِ ۔ ﴿۹﴾

از حضرت عزّت جلّ شانہٗ ورنگین کردہ مے شود برنگ صفاتِ الوہیت

جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ ۔ اور یہ رنگ

عَلٰی وَجْهِ الظِّلِّیَّةِ ۔ تَحْقِیْقًا لِّمَقَامِ الْخِلَافَةِ ۔ وَبَعْدَ

بر طریق ظلّیت تا مرتبۂ خلافت متحقق گردد۔ و پس

ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر

ذَالِکَ یَنْزِلُ اِلَی الْخَلْقِ لِیَجْذِبَهُمْ اِلَی الرُّوْحَانِیَّةِ ۔

زیں فرود می آید سوئے مخلوق تا اوشاں را سوئے روحانیت بکشد

اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے

وَیُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْاَرْضِیَّةِ ۔ اِلَی الْاَنْوَارِ

و تا اوشاں را از تاریکی ہائے زمینی بیروں آوردہ سوئے نورہائے آسمانی

اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف

السَّمَاوِیَّةِ ۔ وَیُجْعَلُ وَارِثًا لِکُلِّ مَنْ مَّضٰی مِنْ

ببرد ۔ و ایں انسان وارث کردہ می شود ہمہ آں کساں را

لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے

قَبْلِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَاَهْلِ الْعِلْمِ

کہ پیش ز و گذشتہ اند از انبیاء و صدّیقان و اہل علم

جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم

وَالدِّرَایَةِ ۔ وَشُمُوْسِ الْقُرْبِ وَالْوَلَایَةِ ۔ وَیُعْطٰی

و درایت ۔ وآفتاب ہائے قرب و ولایت ۔ و دادہ می شود

اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے

لَهٗ عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ وَمَعَارِفُ السَّابِقِیْنَ ۔ مِنْ

او را علم اوّلین و معرفت ہائے سابقین از

گذر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اوّلین کا اور معارف گذشتہ

اُولِی الْاَبْصَارِ وَحُکَمَاءِ الْمِلَّة - تَحْقِیْقًا لِمَقَامِ الْوَرَاثَةِ - ﴿۱۰﴾

صاحبان چشم وحکیمان ملّت تا ثابت شود کہ او وارث اوشان است

اہل بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے

ثُمَّ یَمْکُثُ هٰذَا الْعَبْدُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی مُدَّةٍ شَاءَ

بعدزاں ایں بندہ برزمین توقف مے کند تامدّتے کہ خدا تعالیٰ

پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے

رَبُّهٗ رَبُّ الْعِزَّةِ - لِیُنِیْرَ الْخَلْقَ بِنُوْرِ الْهِدَایَةِ - وَ

خواستہ است تا کہ مخلوق را بنور ہدایت منور گرداند و

ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور

اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدَرِ الْکِفَایَةِ

چوں مردم را بنور پروردگار خود منور کرد یا امر را بقدر کفایت تبلیغ فرمود

جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا

فَحِیْنَئِذٍ یَتِمُّ اسْمُهٗ وَیَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَیُرْفَعُ رُوْحُهٗ

پس دریں وقت نام او تمام مے شود و می خواند او را خدائے او و رُوح او سوئے

پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اُسکا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی رُوح اُس کے

اِلٰی نُقْطَتِهِ النَّفْسِیَّةِ - وَهٰذَا هُوَ مَعْنَی الرَّفْعِ

نقطہ او کہ نفسی است برداشتہ میشود و ہمیں است معنی رفع

نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - وَالْمَرْفُوْعُ مَنْ یُّسْقٰی

نزد اہل علم و معرفت ۔ و کسے کہ رفع او سوئے خدا گردید

جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب

﴿۱۱﴾ كَـاْسُ الوِصَالِ - مِـنْ اَيْـدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ

اورا جام وصال آں محبوب حقیقی مے نوشانند کہ دریائے حسن و جمال

کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جوحسن و جمال کا دریا

الْجَمَالِ - وَيُدْخَلُ تَحْتَ رِدَاءِ الرُّبُوْبِيَّةِ - مَعَ

است۔ و داخل کردہ مے شود زیر چادر ربوبیّت با آنکہ

ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے

الْعُبُوْدِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ - وَهٰذَا اٰخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهٗ

عبودیت او بطور ابدی مے ماند و ایں آں آخر مقام است

کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے

طَالِبُ الْحَقِّ فِى النَّشْأَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ - فَلَا تَغْفُلُوْا

کہ طالب حق در پیدائش انسانی او را مے یابد۔ پس ازیں مقام

جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے پس اس مقام سے

عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ يَا كَافَّةَ الْبَرَايَا - وَلَا عَنِ السِّرِّ

غافل مشوید اے گروہ مخلوق ۔ و نہ ازاں راز غافل شوید

غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو

الَّذِىْ يُوْجَدُ فِى الضَّحَايَا - وَاجْعَلُوا الضَّحَايَا -

کہ در قربانی ہا یافتہ مے شود ۔ و قربانی ہا را

جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور قربانیوں کو

لِرُؤْيَةِ تِلْكَ الْحَقِيْقَةِ كَالْمَرَايَا - وَلَا تَذْهَلُوْا

برائے دیدن ایں حقیقت آئینہ ہا بگردانید و ایں وصیّت را

اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں

عَنْ هٰذِهِ الْوَصَايَا ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا

فراموش نکنید و ہمچو آں مردم مشوید کہ

کومت بھلاؤ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے

رَبَّهُمْ وَالْمَنَايَا ۔ وَقَدْ اُشِيْرَ اِلٰى هٰذَا السِّرِّ

خدائے خودرا و موت خود را فراموش کردہ اند۔ و بہ تحقیق اشارہ کردہ شدہ است

اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے اور اس پوشیدہ بھید کی طرف

﴿۱۲﴾ الْمَكْتُومِ ۔ فِيْ كَلَامِ رَبِّنَا الْقَيُّوْمِ ۔ فَقَالَ وَهُوَ

درکلام خدائے قیّوم سوئے ایں راز پوشیدہ۔ پس اوتعالیٰ گفت و او

خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو

اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ ۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

اصدق الصادقین است کہ بگو کہ بہ تحقیق نماز من وعبادت من وقربانی من

اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کوفرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ[1] ۔ فَانْظُرْ

وزندگی من ومُردن من برائے خدائے ربّ عالمیان است ۔ پس بہ بیں

اورمیری قربانی اورمیری زندگی اورمیری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ

كَيْفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

کہ چگونہ لفظ نُسک را بلفظ محیا و ممات تفسیر کردہ

کہ کیونکر نُسک کے لفظ کی حیات اورممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے

وَاَشَارَ بِهٖ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْاَضْحَاةِ ۔ فَفَكِّرُوْا فِيْهِ

وبدیں تفسیر سوئے حقیقتِ قربانی اشارت نمودہ ۔ پس دریں نکتہ بیندیشید

اوراس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو!

[1] الانعام:۱۶۳

یَاذَوِی الْحَصَاةِ ۔ وَمَنْ ضَحّٰی مَعَ عِلْمِ حَقِیْقَةِ

اے صاحبانِ عقل ۔ وہر کہ قربانی کرد و او راعلم ایں امر بود کہ حقیقت ایں

اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی

ضَحِیَّتِہٖ ۔ وَصِدْقِ طَوِیَّتِہٖ ۔ وَخُلُوْصِ نِیَّتِہٖ ۔

قربانی چیست وصدق دل وخلوص نیت می داشت

اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی

فَقَدْ ضَحّٰی بِنَفْسِہٖ وَمُهْجَتِہٖ ۔ وَاَبْنَاءِہٖ وَحَفَدَتِہٖ ۔

پس بہ تحقیق او قربانی جان خود و فرزندان خود کردہ است

پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی

وَلَہٗ اَجر عظیم ۔ کأجر ابراھیم عند ربّہ ﴿۱۳﴾

و مر او را اجرے است بزرگ۔ ہمچو اجر ابراہیم نزد رب کریم

اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا

الکریم ۔ والیہ اشار سیّدنا المصطفٰی ۔ و

وسوئے ایں اشارہ کردہ است سردار ما کہ برگزیدہ است و

اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے

رسولنا المجتبٰی ۔ وامام المتقین ۔ وخاتم

رسول ما کہ چیدہ است وامام پرہیزگاراں وخاتم الانبیاء

جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے

النبیین ۔ وقال وھو بعد اللّٰہ اصدق الصادقین۔

ست وفرمود و او بعد از خدا صادق ترین صادقان است

اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے

انّ الضحَایا ھی المطایا - توصل الی رَبّ البرایا -

بہ تحقیق قربانی ہا کہ ہستند ہماں سواری ہا ہستند کہ سوئے خدا تعالیٰ می برند

بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

وتمحوالخطایا - وتدفع البلایا - ھٰذا ما بلغنا

وخطاہا را محومی کنند وبلاہا را دفع می کنند - ایں آں امر است کہ از

اور خطاؤں کومحو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا

من خیر البریة - علیه صلواة اللّٰه والبرکات

بہترین مخلوق یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما رسیدہ است - برو درود خدا و برکات

صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں

السنیّة - وانّهٗ أومأ فیه الٰی حکم الضحیّة -

بزرگ باد و بہ تحقیق او اشارہ کردہ است دریں حدیث سوئے حکمت ہائے قربانی

اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ

بکلماتٍ کالدرر البھیّة - فالأسف کلّ الأسف ﴿۱۴﴾

بہ سخنانے کہ ہمچو درہائے روشن ہستند پس افسوس وکمال افسوس است

جوموتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ

انّ اکثر الناس لایعلمون ھٰذه النکات الخفیّة -

کہ اکثر مردم ایں نکتہ ہائے باریک را نہ مے دانند

اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے

ولا یتّبعُون ھٰذه الوصیّة - ولیس عندھم

و پیروی ایں وصیت نہ مے کنند- و نزد ایشاں

اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک

معنى العيد - من دون الغسل ولبس الجديد -

معنی عید بیش زین نیست که خویشتن را بشویند وپوشاک نو بپوشند

عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑیں پہنیں

والخضم و القضم مع الاهل والخدم والعبيد -

وایں کہ طعام را بہمہ دہاں وکرانہ ہائے دنداں بخایند با اہل خانہ خود ونوکراں وغلاماں

اورطعام کوسارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔خود اوران کے اہل وعیال اور

ثم الخروج بالزينة للتعييد كالصناديد - و

باز بہ آرایش و زینت تمام برائے نماز عید بروں آمدن ہمچو مہتران و

نوکراورغلام۔اور پھرآرائش کے ساتھ نمازعید کیلئے باہرنکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور

ترى الأطائب من الأطعمة منتهٰى طربهم في

خواہی دید کہ خوشترین طعام ہا دریں روز غایت خوشی ایشان است

تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے

هٰذا اليوم - والنفائس من الالبسة غاية

و نفیس ترین لباس ہا غایت حاجت ایشاں است

اورایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں

اربهم لارائة القوم - ولا يدرون ماالاضحاة - ﴿۱۵﴾

تا قوم را نمایند و نہ مے دانند کہ قربانی چیست

کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اورنہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

ولاىّ غرضٍ يُذبح الغنم والبقرات - و

واز برائے کدام غرض گوسپنداں و گاواں ذبح می کنند ۔ و

اورکس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور

عندھم عید ھم من البکرۃ الی العشیّ - لیس الا

نزد ایشاں عید ایشاں از بامداد تا شب جزیں نیست کہ

ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ

للاکل والشرب والعیش الھنیّ - واللباس البھیّ-

خوردہ شود و نوشیدہ شود و درعیش خوشگوار گذرانیدہ شود و نیز لباس خوش پوشیدن

خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے

والفرس الشریّ - واللحم الطریّ - وما تریٰ

وبراسپ جہندہ سوار شدن وگوشت تازہ خوردن ودریں روز شاں

اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز

عملھم فی یومھم ھٰذا الا اکتساء الناعمات -

کارشاں جزیں نخواہی دید کہ پارچات نرم بپوشند

اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

والمشط والاکتحال وتضمیخ الملبوسات -

وشانہ کنند و سرمہ درچشم کشند و بر لباس ہائے خود عطر بمالند

اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔

وتسویۃ الطرر والذوائب کالنساء المتبرجات -

وطُرّہ ہائے مو و گیسو ہا را ہمچو زنان زینت کنندہ آراستہ کنند

اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں

ثم نقراتٍ کنقرۃ الدجاجۃ فی الصلوٰۃ - مع ﴿۱۶﴾

باز چند دفعہ منقار زدن درنماز ہمچو ماکیاں کہ برائے دانہ چیدن منقار می زند و با ایں ہمہ

اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ

عدم الحضور وھجوم الوساوس والشتات - ثم
ہیچ حضوری در نماز نہ مے باشد و وسوسہ ہا گرد می آیند و پراگندگی زور می کند۔ باز ایں کار است
کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر

التمایل الٰی انواع الاغذیة والمطعومات - و
کہ سوئے انواع اقسام غذاہا و طعام ہا میل می نمایند و
طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور

ملأ البطون بالوان النعم کالنعم والعجماوات -
ازاں طعام ہا شکم ہا ہمچو حیوانات و چارپایاں پُر مے کنند
چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھرلیں

والمیل الی الملاھی والملاعب والجھلات -
وسوئے لہو و بازی و کارہائے جہالت میل دل شاں می شود
اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں

وسرح النفوس فی مراتع الشھوات - والرکوب
و نفس ہائے خود را در چراگاہ ہائے شہوات می گذرانند و سوارشدن
اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر

علی الافراس - والعجل والعناس - والجمال
براسپاں و یکہ ہا و مادہ شتران مضبوط و شتران نر وخچر ہا
اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر

والبغال ورقاب الناس - مع انواعٍ من
وگردن ہائے مردم با قسم ہا از
اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی

التـزيـيـنـات ۔ وافـنـاء اليـوم كـلـه فی الخزعبيلات ۔

زینت ہا و سپرد کردن ہمہ روز در کارہائے باطلہ

زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

والهـدايـا مـن القلايا ۔ والتـفـاخـر بـلـحوم البقرات ﴿۱۷﴾

و ہدیہ ہا از گوشت ہا و فخر کردن بگوشت ہائے گاواں

اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

والـجـدايـا ۔ والافـراح والـمـراح والـجـذبـات

و گوسپنداں و خوشی ہا وانواع شادی و جذبہ ہائے نفس

اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں

والـجـمـاح ۔ والـضـحـک والـقـهـقـهـة بـابـداء الـنـواجـذ

و سرکشی و خندہ و قہقہہ بظاہر کردن دندان پسین

اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

والثـنـايا ۔ والتشـوق الٰی رقـص البغـايـا ۔ وبـوسـهن

ودو دندان پیشین و شوق کردن سوئے رقص زنان بازاری و بوسہ گرفتن ایشان

اوراگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اوران کا بوسہ

وعـنـاقهن ۔ وبـعـد هٰـذا نطـاقهن ۔ فـانـا لـلّٰــه علٰی

وبغل گیری ایشاں و پس ازیں جائے کمر بند ایشاں یعنی بدکاری بایشاں۔ پس بر مصیبت ہائے اسلام

اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمربند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر

مـصـائب الاسلام ۔ وانـقـلاب الايام ۔ مـاتـت الـقـلـوب ۔

انا للہ می باید گفت وبریں نیز ہم کہ برروزہائے اسلام گردش آمد دل ہا مردند

انــا للّٰــه پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر دل مر گئے

وکثرت الذنوب - واشتدت الکروب - فعند

وگنہ ہا بسیار شدند وبے قراری ہا سخت شدند پس

اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس

﴿۱۸﴾ ھٰذہ اللیلۃ الیلاء - وظلمات الھوجاء -

بروقت ایں شب تاریک وتاریکی ہائے باد تند

اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت

اقتضٰی رحم اللّٰہ نورالسماء☆ - فانا ذالک

بخواست رحمت الٰہی نور آسمان را پس من

خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو میں

☆ ﴿۱۸﴾ یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائیگی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کر دے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ درماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھا دے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سو اب بھی

النور – و المجدد المأمور – والعبد المنصور –

آں نورم ومجددے ہستم کہ با مرالٰہی آمدہ و بندہ مدد یافتہ ہستم

وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں

والمهدى المعهود –والمسيح الموعود –وانى

وآں مہدی ہستم کہ آمدن او معہود بود وآں مسیح ہستم کہ وعدہ آمدن او شدہ بود و من

اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب

نزلت بمنزلةٍ من ربّى لا يعلمها احدٌ من الناس –

از پروردگار خود بآں منزلت نزول می دارم کہ ہیچ کس از آدمیان آنرا نمی شناسد

سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا

۱۹ وان سرّى اخفٰى وانْاٰى من اكثر اهل اللّٰه

و رازمن پوشیدہ و دورتر از اکثر مردان خداست قطع نظر از ینکہ آں راز

اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ

فضلًا عن عامة الاُناس – وانّ مقامى ابعد

از مردم عامہ پوشیدہ باشد و بہ تحقیق مقام من از دستہائے

عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے

بقیہ حاشیہ

۱۹ ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث یضع الحرب کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبہ کر دے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلائق بنا دینا۔ منہ

من ایدی الغوّاصین - وصعودی ارفع من قیاس
غوطہ زنندگان کہ از بہر گرفتن لولو غوطہ می زنند دور تر است و بالا رفتن من از قیاس
ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آ سکتی

القائسین - وانّ قدمی ھٰذہٖ اسرع من القلاص
قیاس کنندگان بلند تر است۔ و ایں قدم من از شتران تیزرو تیز تر ے رود
اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے

فی مسالک ربّ الناس -فلا تقیسونی باحدٍ ولا
در راہ ہائے پروردگار مردمان پس مرا بدیگرے قیاس مکنید و نہ دیگرے را
پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو

احدًا بی ولا تھلکوا انفسکم بالریب والعماس - ﴿۲۰﴾
بمن مقایسہ نمائید و نفس ہائے خود را بہ شک و خصومت ہلاک مکنید
اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو

وانّی لبٌّ لا قشر معہٗ وروحٌ لا جسد معہٗ و
ومن مغزے ہستم کہ با وے پوستے نیست وروحے ہستم کہ با وے جسدے نیست و من
اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور

شمسٌ لا یحجبھا دخان الشماس -واطلبوا مثلی
آفتابے ہستم کہ دخان دشمنی وکینہ او را نمی پوشد ومانند من بجوئید
وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری

ولن تجدوہ وان تطلبوہ بالنبراس - ولا فخر
و ہرگز نخواہید یافت و اگرچہ باچراغ جوئیندہ باشید وایں کلمہ فخر نیست
مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں

ولٰکن تحدیث لنعم اللّٰہ الذی ھو غارسٌ لھٰذا

مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او ایں نونہال را نشانیدہ است

مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس ۔ وانی غسلت بماء النور وطھرت بعین

ومن بآب نور غسل دادہ شدم وبچشمہ

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس ۔ وسمّانی ربّی

پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکہا وکدورت ہا۔ ونام من رب من

میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم

احمد نہاد۔ پس ستایش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بدرجہ

احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

الی الابلاس ۔ و من حمدنی وما غادر من نوع ﴿۲۱﴾

نومیدی مرسانید وہرکہ ستائش من کرد وقسمے از ستائش نگذاشت

درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمدٍ فما مان ۔ و من کذب ھٰذا البیان فقد

پس او دروغ نہ گفت ومرتکب کذب نشد وہرکہ تکذیب ایں بیان کرد پس او

تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان ۔ واغضب الرحمٰن ۔ فویلٌ للذی شک

دروغ گفتہ است وخدائے خودرا در غضب آوردہ۔ پس براں شخص واویلاست کہ شک کرد

بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

و فسخ العهد و فک و لوث بطائفٍ من الجن

و عہد را بشکست و آلودہ کرد دل را بوسوسہ شیطان

اورعہد کوتوڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا

الجنان -وانی جئت من الحضرة الرفيعة العالية -

ومن از درگاہ بلند و برتر آمدہ ام

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں

ليرى بى ربى من بعض صفاته الجلالية - والجمالية -

تا پروردگار من بعض صفات جلالیہ خودرا بواسطہ من بنماید و نیز صفات جمالیہ را بنماید

تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے

اعنى دفع الضير وافاضة الخير فان الزمان كان

یعنی دفع کردن گزند و رسانیدن خیر چراکہ زمانہ حاجت می داشت

یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت

محتاجًا الٰى دافع شرٍ طغٰى-والٰى رافع خيرٍ انحط ﴿۲۲﴾

کہ آں بدی را دفع کردہ شود کہ از حد درگذشتہ است وآں نیکی را بلند کردہ آید کہ فرورفتہ

تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو

واختفٰى - فاقتضت العناية الالٰهيّة ان يعطى

است و پنہاں گردیدہ۔ پس عنایت الٰہیہ تقاضا فرمود کہ زمانہ را

جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو

الزمان ماسأل بلسان الحال - ويرحم طبقات

آں چیز دادہ شود کہ بزبان حال مے خواہد و بر مردان

وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور

النساء والرجال -فجعلنی مظهر المسیح عیسی

وزنان رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسےٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسےٰ

ابن مریم لدفع الضرّ وابادة مواد الغواية -

ابن مریم کرد تا کہ مادہ ہائے ضرر وگمراہی را دور فرماید

بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے

وجعلنی مظهر النبی المهدی احمد اکرم

و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لافاضة الخير و اعادة عهاد الدراية والهداية -

کہ تا بمردم خیررا برساند و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد

تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطهير الناس من دَرَنِ الغفلة والجناية -

و مردم را از چرک غفلت وگناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِی الحلتين المهزودتين المصبّغتين ﴿۲۳﴾

پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند

پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بصبغ الجلال وصبغ الجمال - واعطيت صفة

برنگ جلال و رنگ جمال - و دادہ شدم صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

الافناء والاحياء من الرب الفعال ۔ فاما الجلال

فانی کردن وزندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادر است ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فھو اثرٌ لبروزی العیسوی من

پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از

جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللّٰہ ذی الجلال☆ ۔ لابید بہٖ شر الشرک الموّاج

خدائے کہ ذوالجلال است تا من آں بدی شرک را نیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اھل الضلال ۔المشتعل بکمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال ۔ الذی ھو اکبر من کل شرٍّ فی

مشتعل است آنکہ درچشم خدائے دانندہ احوال از ہر شر

بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

﴿۲۲﴾

☆ قــد قلت غیر مرۃ انی ماااتیت بالسیف ولاالسنان. وانما اتیت بالاٰیات

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست

میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوۃ القدسیۃ وحسن البیان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منه

و قوت قدسیہ وحسن بیان ۔پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا و مددگاراں ۔منه

قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے۔پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ۔منه

﴿۲۴﴾

عين اللّٰه عالم الاحوال - ولاهدم بهٖ عمود

بزرگتر است و تا کہ من بدو ستون

بڑھ کر ہے اور تا کہ میں اس کے ذریعہ سے اس

الافتراء على اللّٰه والافتعال - واما الجمال الذى

آں افترا را منہدم کنم کہ بر خدا می بندند۔ مگر جمالے کہ دادہ شدم

افترا کے ستون کو گرا دوں جو خدا پر باندھتے ہیں۔ لیکن وہ جمال جو مجھ کو

اعطيت فهو اثرٌ لبروزى الاَحْمَدى من اللّٰه

پس آں اثر آں بروز من است کہ از خدائے صاحب لطف

ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی

ذى اللطف والنوال - لاعيد بهٖ صلاح التوحيد

وبخشش بروز احمدی نام می دارد تا کہ من بداں نیکی توحید را

طرف سے بروز احمدی ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو

المفقود من الالسن والقلوب والاقوال والافعال -

کہ از زبان ہا و دل ہا وگفتار ہا و کردار ہا گم شدہ بود واپس

جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں

واقيم بهٖ امر التديّن والانتحال - وامرت ان

بیارم وامر دینداری را قائم کنم ومن حکم کردہ شدم کہ

اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

اقتل☆ خنازير الافساد والالحاد والاضلال -

خنزیر ہائے فساد و الحاد و گمراہ کردن را بکشم۔

میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سؤروں کو ماروں

☆ اللفظ لفظ الحديث كما جاء فى البخارى والمراد من القتل اتمام الحجة وابطال الباطل بالدلائل القاطعة والأيات السماوية لا القتل حقيقة. منه

الذین یدوسون درر الحق تحت النعال - و
آناں کہ گوہر ہائے راستی را زیر کفش ہائے خود پامال می کنند و
جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور

یھلکون حرث الناس ویخربون زروع الایمان ﴿۲۵﴾
تباہ می کنند زراعت مردم را وخراب می کنند کشت ہائے ایمان
لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور

والتورع والاعمال - وقتلی ھٰذا بحربةٍ سماویةٍ
و پرہیزگاری و اعمال را و ایں کشتن بحربۂ آسمان است
عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔

لابالسیوف والنبال - کما ھو زعم المحرومین
نہ بہ شمشیرہا و تیرہا چناں کہ آں زعم کسانے ہست کہ
تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے

من الحق وصدق المقال - فانھم ضَلّوا و
از حق و راست گفتاری محروم ہستند چراکہ اوشاں گمراہ شدہ اند و
جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور

اَضَلُّوا کثیرًا من الجُھّال - وان الحرب حرّمت
اکثر مردم را از جاہلاں گمراہ کردہ اند و بہ تحقیق جنگ با مردم کفار
جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا

علیّ وسبق لی ان اضع الحرب ولا اتوجہ
برمن حرام کردہ اند و پیش از وجود من برائے من مقرر شدہ است کہ جنگ را ترک کنم و سوئے
مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور

الی القتال - فلا جھاد الّا جھاد اللسان والاٰیات
کشت و خون متوجہ نشوم ۔ پس ہیچ جہاد بجز جہاد زباں و نشان
خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے

والاستدلال - وکذالک امرت ان املأ بیوت
و دلائل باقی نماندہ و ہم چنیں ماٰمورم کہ خانہ ہائے مومناں را
جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو

المؤمنین وجربھم مّن المال- ولٰکن لا ﴿۲۶﴾
و کیسہ ہائے اوشاں را بمال پُرکنم مگر نہ
اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے

باللجین والدجّال - بل بمال العلم والرشد
بہ سیم و زر بلکہ بمال علم و رشد
کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور

والھدایة والیقین علٰی وجہ الکمال - وجعل
و ہدایت و یقین بروجہ کمال و گردانیدن
ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ

الایمان اثبت من الجبال - وتبشیر المثقلین
ایمان مضبوط تر از کوہ ہا۔ وبشارت دادن آں زیرباراں راکہ
ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں

تحت الاثقال - فبشرٰی لکم قد جاءکم المسیح -
بارگراں برایشاں افتادہ است پس شمارا بشارت باد کہ نزد شما مسیح آمد
ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا

ومسحہ القادر واعطی لہ الکلام الفصیح -

و قادر اورا مسح کرد وکلام فصیح او را عطا کردہ شد

اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔

وانّہٗ یعصمکم من فرقۃٍ ھی للاضلال تسیحُ -

واو شما را نگہ میدارد ازاں فرقہ کہ برائے گمراہ کردن بر زمین مے رود

اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔

والی اللّٰہ یدعو ویصیح - وکل شبھۃٍ یُزیل

و سوئے خدا دعوت می کند و می خواند و ہرشبہ را دور میکند

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے

و یُزیح -وطوبٰی لکم قدجّاء کم المھدی المعھود - ﴿۲۷﴾

وزائل می فرماید و شمارا مبارک باد کہ مہدی معہود نزد شما رسیدہ است

اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدیٔ معہود تمہارے پاس آ پہنچا

ومعہ المال الکثیر والمتاع المنضود - وانہٗ

و با وے مال کثیر و متاعے است کہ تہ بہ تہ نہادہ است و او

اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ

یسعٰی لیُردّ الیکم الغنی المفقود - ویستخرج

سعی می کند کہ آں تونگری کہ از شما گم شدہ است باز سوئے شما مسترد شود

کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

الاقبال الموء ود - ماکان حدیث یُّفتریٰ - بل

وآں اقبال کہ زندہ بگور است باز از گور بیروں آید۔ ایں آں سخنے نیست کہ افترا کردہ شود بلکہ

اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ

نورٌ من اللّٰہ مع اٰیاتٍ کبرٰی ۔ ایھا الناس انی انا

نور خدا ست کہ نشان ہائے بزرگ ہمراہ می دارد ۔ اے مردم من آں مسیح ہستم کہ

خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ

المسیح المحمّدی ۔وانّی انا احمدن المھدی ۔

از سلسلۂ محمدی است و من احمد مہدی ہستم

جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں

وان ربّی معی الٰی یوم لَحدی من یوم مھدی ۔

و بہ تحقیق رب من بامن است از وقت مہد من تا وقت لحد من

اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک

وانی اعطیت ضرامًا اکّالًا ۔ وماءًا زلالًا ۔

و من دادہ شدہ ام آتشے خورندہ و آبے شیرین و

اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور

وانا کوکبٌ یمانیٌ ۔ ووابلٌ روحانیٌّ ۔ایذائی ﴿۲۸﴾

من ستارہ یمانی ہستم و بارش روحانی ہستم۔ رنج دادن من

میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں میرا رنج دینا

سنانٌ مذرّبٌ ۔ ودعائی دواءٌ مجرّبٌ ۔ اُرِی

نیزہ تیز است و دعائے من دوائے مجرب است قومے

تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے ایک قوم کو

قومًا جلالًا ۔ وقومًا اٰخرین جمالًا ۔ وبیدی

را جلال مے نمایم وقومے دیگر را جمال می نمایم ۔ و در دست من

میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں

حـربةٌ ابيـدبهـا عـادات الـظـلـم والـذنـوب ۔ وفـی

حربہ است ہلاک می کنم بآں عادتہائے ظلم و گناہ را و در

ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور

الاخـرٰی شـربةٌ اعيدبهـا حيـاة القـلـوب ۔ فـاسٌ

دست دیگر شربت است کہ بداں زندگی دلہا دوبارہ می بخشم تبرے

دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی

لـلافناء ۔ وانـفـاسٌ للاحياء ۔ اَمّـا جـلالـی فبـما قُصِد

برائے فنا کردن است و دمہا برائے زندہ کردن مگر جلال من ازیں سبب است کہ

فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ

کـابـن مـريـم استيصالی ۔ وامـا جـمـالـی فبـما فارت

ہمچو ابن مریم قصد بیخ کنی من کردہ اند وجمال من ازیں است کہ

لوگوں نے حضرت عیسٰی کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ

رحـمتـی کسيـدی احـمـد لاهـدی قـومًـا غـفـلـوا

رحمت من ہمچو سید من احمد در جوش است تا قومے را راہ نمایم کہ از

میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو

عـن الـربّ الـمـتـعـالـی ۔ اَفَـانـتـم تـعـجـبـون ۔

خدائے بزرگ تر خود غافل اند چہ شما ازیں امر تعجب مے کنید

اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَ الـی الـزمـان وضـرورتـهٖ لا تلتفتون ۔ الا تـرون ﴿۲۹﴾

وسوئے زمانہ وضرورت آں التفات نمے کنید آیا نمے بینید کہ

اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ

الٰی زمان احتاج الی الرب الفعّال - لیُری لقومٍ

زمانہ سوئے خدائے قادر حاجتے دارد تا کہ قومے را

زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے

صفة جلالہٖ وللاٰخرین صفة الجمال - وقد

صفت جلال خود بنماید و قومے دیگر را بر صفت جمال خود مطلع فرماید۔ و بہ تحقیق

جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق

ظھرت الاٰیات - و تبیّنت العلامات - وانقطعت

نشانہا ظاہر شدہ اند و علامت ہا منکشف گشتہ و ہمہ

نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام

الخصومات - فمالکم لا تنظرون - وانکسفت

خصومتہا منقطع شدند۔ پس چرا نمے بینید ۔ و در رمضان

جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے۔ اور رمضان کے مہینے میں

الشمس والقمر فی رمضان فلا تعرفون - و

مہر و ماہ را کسوف گرفت پس نمے شناسید و

سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور

مات بعض الناس بنبأٍ من اللّٰہ وقتل البعض ط

بعض مردم بہ پیشگوئی کہ از خدا تعالیٰ بود فوت شدند وبعض مردم بہ پیشگوئی قتل کشتہ شدند

بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے

فلا تُفکّرون - ونزلت لی آیٌ کثیرةٌ فلا ﴿۳۰﴾

پس فکر نمی کنید و در تائید من بسیار نشانہا ظاہر شدند پس ہیچ

پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن

تبالون - وشهدت لی الارض والسماء والماء

پروائے دارید۔ و برائے من زمین و آسمان و آب

تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی

والعفاء فلا تخافون - وتظاهر لی العقل والنقل

وخاک گواہی دادند پس ہیچ نمے ترسید وعقل ونقل و علامت ہا

اورمٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اورعقل اورنقل اورعلامتیں

والعلاماتُ والاٰیات - وتظاهرت الشهادات و

ونشان ہا گواہ یکدیگر شدند ودیگر گواہی ہا و

اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور

الرؤیا والمکاشفات - ثم انتم تنکرون - وان

خواب ہا و مکاشفات یکدیگر را قوت دادند بازشما انکار می کنید و ایں

خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کوقوت دی پھرتم انکار کرتے ہو اور

لها شانًا عظیمًا لقومٍ یتدبّرون - وطلع

نشانہا را شانے عظیم است برائے آنانکہ تدبر مے کنند وستارہ ذوالسنین

ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین

ذوالسنین - ومضٰی من هٰذه المائة خمسها

طلوع کرد واز صدی حصہ پنجم آں گذشت

ستارہ نے طلوع کیا اورصدی میں سے پانچواں حصہ گذر گیا

اِلّا قلیلٌ من سنین - فاین المجدد ان کنتم

مگر چند سال پس مجدد کجاست! اگر

مگر چند برس پس اگر جانتے ہوتو بتاؤ کہ مجدد

تعلمون - ونزل من السماء الطاعون - ومُنِع
مے دانید و طاعون ظاہر شد وحج
کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج

الحجّ وكثر المنون - واختصم الفرق علٰى معدن
منع کردہ شد و موت بسیار شد و بر معدن زر فرقہ ہا خصومتً
روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں اور سونے کی کان پر قوموں نے

مّن ذهبٍ وهم يُقاتِلُون - وعلا الصليب - ﴿۳۱﴾
کردند و باہم جنگ ہا نمودند وصلیب بلند شد
آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی

واضحى الاسلام يسيب ويغيب - كانه الغريب -
و اسلام از جائے خود حرکت کرد و ناپدید شد گویا کہ غریب است
اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور غائب ہوگیا گویا کہ مسافر ہے۔

وكثر الفسق والفاسقون - وحُبّب الى النفوس
وفسق و فاسقاں بسیار شدند و مردم سوئے شراب
اور فسق اور فاسق بہت ہوگئے اور لوگوں نے شراب اور

الخمر - والقمر والزمر - وتراءَ ى الزانون
وقمار بازی وسرود گفتن میل کردند وظاہر شدند بدکاراں
جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور

المجالحون وقلّ المتقون - وتجلّٰى وقت ربّنا
وبریکدیگر سختی کنندگان وپرہیزگاران کم شدند و وقت تجلی خدائے ما ظاہر گشت
ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگار کم ہوگئے اور ہمارے خدا کی تجلی کا وقت ظاہر ہوگیا

وتمّ ما قال النبيون -فبایّ حديث بعده تؤمنون -

وہمہ آنچہ انبیاء گفتہ بودند بظہور رسید پس بعدازیں بکدام حدیث ایمان خواہید آورد

اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔

ايها الناس قوموا للّٰه زرافاتٍ وفرادٰى فرادٰى -

اے مردماں برائے خدا شما ہمہ یا یک یک برخیزید

اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے

ثم اتقوا اللّٰه وفكروا كالذى مابخل وماعادٰى -

باز از خدا بترسید وہمچو شخصے فکر کنید کہ نہ بخل مے کند و نہ دشمنی۔

اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔

اليس هٰذا الوقت وقت رحم اللّٰه على العباد - ﴿۳۲﴾

آیا ایں وقت وقت رحم خدا بربندگان نیست؟

کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟

ووقت دفع الشر وتدارک عطش الاكباد

وآیا وقت چناں نیست کہ بدی را دفع کردہ آید وتشنگی جگر ہا را بفرود آوردن باران تدارک

اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے

بالعهاد - اليس سيل الشر قد بلغ انتهاءهٗ -

کردہ آید؟ آیا سیلاب شر تا انتہائے خود نہ رسیدہ است؟

تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟

وذيل الجهل طوّل ارجاءهٗ - وفسد الملک

و دامن جہل کنارہ ہائے خود را دراز نہ کردہ؟ وملک فاسد شد

اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہوگیا

كلّهٗ وشكر ابليس جهلاءهٗ - فاشكروا اللّٰه الذى

و ابلیس جاہلاں را شکر گفت پس شکر آں خدا کنید کہ

اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے

تذكّركم وتذكّر دينكم وما اضاعهٗ - وعصم

شمارا یاد کرد و دین شما را یاد کرد واز ضائع شدن محفوظ داشت و

تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے

حرثكم وزرعكم ولعاعهٗ - وانزل المطر

کاشتہ شمارا وزراعت شماراوسبزہ نرم زراعت را از آفتہا نگہ داشت و باران فرود آورد

بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا

واكمل ابضاعهٗ - وبعث مسيحهٗ لدفع

وسرمایہ آں کامل کرد ومسیح خود را برائے دفع گزند

اوراس کے سرمایہ کو کامل کیا اوراپنے مسیح کوضرر کے دور کرنے کے لئے

الضير - ومهديهٗ لافاضة الخير - وادخلكم ﴿۳۳﴾

ومہدئ خود را برائے رسانیدن خیر ونفع مبعوث فرمود وشما را

اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں

فى زمان امامكم بعد زمان الغير - ايها الاخوان

در زمانہ امام شما بعد زمانہ غیر داخل کرد

تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا اے بھائیو!

انّ زماننا هٰذا يُضاهى شهرنا هٰذا بالتناسب

ایں زمانۂ ما مشابہت مے دارد ایں ماہ مارا بمناسبت تام

یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے

التــام ۔ فــانـــهٗ اٰخــر الازمــنة وان هٰذا الشهــر

چرا کہ ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہم چنیں ایں ماہ ما

کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی

اٰخــر الاشهــر مــن شهـور الاسـلام ۔ و كــلا هـمـا

از ماہ ہائے اسلام آخری واقع شدہ و ہردو

اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں

قـريـبٌ مـن الاختتام ۔ فـی هٰـذا ضـحـايا وفی ذٰلک

قریب الاختتام اند دریں قربانی ہا ہستند ودراں نیز

ختم ہونے کے قریب ہیں اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس

ضـحـايا ۔ والـفـرق فـرق الاصـل وعـكـس المرايا ۔

قربانیہا ہستند و فرق صرف فرق اصل و عکس است

آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے

وقــد سبــق نــمــوذجهــا فــی زمـن خيـر البـرايــا ۔

و نمونہ آں در زمانہ بہترین مخلوقات بگذشت

اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔

والاصـل ضـحيّة الـروح يـا اولـی الابـصـار ۔ وان ضـحـايا ﴿۳۴﴾

و اصل امر اے دانشمنداں قربانی روح است و قربانی ہائے

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں

الـجـدايــا كــالاظلال والاٰثـار ۔ فـافـهـموا سـرّ هٰذه

گوسپنداں ہمچو اظلال و آثار واقع شدہ است پس ایں حقیقت را بفہمید

روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو

الحقيقة - وانتم احق بها واهلها بعدا لصحابة -

و شما حق مے دارید واہل ایں امر ہستید کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم

اور تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ

وانكم الأخرون منهم أُلحقتم بِهِمْ بفضل من

ایں حقیقت را بفہمید۔ وشما از جملہ صحابہ گروہ آخری ہستید کہ بفضل خدا و رحمت او در ایشاں

اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ

اللّٰه والرحمة - وان سلسلة الازمنة خُتِمَتْ

داخل کردہ شدہ اید و سلسلہ زمانہ ہا از جناب احدیت بر زمانہ ما

شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر

علٰى زماننا من حضرة الاحدية - كما خُتِمَتْ

ختم شدہ است ہمچنانکہ سلسلہ ماہ ہا

ختم ہوگیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے

شهور الاسلام علٰى شهر الضحية - وفى هٰذا اشارةٌ

بر ماہ قربانی ختم شدہ است و دریں اشارتے پوشیدہ است

قربانی کے مہینہ پر ختم ہوگئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے

مخفيةٌ لأهل الرأى والرويّة - وانى علٰى مقام ﴿۳۵﴾

برائے اہل الرائے و من بر مقام

ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے

الختم من الولاية - كما كان سيّدى المصطفٰى

ختم ولایت ہستم یعنی بر من ولایت ختم گردیدہ ہمچنانکہ بر سیدی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علٰی مقام الختم من النبوۃ ۔ وانہٗ خاتم الانبیاء ۔

نبوت ختم گردیدہ و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانا خاتم الاولیاء ۔ لاولیّ بعدی ۔ الّا الذی ھو

ومن خاتم الاولیا ہیچ ولی بعد من نیست مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منّی وعلٰی عھدی ۔ وانی اُرْسِلْتُ من ربّی بکل

ازمن باشد و برعہد من باشد۔ ومن از خدائے خود بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوّۃٍ وبرکۃٍ وعزۃٍ ۔ وان قدمی ھٰذہٖ علٰی

قوت وبرکت وعزت فرستادہ شدہ ام وایں قدم من براں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

منارۃٍ ختم علیھا کل رفعۃٍ ۔ فاتقوا اللّٰہ ایّھا

مناراست کہ برو بلندی ختم گردیدہ پس اے جواناں

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الفتیان ۔ واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا ﴿۳۶﴾

بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و ہیچو نافرماناں

اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بالعصیان ۔ وقد قرب الزمان ۔ وحان ان

نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید وآں وقت

مت مرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت

تسئل کل نفسٍ وتدان - البلایا کثیرۃٌ ولا ینجیکم
قریب آمد کہ ہر نفس از اعمال خود پرسیدہ شود و جزا دادہ آید۔ بلاہا بسیار اند و ہیچ کس
نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں

الّا الایمان - والخطایا کبیرۃٌ ولا تذوبھا الّا
بجز ایمان نجات نخواہد یافت۔ وخطاہا بزرگ اند وآنہا را نخواہد گداخت مگر
صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر

الذوبان - اتقوا عذاب اللّٰہ ایھا الاعوان - ولمن
گداختن۔ اے انصار من از عذاب خدا بترسید و ہر کہ
گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو اور جو

خاف مقام ربّہٖ جنّتان - فلا تقعدوا مع الغافلین
بترسد برائے او دو بہشت اند پس ہمچو غافلاں منشینید
خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو

والذین نسوا المنایا - وسارعوا الی اللّٰہ وارکبوا
وہمچو آناں نباشید کہ موتہائے خود را فراموش کردہ اند وسوئے خدا بسرعت تمام حرکت کنید و بر
ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر

علٰی اعدی المطایا - واترکوا ذوات الضلع و
سواری ہائے تیز رفتار سوار شوید واسپان لنگ را بگذارید وناقہ ہائے لاغر را
سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں

الرذایا - تصلوا الٰی ربّ البرایا - خذوا الانقطاع ﴿۳۷﴾
ترک کنید تا خدائے خود را بیابید۔ لازم گیرید بریدن را
تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو

الانقطاع لیُوْهَبَ لکم الوصل والاقتراب۔ وکسّروا
بریدن را تا بخشیده شود شمارا وصال الٰہی و قربت او وبشکنید
تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور

الاسباب لیُخْلقَ لکم الاسبابُ ۔ وموتوا لیُردّ
اسباب را تا پیدا کردہ شوند برائے شما اسباب وبمیرید تا واپس شود
اسباب کوتوڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مرجاؤ تا دوبارہ

الیکم الحیٰوۃ ایّھا الاحباب ۔ الیوم تمّت الحجۃ
سوئے شما زندگی اے دوستان ۔ امروز بر مخالفاں
زندگی تمہیں دی جائے آج مخالفوں پر

علی المخالفین ۔ وانقطعت معاذیر المعتذرین ۔
حجت تمام شد و ہمہ عذر ہائے عذر کنندگاں منقطع شدند
حجت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے

ویئس منکم زمر المضلین والموسوسین۔
و نومید شدند از شما گروہ ہائے گمراہ کنندگان و وسوسہ اندازندگان
اور تم سے وہ سب گروہ نا امید ہوگئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے

الذین اکلوا اعمارھم فی ابتغاء الدنیا ولیس لھم
آناں کہ بخوردند عمر ہائے خود را در طلب دنیا و ہیچ
انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے

حظٌّ من الدین ۔ بل ھم کالعمین ۔ فالیوم ﴿۳۸﴾
حظے از دین اوشاں را نیست بلکہ او شاں ہمچو نابینایان ہستند۔ امروز
کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں اور آج

انقض اللّٰہ ظھورھم ورجعوا یائسین ۔

خدا پشت ہائے اوشاں بشکست و درحالت نومیدی بازگشتند

خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہوکر پھر گئے۔

الیوم حصحص الحق للناظرین ۔ واستبان

امروز برائے بینندگاں حق ظاہر شد و

آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہوگیا اور مجرموں کی

سبیل المجرمین ۔ ولم یبق معرضٌ الا الذی

راہ مجرماں ہویدا گشت و باقی نماند اعراض کنندہ مگر کسے کہ

راہ کھل گئی اور حق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو

حبسہٗ حرمانٌ ازلیٌّ ۔ ولا منکرٌ الّا الذی منعہٗ

محرومی ازلی او را باز داشت و نہ باقی ماند منکرے مگر آنکہ

ازلی محرومی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی

عدوانٌ فطریٌ ۔ فنترک ھٰؤلاء بسلامٍ ۔

عادت ظلم فطری او را منع کرد پس ایں کسانے را بسلام ترک مے کنیم

نے منع کردیا پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں

و قدتم الافحام ۔ وتحقّق الاثام ۔ وان لم

و برایشاں حجت تمام شد وثابت شد جزائے بدی ایشاں و اگر

اوران پر حجت پوری ہوگئی اوران کا قابل سزا ہونا ثابت ہوگیا پس اگر اب بھی

ینتھوا فالصبر جدیرٌ ۔ وسوف یُنبّئھم خبیرٌ ۔

باز نیایند پس صبر بہتر است وعنقریب خدائے خبیر ایشاں را متنبہ خواہد کرد

باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔اورعنقریب وہ جوان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کردے گا۔

اَلّباب الثانی ﴿۳۹﴾

ثم بعد ذالک اعلموا یا اولی النھٰی ۔ اَنّ
بعد زیں بدانید اے دانشمنداں کہ
پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہو اے دانشمندو! کہ

اللّٰہ ذکر فی القراٰن انّہٗ بعث موسٰی بعدما
خدا تعالیٰ در قرآن ذکر کردہ است کہ او موسیٰ را بعد
خدا نے قرآن شریف میں ذکر کیا کہ اس نے پہلی امتوں کے

اھلک القرون الاولٰی ۔ واٰتاہ اللّٰہ الکتاب والحکم
ہلاک کردن اُمت ہائے نخستیں مبعوث فرمود و او را کتاب و حکم و نبوت
ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور اس کو کتاب اور حکم اور

والنبوۃ ۔ ووھب لقومہ الخلافۃ ۔ واقام فیھم
داد ۔ و قوم او را خلافت داد و در ایشاں
نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں

سلسلۃ الھُدٰی ۔ وجعل خاتم خلفائہٖ رسولہٗ
سلسلہ ہدایت قائم کرد وحضرت عیسیٰ علیہ السلام را کہ رسول او بود
سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء

ابن مریم عیسٰی ۔ فکان عیسٰی اٰخر لبن ھٰذہ
خاتم خلفاء حضرت موسیٰ قرار داد۔ پس عیسیٰ علیہ السلام برائے ایں عمارت
حضرت عیسیٰ کو بنایا پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری

العمارة وعَلـمًـا لساعة زوالها وعبرةً لمن يخشٰى -

خشت آخرین بود و برائے ساعت زوال یہود نشانے بود و از بہر ترسندگاں مقامِ عبرت بود

اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے

﴿۴۰﴾ ثم بعث اللّٰه نبينا الاُمّيَ فی ارض اُمّ القُرٰی -

باز خدا تعالیٰ نبی ما اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در زمین مکہ مبعوث فرمود

جو ڈرتا ہو۔ پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی زمین میں مبعوث فرمایا

وجعلهٗ مثيل موسٰی - وجعل سلسلة خلفاءه

و اورا مثیل موسیٰ ساخت و سلسلہ خلفاء او را

اور ان کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اور ان کے خلیفوں کا سلسلہ

كمثل سلسلة خلفاء الكليم لتكون رِدْءًا لها

ہمچو سلسلہ خلفاء حضرت موسیٰ نمود تا مددگار و مصدق سلسلہ نخستین

حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اور ان کے مشابہ کر دیا تا کہ یہ سلسلہ اس سلسلہ کا مددگار

وانّ فی هٰذا لاٰيةً لمن يرٰی - وان شئت

گردد و دریں برائے بینندگاں نشانے است و اگر خواہی

ہو اور اس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے اور اگر تو چاہے تو اس

فاقرء اٰية وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ [1]

آیت وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم بخواں و ازاں مردم مباش کہ

آیت وعداللّٰہ الذین اٰمنوا منکم کو پڑھ لے اور اپنے

و لا تتبع الهوٰی - فان فيها وعد الاستخلاف

پیروی ہوا و ہوس مے کنند چرا کہ دریں آیت ایں وعدہ است کہ

ہوا و ہوس کا پیرو مت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو ان خلیفوں

[1] النور: ۵۶

لھٰذہ الامۃ کمثل الذین استخلفوا من قبل
ہمچو سلسلہ خلافت بنی اسرائیل اینجا ہم خلیفہ ہا خواہند بود۔
کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں

والکریم اذا وعد وفا ۔ وانا لا نعلم اسماء
وکریم تخلف وعدہ نمے کند وما نام آں خلیفہ ہانمی دانیم کہ
اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے

خلفاء سبقونا من ھٰذہ الامۃ من قبل الا قلیلًا ﴿۴۱﴾
پیش از ما گذشتند۔ مگر چند کس از
جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس امت کے اور

ممن مضٰی ۔ وما قص علینا ربنا قصص
گذشتگان ایں امت وپیشیناں و خدا نیز از نام آں ہمہ مارا اطلاع نہ داد
اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔ اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی

کلھم وما انبأنا باسمائھم فلا نؤمن بھم
پس ایمان نمے آریم براایشاں
پس ہم ان پر اجمالی طور پر

الا اجمالًا ونفوض تفصیلھم الٰی ربنا الاعلٰی ۔
مگر مجملاً وتفصیل نام ہائے اوشاں را بخدائے بزرگ خود می سپاریم
ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں

ولٰکنا الجئنا بنص القراٰن الٰی ان نؤمن
مگر ما از روئے نص قرآن برائے ایں امر مجبور شدیم کہ بریں ایمان آریم کہ
مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہوگئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ

بخلیفةٍ منا ھو اٰخر الخلفاء علٰی قدم عیسٰی -

آخری خلیفہ از ہمیں امت خواہد بود کہ برقدم عیسٰیؑ خواہد آمد

آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسٰیؑ کے قدم پر آئے گا

وماکان لمؤمنٍ ان یکفر بہٖ فانہٗ کفرٌ بکتاب

ومجال ہیچ مومن نیست کہ انکار ایں کند چراکہ ایں انکار کتاب اللہ است

اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے

اللّٰہ ط ولا یفلح الکافر حیث اتٰی- وفکّر فی

وہرکہ منکر کتاب اللہ است و ہر جا کہ رود مورد عذاب الٰہی است وفکر کن در قرآن

اور جوکوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے اور تو قرآن میں ایسا فکر کر

القراٰن حق الفکر ولا تکن کالذی استکبر و

چنانکہ حق فکر است و ہمچو شخصے مباش کہ از راہ تکبر سر مے پیچد

جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے

ابٰی - وانہ الحق من ربّنا فاقرء سورة النور ﴿۴۲﴾

وہمیں امر از خدا حق است پس سورہ نور را از راہ تدبر بخواں

اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔ پس سورہ نور کو غور سے پڑھ

متدبّرًا لیتجلّٰی علیک ھٰذا النور کالضحٰی -

تا کہ برتو ایں نور ہمچو وقت چاشت ظاہر گردد

تا کہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو

واقـــرء اٰیة صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ [1]

وہم چنیں آیت صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ بخواں

اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ کی آیت پڑھ

[1] الفاتحۃ : ۷

وکفاک ھٰذان الشاھدان ان کنت تسمع و
و ترا این ہر دو گواہ کفایت مے کنند اگر مے شنوی و
اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں اگر تو دیکھتا اور سنتا

ترٰی۔ فحاصل الکلام ان سلسلۃ الخلفاء
مے بینی پس حاصل کلام این است کہ سلسلہ خلفاء محمدیہ
ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ

المحمدیۃ قد وقعت کسلسلۃ خلفاء موسٰی۔
ہمچو سلسلۂ خلفاء موسویہ واقع شدہ است
موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔

وکذالک کان الوعد فی القراٰن من رب
و ہم چنیں از خدائے آسمان بلند در قرآن وعدہ بود
اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا

السمٰوات العلٰی۔ فان اللّٰہ قد استخلف قومًا
چراکہ خدائے تعالیٰ
کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

من قبل من بنی اسراء یل واصطفٰی۔ واکرم
ازیں پیشتر در بنی اسرائیل سلسلہ خلفاء قائم کرد و اوشاں را برائے
اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا

بنی اسراء یل وجعل فیھم النبوۃ ومھّلھم ﴿۴۳﴾
خلافت برگزید۔ و بنی اسرائیل را عزت داد و درایشاں نبوت نہاد۔ و اوشاں را مہلتے داد
اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی

حتّٰی طال علیهم العمر وترکوا التقوٰی ۔ فلما

تا آنکہ زمانہ دراز بر ایشاں گذشت وتقوٰی را ترک کردند پس ہر گاہ

یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اور انہوں نے تقوٰی کو ترک کیا پس جس وقت

انقضٰی علیهم ثلٰث مائةٍ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسٰی علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یومٍ بعث فیه الکلیم الذی کلّمه اللّٰه

از روز بعث موسٰی علیہ السلام بر ایشاں گذشت آں موسٰی کہ خدا ہمکلام

وہی موسٰی کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

و اجتبٰی ۔ بعث اللّٰه رسولهٗ عیسی ابن مریم

اوشدہ بودو او را برگزیدہ بود۔ خدا تعالٰی حضرت عیسٰی ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود

برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالٰی نے حضرت عیسٰی بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیهم وجعلهٗ خاتم انبیاء هم وعلمًا لساعة

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد وبرائے ساعت نقل نبوت و عذاب

اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل النبوة مع العذاب ط فانذرهم وخشّٰی ☆ ۔

او را دلیلے گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

☆ الحاشیة

﴿۴۳﴾ انّ مریم ولدت ابنًا ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیها

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز درحق او گفتہ شد

مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھر اس کے حق میں کہا گیا

وما كان له ابٌ من بنی اسراء يل الّا امهٗ ـ

وعیسیٰ علیہ السلام را از بنی اسرائیل ہیچ پدرے نہ بود مگر مادرے

اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔

وكذالک خلقه اللّٰه من غير ابٍ و اومأ فيه

و ہم چنیں خدا تعالیٰ بغیر پدر اورا پیدا کرد و دریں اشارت کرد

اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ

بقیۃ الحاشیۃ

ماقيل. وعذّبوها باقاويل. فكان هٰذان الامران علمًا لساعة نقل النبوة

آنچہ گفتہ شد۔ وبہ گونا گوں سخنہا اورا ایذا دادند۔ پس ایں ہر دو امر دلیلے بود بر ساعت نقل نبوت از

جو کہا گیا۔ اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔ پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے

و علمًا لتعذيب هٰذه الفرقة ـ فاصاب اليهود ذلة باخراجهم من هٰذا البستان ـ

خاندان یہود۔ و دلیلے بود بر عذاب دادن ایں فرقہ را۔ پس یہود را دو ذلت رسید۔ یکے آنکہ از باغ نبوت اخراج ایشاں

اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائیگا۔ پس یہود کو دو ذلتیں پہنچیں۔ ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے

و نقل النبوة الٰى بنى اسماعيل غضبًا من اللّٰه الديان ـ ثم اصابهم ذلة اخرىٰ

کردند۔ ونبوت در بنی اسماعیل منتقل فرمودند۔ وذلت دوم از دست بادشاہاں

خارج کر دیئے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی اور دوسری ذلت اور عذاب بادشاہوں

وقارعة من ملوك الزمان ـ بل من كل ملك الٰى هٰذا الاوان ـ

زمانہ اوشاں را رسید بلکہ از دست ہر بادشاہ تا ایں وقت ذلت ہا دیدند

کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اس وقت تک

وان فيها لاٰ ية لاهل العلم والعرفان ـ منه

ودریں نشانے است برائے اہل علم وعارفان ـ منه

اور اس میں اہل علم اور عارفوں کیلئے نشان ہیں ـ منه

﴿۴۴﴾

الٰی ما اومأ — وکان ذالک اٰیةً و علمًا للیھود

آنچہ کرد واین نشانے بود ودلیلے بود برائے یہود

فرمایا جو فرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے

واخبارًا لھم فی رمزٍ قد اختفٰی - و ارھاصًا

دریں خبرے بود پوشیدہ یعنی اینکہ نبوت از خاندان شاں بدر خواہد رفت ۔ و ارہاص بود

اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے

لظھور نبینا خیر الورٰی - وماجعل اللّٰہ المسیح

برائے ظہور پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم وخدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام را

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو

خاتم السلسلة الموسویة الّا غضبًا علی الیھود

خاتم سلسلہ موسویہ از بہر ہمیں کرد تا غضب خود بر یہود فرود آرد

موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تا کہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے

فاھلکھم کما اھلک القرون الاولٰی - ثم

پس خدا اوشاں را ہلاک کرد چنانکہ ہلاک کرد امتہائے نخستین را باز

پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا اور پھر

اختار اللّٰہ قومًا اٰخرین و وُلِدَ لھم ولدٌ

خدا تعالیٰ قومے آخر را برگزید وبرائے شاں پسرے پاک

خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور

طیبٌ من اُمّ القرٰی - وھٰذا ھو محمّدٌ ؐ

از مکہ معظّمہ بزاد و آں پسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سعید و رشید بیٹا مکہ معظّمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رســول الـلّٰـہ وحبیبـہ الـذی بُعث عـنـد الـفسـاد

رسول خدا وحبیب اوست کہ در وقت فساد افتادن

رسول خدا اور حبیب خدا ہیں کہ بحر و بر کے فساد

فـی البـر والبـحـر وجُعل مثیل موسٰی۔ لیـنـجی

در بیابان ہا و دریاہا مبعوث شد و او مثیل موسیٰ گردانیدہ شد تا کہ مردم را

کے وقت مبعوث ہوئے اور مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے تا کہ

النــاس من کل فـرعونٍ طغٰی۔ علیـہ سلام اللّٰہ ﴿۴۵﴾

از ہر فرعون نجات دہد برو سلام خدا

لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں خدا کا سلام

وصلـواتـہٗ الٰی یومٍ یُعطٰی لہ المقام المحمود و

و درود او تا روزے کہ او را مقام محمود و

اور درود ہو ان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور

الـدرجـات الـعلیا۔ واقـام الـلّٰــہ بہٖ سلسلۃً اُخرٰی۔

درجات بلند عطا کردہ شوند و قائم کرد خدا بدو سلسلہ دیگر را

درجات بلند عطا کئے جائیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا

کـمثل سـلسـلۃ مُوْسٰی ۔ الــذی ھـو مثیـلـہٗ فـی

و آں سلسلہ مثل سلسلہ موسیٰ است آنکہ مثیل اوست دریں

جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثیل ہے

ھٰـذہٖ والـعـقبٰـی۔ وکــان ھٰـذا وعـدٌ مـن الـلّٰـہ

دنیا و عقبیٰ و ایں وعدہ خدا تعالیٰ بود

اس دنیا میں اور عقبیٰ میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا

فی التوراۃ و الانجیل و القراٰن و من اوفٰی من
در تورات و انجیل و قرآن و کیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را
تورات اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰہ وعدًا و اصدق قیلًا - ولما کان وعد
و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ
راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے اور جس وقت کہ وعدہ

المشابھۃ فی سلسلتی الاستخلاف وعدًا اُکّد
مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود
مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بالنون الثقیلۃ من اللّٰہ صادق الوعد الذی
کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود
اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

ھو اوّل من وفّٰی - اقتضٰی ھٰذا الامر ان ﴿۴۶﴾
ایں امر تقاضا کرد کہ
اس بات نے تقاضا کیا کہ

یأتی اللّٰہ باٰخر السلسلۃ المحمّدیۃ خلیفۃً
در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ
سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

ھو مثیل عیسٰی - فانّ عیسٰی کان اٰخر خلفاء
او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چرا کہ عیسٰی علیہ السلام خلیفہ آخری بود
کہ وہ عیسٰی علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسٰی علیہ السلام موسٰی علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے

مِلّۃ موسٰی کما مضٰی - ووجب ان لایکون

از خلفاءِ سلسلۂ موسٰی علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

ھٰذا الخلیفۃ من القریش وان لا یأتی مع

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جوخاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السیف ولا یؤمر للوغٰی - لیتم امر المشابھۃ

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے

کما لایخفٰی - ووجب ان یظھر تحت حکومۃ

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قومٍ اٰخرین الذین ھم کمثل قومٍ بعث

قومے دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسیح فی زمن حکومتھم فانظر الٰی ھٰذہ

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاھاۃ فانھا اوضح واجلٰی - وانت تعلم

ایں مشابہت را چراکہ آں واضح تر و روشن تر است و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

﴿۴۷﴾

انّ عیسٰی قدجمع ھٰذہ الاربعة وکذالک

حضرت عیسٰی علیہ السلام ایں ہر چہار صفت را درخود جمع کردہ بود و ہم چنیں

حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اوراسی طرح

اراد اللّٰہ فی مسیح ھٰذہ الامة وقضٰی - لیتم

ارادہ کرد، خدا تعالیٰ کہ ایں ہر چہار صفت در مسیح ایں امت نیز جمع باشند تا امر مماثلت

خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اِس اُمت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تا کہ امر مماثلت

امر المماثلة ولا یکون کقسمةٍ ضیزٰی☆ - وکان

بوجہ اتم حاصل گردد و ہیچو قسمتے نباشد کہ در او کمی و بیشی بود

بوجہ اتم حاصل ہوجائے اور ایسی نکمی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔ اور

☆ حاشیہ

ان قیل ان المسیح قد خلق من غیر ابٍ من یدالقدرة ۔ وھٰذا

اگر گفتہ شود کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر پدر پیدا شدہ بود و ایں امرے است فوق العادة

اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک

امرٌ فوق العادة. فلایتم ھناک شان المماثلة. وقد وجب المضاھاة

پس شان مماثلت تمام نمے گردد و واجب است کہ باہم مشابہت

امرفوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے

کما لایخفٰی علی القریحة الوقادة۔ قلنا ان خلق انسانٍ من

باشد چنانکہ برطبائع سلیمہ مخفی نیست میگوئیم کہ پیدا کردن انسان

جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا

غیر ابٍ داخلٌ فی عادة اللّٰہ القدیر الحکیم ۔ ولا نسلّم انهٗ

بغیر پدر داخل در عادت الٰہی است و قبول نمے کنیم کہ ایں

بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ

﴿۴۸﴾ هٰذا وعد الله وان وعد الله لا يبدل ولا ينسٰى -

ایں وعدۂ خدا تعالیٰ بود و وعدۂ خدا تعالیٰ نہ قابل تبدیل و نہ لائق نسیان است۔

یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہ قابل تبدیل اور نہ لائق سہو ہے۔

بقية الحاشية

خارجٌ من العادة ولا هو حريٌ بالتسليم ☆۔ فان الانسان قد

خارج از عادت است و نہ لائق است کہ قبول کردہ شود چرا کہ انسان گاہے

خارج از عادت ہے اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے کس لئے کہ انسان کبھی

يتولد من نطفة الامرأة وحدها ولو علٰى سبيل الندرة ۔ وليس

پیدا میگردد از نطفۂ زن فقط اگرچہ بہ سبیل نادر باشد وایں امر

عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ بات نادر ہو اور یہ امر

﴿۴۸﴾ هو بخارجٍ من قانون القدرة ۔ بل لهٗ نظائر وقصصٌ فى كل قومٍ

خارج از قانون قدرت نیست بلکہ در ہر قوم نظیر ہائے ایں یافتہ می شوند

قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں

وقد ذكرها الاطباء من اهل التجربة ۔ نعم نقبل ان

وطبیبان اہل تجربہ ذکر آں نظیر ہا کردہ اند ایں امر قبول مے کنیم کہ

اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ

﴿۴۷﴾ ☆ الحاشية على الحاشية :- الم تر انّ اٰدم عليه السلام ما كان له

آیا ندیدی کہ آدم علیہ السلام را نہ پدرے بود و نہ

آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ

ابوان فكون هٰذا الامر من عادة اللّٰه ثابت من ابتداء الزمان. منه

مادرے۔ پس داخل عادت اللہ بودن ایں امر از ابتدائے زمانہ ثابت است۔ منہ

تھا اور نہ ماں۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتدائے زمانہ سے ہی ثابت ہے۔ منہ

الا تقرء ون کتاب اللّٰہ الیس فیہ ھٰذا الوعد ط

آیا نمے خوانید کتاب الٰہی را آیا در او ایں وعدہ نیست؟

آیا تم کتاب الٰہی کونہیں پڑھتے ؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟

بقیۃ الحاشیۃ

ھٰذہ الواقعۃ قلیلۃٌ نسبۃً الٰی ما خالفھا من قانون التولید.

پیدا شدن بغیر پدر امریست قلیل الوقوع بہ نسبت آں امر کہ مخالف اوست

بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے

وکذالک کان خلقی من اللّٰہ الوحید ☆ ۔وکان کمثلہٖ فی الندرۃ

ومشابہ آں درامر ندرت پیدائش من بود

اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔

وکفٰی ھٰذا القدر للسعید۔ فانی ولدت تَوْءَمًا و کانت صبیۃٌ

چراکہ من بطریق توام پیدا شدہ بودم و با من دخترے

کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک

تولدت معی فی ھٰذہ القریۃ۔ فماتت وبقیت حیًّا من

پیدا شدہ بود کہ مرد ومن زندہ ماندم

لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مرگئی اور میں زندہ رہ گیا

امر اللّٰہ ذی العزۃ۔ ولاشک ان ھٰذہ الواقعۃ نادرۃٌ نسبۃ

وہیچ شک نیست کہ ایں واقعہ نیز ہم نسبتًا

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واقعہ بھی نسبتًا

☆ **الحاشیۃ علی الحاشیۃ** :- ومع ذالک انّی ارسلت فی المھزودتین و اعیش فی المرضین مرض فی الشقّ الاسفل ومرض فی الاعلٰی۔ فحیاتی اعجب من تولّد المسیح و اعجاز لمن یریٰ۔ منہ

فاتقوا اللّٰہ الذی الیہ الرجعٰی - ولا تکونوا

پس بترسید ازاں خدا کہ سوئے او بازگشت است وہمچو کسانے نباشید

خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک دن جانا ہے ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ

بقیۃ الحاشیۃ

الی الطریق المتعارف المشھود- ویکفی للمضاھاۃ الاشتراک

سوئے عام قاعدۂ پیدائش ندرتے دارد و برائے مشابہت ایں قدر اشتراک کافی است

عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔

فی الندرۃ بھٰذا القدر عند اھل العقل والشعور- فان المشابھۃ ﴿۴۹﴾

چراکہ مشابہت

کس لئے کہ مشابہت

لاتوجب الا لونًا من المناسبۃ. ولا تقتضی الا رائحۃً من

نہ مے خواہد مگر رنگے از مناسبت و بوئے

وممَاثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔اور وہ اس جگہ

المماثلۃ. وانا اذا قلنا مثلًا ان ھٰذا الرجل اسدٌ بطریق المجاز

از مماثلت وآں اینجا حاصل است- وما چوں بگوئیم کہ مثلاً ایں مرد شیر است بطریق مجاز

حاصل ہے مثلاً جب ہم بطریق مجاز واستعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے

والاستعارۃ. فلیس علینا من الواجب ان نثبت لہٗ کلما یوجد

واستعارہ پس دریں برما واجب نیست کہ ما ثابت کنیم کہ ہمہ آں اعضا

پس ہمیشہ یہ لازم وواجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء وصفات

فی الاسد من الذنب والزئر وھیئۃ الجلد وجمیع لوازم

وصفات کہ در شیر یافتہ مے شوند ہمچو دم و آواز و صورت جلد و جمیع لوازم درندگی در و

اس شیر کے اس مرد میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دم وآواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی

کـالـذين يقرء ون القرآن ومايبالون ما امر القرآن
کہ قرآن می خوانند وہیچ پر وائے امر و نہی او
کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اوراس کے امر ونہی کی

بقية الحاشية

السبـعية– ثـم اعـلـم ان تـولـد عيسى ابـن مريم من غيراب
نیز یافتہ شوند۔ باز بداں کہ پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر پدر
اس میں ہوں پھر جان تو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا

مـن بـنـی اسـرائـيل بهٰـذ الـطـريـق. تنبيهٌ لليهود وعلمٌ لساعتهم
از بنی اسرائیل بدیں طریق تنبیہ است برائے یہود و دلیل است برائے
بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اوران کے زوال

واشارةٌ الٰی ان النبوة مُـنْـتَـزَ عٌ مـنهم بالتحقيق. واما مسيح ﴿۵۰﴾
ساعت زوال ایشاں و اشارہ است سوئے ایں کہ نبوت بالتحقیق از ایشاں منتقل خواہد شد۔ مگر
کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اوراس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی

هٰـذه الامة فـولـد تـوأمًـا مـن ذكـرٍ و انثٰی وفُـرّق بينـهٗ و
مسیح ایں امت از ذکر و انثی توام زادہ شد وعلیحدہ کردہ شد مادۂ انثیت ازو
مگراس امت کا مسیح مذکر ومؤنث سے توام پیدا ہوا ہے اور مادۂ انثیت اس سے علیحدہ

بين مادة الـنسـاء – وفـی ذالک اشـارةٌ الٰی ان اللّٰه يبث بهٖ
ودریں اشارت است سوئے ایں معنٰی کہ خدا تعالیٰ بسیارکس
کر دیا گیا ہے اوراس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس

كثيـرًا فـی هٰـذه الـفـئة رجـال الصدق والصفاء– فالاغراض
ازیں گروہ صاحب صدق و صفا پیدا خواہد کرد پس
گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحب صدق وصفا ہوں گے۔ پس

ومانھٰی ۔ وؔاذا قیل لھم اٰمنوا بما وعداللّٰہ و ﴿۴۹﴾

نہ مے کنند وچوں گفتہ شود ایشاں را کہ ایمان آرید بوعدہ الٰہی و

کچھ پروانہیں کرتے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور

لا تنسوا نصیبکم من رحمةٍ تُرْجٰی ۔ قالوا لاندری

نصیب خود از رحمتے کہ امید داشتہ شدہ فراموش نہ کنید میگویند کہ ما نمی دانیم کہ

جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے

ما الوعدُ وطبع علٰی قلوبھم فلا یسمع احدٌ

وعدہ چہ باشد و بردل ایشاں مہر کردہ شدہ پس ہیچ کس از

کہ وعدہ کیا ہوتا ہے اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا

منھم ولایریٰ ۔ ولا یقبلون الحق وقد اٰتینا

ازیشاں نمی شنود و نمی بیند و قبول نمی کنند حق را وحالانکہ دادیم

اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے

الدلائل کدرٍ ابھٰی ۔ اؔلا ینظرون الی القراٰن او ﴿۵۰﴾

ایشاں را دلائل ہمچو گوہر ہائے روشن آیا نمے بینند سوئے قرآن یا

چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔ کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا

بقیۃ الحاشیۃ

مختلفةٌ فی ھٰذا وفی ذالک فلذالک اختلف طریق التولید

دریں ہر دو پیدائش اغراض مختلف ہستند۔ پس برائے ہمیں در طریق تولید

ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں

من حضرة الکبریاء — منه

اختلاف است۔ منہ

اختلاف واقع ہوا ہے۔ منہ

علی الابصار غشاوةٌ فما یرون ماطلع وتجلّٰی۔

برچشم ہائے ایشاں پردہ است پس نمے بینند آنچہ طلوع کرد وتجلی نمود

ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلی کی طرف جو طلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے

ومنھم قومٌ اُعطوا علمًا ثم یمرّون کالذی

و از ایشاں قومے است کہ اوشاں را اندکے علم دادہ شد باز ہمچو کسے مے گذرند

اور ان میں ایک قوم ہے جس کو علم تھوڑا سا دیا گیا ہے تسپر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں

اعرض وابٰی ۔ ولئن سألتھم ما وعد اللّٰہ ربّکم

کہ اعراض و انکار می کنند و اگر پرسیدہ شود از ایشاں کہ خدائے شما چہ وعدہ کردہ است

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے

الاعلٰی ۔ لیقولن انہٗ وعد المؤمنین ان یستخلف ﴿۵۱﴾

البتہ مے گویند کہ او مومنان را ایں وعدہ دادہ است کہ ہم از ایشاں خلیفہ ہا

تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدا نے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں

منھم کما استخلف من قوم موسٰی ۔ فقد اقرّوا

پیدا خواہد کرد ہمچو آں خلیفہ ہا کہ از قوم موسیٰ علیہ السلام پیدا کردہ بود پس بمشابہت

خلیفے پیدا کئے جاویں گے ان خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں

بتشابہ السلسلتین ثم ینکرون کبصیرٍ تعامٰی۔

ہر دو سلسلہ اقرار کردہ اند باز ہمچو کسے انکار مے کنند کہ بینا باشد و خودرا نابینا نماید

سلسلوں کی مشابہت کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سوجا کھا ہو اور اپنے

ولمّا کان نبینا مثیل موسٰی ۔ وکان سلسلة

وہرگاہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بود وسلسلہ خلفائے او

آپ کو اندھا بنالے اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء

خلفاء ہ مثیل السلسلة الموسویة بنصٍ اجلٰی-

علیہ السلام مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام بود چنانکہ نص صریح براں دلالت می کند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسی علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نص صریح اس پر دلالت کرتی ہے

وجب ان تختتم السلسلة المحمدیة علٰی

پس واجب شد کہ سلسلہ محمدیہ براں خلیفہ ختم گردد کہ

پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو

خلیفةٍ ھو مثیل عیسٰی - کما اختتم علی

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چنانکہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ابن مریم سلسلة صاحب العصا - لیطابق

بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم شد تا کہ ایں ہر دو سلسلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تا کہ یہ دونوں سلسلے

ھٰذہ السلسلة بسلسلةٍ اولٰی - ولیتم وعد

باہم مطابق شوند تا کہ وعدہ مماثلت

باہم مطابق ہو جائیں اور تا کہ وعدہ مماثلت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور

مماثلة الاستخلاف کما ھو ظاھرٌ من لفظ کما-

خلیفہ ہائے ایں سلسلہ وآں سلسلہ باتمام رسد چنانکہ امر مماثلت از لفظ کما ظاہر است کہ

اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کما کے لفظ سے ظاہر ہے جو

فأرونی خلیفةً من دونی جاء علٰی قدم ﴿۵۲﴾

در آیت موجود است ۔ پس بنمائید مرا بجز من آں خلیفہ را کہ بر قدم حضرت

آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر

ابن مریم منکم علٰی اجلٍ یشابہ اجلًا مضٰی۔

عیسٰی علیہ السلام ازہمیں امت آمدہ باشد و زمانہ او زمانہ حضرت مسیح را مشابہ باشد

اس امت میں سے آیا ہو اور اس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو

وقد انقضت مدۃٌ من نبیّنا الٰی یوم بعثنا

و بہ تحقیق از زمانہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم تا ایں وقت

اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی

ھٰذا۔کمثل مدۃٍ کانت بین موسٰی وعیسٰی۔

آں مدت گذشتہ است کہ در زمانہ موسیٰ علیہ السلام و عیسٰی علیہ السلام بود

مدت گذری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسٰی علیہ السلام تک گذری تھی

وان فی ذالک لاٰیۃً لقومٍ یطلبون الھدٰی۔

و دریں اشارت است آناں را کہ ہدایت مے طلبند

اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔

فما لکم لم تنتظرون نزول المسیح من السماء۔

پس چہ شد شمارا کہ انتظار مسیح از آسمان مے کنید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم مسیح کا انتظار سے کر رہے ہو

انسیتم ماتقرء ون فی القراٰن او رضیتم

آیا فراموش کردہ اید آنچہ درقرآن شریف مے خوانید یا بدیں امر راضی شدہ اید

اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو کیا اس بات پر راضی ہوگئے

بتکذیب کلام ربّکم الاعلٰی ۔ اتکفرون

کہ تکذیب کلام الٰہی کنید آیا انکار

کہ کلام الٰہی کی تکذیب ہو تم اس

بکتاب اللّٰہ وھو بحرٌ من المعارف وماءٌ

کتاب الٰہی مے کنید وآں دریائیست از معارف وآبے است

کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف وشفاف

اصفٰی - وکیف اِسْتَطَبْتُم ان تترکوا الفرقان

نہایت صاف و شفاف۔ وچگونہ خوش آمد شمارا کہ قرآن شریف را

پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آ گئی کہ قرآن شریف کو

الحمید لاقوالٍ شتّٰی - اتستبدلون الذی ھو

برائے آں قولہا می گذارید کہ متفرق و بے سروپا ہستند۔ آیا ادنیٰ را

ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سروپا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو

ادنٰی بالذی ھو خیرٌ و انّ الظنّ لایغنی من ﴿۵۳﴾

بعوض اعلیٰ ترک می کنید و ظن از حق

اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظن حق سے کسی طرح مستغنی

الحقّ شیئًا - وقد جمع الشمس والقمر کما

ہیچ مستغنی نمی کند و جمع کردہ شد آفتاب و ماہ ہمچناں کہ

نہیں کرتا اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ

ذکر القراٰن وکسفا فی رمضان کشق القمر

ذکر آں درقرآن شریف آمدہ است وہردو را دررمضان کسوف گرفت ہمچو شق القمر

قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف وخسوف ہوگیا جیسے کہ پیغمبر خدا

فی زمن خیر الورٰی - وعطلت العشار لمن یّرٰی -

درزمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومعطل کردہ شدند شتراں

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہوا اونٹ بے کار کئے گئے

وَوُھِبَتْ لَنَا مَطِیَّۃٌ اُخْرٰی - لِنَقْدِرَ عَلَی السِّیَاحَۃِ

و دادہ شد بجائے شاں سواری دیگر تا ما از مسیح زیادہ تر

اور ان کی جگہ اور سواری عطا ہوئی تا کہ ہم مسیح سے زیادہ

اَزْیَدَ مِنَ الْمَسِیْحِ وَنَجْعَلَ اَمْرَ التَّبْلِیْغِ اَکْمَلَ

بر سیاحت قادر شویم وامر تبلیغ را ازو کامل تر

سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو

مِنْہُ وَاَوْفٰی - وَانْظُرُوْا اِلٰی فَضْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَظْھَرَ

بجا آریم وسوئے فضل خدا تعالیٰ بہ بینید کہ او

بجالاویں خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے

لِیْ شَھَادَۃً مِّنَ السَّمَاءِ - وَشَھَادَۃً مِّنَ الْاَرْضِ

برائے من یک گواہی از آسمان ویک گواہی از زمین

میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے

وَشَھَادَۃً مِّنْ بَیْنِھِمَا وَاَرَی الْاَمْرَ کَضَوْءِ الضُّحٰی -

و یک گواہی از میان ایں ہر دو ظاہر فرمود وہمچو روشنی وقت چاشت حقیقت را بنمود

اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔

اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی تَشَابُہٍ فِیْ اَمْرِ اسْتِخْلَافٍ اَتٰی -

آیا نمے بینید سوئے آں مشابہت کہ در سلسلہ ایں خلافت ست کہ بیامد ودر

تم اس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے

وَاسْتِخْلَافٍ خَلَا - وَاِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنْ تَیَقَّظَ ﴿۵۴﴾

سلسلہ خلافت بنی اسرائیل درمیان است۔ و دریں نشانے است برائے آنانکہ از خواب غفلت

سلسلہ کے خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے

و ارق الکرٰی – الا ترون الٰی زمنٍ بعثت فیہ

بیدار مے شوند آیا نمے بینید سوئے ایں زمانہ کہ درو مبعوث شدم

بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں میں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ

وقد جئتکم بعد رسول اللّٰہ المصطفٰی – الٰی

کہ من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت

امدٍ کان بین موسٰی وعیسٰی – وان فی ذالک

دراں قدر مدت آمدہ ام کہ آں مدت در موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام است یعنی چہاردہ صد سال۔ و دریں

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے

لاٰیۃً لاولی النھٰی – فانظروا کیف اجتمعت

نشانے است برائے عقلنداں پس بہ بینید کہ چگونہ خدا نشانہا

ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے

الاٰیات من اللّٰہ ذی المجد والعلٰی – فکُسف القمر

جمع کردہ است وچگونہ کسوف ماہ

نشان جمع کردیئے اور کیونکر چاند و

والشمس فی شھر الصیام وترک القلاص فلا

و آفتاب در رمضان شد و شتراں از سواری

سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری

یُحمل علیھا ولا تُمْتطٰی – ومعھا اٰیاتٌ اخرٰی –

معطل کردہ شدند و دیگر نشانہا نیز ہستند۔

بے کار ہوئی اور ان کے سوا اور بھی نشانات ہیں

وھل اجتمعت ھٰذہٖ قط لکذاب افترٰی۔

آیا گاہے ایں نشانہا برائے مفتری جمع شدہ اند

کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

فاتقوا جھنم التی تأکل المجرمین وان المجرم

پس ازاں جہنم بترسید کہ مجرمانرا خواہد خورد و مجرم

اس دوزخ سے ڈرو کہ جو مجرموں کو کھا جانے والی ہے اور مجرم

لا یموت فیھا ولا یحیٰ ۔ أتنبذون کتاب اللّٰہ ﴿۵۵﴾

دراں نخواہد مرد و نہ زندہ خواہد ماند آیا کتاب اللہ را پس پشت مے اندازید

اس میں نہ مریں گے اور نہ جیئیں گے۔ کیا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالتے ہو

وراء ظھورکم وتتبعون اقوالًا اخرٰی ۔ وان ھو

وسخن ہائے دیگر را پیروی مے کنید و ایں چنیں عادت

اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو یہ عادت

الا بغیٌ وظلمٌ وخروجٌ من الھدٰی۔والخیر کلہٗ

سراسر بغاوت وظلم و از ہدایت بیرون شدن است۔ و خیر ہمہ

سراسر بغاوت اور ظلم اور ہدایت سے دور ہونے کی ہے۔ سب بھلائیاں

فی القراٰن والتمسک بہٖ من دأب التُقٰی۔وان

درقرآن است و پیروی او از طریق پرہیزگاری است و

قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے۔

الارض والسماء قد شھدتا لی وھل تشھدان

زمین و آسمان برائے من گواہی دادہ اند و آیا ایں ہر دو

زمین و آسمان نے میری گواہی دی کیا صادق کے سوا

الا لصادقٍ اذ ادّعٰی - فاعلموا انی انا المسیح الموعود

بجز صادقے برائے دیگرے گواہی مے دہند پس بدانید کہ من بہ تحقیق مسیح موعود

زمین وآسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو میں بہ تحقیق مسیح موعود

والمھدی المعھود من اللّٰہ الاحفٰی - و ارسلت عند

و مہدیٔ معہود ہستم از خدائے کہ مہربان است و فرستادہ شدم

اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربانی کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں۔

صول الصلیب و کون الاسلام کالغریب لیتم بی

بوقت غلبۂ صلیب و بودن اسلام ہمچو غریب تا کہ وعدہ خدا تعالیٰ

صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تا کہ خدا تعالیٰ

الوعد الحق وماکان حدیثا یفتریٰ-ولو کنت

باتمام رسد و ایں آں حدیثے نیست کہ کسے افترا کردہ باشد و اگر

کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو اگر میں

مفتریًا غیر صادقٍ لما اجتمع لی من الآي ما ﴿۵۶﴾

مفتری بودمے و صادق نبودمے ایں ہمہ نشانہا کہ درمن جمع شدہ اند ہرگز

مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا تو یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز

اجتمع وان اللّٰہ لایؤید من کَذَبَ وافتریٰ

جمع نشدندے و خدا تائید آں کسے نمے کند کہ برخدا افترا کردہ باشد

جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے

علی اللّٰہ واعتدیٰ - وان فی زمانی ومکانی و

واز حد درگذشتہ و تحقیق در زمان من و مکان من و

اور حد سے گذر جائے بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں

قومی وعدا قومی لاٰیاتٌ علٰی صدقی لمن تدبر وما

قوم من و قوم دشمنان من برائے تدبر کنندگاں نشانہا ہستند

میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں

استکبر وماعلا ۔ وجئتکم حکمًا عدلًا لابین

ومن حکم وعدل شدہ آمدہ ام تا درمیان شما

اورمیں حکم اورعدل ہوکرآیاہوں تاکہ تم میں

لکم بعض الذی تختلفون فیہ ولاقتل کل

درامور مختلف فیہ شما فیصلہ کنم

تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں

حیّةٍ تسعٰی☆ ۔ وما جئت فی غیر وقتٍ بل

ومن در غیر وقت نیامدہ ام بلکہ

اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں بلکہ

جئت علٰی رأس المائة وعندفتنٍ بلغت

بر سرصدی آمدہ ام و در وقتے کہ آں فتنہا

عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے

المنتھٰی ۔ وما جئت من غیر برھانٍ وقد

بانتہا رسیدہ اند و نہ بغیر حجت و دلیل آمدہ ام و

انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور

نزلت الاٰی من السّمٰوات العلٰی ۔ وجحد

بسیار نشانہا ظاہر شدہ اند و زبان ہا

بہت سے نشان ظاہر ہوگئے ہیں زبانوں نے

☆ ای کل بدعةٍ اشیعت – منہ

﴿۵۷﴾ الالسن واستیقن القلوب وھدی اللّٰہ من

انکار کردند و دلہا یقین کردہ اند وخدا ہر کرا خواست

انکار کیا اور دلوں نے یقین کرلیا ہے خدا تعالیٰ جس کو چاہے

ھدیٰ ۔ اتمارون فی امری وقد حصحص الحق

ہدایت کرد آیا در امر من شک مے کنید وتحقیق ظاہر شد حق

ہدایت کرے کیا تم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا

وظھرت دلائل لا تُعَدُّ وتُحْصٰی ۔ الا تنظرون

وچنداں دلائل بظہور آمدند کہ شمار نتواں کرد آیا نمے بینید

چاہئے تھا وہ ظاہر ہوگیا۔ اور اس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو ان گنت ہیں۔ قرآن شریف کی طرف

الی القراٰن وانہٗ یشھد لی ببیان اوضح واجلٰی ۔

سوئے قرآن شریف و آں بہ بیان واضح و روشن گواہی مے دہد

تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔

وھل اتاک حدیث خیر الوریٰ ۔ اذ قال کیف

و آیا شمارا خبرے است از حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت چگونہ حال

تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا

انتم اذ نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

شما خواہد بود چوں ابن مریم درمیان شما فرود خواہد آمد و او امام شما است ہم از شما یعنی از قومے دیگر

کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی

ففکّر فی قولہٖ منکم وتفکر کمن اتقٰی ۔ وانّ

نیست پس فکر کن دریں قول کہ منکم است وہچو پرہیزگاراں در و غور نما وایں حدیث

قوم سے نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ منکم ہے فکر کرو اور پرہیزگاروں کی طرح غور کرو اور یہ

هٰذا الحديث يقص عليكم مابين لكم الفرقان

حدیث ہماں بیان مے کند کہ قرآن شریف بیان فرمودہ است

حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

فلا تُفرّقوا بين كتاب اللّٰه وقول رسوله المجتبٰى ۔

پس در کتاب خدا و قول رسول خدا تفرقہ نیندازید

پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔

واتقوا اللّٰه الذى ترجع اليه كل نفسٍ فتجزٰى ۔

و ازاں خدا بترسید کہ سوئے او واپس خواہید شد و پاداش اعمالِ خود خواہید یافت

اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔

الا تعلمون ماقال ربكم اعنى قولهٗ وَعَدَ اللّٰهُ ﴿۵۸﴾

آیا نمے دانید کہ خداوند ما چہ گفتہ است یعنی ایں قول خدا تعالیٰ کہ وعد اللہ الذین

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا۔ یعنی یہ کہ وعد اللّٰه الذين اٰمنوا منكم تا اس کے قول

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الٰى قولهٖ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا[1] ۔

اٰمنوا منكم تا قول او لا يشركون بی شيئا است۔ آیا دریں قول غور نمے کنید کہ صاف ہدایت مے فرماید کہ ہمہ خلیفہ ہا از

لا يشركون بی شيئًا تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی

فمالكم تشركون باللّٰه عيسٰى والدجال من

ہمیں امت خواہند بود نہ کہ کسے از آسمان نازل شود۔ چہ شد شمارا کہ حضرت عیسیٰ و دجال را شریک خدا تعالیٰ

امت میں سے ہونگے نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا کا شریک

غير علمٍ من اللّٰه ولا الهدٰى ۔ وتنتظرون

مے گردانید و براں ہیچ دلیلے نمے دارید وانتظار مے کنید کہ

ٹھہراتے ہو کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے ہو بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ

[1] النور: ۵۶

ان ینـزل عـلیـکـم الـمسیح من السمـاء و کیف

مسیح از آسمان نازل شود و چگونہ

مسیح آسمان سے آوے اور وہ

ینــزل مـن مـات وَالْـحِـق بالموتٰی ۔ أَعِـنْـدکم حجّةٌ

نازل شود در حالیکہ او وفات یافتہ است و باوفات یافتگان پیوستہ۔ آیا نزد شما حجت

آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعویٰ پر

قـاطـعةٌ عـلٰی دعواکـم فتتبـعـونهـا او اثـرتم علی

قاطع بر دعویٰ شما است کہ پیروی او مے کنید یا یقین را ترک کردہ

کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے

الیـقیـن ظنًّا اخفٰی ۔ یـاحسـرةً علیکم انکم نسیتم

گمانے پوشیدہ را اختیار کردہ اید۔ بر شما حسرت است کہ شما قول خدا تعالیٰ

پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ

قـول الـلّٰــه وقـول رسـولــهٖ اعـنی منکم وظننتم

و قول رسول را کہ منکم است فراموش کردہ اید وگمان مے کنید

اوراس کے رسول کے قول منکم کو فراموش کردیا اور فضول گمان رکھتے ہو

ان الـمسیـح یـأتـی مـن الـسـمّٰوات العلٰی۔ وهل

کہ مسیح از آسمان خواہد آمد و

کہ مسیح آسمان سے آوے گا

هـو الّا خـروجٌ مـن الـقـراٰن وخـروجٌ مـن الحدیث

ایں گمان کردن شما از قرآن وحدیث خارج شدن است واز حق خارج شدن

یہ تمہارا گمان قرآن شریف اور حدیث سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے

ومفسدۃٌ عظمٰی- وکیف تترکون القراٰن وای ﴿۵۹﴾

ومفسدہ عظیمہ است وچگونہ ترک مے کنید قرآن شریف را و کدام

خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو کیا کوئی

شھادۃٍ اکبر منہ لمن اھتدٰی - وان للقراٰن

گواہی بزرگتر از قرآن نزد شما موجودہ است و قرآن را

بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اورقرآن کی وہ

شاناً اَعْظم من کلّ شان وانہٗ حَکَمٌ ومھیمنٌ

شانے است بزرگتر از ہر شان واوحکم است یعنی فیصلہ کنندہ ومہیمن است یعنی بر ہمہ

اعلیٰ شان ہے کہ ہرایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن ہے یعنی

وانہٗ جمع البراھین وبدّد العدا- وانہٗ

ہدایت ہا احاطہ مے دارد واوجمع کردہ است ہمہ دلائل را وجمعیت دشمناں را پراگندہ نمودہ و آں

تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اس نے تمام دلیلیں جمع کردیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا۔ اور وہ ایسی

کتابٌ فیہ تفصیل کلّ شیءٍ وفیہ اخبار مایأتی

کتابے است کہ درو تفصیل ہر چیز است و درو خبر آیندہ

کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور

ومامضٰی - ولایاتیہ الباطل منْ بین یدیہ

وگذشتہ است وباطل را سوئے او راہے نیست نہ از پیش

گذشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے

ولا من خلفہٖ وانہٗ نور ربنا الاعلٰی - فاترک

و نہ از پس و او نور خدائے بزرگ است پس بگذارید

نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہریک ایسے

کلّ قصةٍ تُخَالِفُ قصصهٗ ولا تعص قول ربّک

ہر قصہ را کہ مخالف قرآن باشد و قول پروردگار خودرا نافرمانی مکنید

قصہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو

فتشقٰی - وتعلم ان نبینا کان مثیل من نودی

تا در ورطۂ شقاوت نیفتادہ باشید وی دانید کہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

تا شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اور تم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

بالواد المقدس طُویٰ - وکانت خلفاءہٗ کخلفاءہٖ

بود وہمہ خلیفہ ہائے او کہ بعد او آمدند ہمچو خلیفہ ہائے

تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت

وکانت السلسلتان متشابهتین فی المدٰی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند واین ہر دو سلسلہ در مدت باہمہ مشابہت مے دارند

صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدار مدت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

وکذالک قال ربّنا وقد قرء ت فیما مضٰی - وتلک ﴿۶۰﴾

وہم چنیں فرمودہ است خدائے ما چنانچہ پیش ازیں خواندہ وایں

اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ

حقیقةٌ لا تُسْترو لا تُخْفٰی - فلا یصدّنک عنها

حقیقتے است کہ پوشیدہ نتواں کرد پس ازیں راہ باز نہ دارد شمارا

ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو

من اتبع هواه وترک الصراط وهویٰ -

ہوا و ہوس شما و نہ باز دارد آنکس کہ راہ راست را دیدہ و دانستہ ترک کردہ است

نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔

وعلمت انّی جئتُ علٰی اجلٍ من سیدی المصطفٰی ۔

و مے دانید کہ من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آں مدت آمدہ ام

اورتم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مدت پر آیا ہوں کہ جس میں

کمثل اجلٍ جاء علیہ من الکلیم ابن الصدیقۃ

کہ دراں عیسیٰ علیہ السلام بعد از حضرت موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند

عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔

عیسٰی ۔ وعلمت انّ خاتم خلفاء ھٰذہ الامۃ من الامۃ

و دانستہ اید کہ خاتم خلفاء ایں امت ہم ازیں امت است

اورتم نے جان لیا کہ امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

لامن فئۃٍ اخرٰی ۔ فکیف تکفربہٖ أَ تکفر

نہ از گروہے دیگر پس چگونہ انکار آں مے کنید آیا برائے

نہ دوسرے گروہ میں سے پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور

بالقراٰن لِاَقوالٍ شتّٰی ۔ ومن فَکّر فی اٰیۃ

سخنہائے پراگندہ و بے اصل انکار قرآن شریف مے کنید ۔ وہر کہ فکر کند در آیت لیستخلفنھم

بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کریگا اس آیت میں کہ

لیستخلفنھم مُلِأَ قلبہٗ یقینًا وایمانًا وترک

دل او از یقین و ایمان پُر خواہد شد

لیستخلفنھم ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف

مایُرْوٰی بخلافہٖ و یُحْکٰی ۔ وکُشفت علیہ الحقیقۃ ﴿۶۱﴾

ورو ایتہائے بیہودہ و فضول را خواہد گذاشت و بر وحقیقت منکشف خواہد شد

بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دیگا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی

وکَذّب من نطق بخلافہٖ و رویٰ ۔ فویلٌ للذی
وتکذیب آں کسے خواہد کرد کہ بخلاف ایں روایتے کند پس واویلا ہست بر کسے
اوراس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کریگا۔ اس شخص پر افسوس ہے

سمع ھٰذہ الدلائل ثم کذّب وابٰی ۔ ام
کہ ایں دلائل را بشنود باز درپئے تکذیب رود چہ ایں کس
کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہولے۔

حسب ان اللّٰہ وعد وعدًا ثم اخلفہٗ او
گمان می کند کہ خدا تعالیٰ وعدہ کردہ باز تخلف وعدہ نمود یا
کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا

نسی وعدہٗ کرجلٍ ھو کثیر الذھول ضعیف
وعدہ خود را ہمچو کسے کہ نسیان برو غالب باشد فراموش کرد
اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے

القُویٰ ۔ سبحان اللّٰہ تقدس وتعالٰی ۔ فبأیّ
خدا پاک است ازیں بدگمانی ہا پس بہ کدام
ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے

حدیثٍ بعد کتاب اللّٰہ تؤمنون ۔ ا تترکون
حدیث بعد کتاب اللہ ایمان خواہید آورد آیا یقین را
قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو

الیقین بشکٍ سریٰ ۔ أَ تؤثرون الظنّ علٰی ما
از بہر شکے کہ در دل شما جا گرفتہ است ترک مے کنید آیا ظن را بہ یقین
شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو کیا ظن کو یقین کے بدلے

جـاء کـم مـن الیـقیـن و مـن أَظْـلم مِمّن تـرک

اختیار مے کنید وکدام کس از انکس ظالم تر خواہد بود کہ حق را

اختیار کرتے ہو اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو

الـحق واتبع الھوٰی ۔ أَبـقـی شک فـی خـاتـم الخلفاء

ترک کند و پیروی ہوا و ہوس کند آیا باقی ماندہ است شک در خاتم الخلفاء

ترک کرے اور ہوا و ہوس کی پیروی کرے ۔ کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں

وفـی انـهٗ مـنـکـم فـأتـوا بـالقراٰن ان کان الامر کذا ۔

یا دریں امر کہ آں خاتم الخلفاء از شماست پس قرآن بیارید اگر شک مے دارید

یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے ۔ قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو

وان الـحّـق قـد حـصـحـص فلا تحثوا علیه التراب ﴿۶۲﴾

وحق ظاہر شدہ است پس برو خاک میندازید

حق ظاہر ہوگیا اس پر خاک نہ ڈالو

ولا تـخـفـوه فی الثرٰی ۔ واتـقـوا اللّٰـه الذی الیـه

و آں را پوشیدہ مکنید وبترسید ازاں خدائے کہ سوئے او

اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف

تـرجـعـون وحدانًا ۔ ومـا ارٰی مـعـکـم احباب الدنیا ۔

رجوع خواہید کرد و نہ مے بینم با شما دوستان دنیائے شمارا

جانا ہے ڈرو اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کیلئے

فـقـومـوا فـرادیٰ ولا تـنـظـروا الٰی من احبّ

پس بایستید یک یک وسوئے دوستی یا دشمنی

تمہارے ساتھ جائیں گے ۔ پس تم ایک ایک ہوکر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف

أو عادیٰ۔ ثم فکروا بقلبٍ اتقٰی۔ وعقلٍ اجلٰی۔
نگاہ مکنید باز با دل پرہیزگار وعقل روشن فکر کنید
نظر نہ کرو پھر پرہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔

اَمَا قال ربّکم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
آیا خدائے شما نگفتہ است کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من
کیا تمہارے خدا نے نہیں فرمایا کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ [1] و انّ فی ذالک حجۃً علٰی من
قبلھم و دریں حجتے است بر آنکس کہ از حد
قبلھم اس میں ایک حجت ہے اس کیلئے کہ جو حد سے

طغٰی۔ فان لفظ کما یوجب ان یکون سلسلۃ
تجاوز مے کند چرا کہ لفظ کما کہ دریں آیت موجود است واجب مے کند کہ سلسلہ
تجاوز کرتا ہے کیونکہ لفظ کـمـا جو اس آیت میں موجود ہے اس امت کے سلسلہ کے خلفاء کو

الخلفاء فی ھٰذہ الامۃ کمثل سلسلۃ نبی اللّٰہ
خلفائے ایں امت ہمچو سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام
موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سے مانند ہونے کو واجب

موسٰی۔ التی ختمت علی ابن مَریم عیسٰی۔ ﴿۶۳﴾
باشد و ظاہر است کہ سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام بر عیسٰی علیہ السلام ختم شدہ است
کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ خلفاءِ موسیٰ علیہ السلام عیسٰی علیہ السلام پر ختم ہو گیا ہے۔

فاین تذھبون من ھٰذہ الاٰیۃ وتبعدون ما
پس ازیں آیت کجامے روید ونزدیک را دور
پس اس آیت سے کہاں روگردانی کرتے ہو اور نزدیک راہ کو دور ڈالتے ہو

[1] النور:۵۶

دنٰی ۔ وو اللّٰــہ لیــس فی الـقـراٰن الذی ھو اھل

مے گردانید و بخدا در قرآن کہ فیصلہ کنندہ ہمہ اختلافہا است

اور خدا کی قسم قرآن شریف میں جو تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے

الـفـصـل والـقـضـاء الّا خبر ظھور خاتم الخلفاء من

ہیچ جا ایں ذکر نیست کہ خاتم الخلفاء از سلسلہ موسویہ خواہد آمد

کہیں ذکر نہیں ہے کہ خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا موسوی سلسلہ سے آئے گا۔

امۃ خیـر الورٰی ۔ فـلا تَـقْـفُـوْا مـا لیـس لکم بہٖ علمٌ و

پس پیروی آں امر مکنید کہ برو دلیلے نزد شما نیست بلکہ دلیل

اس کی پیروی مت کرو کہ کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے بلکہ برخلاف

قـد اعـطیتم فیــہ مـن الھدٰی ۔ ولا تـخــرجـوا من

برخلاف آں شمارا دادہ شد و از دہانہائے خود

اس کے تم کو دلیل دی گئی ۔ اور کلمات متفرقہ

افـواھـکـم کـلـمـاتٍ شتّٰی ۔ التی لیسـت ھـی الّا

کلمات متفرقہ بروں نیارید کہ آں کلمات جز ایں بیش نیستند کہ

اپنے منہ سے نہ نکالو کہ وہ کلمات اس تیر کی طرح ہیں

کسھـمٍ فی الـظـلـمات یُرْمٰی ۔وان ھٰـذا الوعد

ہمچو تیرے ہستند کہ در تاریکی راندہ می شود و ایں وعدہ کہ مذکور شد

جو اندھیرے میں چلایا جائے اور یہ وعدہ جو مذکور ہوا

وعـد حق فـلا تـغـرّنـکـم مـا تسمعون من اَھْلِ الھَوٰی ۔

وعدۂ حق است و شمارا ہیچ کس فریب ندہد۔

سچا وعدہ ہے اور تم کو کوئی دھوکا نہ دے۔

وقد اشیر الیہ فی الفاتحۃ مرةً اخرٰی ۔وتقرء ون

و در سورہ فاتحہ بار دوم سوئے ایں وعدہ اشارت کردہ شدہ۔ و ایں سورہ فاتحہ

اورسورہ فاتحہ میں دوسری بار اس وعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ آیت سورہ فاتحہ

فی الصلٰوة صراط الذین انعمت علیہم ثم تستقرون ﴿۶۴﴾

یعنی صراط الذین انعمت علیہم درنماز ہائے خودمےخوانید بازحیلہ جوئی را

یعنی صراط الذین انعمت علیہم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھر حیلہ وبہانہ

سُبل الانکار وتسّرون النجوٰی ۔ مالکم تدوسون

اختیار مےکنید وبرائے رفع دفع حجت الٰہی مشورہ ہا مے کنید ۔ چہ شد شمارا کہ

اختیار کرتے ہیں اور حجت الٰہی کے رفع دفع کیلئے مشورے کرتے ہیں تمہیں کیا ہوگیا کہ

قول اللّٰہ تحت الاقدام الا تموتون اوتترکون

قول خدا تعالٰی را زیر قدمہائے خود پامال مےکنید آیا نخواہید مرد یا ہیچ کس شمارا نخواہد پرسید

خدا تعالٰی کے فرمودہ کو اپنے پیروں میں روندتے ہو۔کیا ایک دن تم نہیں مروگے یا کوئی تم کو نہیں پوچھے گا

سدًی ۔ وتذکروننی کما یُذْکَرُ الکفّار وتقولون

و ذکر من ہمچو ذکر کافراں مےکنید و مے گوئید کہ

اور میرا ذکر کافروں کے ذکر کی طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اقتلوہ ان استطعتم وتکتبون الفتوٰی۔ وما

اگر توانید او را قتل کنید و ہم چنیں فتوٰی مے نویسید و

اگر ہو سکے تو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح فتوے لکھتے ہیں اور

کان لنفسٍ ان تموت الّا باذن اللّٰہ وانّ معی

ہیچ نفس نے میرد مگر باذن الٰہی وبامن

کوئی نفس بجز اذن الٰہی نہیں مرتا اور میرے ساتھ تو

حفظۃً یحفظوننی من العدا ۔فاجمعوا کیدکم

پاسبانان اوہستند کہ از دشمناں حفاظت من مے کنند ۔ پس ہر مکر کہ دارید جمع کنید

خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔تم ہر ایک تدبیر جمع کرلو اور

ثم انظروا ھل یسقط الکید الا علٰی من جفا ۔

باز بہ بینید کہ آں مکر بر کہ افتد آیا بر جفا کار یا بر دیگرے

پھر دیکھو کہ ہر کسی کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑے گی کہ جو ظالم ہے۔

وعسٰی ان تحسبوا رجلًا کاذبًا وھو صادقٌ

وممکن است کہ شما کسے را دروغگو خیال کنید واو در دعوی خود صادق باشد

اورممکن ہے کہ تم کسی کو دروغگو خیال کرو اور وہ اپنے دعویٰ میں صادق نکلے

فیما ادعٰی ۔فلا تمیلوا کل المیل ومن ترک ﴿۶۵﴾

پس از حق بکلی دور نشوید وہر کہ تقوی را

پس حق سے بالکل دور نہ ہو جاؤ جس نے تقویٰ کو

التقوٰی فقد ھوٰی ۔ أرأیتم ان کنتُ من عند اللّٰہ

ترک کرد پس بیفتاد آیا نمے بینید کہ اگر من از طرف

ترک کیا وہ گر گیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے

وقد کذبتم فما بال من اعتدٰی۔ و

خدا تعالیٰ ہستم وشما تکذیب من کردہ اید پس حال آنکس چہ خواہد شد کہ از حد تجاوز کرد

ہوں اورتم مجھے جھٹلاتے ہو پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو حد سے بڑھ گیا

انتم تکرھون ان یموت عبد اللّٰہ عیسٰی۔

وشمارا خوش نمے آید کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شوند

تم کو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں

ولا نفع لکم فی حیٰوتہٖ وللّٰہ فی موتہٖ مآرب عظمٰی ۔

و در زندگی اوشاں شمارا ہیچ نفع نیست و برائے خدا در موت ایشاں مقاصد عظیمہ ہستند

اوران کی زندگی میں تمہارا کچھ نفع نہیں ہے۔مگر خدا کے لئے ان کی موت میں بڑے بڑے مقصد ہیں۔

أَلہٗ شرکۃٌ فی السّماء مع ربّنا فلا یبرح مقامہٗ

آیا حضرت عیسٰی علیہ السلام را در سکونت آسمان با خدا تعالیٰ شرکت است پس ازیں وجہ آسمان را

کیا عیسٰی علیہ السلام کا آسمان میں سکونت رکھنا خدا تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے جو اس وجہ سے آسمان کو

ولا یتدلّٰی ۔ فلا تحاربوا اللّٰہ بجھلکم وصلّوا علٰی

نمی گذارد و از آنجا نقل مکان نمے کند۔ پس با خدا از جہل خود جنگ مکنید و بر پیغمبر خود

نہیں چھوڑتے اور اس جگہ سے نقل مکان نہیں کرتے پس اپنی جہالت سے خدا کے ساتھ جنگ مت کرو اور خدا کے رسول

نبیکم المصطفٰی ۔ وھو الوصلۃ بین اللّٰہ وخلقہٖ

صلی اللہ علیہ وسلم درود بفرستید و ہماں وسیلہ است در خدا و مخلوق او

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں۔

وقاب قوسین او ادنٰی ۔ اسمعتم منی مالآ ﴿۶۶﴾

و دریں ہر دو قوس ربوبیّت وعبودیّت وجود او واقع شدہ۔ آیا شنیدہ آید از من چیزے کہ

اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے۔ آیا مجھ سے کبھی کوئی ایسی بات سنی ہے

اسمعکم القراٰن او رأیتم عیسٰی فی السماء

قرآن آں را نشنوانیدہ است یا عیسٰی علیہ السلام را دیدہ اید در آسمان نشستہ

جو قرآن نے نہیں سنائی یا عیسٰی علیہ السلام کو آسمان میں دیکھ لیا ہے

فکبر علیکم ان تُکَذِّبوا اعینکم او ظننتم ظنًّا

پس شمارا گران آمد کہ آنچہ بچشم خود دیدہ اید انکار آں کنید یا ایں گمانے محض است

جو تم کو گراں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اس کا انکار کرو۔ یا یہ محض گمان ہے

وان الظن لا یغنی من الحقّ شیئًا -وقد علمتم
وظاہر است کہ محض گمان کردن قائم مقام یقین نمے شود و بہ تحقیق دانستہ اید
اور یہ ظاہر ہے کہ محض گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہوتا اور بہ تحقیق تم نے جان لیا

ان القراٰن اھلکہٗ وتوفّٰی - فبأیّ حدیثٍ تؤمنون
کہ قرآن عیسٰی علیہ السلام را وفات دادہ است پس بعد از قرآن بکدام حدیث
کہ قرآن نے عیسٰی علیہ السلام کو وفات دیدی ہے اب بعد قرآن کے کس حدیث پر

بعدہٗ وتکفرون بما انزل اللّٰہ واوحٰی -ا تترکون
ایمان خواہید آورد آیا برائے حدیث انکار قرآن خواہید کرد کہ از خدا تعالیٰ نازل شدہ است۔ آیا
ایمان لاؤ گے آیا حدیث کیلئے قرآن کا انکار کرو گے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا

الیقین لظنٍ اھلک قبلکم قومًا و اردٰی - یا
برائے گمانے کہ قوم یہود را پیش از شما ہلاک کرد یقین را ترک خواہید کرد؟
اس گمان کے لئے جس نے تم سے پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا یقین کو ترک کرو گے؟

حسرۃ علی الذین یقولون انا نحن العلماء -
کمال حسرت بر عالمان ایں وقت است
اس وقت کے علماء پر بڑا افسوس ہے

انھم ما صاروا من انصاری بل صاروا اوّل
کہ او شاں انصار من نشدہ اند بلکہ پیش از ہمہ
کہ وہ میرے مددگار نہ ہوئے بلکہ سب سے پہلے

من اٰذی - لیتمّوا نبأَ الرسول بِاَلْسنھم
مرا ایذا دادند تا کہ آں خبر را بز بانہائے خود با تمام رسانند
مجھے تکلیف دی تا کہ اس پیشگوئی کو اپنے مونہہ سے پورا کریں

﴿۶۷﴾ وما روی عن خیر الورٰی - وقال اظلمهم اقتلوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود وشخصے کہ ظالم تر از ہمہ بود او بہ نسبت من گفت

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور ایک شخص جو سب سے بڑا ظالم تھا اس نے

هٰذا الرجل انّی اخاف اَنْ یُّبدل دینکم او

کہ ایں شخص را بکشید کہ من مے ترسم کہ در دین شما خلل اندازد و ازو در

میری نسبت کہا کہ اس شخص کو قتل کرو کہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین میں خلل ڈالے گا اور اس سے

یحطکم اذا علا - یااهل الحسد والهوٰی - ویلکم

وجاہت ہائے شما فرق آید ۔ اے اہل حسد وہویٰ برشما واویلا است

تمہاری وجاہت وعزت میں فرق آجائے گا۔ اے حاسدو! تم پر افسوس ہے کہ تم

لم تؤثرون هٰذه الحیٰوة الدنیا - وان القراٰن

آیا ایں ادنیٰ زندگی دنیا را اختیار مے کنید و بہ تحقیق قرآن

اس ذراسی دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو اور واقعی قرآن نے

یشهد انّ خاتم خلفاء هٰذه الامّة رجلٌ

گواہی دادہ است کہ خاتم الخلفاء ایں امت از ہمیں امت است۔

گواہی دی ہے کہ اس امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

من الاُمّة وان المسیح من الموتٰی - ومن

و حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ اند و ازاں شخص

اور حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاگئے ہیں اور اس شخص سے

اظلم ممن الذی عصی القراٰن وابٰی - وهو

ظالم تر کیست کہ نافرمانی قرآن کرد و سرباز زد و ہماں

زیادہ ظالم کون ہے کہ قرآن کی نافرمانی کرکے روگردانی کرے حالانکہ وہ

الحکمُ من اللّٰہ ولاحُکم الّا حکمہ الاجلٰی ۔ اولم

فیصلہ کنندہ از خدا تعالیٰ است وحکم حکم اوست آیا

خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے کیا

تکفکم اٰیۃ فلمّا توفّیتنی اوعندکم صحفٌ

کفایت نمے کند شمارا آیت فلما توفیتنی یا نزد شما دیگر نسخہائے قرآن

آیت فلما توفیتنی تم کو کفایت نہیں کرتی یا تمہارے پاس اور قرآن ہیں

اخرٰی ۔ وان سورۃ النّور تکذبکم والفاتحۃ

موجود ہستند و بہ تحقیق سورۃ نور تکذیب شما مے کند و سورہ فاتحہ

اور سچ یہ ہے کہ سورہ نور تمہیں جھٹلاتی ہے اور سورہ فاتحہ

تفتح علیکم بٰاب الھدٰی ۔ فان اللّٰہ بدء فیھا ﴿۶۸﴾

برشما راہ ہدایت مے کشاید چنانچہ خدا تعالیٰ درسورۃ فاتحہ

تمہارے لئے ہدایت کی راہ کھولتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس میں

من المبدء وجعل اٰخر الازمنۃ زمن الضالین

از مبدء عالم ابتدا کردہ است و سلسلہ ایں دنیا را بر زمانہ ضالین ختم کردہ

مبدء عالم سے ابتدا کیا ہے اور دنیا کے اس سلسلہ کو ضالین کے زمانہ پر ختم کیا ہے

وانھم ھم النصارٰی ۔کما جاء من نبیّنا المجتبٰی ۔

و آں گروہ نصارٰی است چنانچہ در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است

اور وہ نصارٰی کا گروہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے

فاین فیھا ذکر دجّالکم فاَروناہ من القراٰن

پس کجاست ذکر دجال شما در سورۃ فاتحہ پس بنمائید مارا از قرآن

اب بتاؤ تمہارے دجال کا ذکر سورۃ فاتحہ میں کہاں ہے اگر ہو تو قرآن میں ہمیں دکھلاؤ

وقد ھلک من ترک و القراٰن وعادٰی اھلہٗ
و بہ تحقیق ہلاک شد کسے کہ قرآن را ترک کرد و ہر کہ خدمت قرآن مے کند او را
جس نے قرآن کو ترک کیا اور ان کو دشمن پکڑا جو قرآن کے خادم ہیں وہ ہلاک ہوگیا

وقلٰی - أنسی الخبیر العلیم ماحفظتموہ
دشمن گرفت آیا خدائے علیم و خبیر فراموش کرد آنچہ شما یاد داشتہ آید
کیا خدائے علیم وخبیر نے بھلا دیا جو تم نے یاد کر رکھا ہے

او افتریتم علٰی کتاب اللّٰہ ومن اظلم ممّن
یا بر کتاب الٰہی افترا مے کنید واز مفتری کدام کس ظالم تر
یا خدا کی کتاب پر افترا کرتے ہو اور مفتری سے زیادہ ظالم کون ہے

افترٰی - وانّہٗ لقولٌ فصلٌ لاغبار علیہ وانّہٗ
است و بہ تحقیق قرآن قولے است فیصلہ کنندہ ہیچ غبارے برونیست و
اور تحقیق قرآن ایک فیصلہ کرنے والا قول ہے کوئی غبار اس پرنہیں ہے

لبیانٌ اظھر و اجلٰی - وان ھٰذا لھو الحق و
آں بیانے است ظاہر تر و روشن تر و بہ تحقیق ہمیں حق است و
اور وہ روشن اور ظاہر بیان ہے اور سچ یہی ہے

من اصدق من اللّٰہ قیلًا - ومن اعلم من
از خدا زیادہ تر راست گو کدام شخص است وزیادہ تر دانندہ از و کیست
خدا سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ جاننے والا کون ہے۔

ربّنا الاعلٰی - ام عندکم حجۃٌ تمنعکم من ﴿۶۹﴾
آیا نزد شما حجتے است کہ از پیروی قرآن شما را
کیا تمہارے پاس کوئی حجت ہے کہ قرآن کی پیروی سے

الـقـرآن فأتـوا بهـا ان كـنتـم تتـقـون الـلّٰـه ولا

منع می کند پس آں حجت مارا بنمائید اگر از خدا مے ترسید و پیروی

روکتی ہے وہ حجت ہم کو دکھلاؤ اگر خدا سے ڈرتے ہو اور

تتبـعـون الهـوٰى - وتـعـلـمـون ان الـفـاتـحة اُمّ

حرص و ہوا نمے کنید ۔ نمی دانید کہ سورہ فاتحہ ام الکتاب

حرص و ہوا کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ سورہ فاتحہ ام القرآن

الـكـتـاب وانهـا تـنـطـق بـالحق وفيهـا ذكـر اخيـار

است و ہرچہ حق است ہماں مے فرماید و درو ذکر آں نیکاں است

ہے جو کچھ حق ہے وہی فرماتی ہے اور اس میں ان نیکوں کا ذکر ہے

اُمّةٍ خـلـت مـن قبـل وذكـر شـرهـم الـذين غضـب

کہ پیش از مسلماناں گذشتہ اند و ذکر آں بداں نیز ہست کہ پیش از مسلماناں

کہ مسلمانوں سے پہلے گذرے ہیں اور ان بدوں کا بھی ذکر ہے کہ مسلمانوں سے

الـلّٰـه عـلـيهـم فى هٰذه الـدنـيـا -وذكـر الـذيـن اختتـمـت

بودند و خدا برایشاں غضب کرد وذکر آناں نیز ہست کہ برایشاں

پہلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان پر غضب کیا اور ان کا بھی ذکر ہے کہ جن پر

عـلـيهـم هٰذه الـسـورة اعـنـى الـضـالّين ـ وقد

ایں سورہ ختم کردہ شد یعنی فرقہ ضالین وشما

اس سورۃ کو ختم کیا گیا ہے یعنی فرقہ ضالین اور تم

اقـررتـم بـانّهـم الـنـصـارٰى - وَاَخّـرَ الـلّٰـه ذكـرهـم

اقرار دارید کہ آں فرقہ ضالین نصاریٰ ہستند و خدا از ہمہ ذکر او شاں در آخر

اقرار کرتے ہو کہ وہ فرقہ ضالین نصاریٰ ہی ہیں اور خدا نے سب سے بعد اس سورۃ

فی ھٰذہ السورۃ لیعلم ان فتنتھم اٰخر الفتن

ایں سورہ آورد تا کہ دانستہ شود کہ فتنہ نصاریٰ آخر ہمہ فتنہا است

کے آخر میں انکا ذکر کیا ہے تا کہ جان لو کہ نصاریٰ کا فتنہ تمام فتنوں کے پیچھے ہے

فلم یبق لدجّالکم موضع قدمٍ یا اولی النّھٰی ۔

پس برائے دجّال شما جائے قدم نہادن نماندہ است

پس تمہارے دجّال کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

وانّ ھٰذہٖ فرقٌ ثلٰثٌ من اھل الکتٰب وکذالک ﴿۷۰﴾

و ایں سہ فرقہ اند از اہل کتاب وہم چنیں

اور یہ تین فرقے ہیں اہل کتاب کے اور اسی طرح

منکم ثلٰثٌ شابہ بعضکم بعضھم وضاھا ۔

سہ فرقہ اند از شما کہ بعض بعض را مشابہ افتادہ

تم میں بھی تین فرقے ہیں کہ بعض بعض کے مشابہ ہوگئے۔

وحثّ اللّٰہ للمؤمنین علٰی ھٰذا الدعاء ثم

و رغبت دادہ است خدا تعالیٰ مومناں را بر ایں دعا بعد ازاں

اور اس دعا پر خدا نے مومنوں کو رغبت دلائی ہے اور اس کے بعد

وعد فی سورۃ النور وعدًا انہٗ لیستخلفنّ

وعدہ دادہ است در سورہ نور کہ او از مسلماناں خلیفہ

سورہ نور میں وعدہ دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے خلیفے مقرر کرے گا

قومًا منھم کمثل الذین استُخْلِفُوْا من قَبْلُ

خواہد فرستاد ہمچو آں خلیفہ ہائے کہ پیش ازیشاں گذشتہ اند

ان خلیفوں کی طرح جو ان سے پہلے ہوئے ہیں

لیبشر المؤمنین انّ الدعاء اجیب لبعضھم

تاکہ مومناں را بشارت دہد کہ دعائے ایشاں مستجاب است

تاکہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔

من الحضرة العلیا - فایّ بیانٍ اظھر من ھٰذا

پس کدام بیان از یں

اب کونسا بیان اس

البیان یا اولی النھٰی - افشقّ علیکم ان یجیء

بیان روشن تر خواہد بود آیا برشما گران آمدہ است کہ

بیان سے زیادہ روشن ہوگا۔ کیا یہ بات تمہیں بُری معلوم ہوتی ہے کہ

مسیحکم منکم او اردتم ان تکذبوا وعد

مسیح شما ہم از درمیان شما بیاید یا مے خواہید کہ تکذیب کلام خدا کنید

تمہارا مسیح تم میں سے ہی ہووے یا چاہتے ہو کہ خدا کے کلام کو جھٹلاؤ۔

المولٰی - یاقوم انما فتنتم من ربّکم فلا تنقلوا

اے قوم من دریں امتحان شما است از خدائے شما پس

اے میری قوم خدا کی طرف سے اس میں تمہارا امتحان ہے اب

الی الخطیات الخُطا - وما قص علیکم اللّٰہ من

قدمہائے خود سوئے خطاہا مبرید و خدا تعالیٰ خبرے عیسیٰ علیہ السلام

خطا کی طرف قدم مت اٹھاؤ خدا نے کوئی خبر عیسیٰ علیہ السلام کی

نبأ عیسٰی - الّا لیبشر ان مسیحًا یأتی منکم

شمارا ندادہ است مگر بہمیں غرض کہ از شما نیز ہم مسیح خواہد آمد

تم کو نہیں دی ہے۔ مگر اس غرض سے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح

کمثل مسیح بنی اسراءیل فَابشروا بظهور ﴿۷۱﴾

ہمچو مسیح بنی اسرائیل پس بہ ظہور وعدہ خدا

مسیح بنی اسرائیل کی مانند ضرور آئیگا پس خدا کے وعدہ پر

الوعد ولا تختصموا كالذى اعرض وتولّٰى۔

خوش شوید وہمچو کسے خصومت مکنید کہ او اعراض مے کند و روے گرداند

خوش ہو جاؤ اس شخص کی طرح خصومت نہ کرو کہ جو اعراض کرتا اور روگردانی

وقَد علمتم ان عيسٰى قد جاء فى اٰخر زمن

و بہ تحقیق دانستہ اید کہ عیسٰی علیہ السلام درآخر زمانہ یہود آمدہ بود

کرتا ہے اورتم جانتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام آخر زمانہ میں یہود کے آئے تھے

اليهود وكذالك قدّر الله لمسيحكم اجلًا مُسَمًّى۔

و ہم چنیں خدا تعالیٰ برائے مسیح شما زمانہ مقرر کرد کہ مشابہ زمانہ مسیح بنی اسرائیل بود

اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے مسیح کے لئے زمانہ مقرر کیا جو مسیح بنی اسرائیل کے

ليتم المشابهة بينكم وبين الذين خلوا من

تاکہ آں مشابہت باتمام رسد کہ ایں امت را بامت بنی اسرائیل است

زمانہ کے مشابہ تھا تاکہ وہ مشابہت پوری ہو جو اس امت کو اسرائیلی امت سے ہے۔

قبل فمالكم تَسْلكون غير طريقٍ سلكه الله

پس چہ شد شمارا کہ آں طریق اختیار مے کنید کہ آں مخالف طریق خدا تعالیٰ است

تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس طریق کو اختیار کرتے ہو کہ وہ مخالف طریق خدا ہے

وتنسون امرًا اراده اللّٰه وقضٰى۔ و اِنّ

و آں امر را فراموش مے کنید کہ خدا تعالیٰ ارادہ آں فرمودہ است و بہ تحقیق

اور اس امر کو فراموش کرتے ہو جس کا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ تحقیق

زمانـنـا هٰذا هو اٰخـر الازمـنـة كـمـا كـان لبنى اسرائيل

ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہمچو آں زمانہ کہ زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بود

یہ ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کی طرح جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا

زمـان عيسٰى - وان عيسٰـى كـان علـمًـا لسـاعة اليهود

کہ برائے بنی اسرائیل زمانہ آخری بود وبہ تحقیق عیسٰی علیہ السلام برائے ساعت تباہی یہود دلیلے بود

بنی اسرائیل کے لئے آخری زمانہ تھا۔ بتحقیق حضرت عیسٰی علیہ السلام یہودیوں کی تباہی کی گھڑی

و انـا عـلـمٌ لـلسـاعة التى تحشـر النّاس فيهـا و ﴿۴۲﴾

و برائے قیامت دلیلے ہستم

کے لئے ایک دلیل تھے اور میں قیامت کیلئے ایک دلیل ہوں

تُـحيٰى كـل نـفـسٍ لتـجـزٰى - وقـد ظهـر اكثـر

واکثر علامات ایں زمانہ

اور بہت سے اس زمانہ کے علامات

عـلامـاتهـا وذكـرهـا الـقـراٰن ذكـرًا - وعُـطّـلـت

در قرآن شریف مرقوم شدہ اند وشتر مادہ ہا

قرآن شریف میں مرقوم ہیں اور اونٹنیاں

الـعـشـار ونُشـرت الـصـحـف والاسـفـار وجُـمـع

معطل گردیدہ وکتاب ہائے بسیار در بسیار شائع شدہ و

بیکار ہوگئیں اور کتابیں بے شمار شائع ہوئیں۔ اور

الـقـمـر والشـمـس فـى رمضـان وفُجّـرت البحـار

ماہ و مہر در رمضان کسوف گرفتہ و نہرہا جاری شدہ

چاند سورج کو رمضان میں گرہن لگا اور نہریں جاری ہوئیں

وفتحت الطرق وزُوّجت بنفوسكم نفوس

و راہ ہا کشادہ و پر امن گشتہ و مردم ہائے ولایت ہا باہم متلاقی گشتہ

اور راستے کھل گئے اور ولایتوں کے لوگ آپس میں

بلادٍ قصوٰی ۔ وان الجبال نُسفت اكثرها

و کوہ ہا از جا ہائے خود کندہ شدہ

ملنے لگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گئے کہ

فما ترون فيها عوجًا ولا امتًا ۔ وتُرِكت القلاص

پس ہیچ کجی وبلندی نماندہ و شترہا از سواری

کوئی اونچائی نچائی باقی نہ رہی اور اونٹ سواری

فلا يحمل عليها ولا يُسعٰى ۔ فثبت ان زماننا

و بار برداری متروک شدہ پس ثابت شد کہ ایں زمانۂ ما

اور بار برداری سے متروک ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ زمانہ

هٰذا هو اٰخر الازمنة التى ذكرت فى القراٰن ط

ہماں آخری زمانہ است کہ ذکر آں در قرآن است

وہی آخری زمانہ ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے

وتَعَيَّنَ ان هٰذا الوقت هو وقت اٰخر الخلفاء

ومتعین شد کہ ایں وقت ہماں وقت است کہ در او خاتم خلفاء

اورمقرر ہوگیا کہ یہ وقت وہی وقت ہے کہ جس میں خاتم خلفاء

لِاُمّة نبيّنا خير الورٰى ۔ وقد بلغ الثبوت كمالهٗ ﴿۷۳﴾

مبعوث شدن ضروری بود و بہ تحقیق ثبوت ایں امر بکمال خود رسیدہ

کا مبعوث ہونا ضروری تھا اور اس امر کا ثبوت اپنے کمال کو پہنچ گیا

وماغادر اللّٰہ شکًّا ولاریبًا – وانا مُلئنا فیہ
و خدا تعالیٰ ہیچ شک را درمیان نہ گذاشتہ وما دریں امر
اور خدا تعالیٰ نے کوئی شک اس میں باقی نہ رکھا اور ہم

معرفۃً وعلمًا تامًا و نورًا مُبینًا۔ حتّٰی لورفع
آنقدر معرفت دادہ شدہ ایم کہ اگر پردہ از درمیان خیزد
اس امر میں اس قدر معرفت دیئے گئے ہیں کہ اگر درمیان سے

الحجاب لما ازددنا یقینًا - أترون من دونی
یقین ما زیادہ نشود آیا می بینید دریں زمانہ
پردہ اٹھ جائے تو ہمارا یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ آیا میرے سوا کسی شخص کو

فی ھٰذا الاَوَانِ رجلًا یقول انی انا المسیح الموعود
بجز من شخصے را کہ بگوید کہ من مسیح موعود ہستم
اس زمانہ میں دیکھتے ہو جو کہے کہ میں مسیح موعود ہوں

ویأتی کمثلی باٰیاتٍ کبریٰ - فمالکم لا تقبلون
وہمچو من نشان ہائے بزرگ آوردہ باشد پس چہ شد شمارا آنکس را
اور میری طرح بڑے بڑے نشان لایا ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس کو قبول

من جاء کم علٰی وقتہٖ واراکم من الاٰیات ما
قبول نمے کنید کہ بر وقت خود آمد و نشان ہا بنمود
نہیں کرتے کہ عین اپنے وقت پر آیا اور بہت سے نشان دکھلائے

اریٰ - وقدجاء علٰی اجلٍ بعد نبیّہ المصطفٰی -
وبہ تحقیق در وقتے آمدہ است کہ آں وقت آں زمانہ را
اور اس وقت آیا کہ وہ اس زمانہ کا مشابہ ہے کہ

كمثل اجلٍ بعث المسيح فيه بعد موسٰى – وقد

مشابہ است کہ دراں زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند و من

جس زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد موسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور

ذكرت غير مرةٍ يا اولى النهٰى – انى انا المسيح الذى

بارہا ذکر کردہ ام کہ من ہماں مسیح ہستم کہ

میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں کہ

كان نازلًا من الحضرة العليا ۔ وكنت قدر

ظہور او

جس کا ظہور

ظهورى فى اٰخر السلسلة المحمدية كمثل

در آخر سلسلہ محمدیہ مقدر بود ہمچو آں

آخری سلسلہ محمدیہ میں مقدر تھا اس مسیح کی طرح

المسيح الذى جاء فى اٰخر السلسلة الموسوية ﴿۷۴﴾

مسیحے کہ در آخر سلسلۂ موسویہ آمدہ بود

کہ موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا تھا

باذن المولٰى ۔ ليتساوى السلسلتان ويتم

تا کہ ہر دو سلسلہ برابر شوند و وعدہ الٰہی

تا کہ دونوں سلسلے برابر ہو جائیں اور وعدہ الٰہی

الوعد والكريم اذا وعد وفا ۔ فالحمد للّٰه

باتمام رسد پس ستائش مر

پورا ہو جائے پس ساری خوبیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں

الـذی مـابـخـس هٰـذه الامة حـقـهـا ومـا نقصهم

خدائے راست کہ حق ایں امت را ہیچ کم نہ کردہ است

کہ اس امت کے حق کو کم نہیں کیا

قـدرًا - وأری الامـر کـتـطـابـق الـنـعـل بـالنعل فمـا

وامر مشابہت را ہمچو مطابقت نعل بالنعل بنمود پس

اور امر مشابہت کو نعل بہ نعل مطابقت میں پورا اتارا پس

تـرٰی ظـلـمًـا ولا هضمًـا - فـلا تـکـفـر بمـا ثبت

ہیچ ظلم و کمی بیشی مشاہدہ نمے کنی پس انکار چیزے مکن کہ

تو کوئی ظلم اور کمی بیشی کو نہیں دیکھتا پس اس چیز کا انکار مت کر کہ

مــن الـقـراٰن وقل ربّ زدنـی عـلـمًـا - ومـالک

از قرآن ثابت است و بگو کہ اے خدا علم من زیادہ کن وترا چہ شد

جو قرآن شریف سے ثابت ہے اور دعا کر کہ اے خدا میرا علم زیادہ کر اور تجھے کیا ہوگیا

لا تتبــع مـــاقـــال الـلّـــٰــه وتتبــع اقـوالًا اخــرٰی -

کہ پیروی کلام خدا نمے کنی وپس اقوال دیگر مے روی

ہے کہ تو کلام خدا کی پیروی نہیں کرتا اور دوسرے اقوال کے پیچھے ہولیا ہے

وان هــدی الـلّـٰـه هـو الهدٰی - والــلّـٰـه صـدقـکـم

و ہدایت ہماں ہدایت است کہ از خدا باشد وخدا وعدۂ خود صادق

اور ہدایت وہی ہدایت ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

الـوعـد فـــاین تـذهـبـون من وعـدهٖ وتـنـحـتـون

کرد پس از وعدۂ خدا کجا میروید

اب خدا کے سچے وعدہ سے کہاں بھاگتے ہو۔ اور

قصصًا شتّٰی - وايّ فَاۤئدةٍ لكم فی حيات المسيح ﴿۷۵﴾

و دیگر قصصہا مے تراشید وشما را در زندگی مسیح علیہ السلام بجز ایں کدام فائدہ

جھوٹے قصے تراشتے ہو اور مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تم کو بجز اس کے کیا

ايها النوكٰى - من غير انكم تنصرون به النصارٰى -

است کہ پادریان را مددے دہید

فائدہ ہے کہ پادریوں کو مدد دیتے ہو

افلا تنظرون الى الزمان وقد نزلت عليكم

و سوئے زمانہ نظر نمے کنید

اور زمانہ کی طرف نہیں نظر کرتے ہو

بليةٌ عظمٰى - وتنصّرفوجٌ من قومكم واحبّاء كم

ونہ مے بینید کہ چہ قدر مسلماناں نصرانی شدہ اند

اورنہیں دیکھتے ہو کہ کس قدر مسلمان نصرانی ہوگئے

وهلكت البلاد والعباد۔ واهتزّعرش الرحمٰن

وچہ قدر بندگان خدا ہلاک گردیدہ وبلائے عظیم فرود آمدہ

اور کس قدر خدا کے بندے ہلاک ہوگئے۔ خدا کے بندوں پر بڑی بلا اتری

لما نزل فقضٰى ما قضٰى۔ ولو اراد اللّٰه اَن

واگر خدا ہمیں ارادہ داشتے کہ

اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا کہ

ينزل احدًا من السّمآء كما زعمتم لكان خيرًا لكم

کسے را از آسمان فرود آرد چنانکہ گمان شماست البتہ بہتر بود

کسی کو آسمان سے اتارتا جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بہتر یہ تھا کہ

ان ینزل نبیّکم المصطفٰی - اما قرء تم قولہٗ تعالٰی

کہ نبی ما صلے اللہ علیہ وسلم را فرود آوردے آیا نخواندی قول خدا تعالیٰ را کہ فرمودہ است

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے اتارتا۔ خدا نے جو فرمایا تم نے اب تک نہیں پڑھا

لو اردنا ان نتّخذ لھوًا لا تخذناہ من لدنا یعنی

کہ اگر ما لہوے یعنی پسرے می گرفتیم ہر آئینہ ے گرفتیم نزد خود یعنی

کہ اگر ہم بیٹا بناتے تو اپنے پاس سے بیٹا بناتے یعنی

محمّدًا فانظروا نظرًا - ان السّمٰوات و الارض

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را پس دریں آیت تدبّر کن آسمان و زمین

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اس آیت میں تدبّر کرو۔ زمین و آسمان

کانتا رتقًا فَفُتِقَتَا فی ھٰذا الزمان لیبتلی

ہر دو بستہ بودند پس دریں زمانہ ہر دو را بکشادند تا

دونوں بند تھے اس زمانہ میں دونوں کھل گئے تاکہ

الصالحون و الطالحون و کلٌّ بما عمل یجزٰی -

نیکاں و بداں را امتحان کردہ آید و ہر گروہے حسب اعمال خود پاداش یابد

نیکوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے اور ہر ایک گروہ اپنے اعمال کی جزا سزا پاوے

فاخرج اللّٰہ من الارض ماکان من الارض

پس خدا تعالیٰ از زمین چیز ہائے زمین را بیرون آورد

پس خدا تعالیٰ نے کچھ چیزیں زمین کی زمین سے نکالیں

﴿۷۶﴾ وانزل من السّماء ماکان من السّمٰوات العُلٰی -

و ہر چہ از آسمان بود از آسمان فرود آورد

اور جو کچھ آسمان سے اتارنا تھا اتارا۔

فـفـریـقٌ عُـلّـمـوا مـکـائـد الارض وفـریـقٌ اعـطـوا مـا

پس گروہے از فریب ہائے زمین تعلیم دادہ شدند وگروہے دیگر را چیز ہا دادند کہ

ایک گروہ نے زمین فریبوں سے تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو وہ چیزیں دیں

اعـطـی الـرُّسُـل مـن الھُـدٰی - وقُـدِّر الـفـتـح

انبیاء را دادہ بودند و دریں جنگ آسمانیاں را

جو انبیاء کو دی تھیں اس جنگ میں

لـلـسـمـاویّـیـن فـی ھٰـذا الـوغٰـی - وان تـؤمـنـوا او لا

فتح نصیب شد واگر شما ایمان آرید یا

آسمان والوں کو فتح حاصل ہوئی تم چاہو ایمان لاؤ یا

تـؤمـنـوا لـن یـتـرک الـلّٰـه الـعـبـد الـذی ارسـلـهٗ

نیارید خدا تعالیٰ آں بندہ را ہرگز نخواہد گذاشت کہ برائے اصلاح مردم اورا

نہ لاؤ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو جسے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے ہرگز

لـلـورٰی - ولا تـضـاع الشـمـس لانـکـار الاعـمٰـی -

فرستادہ است و خدا برائے انکار کورے آفتاب را ضائع نمے کند

نہ چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اندھے کے انکار سے آفتاب کو ضائع کرے

فـریـقـان یـخـتـصـمـان فـی الـرشـد والھوٰی -وفُـتـحـت

دو فریق اند کہ باہم خصومت می کنند وبرائے گروہے درہائے زمین

دوفریق ہیں جو آپس میں جھگڑتے ہیں ایک گروہ

لـفـریـقٍ ابـو اب الارض الـٰی تـحـت الثـرٰی - ولـلـثّـانـی

راکشادہ اند وبرائے گروہے دیگر

کے لئے دروازے زمین کے کھولے گئے اور دوسرے گروہ کے لئے

ابواب السماء الٰی سدرة المنتھٰی - اما الذین

درہائے آسمان را۔ مگر آں گروہ کہ

آسمانی دروازے کھولے گئے لیکن جس گروہ کے لئے

فُتحت علیھم ابواب الارض فھم یتّبعون

برایشاں درہائے زمین راکشادہ اند پس آناں ہستند کہ پیروی

زمینی دروازے کھولے گئے وہ شیطان کی

شیطانھم الذی اغوٰی- والذین فُتحت

شیطان مے کنند وآناں کہ برایشاں

پیروی کرتے ہیں اور وہ گروہ جس کے لئے

﴿۷۷﴾ علیھم ابوّاب السّماء فھم ورثاء النبیین

درہائے آسمان کشادہ اند اوشاں وارثان انبیاء ہستند

آسمان کے دروازے کھولے گئے وہ انبیاء کے وارث ہیں

وقومٌ مطھّرون من کل شحٍّ وھوًی_

و از ہر گونہ گل و خاک پاک اند

اور ہر ایک طرح سے پاک و صاف ہیں۔

یدعون قومھم الٰی ربّھم ویمنعونھم مِمّا

قوم را بسوئے پروردگارے خوانند و ایشاں را ازیں باز

قوم کو پروردگار کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو برائیوں سے بچاتے

یُشرک بہٖ فی الارض والسّمٰوات العلٰی - و

مے دارند کہ باخدا در زمین و آسمان ہیچ چیز را شریک کردہ شود

ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو زمین و آسمان میں شریک نہ کرنا چاہیے۔

انی بعثتُ فیکم من اللّٰہ الذی لا توقرونہٗ

من درشما از جانب خدائے مبعوث شدہ ام کہ او را عزت نمے کنید

میں تم میں اس خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں جس کی تم عزت نہیں کرتے

لانذر قومًا اطرء وا ابن مریم عیسٰی -

برائے اینکہ آں قوم را بترسانم کہ درحق ابن مریم مبالغہ کردہ اند۔

اور میں قوم کو اسی واسطے ڈراتا ہوں کہ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں

الباب الثالث

یاقوم ما ھٰذہ التماثیل التی انتم لھا

اے قوم! ایں چہ تصویر ہاست کہ برآنہا سرنگوں

اے قوم! یہ کیسے بت ہیں کہ جن پر

عاکفون ۔ اتترکون کلام اللّٰہ لاَ قْوَالٍ لا تعرفونھا

نشستہ اید۔ آیا کلام خدا را ترک مے کنید بعوض گفتارہائے کہ حقیقت آنرا

اعتکاف کئے بیٹھے ہو۔ کیا خدا کے کلام کو ترک کرتے ہو ان باتوں کے عوض میں کہ انکی حقیقت کی

اُفٍّ لکم ولما تنحتون ۔ وما تحقّقت عندکم ﴿۷۸﴾

نمے شناسید۔ تف برشما و بر تراشیدہ ہائے شما و آں قولہا و

شناخت نہیں کرتے ۔تم پر اور تمہاری خود تراشیدہ باتوں پر افسوس ۔ وہ قول اور ان کے قائل

تلک الاقوال ولا قائلھا وان انتم الّا تظنون.

قائل آنہا نزد شما ثابت نیستند و شما پیروی وہم مے کنید

تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور تم وہم کی پیروی کرتے ہو

أَتؤثرون الظنّ على اليقين والظنّ لايغنى

آیا گمان را بریقین اختیار مے کنید حالانکہ گمان از حق چیزے

کیا گمان کو یقین پر اختیار کرتے ہو حالانکہ گمان حق سے مستغنی

من الحق شيئًا ولا انتم بهٖ تبرء ون. وقد

بے نیاز نمے کند و شما بسبب آں بری نمے شوید وہر آئینہ خدا

نہیں کرتا اور تم اس کے سبب سے بری نہیں ہو سکتے اور

وعد اللّٰه انهٗ يستخلف من هٰذه الامة ط

وعدہ فرمودہ است کہ از ہمیں امت خلیفہ بگرداند

خدا نے بہ تحقیق وعدہ فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے خلیفہ مقرر ہوں گے۔

أَفَأَنْتُمْ لهٗ منكرون. وما وعد انهٗ ينزل

آیا شما انکار مے کنید وہرگز وعدہ نہ کردہ است کہ

کیا تم انکار کرتے ہو اور ہرگز وعدہ نہیں کیا ہے کہ

مسيحكم من السماء وإن وعد فاخرجوه

مسیح شما از آسمان فرود آید واگر کردہ است مارا

تمہارا مسیح آسمان سے نازل ہووے اور اگر وعدہ کیا ہے ہمیں بھی

لنا من القراٰن ان كنتم تصدقون. وقد

از قرآن وا نمائید اگر راست کار ہستید وہر آئینہ

قرآن سے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو اور

ثبت من وعدهٖ ان خاتم الخلفاء منّا أفَأَنْتُم

از وعدہ خدا ثابت گردیدہ است کہ خاتم خلفاء از میان ماباشد آیا شما

خدا کا وعدہ سچا ہو چکا ہے کہ خاتم الخلفاء ہم میں سے ہوگا کیا تم

فیہ تشکون. فأیّ نزاعٍ بقی بعدہٗ مالکم لا
دریں شک مے آرید پس کدام پیکار بعد ازاں باقی ماندہ شمارا چہ شد کہ
اس میں شک رکھتے ہو پھر کونسی لڑائی بعد اس کے باقی رہ گئی تمہیں کیا ہوگیا کہ

تفکرون ۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق کتاب اللّٰہ و ان ﴿۷۹﴾
اندیشہ نمی کنید آواز ہائے خود را بالائے قرآن بلند نہ کنید
ڈرتے نہیں اپنی آوازوں کو قرآن پر بلند نہ کرو

القرآن قدحکم فی الذی کنتم فیہ تختلفون.
قرآن فیصلہ کردہ است در آنچہ شما اختلاف مے کردید
قرآن نے فیصلہ کردیا ہے جس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے

اَلا ترضون بماقضی القرآن واللّٰہ احقّ أَنْ یقبل
آیا راضی نمے شوید برفیصلہ قرآن وخدا حق دار تر است کہ
کیا تم قرآن کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور خدا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا

قولہٗ ان کنتم تؤمنون. واللّٰہ جعل اوّلکم
قول او پذیرفتہ شود اگر مومن ہستید و خدا اول و آخر
فرمودہ قبول کیا جائے اگر تم مومن ہو اور خدا نے تمہارے اول

واٰخرکم کسلسلۃ موسٰی فھل انتم تشکرون.
شما را مانند سلسلہ موسیٰ علیہ السلام گردانیدہ آیا شکر مے کنید
اور آخر کو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مانند بنایا ہے کیا تم شکر کرتے ہو

انظروا الٰی مثیل موسٰی سیدکم ونبیّکم فی
نگاہ کنید سوئے سردار شما و نبیٔ شما مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام در
ابتدائے سلسلہ میں تم اپنے سردار اور نبیٔ مثیل موسیٰ کی طرف نظر کرو

اوّل السلسلة فاين مثيل عيسٰی فی اٰخرها او
ابتداءِ سلسلہ پس مثیل عیسٰی در آخر سلسلہ کجاست یا
پس مثیل عیسٰی اس سلسلہ کے آخر میں کہاں ہے

بقيت السلسلة ناقصةً ايّها المتدبرون ۔ الا
سلسلہ ناتمام ماندہ است اے فکر کنندگان! آیا
یا سلسلہ ناتمام رہ گیا اے فکر کرنے والو! کیا

ترون فتن القوم الذين هم من كل حدبٍ
نمے بینید فتنہ ہائے آں قوم کہ از بالائے ہر بلندی
تم اس قوم کے فتنہ کو نہیں دیکھتے کہ ہر ایک بلندی سے

ينسلون۔ وقد جعلتم تحت اقدامهم نكالًا ﴿۸۰﴾
مے شتابند و شما در زیرپاہائے او شاں گردانیدہ شدہ اید بطور سزا
دوڑتے ہیں اور تمہیں ان کے پیروں کے نیچے خدا نے ڈال دیا ہے بطور سزا

من اللّٰه ثم انتم لا ترجعون ۔ عسٰی ربّكم
از خدا باز ہم رجوع نمے آرید۔ نزدیک است کہ پروردگار شما
کے پھر بھی رجوع نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

ان يرحمكم فويحكم لم لا تسمعون. أتطمعون
برشما رحم آرد افسوس چراگوش نمے دہید۔ آیا امید میکنید
تم پر رحم کرے افسوس کیوں نہیں سنتے۔ کیا امید رکھتے ہو

ان ينزل عيسٰی من السّماء هيهات لما
کہ عیسٰی از آسمان نازل شود ایں امید شما ہرگز بوقوع نخواہد آمد
کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں؟ یہ تمہاری امید کبھی بھی پوری نہ ہوگی

تطمعون. أترجون ان یخلف اللّٰہ وعدہٗ و
آیا امید میکنید کہ خدا خلاف وعدۂ خود کند و
کیا امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف کرے اور

یتبع اھواء کم ایھا المبطلون. ولو اتبع اللّٰہ
پیروی خواہشہائے شما کند اے باطل پرستاں اگر خدا پیروی
تمہاری خواہشوں کی پیروی کرے اے باطل پرستو! اگر خدا تعالیٰ

اھواء الناس لضاع التوحید باسرہٖ و کثر
خواہشہائے مردم کردے توحید بالکلیہ ضائع شدے و
لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو توحید بالکل نیست و نابود ہو جاتی اور

الشرک والمشرکون. وان اللّٰہ لایبعث مرسلًا
شرک و مشرکان بسیار گردیدندے و خدا مرسلے را برزمین
شرک پھیل جاتا اورمشرک بہت ہو جاتے۔ اور خدا تعالیٰ کسی مرسل کو زمین پر

علی الارض الّا لیدفع المفاسد التی افسدتھا
پیدا نمے کند مگر بجہت اینکہ آں فسادہا را رفع کند کہ زمین را تباہ کردہ اند
پیدانہیں کرتا مگر فساد کے دفع کرنے کے لئے کہ جس نے زمین کو تباہ رکھا ہے۔

فانظروا الی المفاسد ایھا العاقلون۔ یاحسرۃً ﴿۸۱﴾
پس فسادہا را نگاہ بکنید اے دانشمنداں ! افسوس برایشاں
پس فسادوں کو غور سے دیکھو اے دانشمندو ! افسوس

علیھم انھم ینظرون ما نزل علی الاسلام ثم
کہ ایشاں مے بینند بر اسلام چہ نازل شدہ باز
ان پرکہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام پرکیا بلا نازل ہورہی ہے پھر

لاینظرون. ولئن سالتھم انّ رجلًا ادعٰی انّہٗ
نمے بینند و اگر از ایشاں پرسی کہ مردے دعویٰ کرد کہ من
نہیں دیکھتے اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں

من اللّٰہ وانّہٗ ھوالمسیح وجاء فی زمن
از خدا ہستم و مسیح موعود منم و در زمانہ
خدا کی طرف سے ہوں اور مسیح موعود میں ہی ہوں

مفاسد الصلیب فکسر الصلیب کسرًا لایوجد
فساد ہائے صلیب ظاہر شد پس صلیب را چناں شکست کہ
پھر اس نے صلیب کو ایسا توڑا کہ

مثلہٗ فیما مضٰی ولا یتوقع فی الازمنۃ الاٰتیۃ
مانند او در زمانہ ماضی یافتہ نمے گردد و نہ متوقع ہست کہ آئندہ مثل او پیدا شود
کہ اس کی نظیر زمانہ گذشتہ میں پائی نہیں جاتی اور نہ آئندہ توقع ہے۔

فبایّ اسمٍ سمّاہ رسول اللّٰہ ان کنتم تعلمون
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ نام او نہادہ است
اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

لیقولن انہٗ سُمّی مسیحًا وابن مریم علٰی لسان
ہر آئینہ بجواب خواہند گفت کہ نام او مسیح و ابن مریم بر زبان
جواب دیں گے کہ اس کا نام مسیح اور ابن مریم خدا اور اس کے رسول کی زبان پر

رسول اللّٰہ وبُیّن انّہٗ من ھٰذہ الامۃ قل
رسول خدا مقرر شدہ است و بیان کردہ شدہ است کہ او از ہمیں امت خواہد بود بگو
مقرر ہوا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا کہو

الحمد للّٰہ علٰی ما اظھر الحق ولکن اکثر الناس

حمد مر خدا راست کہ او حق را ظاہر کردہ ولیکن بسیار کس از مردم

کہ تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت لوگ

لا یعلمون. ایّھا الناس انظروا الٰی کمال ایّام

نمے دانند۔ اے مردم ! بسوئے کمال روزہائے

نہیں جانتے۔ اے لوگو ! گمراہی کے دنوں کے کمال کی طرف

الضلال ولا تکفروا بایّام اللّٰہ ذی الجلال ان

گمراہی نگاہ بکنید و انکار روزہائے خدا نکنید اگر

نگاہ کرو اور خدا کے دنوں کا کفر مت کرو اگر

کنتم تتقون. اما رءیتم کسوف الشّمس والقمر ﴿۸۲﴾

متقی ہستید۔ آیا کسوف آفتاب و ماہتاب

متقی ہو۔ کیا تم نے چاند اور سورج کا گرہن

فی رمضان فمالکم لا تھتدون. اما رئیتم

در رمضان ندیدہ اید پس چرا ہدایت نمے یابید آیا ندیدید کہ

رمضان کے مہینے میں نہیں دیکھا۔ تم کیوں ہدایت نہیں پاتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

کیف اشیع الطاعون. وکثر المنون. فذالک

طاعون چگونہ منتشر شدہ وکثرت موت شدہ پس آں

طاعون کس طرح پھیل گیا اور موت کی کثرت ہوئی پس وہ

و ھٰذا شھادۃٌ مّن السماء و الارض کما

وایں گواہی است از آسمان وزمین چناں کہ

اور یہ آسمان اور زمین کی گواہیاں ہیں جیسا کہ

اخبر المرسلون. وقد اجتمع کُلّ مَاجاء فی
مرسلان خبرداده بودند وہمہ آنچہ از نشان ہائے آخر زمان
رسولوں نے خبر دی تھی اور جو کچھ آخری زمانہ کی خبروں کے متعلق

القراٰن من اٰثار اٰخر الزمان فمالکم لا تستیقظون
در قرآن آمده جمع شده است چرا بیدار نمے شوید
قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے سب جمع ہوگئے ہیں۔ اب تم کیوں نہیں جاگتے۔

ولما ثبت ان الزمان قد انتھٰی الٰی اٰخرہٖ فأَین
وہرگاه ثابت گردیده است کہ زمانہ بآخر رسیده است پس
اور جبکہ ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ کا آخر ہوگیا ہے پس

خلیفة اٰخر الزمان ان کنتم تعرفون. ایّھا
خلیفۂ آخر زماں کجاست اگر مے شناسید اے
آخری زمانہ کا خلیفہ کہاں ہے اگر پہچانتے ہو اے

المنکرون اٰمنوا اولا تؤمنوا ان الذین اوتوا علم
منکران ایمان آرید یا نیارید آں کسانے کہ علم کتاب
منکرو ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم

الکتاب وحظًّا من السعادة یقبلوننی و ھم
و بہره از سعادت یافتہ اند مرا قبول مے کنند و
ہے اور سعادت سے حصہ رکھتے ہیں مجھ کو قبول کرتے ہیں اور

لایستأْخرون. واذا رأوا علاماتٍ ذکرت فی ﴿۸۳﴾
تاخیر نمے نمایند و چوں اوشاں علامات مذکوره قرآن
دیر نہیں لگاتے جب وہ قرآن کی بیان کی ہوئی علامتیں

القراٰن وخلیفۃٌ ینادی الی الرحمٰن خَرّوا علی
و خلیفہ را مے بینند کہ سوئے خدا دعوت مے کند سجدہ کناں
اور خلیفہ کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف بلاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے

الاذقان سُجّدًا وعلٰی ما فرطوا یتندمون.
بر روہا مے افتند و بر قصورہائے خویش پشیمان مے شوند
اوندھے گر پڑتے ہیں اور اپنے قصوروں پر پشیمان ہوتے ہیں

و ترٰی اعینھم تفیض من الدمع بما عرفوا الحق
و مے بینید کہ چشمہائے اوشاں از شناخت حق سرشک رواں مے کنند
اور دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں حق کے پہچاننے پر آنسو بہاتی ہیں

وتنزل السکینۃ فی قلوبھم ویؤمنون بما انزل
وسکینت برقلوب ایشاں نازل مے شود و بر نازل کردہ خدا ایمان مے آرند
اور ان کے دل سکینت حاصل کرتے ہیں اور خدا کے اتارے ہوئے پر ایمان

اللّٰہ وھم یبکون. ربّنا انّنا سمعنا منادیًا و
وگریہ می کنند ومیگویند اے پروردگار ما شنیدہ ایم ندا کنندہ را و
لاتے ہیں اور روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا

عرفنا ھادیًا فاغفرلنا ذنوبنا انا تائبون.
شناختیم رہنمائے را پس گناہان مارا بیامرز ماتوبہ مے کنیم
اور رہنما کو پہچان لیا پس ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم توبہ کرتے ہیں۔

و قال اللّٰہ لا تثریب علیکم الیوم ستغفر
و خدا بگوید کہ امروز ہیچ سرزنش برشما نیست گناہان شما
اور خدا کہتا ہے کہ آج تم پر کوئی تنبیہ نہیں تمہارے گناہ

ذنوبکم وتدخلون فی الذین یکرمون. یا معشر

بخشیدہ شوند و در بندگاں عزت یافتہ داخل شوید اے

بخشے جائیں گے اور معزز بندوں میں داخل ہوگے۔ اے

العقلاء لا ترقبوا ان ینزل احدٌ مّن السّماء

گروہ دانشمندان امید نہ کنید کہ کسے از آسمان فرود آید

عقل والو امید نہ رکھنا کہ کوئی آسمان سے اترے گا

واعلموا ان ھٰذا ھو یوّمکم الذی کنتم توعدون. ﴿۸۴﴾

و بدانید کہ ایں ہماں روز است کہ شما را وعدہ دادہ مے شد

اور جان لو کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

وقد وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لیستخلفنھم

و خدا وعدہ کردہ بود باموناں از شما کہ اوشاں را

اور خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو

کمثل خلفاء شرعة موسٰی فوجب ان یأْتی اٰخر

مثل خلفائے شریعت موسیٰ خلیفہ خواہد کرد ازینجا واجب آمد کہ خاتم خلفائے

موسیٰ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفہ بنائے گا۔ یہاں سے واجب ہوا کہ آخری خلیفہ

الخلفاء علٰی قدم عیسٰی ومن ھٰذہ الامة

محمدیہ برقدم عیسیٰ بیاید واز ہمیں امت باشد

عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور اسی امت میں سے ہوگا

و انتم تقرء ون القراٰن أفلا تفھمون. وعدٌ

و شما قرآن مے خوانید آیا نمے فہمید ایں وعدہ

اور تم قرآن پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے یہ خدا کا

مّن اللّٰہ فلا تحسبوا وعد اللّٰہ کمواعید قومٍ یکذبون.

از خدا بود پس وعدہ خدا را مانند وعدہ ہائے دروغگویاں گمان نکنید

وعدہ تھا پس خدا کے وعدہ کو جھوٹوں کے وعدوں کی طرح نہ سمجھو۔

وکیف یتمّ وعد اللّٰہ من دون ان یظہر المسیح

وچگونہ وعدۂ خدا تمام شود بدون آنکہ مسیح از شما ظاہر شود

اور خدا کا وعدہ کس طرح پورا ہو بغیر اس کے کہ مسیح تم میں سے ظاہر ہو

منکم مالکم لا تفکرون فی اٰیات اللّٰہ ولا

چرا در آیات خدا فکر و تدبر نمے کنید

کیوں خدا کی آیتوں میں فکر اور تدبر نہیں کرتے

تتدبرون. أَیَلِیْقُ بشان اللّٰہ ان یعدکم انّہٗ

آیا سزاوار شان خداوندی است کہ باشما وعدہ کند

کیا خدا کی شان کے لائق ہے کہ تم سے وعدہ کرے

یبعث الخلفاء منکم کمثل الذین خلوا من قبل ﴿۸۵﴾

کہ خلفاء از میان شما پیدا کند مانند آناں کہ از پیش گذشتند

کہ خلیفے تم میں سے پیدا کرے گا ان کی مانند جو پہلے گذرے

ثم ینسٰی وعدہٗ وینزل عیسٰی من السّماء

باز وعدۂ خود را فراموش کند و عیسٰی را از آسمان فرود آرد

پھر اپنے وعدہ کو بھول جائے اور عیسٰی کو آسمان سے اتارے

سبحانہٗ وتعالٰی عمّا تفترون. فمالکم انکم

خدا تعالیٰ ازیں افتراہائے شما بزرگ و بلند تراست چرا درحق

خدا تعالیٰ تمہارے ان افتراؤں سے پاک اور برتر ہے کیوں

تجادلون فی المسیح الموعود وتصرّون علٰی انّهٗ
مسیح موعود جنگہا مے کنید وبرایں اصرار مے کنید کہ
مسیح موعود کے حق میں لڑتے ہو اور اس پر اصرار کرتے ہو کہ

هو المسیح ابن مریم وتقرء ون کتاب اللّٰه
او ہماں مسیح ابن مریم باشد حالانکہ کتاب خدا مے خوانید
وہ وہی مسیح ابن مریم ہوگا حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو

ثمّ تذهلون. وانّ اللّٰه قد حکم بینکم و
باز غافل ہستید و خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ
پھر غافل ہو اور خدا نے ہم میں اور تم میں فیصلہ

بیننا وفَصّل الاٰیات لقومٍ یتّقون. وانّهٗ
وبرائے پرہیزگاراں نشان‌ہا را واضح گردانیدہ و خدا
کردیا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نشانوں کو کھول دیا ہے اور خدا

اراد لیدافع عن الّذین اٰمنوا ویدفع فتن
مے خواہد کہ حمایت مومناں بکند و فتن ہائے
چاہتا ہے کہ مومنوں کی حمایت کرے اور صلیب کے

الصّلیب فهل انتم تکرهون. وقد جرت
صلیب دفع بنماید آیا شما پسند نمی کنید و عادت خدا
فتنوں کو دفع کرے کیا تم پسند نہیں کرتے اور خدا کی یہ

عادتهٗ ان یّرسل عبادهٗ عند سیل الفتن
جاری شدہ است کہ بندگان خود را دروقت سیل فتنہ ہا می فرستد
عادت ہے کہ اپنے بندوں کو فتنوں کے طوفان کے وقت بھیجتا ہے۔

فاسئلوا الّذین یعلمون ان کنتم ترتابون. أَفطمعون
از عالمان پرسید اگر شک مے آرید آیا طمع مے دارید
یہ بات عالموں سے پوچھ لو اگر شک ہے کیا تم طمع رکھتے ہو

ان یّاْتی المسیح من السّماء کما ظننتم وقد ﴿۸۶﴾
کہ مسیح موافق گمان شما از آسمان فرود آید و
کہ مسیح تمہارے گمان کے موافق آسمان سے اترے اور

خلت سنّۃ اللّٰہ من قبل افلا تعلمون. وما
سنت خداوندی پیش ازیں گذشتہ آیا نمے دانید ہرگز
خدا کی سنّت پہلے اس سے گذر چکی کیا تم نہیں جانتے۔ ہرگز

جاء مرسلٌ بطریقٍ زعم الزّاعمون. فکیف
مرسلے بآں طور نیامدہ کہ گمان کنندگان پنداشتند پس چگونہ
کوئی رسول اس طرح سے نہیں آیا جس طرح گمان کرنے والوں نے جانا۔ پس

انتم تتوقّعون. وقد زعم الیھود من قبلکم
شما توقع مے دارید وپیش از شما یہود گمان بردند
تم کس طرح توقع رکھتے ہو اور تم سے پہلے یہودیوں کا گمان تھا

انّ مسیحھم لایأتی الّا بعد ان ینّزل نبیٌّ
کہ مسیح ایشاں نخواہد آمد مگر بعد ازاں کہ پیغمبرے از آسمان
کہ ان کا مسیح نہ آئے گا جب تک کوئی پیغمبر آسمان سے

مّن السّماء فما صدّق اللّٰہ زعمھم فکفروا
بیاید خدا ایں گمان او شاں را راست نہ کرد لہٰذا
نہ اترلے خدا نے ان کے اس گمان کو سچا نہ کیا۔ اس لئے

بـابـن مریم وھم یختصمون. و کذالک زعموا

کفر ابن مریم کردند و ہنوز جنگ مے کنند و ہم چنیں گمان کردند

ابن مریم کا انکار کیا اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح گمان کیا

انّ مثیل موسٰی من بنی اسرائیل فلمّا بعث

کہ مثیل موسیٰ از بنی اسرائیل خواہد بود مگر ہرگاہ آں موعود

کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہوگا مگر جس وقت وہ موعود

من بنی اسماعیل کفروا بہٖ والٰی یومنا ھٰذا

از بنی اسماعیل پیدا شد باو کفر کردند و تا امروز

بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوا اس کو نہ مانا اور اب تک

لایؤمنون فتلک سنّۃٌ مّن سنن اللّٰہ انّہٗ

ایمان نمے آرند۔ از عادات خداست کہ

نہیں مانتے۔ خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ

یری بعض اجزاء نبأہٖ ویُخفی البعض فالّذین ﴿۸۷﴾

بعض اجزائے پیشگوئی را ظاہر مے کند و بعضے را پوشیدہ می دارد۔ پس آنانکہ

پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے

فی قلوبھم زیغٌ یجعلون ما اختفی متّکأً لانکارھم

دلہائے اوشاں کج مے باشند حصہ پوشیدہ را برائے انکار خود سند مے گیرند

دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں

وھم عمّا ظھر یعرضون. ولایتفکّرون لعلّہٗ

و از آنچہ ظاہر شدہ روے گردانند و فکرنمے کنند کہ شاید آں

اور جو حصّہ ظاہر ہوا اس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ

فتنۃٌ لّھم وقد کثر الامثال فما یقرء ون.

امتحان باشد برائے اوشاں ومثل ایں بسیار واقعات گذشتہ ولیکن نمے خوانند

امتحان ہو ان کے لئے اور اس جیسے بہت سے واقعات گذرے لیکن نہیں پڑھتے

لا تسلکوا طریقًا غیر طریق القراٰن یااَھل الدّھاء

اے دانشمنداں ہیچ راہے جز راہ قرآن اختیار نہ کنید

اے عقل والو قرآن کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار مت کرو

ولا تقولوا انّ عیسٰی نازلٌ مّن السّماء انتھوا

و مگوئید کہ عیسٰی از آسمان نازل شود باز بیائید

اور یہ نہ کہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا باز آجاؤ

خیر لّکم ایّھا المسلمون. انّکم اخترتم عقیدۃً

در حق شما بہتر است شما عقیدہ اختیار کردہ اید

یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اے مسلمانو! تم نے تو وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

لانظیر لھا فی الانبیاء وانّا اخترنا عقیدۃً

کہ در انبیاء نظیر آں نیست و ما آں عقیدہ را اختیار کردہ ایم

جس کی مثال نبیوں میں نہیں اور ہم نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

کثرت نظائرھا فی الرّسل والاصفیاء فایّ

کہ در رسولاں و برگزیدگان نظائر آں بے شمار اند پس ازیں

کہ رسولوں اور برگزیدوں میں اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس ان

الفریقین احقّ بالامن واقرب الی الصّدق ﴿۸۸﴾

دو فریق حق دار امن و نزدیک صدق و صفا

دونوں فریقوں میں سے امن کا حق دار اور صدق و صفا کے

والصّفاء ایّھا العاقلون. ومانزل نبیٌّ مّن السّماء

کدام است و پیش ازیں ہیچ نبی از آسمان نازل

نزدیک کونسا ہے اور اس سے پہلے کوئی نبی آسمان سے نازل

من قبل فکیف انتم تترقّبون. وکان الیھود

نہ شدہ است شما چگونہ انتظار مے کشید یہود

نہیں ہوا تم کس طرح انتظار کرتے ہو۔ یہود بھی

یعتقدون کمثلکم انّ الیاس ینزل من السّماء

مثل شما اعتقاد مے داشتند کہ الیاس پیش از مسیح از آسمان

تمہارے جیسا اعتقاد رکھتے تھے کہ الیاس مسیح سے پہلے آسمان سے

قبل المسیح وکانوا علیہ یصرّون. فلمّاجاء

نازل شود و برایں عقیدہ اصرار مے کردند پس چوں

نازل ہوگا اور اس عقیدہ پر اصرار کرتے تھے اور جس وقت

المسیح کذّبہ القوم وقالوا کیف نقبلہٗ و

مسیح آمد او را تکذیب کردند وگفتند او را چگونہ قبول کنیم و

مسیح آیا اس کی تکذیب کی اور کہا اس کو کس طرح قبول کریں کیونکہ

مانزل الیاس ولایأتی المسیح الصّادق الّا

ہنوز الیاس نازل نشدہ و ضرور است کہ مسیح صادق

ابھی الیاس نہیں اترا اور ضرور ہے کہ سچا مسیح

بعد نزولہٖ و انّا لہٗ منتظرون . فردّ عیسٰی

بعد نزول الیاس نازل شود و ماچشم در راہ او ہستیم ۔ پس عیسٰی

الیاس کے نزول کے بعد نازل ہو اور ہم اس کے منتظر ہیں پس عیسٰی نے

مــا زعــموه وقــال انّ یــحيٰ الّـذی ارسـل من
گمان ایشاں را ردّ کرد وگفت کہ آں یحیٰی کہ پیش از من فرستادہ شدہ
ان کا گمان رد کیا اور کہا کہ حضرت یحیٰی جو میرے سے پہلے بھیجا گیا ہے

قبـلی هـو اليـاس ان کـنتم تـقبـلون. فما قبلوا
است ہماں الیاس است اگر قبول مے کنید پس نہ قبول کردند
وہی الیاس ہے اگر قبول کرو۔ پس نہ قبول کیا

وکـفـروا بـعیسی ابن مریم رسول اللّٰه فغضب ﴿۸۹﴾
و حضرت عیسٰی را انکار کردند پس
اور حضرت عیسٰی کا انکار کیا پس

اللّٰــه عـلیهـم ولـعـنهـم وانــزل علیهم رجـزهٗ
خدابر ایشاں غضبناک شد و لعنت کرد و برکفر ایشاں طاعون
خدا ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت بھیجی اور ان کے کفر پر طاعون

بـمـا کــانـوا یـکـفــرون. ثـمّ اتّبـعتم عقیدتهم
برایشاں فرستاد باایں ہمہ شما عقیدۂ یہود را پیروی کردید
ان پر بھیجا باوجود اس کے پھر تم نے یہود کے عقیدہ کی

بـقولکم انّ المسیح ینزل من السّماء أَوصّٰکم
کہ مسیح از آسمان نازل بشود آیا یہود شمارا وصیت
پیروی کی کہ مسیح آسمان سے اترے گا کیا یہودیوں نے تم کو وصیت

الیهــود ام تشــابهــت الــقـلـوب والـعـیـون.
کردند یا دل و دیدہ باایشاں مشابہ شدہ اند۔
کی یا دل اور آنکھ ان جیسے ہوگئے۔

فصارت اهواء كم كاهواء هم وقرب أن تجزون

پس خواہش شما خواہش ایشاں گردید و نزدیک است کہ شما

تمہاری اوران کی ایک خواہش ہوگئی اورقریب ہے کہ تم کوبھی وہی سزا ملے

كجزاء هم فاتّقوا اللّٰه ولا تتّبعوا سنن المغضوب

بھوں پاداش گرفتار بشوید کہ ایشاں شدند پس از خدابترسید و برراہ قوم مغضوب علیہم

جو ان کو ملی پس خدا سے ڈرو اور مغضوب علیہم قوم کی راہ پر نہ چلو

عليهم فيمسّكم العذاب وانتم تقرء ون الفاتحة

رفتار نکنید کہ شمارا عذاب برسد و شما فاتحہ را میخوانید

ورنہ تم پر عذاب ہوگا اور تم سورۂ فاتحہ کو پڑھتے ہو

الا تعلمون. وقد سمّى اللّٰه تلك اليهود

آیا نمے دانید کہ خدا آں یہود را بنام

کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان یہودیوں کا نام

المغضوب عليهم وحذّركم فى امّ الكتاب ان ﴿۹۰﴾

مغضوب علیہم یاد کرد و درسورۃ فاتحہ شمارا بترسانید ازیں کہ

مغضوب علیہم رکھا اور سورۃ فاتحہ میں تم کواس بات سے ڈرایا کہ

تكونوا كمثلهم وذكّركم انّهم اهلكوا بالطّاعون

شما مانند اوشاں شوید وشمارا یاد بداد کہ اوشاں باطاعون ہلاک شدند

تم ان جیسے ہو جاؤ اور تم کو یاد دلایا کہ وہ طاعون سے ہلاک کئے گئے

فما لكم تنسون وصايا اللّٰه ولا تتّقون ربّكم

چہ شد کہ احکام خدا را فراموش مے کنید و ازو نمے ترسید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم خدا کے حکموں کو بھول گئے اور اس سے نہیں ڈرتے

ولا تحذرون. ولا تفکّرون فی قول اللّٰہ غیر

در قول خدا تعالیٰ اندیشہ نمے کنید کہ

خدا تعالیٰ کی کلام میں غور نہیں کرتے کہ

المغضوب علیہم ولم یقل غیر الیھود فانّہٗ

غیر المغضوب علیہم فرمودہ و غیر الیھود نہ گفتہ زیرا کہ

غیر المغضوب علیہم فرمایا غیر الیھود نہیں فرمایا کیونکہ

اومٰی فی ھٰذہٖ الٰی عذابٍ اصابھم والٰی عذابٍ

دریں اشارہ بسوئے آں عذاب است کہ باوشاں رسید وبشما

اس میں اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو ان کو پہنچا اور جو

یّصیبکم ان لّم تنتھوا فھل انتم منتھون .

خواہد رسید اگر باز نیامدید پس آیا ممکن است کہ شما باز بیائید

تمہیں پہنچے گا اگر تم باز نہ آئے پس کیا ممکن ہے کہ تم بچے رہو

وانّہٗ نبأٌ عظیمٌ وقد ظھرت اٰثارہٗ وانّ فی

و ایں خبر بزرگ است و آثار آں ظاہر شدہ و البتہ دریں

اور یہ بڑی اطلاع ہے اور اس کے نشان ظاہر ہوگئے اور

ھٰذا لاٰیۃً لّقومٍ یّفکّرون. وقد غضب اللّٰہ

نشان است برائے آناں کہ فکر مے کنند و ہر آئینہ خدا

اس میں ان کے لئے نشان ہے جو فکر کرتے ہیں اور خدا یہودیوں پر اس بات سے

علٰی الیھود بقولھم انّ موعودھم ینزل من ﴿۹۱﴾

بر یہود خشمناک شد چوں گفتند کہ موعود ما از آسمان

غصہ ہوا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود آسمان سے

السّماء ثمّ یاتی المسیح فقال اللّٰہ علٰی لسان
نازل شود باز درپس آں مسیح بیاید پس خدا برزبان
نازل ہوگا پھر اس کے بعد مسیح نازل ہوگا پس خدا نے عیسٰی کی زبانی

عیسٰی انّھم قومٌ مبطلون. فمالکم ترجون امرًا
عیسی فرمود کہ اینہا قوم باطل پرست ہستند اکنوں چہ شد کہ شما امیدوار ہماں امر
فرمایا کہ یہ باطل پرست قوم ہے۔ اب تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اسی بات کے

ابطله اللّٰہ من قبل والمؤمن لایلدغ من جحرٍ
مے باشید کہ پیش ازیں خدا آں را باطل قرارداد و ثابت است کہ مومن از یک سوراخ
امیدوار ہو جسے خدا نے اس سے پہلے باطل قرار دیا اور ثابت ہے کہ مومن ایک ہی سوراخ سے دوبار

وّاحدٍ مرّتین ویتّعظ بغیرہٖ لِئلّا یلومه اللّائمون.
دوبار گزیدہ نمے شود ونیز از دیگراں عبرت مے پذیرد تا نشانہ ملامت نہ گردد
نہیں کاٹا جاتا اور یہ کہ دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے تا ملامت کا نشانہ نہ بنے

أَتکملون ھٰذہ المشابھة بالسنکم وغلوّکم
آیا ایں مشابہت را با زبان خود و از غلّو کردن
کیا تم اس مشابہت کو اپنی زبان سے اور نزول کے عقیدہ پر غلّو کرنے سے

علٰی عقیدة النّزول وتعلمون انّ المسیح قد
برعقیدہ نزول کامل مے کنید و شما مے دانید کہ مسیح
کامل کرتے ہو اور تم جانتے ہو کہ مسیح نے

خالف ھٰذا الرّأی فمالکم تحبّونهٗ ثمّ تعصون
خلاف ایں رائے کردہ پس چہ سبب است کہ اورا دوست مے دارید و
اس رائے کے خلاف کیا ہے۔ پس کیا سبب ہے کہ اس کی دوستی کا دم بھرتے ہو لیکن

حکمہٗ وتخالفون. وانّ الطّاعون قریبٌ مّن

از حکم او سر باز ے زنید و طاعون نزد

اس کا حکم نہیں مانتے اور طاعون تمہارے گھر کے قریب

دارکم وماتدری نفسٌ مّایفعل بھافی سنةٍ ﴿۹۲﴾

خانۂ شما خیمہ زدہ و ہیچ نفسے نمے داند کہ درسال آئندہ برسرش

پہنچ گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ سال میں اس کے سر پر

اٰتیةٍ فلا تکفروا کلّ الکفر وتوبوا الی اللّٰہ الّذی

چہ فرود آید پس کفررا بایں حد نہ رسانید و بسوئے خدا رجوع آرید کہ آخر

کیا گزرے گا پس کفر کو اس حد تک نہ پہنچاؤ اور خدا کی طرف آؤ کہ آخر

الیہ ترجعون. وتعلمون انّہٗ رجزٌ نزل علی

رجوع بسوئے او خواہد بود شما ے دانید کہ ایں طاعون ہماں رجز است کہ

اسی کے پاس جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ طاعون وہی عذاب ہے جو

الیھود ثمّ ینزل علی الّذین یشابھونھم غضبًا

بریہود نازل شد باز بروشاں از غضب خدا نازل شود کہ مشابہت با یہود پیدا کنند

یہود پر نازل ہوا پھران لوگوں پر یہ عذاب خدا کے غضب سے نازل ہوگا جو یہودیوں کی طرح

مّن اللّٰہ وذالک ھوالسّرّفی اٰیة غیر المغضوب

ہمیں راز است درآیت غیرالمغضوب علیھم

ہوجائیں گے غیرالمغضوب علیھم کی آیت میں یہی بھید ہے

علیھم ایّھا المتدبّرون. یاحسرةً علی النّاس

وائے بر مردم کہ

ان لوگوں پر افسوس

انّھم یرون اٰیات اللّٰہ وایّامہٖ ثمّ یعرضون.

کہ نشان ہائے خدا وروزہایش راے بینند باز رد مے گردانند

جو خدا کے نشانوں کو اور اس کے دنوں کو دیکھتے ہیں پھر منہ پھیرتے ہیں

واذا قیل لھم اٰمنوا بما وعد اللّٰہ فی سورۃ النّور

چوں باوشاں گفتہ شود کہ بروعدہ خدا کہ درسورہ نور و فاتحہ مذکوراست

پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے اس وعدہ پر جوسورۃ نور میں اور فاتحہ میں مذکور

والفاتحۃ قالوا أنؤمن کما اٰمن الجاھلون.

ایمان آرید میگویند آیا مثل جاہلان ایماں بیاریم

ہے ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جاہلوں کی طرح ایمان لائیں

الا انّھم ھم الجھلاء ولٰکن لّایشعرون. وَ ﴿۹۳﴾

آگاہ باش کہ ہمیں جاہلانند ولیکن شعور ندارند و

خبردار کہ یہی لوگ جاہل ہیں لیکن بے شعور ہیں اور

اذا قیل لھم اتّقوا اللّٰہ ولاتتّبعوا اھواء کم

ہرگاہ گفتہ شود کہ از خدا بترسید و پیروی خواہش نکنید

جس وقت کہا جائے کہ خدا سے ڈرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو

قالوا انّما نحن متّقون. وقد ترکوا القراٰن

گویند ما متقی ہستیم حالانکہ قرآن را از ظلم و تکبّر

کہتے ہیں کہ ہم پرہیزگار ہیں حالانکہ قرآن کو ظلم اور تکبّر سے

ظلمًا وّعلوًّا واذا دعوا الی الحقّ فھم یغضبون.

ترک دادہ اند وہرگاہ بسوئے حق ایشاں را بخوانیم خشم مے گیرند

چھوڑ دیا ہے اور جس وقت حق کی طرف انہیں بلائیں غصّہ سے بھر جاتے ہیں

وايّ جهالةٍ اكبر من انّهم ذهبوا الٰى اقوالٍ شتّٰى

وبزرگ تر ازیں جہل چہ باشد کہ گفتار ہائے پراگندہ را قبول کردہ اند

اور اس سے زیادہ اور کیا جہالت ہے کہ پریشان باتوں کو مانا ہوا ہے۔

وبوعد القراٰن لا يؤمنون. وانّهٗ كتابٌ لا

و وعدۂ قرآن را نمے پذیرند و قرآن کتابے است کہ

اور قرآن کے وعدہ کو قبول نہیں کرتے اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے

يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفهٖ

باطل را از پیش و از پس دراں راہ نیست

کہ باطل کو اس میں کسی طرف سے راہ نہیں

وهل يستوى اليقين والظّنون. وانّ الاحاديث

و آیا ممکن است کہ یقین و گمان برابر بشوند و ثابت است کہ ہمہ حدیث ہا

اور کیا ممکن ہے کہ یقین اور گمان برابر ہو جائیں۔ اور ثابت ہے کہ تمام حدیثیں

كلّها قد جمعت بعد مائةٍ او مأتين وانّ

بعد از یک صد یا دو صد سال جمع کردہ شدہ اند و

ایک سو یا دو سو برس کے بعد جمع کی گئی ہیں اور

فرق الاسلام فيها يتنازعون. وامّا القراٰن

فرقہائے مسلماناں دراں ہا نزاع و جنگ مے کنند و درحقیقت در قرآن

مسلمانوں کے فرقے ان میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور حقیقت میں قرآن میں

فلاشبهة فيه وانّهٗ هو الّذى نزّل صدقًا و ﴿۹۴﴾

ہیچ شبہ نیست و ہموں بر نبی ما

کوئی شبہ نہیں اور وہی ہمارے نبی پر

حقًّا علی نبیّنا، وخرج من فیہ، أأنتم فیہ

نازل شدہ و از دہان پاکش بیروں آمدہ آیا دریں

نازل ہواہے اور اس کے پاک منہ سے نکلا ہے کیا اس میں

ترتابون؟ فبأی حدیث بعدہ تؤمنون.

شک مے کنید پس بر کدام حدیث بعد از قرآن ایمان مے آرید

تم کو شک ہے پس کس حدیث پر قرآن کے بعد ایمان لاتے ہو۔

أتؤثرون الظنّ علی الذی قال اللّٰہ فی شأنہ

آیا ظن را برآں کتاب اختیار مے کنید کہ خدا تعالیٰ درشان او فرمودہ

کیا اس کتاب کو چھوڑ کر گمان کو اختیار کرتے ہو جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [1]. وقالوا

انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ و مے گویند

فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ اور کہتے ہیں

إنّا وجدنا آباء نا علی طریق وإنّا علی آثارھم

ما بزرگان خود را بر طریقے یافتہ ایم و ما بر نقش پائے او شاں

کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر

سالکون .انظرْ کیف أقرّوا بترک القرآن، ثم

خواہم رفت نگاہ بکن کہ چگونہ اقرار ترک قرآن مے کنند باز

چلیں گے دیکھ کہ کس طرح قرآن کو چھوڑنے کا اقرار کرتے ہیں پھر

انظر کیف یختصمون .وقالوا إن الأحادیث

نگاہ بکن کہ چگونہ استیزہ مے کنند و مے گویند کہ حدیث ہا

دیکھ کہ کس طرح لڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں

[1] الحجر:۱۰

قد اتفقت علٰى ما اعتقدنا، وإنْ هم إلا يكذبون.

برعقاید ما اتفاق مے دارند و ایشاں دریں سخن دروغگو ہستند

ہمارے عقائد کی نسبت متفق علیہ ہیں اور وہ صریح اس بات میں جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں

وقد علموا أن أكثر أخبار النبی تُوافِق القرآن،

و مے دانند کہ اکثر اخبار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق باقرآن مے باشند

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں قرآن سے موافق ہوتی ہیں

والذی لم يوافق فقد وضعه الواضعون. وإن ﴿۹۵﴾

و آنچہ موافق نیست البتہ آں را واضع وضع کردہ است و

اور جو موافق نہیں وہ بے شک موضوع ہے اور

العصمة من صفات القرآن خاصةً، وإنّ القصص

معصوم بودن مخصوصاً از صفات قرآن است و

معصوم ہونا قرآن کی ہی خاص صفت ہے اور

لا تجری النسخ عليها كما أنتم تُقرّون، فأين

نسخ بر قصہا جاری نمے شود چنانچہ خود شما اقرار مے کنید

قصے منسوخ نہیں جیسا کہ تم کو خود اقرار ہے۔

تفرّون من حقٍّ حصحصَ، وإلامَ تجادلون؟

اکنوں از حق ثابت و واضح کجا فرار مے کنید و تاکجا جدال مے کنید

اب ثابت اور واضح حق سے کہاں بھاگو گے اور کب تک لڑو گے

أرأيتم إن كنتُ من عند اللّٰه ثم كذّبتمونی،

نگاہے بکنید کہ اگر من از طرف خدا مے باشم و شما تکذیب من مے کنید

بھلا دیکھو تو کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم میری تکذیب کرتے رہے

فما بالكم أيّها المكذّبون؟ وإن اللّٰه قد أخبر عن

انجام شما چہ خواہد بود و خدا از هر آئینه

تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام

موت المسيح فی سورة المائدة، والحديث

موتِ مسیح علیہ السلام در سورہ مائدہ خبر داد و حدیث مے گوید

کی موت کی نسبت سورۂ مائدہ میں خبر دی ہے اور حدیث میں ہے

أخبرنا أن عمره مائة وعشرون، وبشّرنا الله فی

کہ عمر او بیکصد و بست سال رسیدہ و نیز خدا در

کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور نیز خدا نے

سورة النور بأن الخلفاء من هذه الأمّة، فكان ﴿۹۶﴾

سورۃ نور مارا مژدہ بداد کہ خلفاء ازیں امت خواہند بود پس

سورۃ نور میں ہم کو بشارت دی ہے کہ خلیفے اس امت سے ہوں گے پس ضرور

خاتمُ الخلفاء من المسلمين بالضرورة، وهو

برہمیں طریق بالضرور خاتم الخلفا از میان مسلماناں پیدا شدہ و ہماں

اسی طریق پر خاتم الخلفاء مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اور وہی

المسيح الموعود من غير الشك والشبهة، فقد

بلاریب مسیح موعود است۔ پس

بغیر کسی شک کے مسیح موعود ہے پس

فتح اللّه بيننا وبينكم إن كنتم تبصرون.

اگر بینا ہستید خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ است

اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو خدا نے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے

وهل بقی بعد ذالک شکّ لقوم یتّقون؟ فقد
اکنون آیا بعد ازیں ہمہ ہیچ شکے برائے پرہیزگاراں باقی ماندہ است
کیا اب اس سب کے بعد کوئی شک پرہیزگاروں کے لئے باقی رہ گیا ہے؟
أُوتینا حجّة بالغة من اللّٰه، وما فی أیدیکم إلّا
ما را خدا حجت بالغہ ارزانی فرمودہ و در دستِ شما بغیر از
ہم کو خدا نے حجت بالغہ دی ہے اور تمہارے ہاتھ میں
الذی نحت الخاطئون .وقالوا إن المسیح ینزل
تراشیدہ خطاکاراں ہیچ نیست۔ و مے گویند کہ مسیح علیہ السلام
خطاکاروں کے گھڑے ہوئے کے سوا اور کچھ نہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام
بسِمُتِ شرقی من دمشقَ وهذا هو الحق
در طرف شرقی دمشق نازل شود وہمیں حق است
دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا اور یہی ٹھیک ہے
إن کنتم تتفکرون .وإنّ المسیح قد ظهر
اگر فکر کنید و ہر آئینہ مسیح
اگر سوچو اور مسیح
فی الأرض الشرقیة کما أنّ الدّجال قد ظهر
در زمین مشرق ظاہر شدہ است چنانکہ دجال ہم در ہماں زمین
مشرق کی زمین میں ظاہر ہوا ہے جیسا کہ دجال بھی اسی زمین
فیها، فالمسیح شرقی والدجّال شرقی، وفی ﴿۹۷﴾
ظاہر شدہ پس مسیح ہم شرقی است و دجال ہم شرقی است و در
میں ظاہر ہوا ہے پس مسیح بھی مشرق میں ہوا اور دجال بھی مشرق میں اور

الشِّرک کثُر المشرکون .وإن قریتی ھذہ

شرک مشرکان افزونی و ترقی یافتہ اند و ایں دِہ ما

مشرک شرک میں بڑھ گئے اور یہ ہمارا گاؤں

شرقیة من دمشقَ، فاسألوا من یعلمھا إن

بطرف شرقی دمشق واقع شدہ از عالمے پرسید اگر

دمشق کے مشرق کی طرف ہے کسی جغرافیہ دان سے پوچھ لو اگر

کنتم لا تعلمون .وإن ھذا المُلک مُلک الھند

شما خود نمی دانید و ایں ملک ہند

تم خود نہیں جانتے۔ اور یہ ہندوستان کا ملک

شرقیٌّ مِن حجاز، فتمَّ ما أومی النبی إلی المشرق

از ملک حجاز بطرف مشرق واقع شدہ است۔ پس راست آمد آنچہ حضرت نبی ایما کردہ بود

حجاز کے ملک سے مشرق کی سمت ہے پس سچ نکلا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا

للدجّال والمسیحِ، وتم وعد اللّٰہ صدقًا وحقّا،

کہ دجال و مسیح در مشرق ظہور خواہند کرد و وعدہ خدا راست و حق ثابت شدہ

کہ دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے اور خدا کا وعدہ سچ اور حق ثابت ہوا

فلا تحاربوا اللّٰہ أیھا المستعجلون .

پس اے شتاب کاراں باخدا جنگ نہ کنید

پس اے جلد بازو! خدا کے ساتھ مت لڑو

وإنکم ترون کیف تنصّرَ الناس وارتدّوا من

شما مے بینید کہ مردم نصرانی شدہ و از دین خدا

تم دیکھتے ہو کہ لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا کے دین سے

دین اللّٰہ، ثم تقولون ما جاء مرسل مِن
برگزیدہ اند باز مے گوئید کہ از طرف خدا ہیچ مرسلے
پھر گئے ہیں پھر کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے کوئی رسول

عند اللّٰہ، ما لکم کیف تحکمون .وإن ھٰذہ ﴿۹۸﴾
نیامدہ ایں چہ فیصلہ می کنید و ایں
نہیں آیا یہ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ اور یہ

الأرض فاقتُ کلَّ أرض بفتنھا أتعلمون کمثلھا
زمین ہند در فتنہ و فساد بر
ہندوستان کی زمین فتنہ و فساد میں سب زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا

أرضًا أُخْریٰ، فأَرُونا تلک الأرض إن کنتم
ہمہ زمین سبقت کردہ است آیا مثل آں زمین دیگر در علم شما ہست اگر صادق
اس جیسی زمین کوئی اور تمہیں معلوم ہے؟ اگر سچے ہو تو اس زمین کا پتہ دو

تصدُقون .وقد شھدت السماء والأرض
ہستید آں زمین را بما نشان بدہید۔ و ہر آئینہ آسمان و زمین
اور بے شک آسمان اور زمین

والزمان والمکان علی صدقی، ومضی من ھذہ
و زمان و مکان بر راستی من گواہی دادہ اند و نیز
اور زمان اور مکان نے میری سچائی پر گواہی دی ہے اور اس

المائۃ قریبًا من خُمُسھا، فبأیّ شھادۃٍ بعدھا
ازیں صد قریب خمس سپری شدہ اکنوں بعد ازیں از کدام گواہی
صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا اب اس کے بعد کون سی گواہی

تستيقظون؟ وقد أَرَى اللّٰه آياتِه قريبًا من
بیدار خواہید شد و نیز خدا قریب بہ سیصد[۳۰۰] نشان ظاہر
تم کو جگائے گی اور نیز خدا نے تین سو نشان کے قریب ظاہر

ثلاث مائة، ورآها الشهداء الذين كانوا زهاء
کردہ و ایں نشان ہا را
کر دیے اور ان نشانوں کو

مائة ألف أو يزيدون. وإن كنتم تظنون أنهم
زیادہ از صد ہزار مردم بچشم سر دیدہ اند و اگر او شاں را بر دروغ
ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اگر ان کو جھوٹا سمجھتے ہو

كذبوا فأْتوا بشهداء كمثلهم كاذبين يشهدوا لكم ﴿۹۹﴾
مے پندارید پس مانند اوشاں گواہاں بیارید کہ در حق شما گواہی بدہند
تو ان جیسے گواہ لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں

إن كنتم صادقين فيما تدّعون. وإنّ نصر اللّه
اگر دریں دعوی بر راستی ہستید و یقیناً
اگر اس دعوے میں سچ پر ہو اور یقیناً

أتاكم في وقته فهل أنتم تردّون؟
مدد خدا در وقت بشما رسید آیا آں را ردّ مے کنید
خدا کی مدد عین وقت پر تم کو پہنچی کیا اسے رد کر دو گے۔

وإن تعُدّوا دلائل صدقي لا تحصوها، وإن
و اگر دلائل راستی مرا شمار بکنید نتوانید و یقیناً
اور میری سچائی کی دلیلیں اس قدر ہیں کہ تم ان کو نہیں گن سکتے اور یقیناً

الـكـاذبيـن لا يُـؤتـى لهـم آية ولا هم يُنصَرون.

کاذبان را نشانے و نصرتے دادہ نمے شود۔

جھوٹوں کو کوئی نشان اور کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

وإن الـفـاتـحة كَـفَـتُ لسـعيـدٍ يطلب الحق ولا

و سورۃ فاتحہ برائے سعادت مندے کہ حق مے جوید و

اور فاتحہ کی سورۃ اس سعادت مند کے لئے جو حق تلاش کرتا ہے اور

يمرّ علينا كالذين يستكبرون. فإن اللّٰه ذكر فيه

از پیش ما مانند متکبرے نمے گزرد کافی است زیراکہ خدا

ہمارے سامنے سے متکبر کی طرح نہیں گذرتا کافی ہے کیونکہ خدا نے

فِـرَقًـا ثـلا ثـا خَـلـوا مـن قبـلُ وهم المنعم عليهم

دراں سورہ فرقہائے سہ گانہ را ذکر فرمودہ کہ در زمان پیشین گذشتند و

اس سورۃ میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اگلے زمانہ میں گذرے اور وہ

والـمـغـضـوب عـليهـم والضالون، ثم جعل هذه

اوشاں منعم علیہم و مغضوب علیہم و ضالین ہستند

یہ ہیں منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین۔

الأُمّةَ فــرقة رابــعةً، وأومـــأَ الـــفـــاتــحةُ

باز ایں امت را فرقہ چہارم قرار دادہ و در فاتحہ

پھر اس امت کو چوتھا فرقہ قرار دیا اور فاتحہ

إلٰـــى أنّهـــم ورثـــوا تـــلـك الثـلا ثة، إمّـــا ﴿۱۰۰﴾

ایما کردہ کہ اوشاں ازیں فرقہائے سہ گانہ یا وارث

میں اشارہ کیا کہ وہ ان تین فرقوں میں سے یا تو

من الـمنعَم عليهم، أو من المغضوب عليهم، أو

منعم علیہم خواہند بود یا وارث مغضوب علیہم یا

منعم علیہم کے وارث ہوں گے یا مغضوب علیہم کے وارث ہوں گے یا

من الـذيـن يـضـلّـون ويتنصّرون، وأمَر أن يسأل

وارث ضالین خواہند گردید۔ و امر فرمودہ کہ

ضالین کے وارث ہوں گے اور حکم دیا ہے کہ

الـمسـلـمون ربّهم أن يجعلهم من الفرقة الأولى

مسلمانان از رب خویش بخواہند کہ اوشاں را از فرقہ اول بگرداند

مسلمان اپنے رب سے چاہیں کہ ان کو پہلے فرقہ میں سے بناوے

ولا يـجـعـلهـم مـن الـذيـن غضب عليهم ولا من

و از مغضوب علیہم و ضالین

اور مغضوب علیہم اور ضالین میں سے نہ بناوے

الضالين الذين يعبدون عيسى وبربّهم يشركون .

کہ عیسیٰ را مے پرستند و با پروردگار خود شریک مے سازند نہ گرداند

جو عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اپنے پروردگار کے برابر بناتے ہیں

وكـان فـي هـذا أنبـاءٌ ثـلاث لـقـوم يتفرّسون .

و دریں سہ گانہ پیشگوئی ہا است برائے آنانکہ از فراست کار گیرند

اور ان کے لئے جو فراست سے کام لیتے ہیں اس میں تین پیشگوئیاں ہیں

فـلـمّـا جـاء وقـت هـذه الأنبـاء بـدأ الـلّٰـه من

پس ہر گاہ وقت ایں پیشگوئی ہا بیامد خدا از ضالین

پس جب ان پیشگوئیوں کا وقت پہنچ گیا خدا نے ضالین سے

الضالین کما أنتم تنظرون، فخرج النصارٰی

آغاز فرمود چنانکہ شما مے بینید۔ پس نصارٰی

شروع کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پس نصارٰی

من دُیُرھم بقوّۃ لا یدانِ لھا وّھم من کلّ حدَبٍ ﴿۱۰۱﴾

از کنشتہائے خود بآں قوت خروج کردہ اند کہ ہیچ کس را دست برابری باوشاں نیست و او شاں

ایسی قوت کے ساتھ اپنے گرجاؤں سے نکلے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر ایک

ینسلون، وزُلزلت الأرض زلزالھا وأخرجت

از بالائے ہر بلندی مےشتابند و زمین در جنبیدن آمد

اونچائی پر سے دوڑتے ہیں اور زمین ہلنے لگی

أثقالھا، وتنصّرَ فوج من المسلمین کما أنتم

و ہمہ بارہائے خود را بروں داد و بسیارے از مسلماناں نصرانی شدند

اور اپنے سب بوجھ اُگل دیے اور مسلمانوں میں سے بہت سے نصرانی ہو گئے

تشاھدون .ثم جاء وقت النبأ الثانی ..أعنی

باز وقت خبر دوم آمد

پھر دوسری خبر کا وقت پہنچا

وقت خروج المغضوب علیھم کما کان

یعنی وقت خروج مغضوب علیہم

یعنی مغضوب علیہم کے نکلنے کا وقت

الوعد الربّانی، فصار طائفۃ من

چنانکہ خدا وعدہ فرمودہ بود پس گروہے از

جیسا کہ خدا نے وعدہ فرمایا تھا پس مسلمانوں کے ایک گروہ نے

المسلمين على سيرة اليهود الذين غضب الله

مسلماناں رفتار و نمونۂ یہود اختیار کردند کہ مورد غضب الٰہی بودند

یہودیوں کی راہ اور نمونہ اختیار کر لیا جو خدا کے غضب کے نیچے تھے

عليهم، وصارت أهواؤهم كأهوائهم وآراؤهم

و در ہوا

اور ان کی خواہشیں

كآرائهم ورياؤهم كريائهم وشحناؤهم كشحنائهم

و ریا و کینہ و دشمنی و سرکشی مانند ایشاں گردیدند

اور ریا اور کینہ اور دشمنی اور سرکشی بالکل ان جیسی ہو گئی

وإباؤهم كإبائهم يكذبون ويفسقون، ويظلمون

ہم چناں دروغ مے گویند و تبہ کاری مے کنند و بے داد

جھوٹ بولتے ہیں اور تبہ کاری کرتے ہیں اور ظلم

ويستكبرون، ويحبّون أن يسفكوا الدماء بغير ﴿۱۰۲﴾

و تکبر می ورزند و خون ناحق ریختن را دوست مے دارند

اور تکبر کرتے ہیں اور ناحق خون کرنے کو دوست رکھتے ہیں

حق ومُلِئتْ نفوسهم شُحًّا وبخلًا وحسدًا،

و نفسہائے اوشاں از آز و بخل و حسد پُر شدہ

اور ان کے نفس حرص اور طمع اور بخل اور حسد سے بھر گئے ہیں

وضُرِبت عليهم الذلّة فهم لا يُكرَمون فى السّماء

و بر ایشاں ذلت وارد شدہ چنانکہ نہ در آسمان عزت می یابند

اور وہ ذلیل ہو گئے ہیں نہ آسمان میں ان کی عزت ہے

ولا فـی الأرض، ومِـن کـل بــاب یُـطـرَدون .

و نہ در زمین و از ہر راہ راندہ مے شوند و ہمچنیں

اور نہ زمین میں اور ہر ایک طرف سے دھتکارے جاتے ہیں اور اسی طرح

وکـذالک مُـلـئـت الأرض ظـلـمـا وجورًا وقَلّ

زمین از ستم و بے داد پُر شدہ و نیکوکاران کم گردیدند

زمین ظلم اور جور سے بھر گئی اور نیک لوگ کم ہو گئے

الـصـالـحون .فـنـظـر اللّٰه إلی الأرض فوجد أهلها

دریں حال خدا بسوئے زمین نگہ کرد و اہل زمین را در سہ گونہ تاریکی ہا

ایسے وقت میں خدانے زمین کو دیکھا اور زمین والوں کو تین طرح کی تاریکی میں

فـی ظـلـمـات ثلاث :ظـلـمـت الـجـهل وظلمت

یافت تاریکی جہل و تاریکی فسق

پایا ایک جہالت کا اندھیرا دوسرے فسق کا اندھیرا تیسرے ان لوگوں کا

الفسق وظلمت الدّاعین إلی التثلیث والوسواس

و آنکساں کہ بسوئے تثلیث و شیطان مردم را مے خوانند

اندھیرا جو تثلیث اور شیطان کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

الـخنّاس، فتذکّرَ فضلًا ورُحمًا وعُده الثالث الذی

پس از فضل و رحم وعدہ سوم را یاد کرد کہ برائے آں

پس فضل اور رحم کر کے تیسرے وعدہ کو یاد کیا جس کے لئے

یـدعـون لــه الـداعـون، فــأنـعـمَ علی هذه الأُمّة

دعا گویاں دعا مے کردند پس از فرستادن مثیل عیسیٰ

دعا کرنے والے دعا کرتے تھے پس مثیل عیسیٰ کو بھیجنے سے

بإرسال مثيل عيسىٰ، وهل يُنكِر إلّا العمون؟ ﴿۱۰۳﴾

بریں امت انعام کرد و برایں جز نابینایاں کسے انکار نے کند

اس امت پر انعام کیا اور اس پر اندھوں کے سوا اور کوئی انکار نہیں کرتا

وإن الذين آمنوا بأنباء القرآن ومواعيده وكفروا

و آناں کہ ایمان بر خبر ہائے قرآن و وعدہ ہایش آوردند و

اور وہ لوگ جو قرآن شریف کی خبروں اور اس کے وعدوں پر ایمان لائے

بما خالفها، أولئك هم المؤمنون حقّا،

مخالف آنرا انکار کردند مومناں درست ہموں ہستند

اور جو اس کے خلاف تھا اس سے انکار کیا ٹھیک مومن یہی ہیں

وأولئك الذين هدى الله قلوبهم، وأولئك هم

و ہمانند کہ خدا دل او شاں را ہدایت بخشید وہمان

اور یہی وہ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے ہدایت دی اور یہی

المهتدون .وما نبيّنا إلا محمدٌ ﷺ، وما كتابنا إلا

ہدایت یافتگانند و نبیٔ ما بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و کتاب ما

ہدایت پائے ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہمارا اور کوئی نبی نہیں اور قرآن کے

القرآن، فاطلبوا الرشد منه أيها المسترشدون .

بغیر قرآن نیست اے طالبان رشد از وے رشد طلب بکنید

سوا ہماری اور کوئی کتاب نہیں۔ اے رشد کے طالبو! اس سے رشد طلب کرو

وإنا عُلّمنا دعوةً في الفاتحة، واستجابها الله

و ما را در فاتحہ دعائے آموختند و آں دعا را خداوند تعالیٰ شانہ

اور ہم کو فاتحہ میں دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا کو خدا تعالیٰ نے

في سورة النور، فما لكم تتركون لُبَّ القرآن

در سورة النور قبول فرمود پس چرا مغز قرآن را مے گذارید و

سورة نور میں قبول فرمایا پس کیوں قرآن کے مغز کو چھوڑتے ہو اور

وعلى القشر تقنعون. ولا غُمّةَ في مواعيد

بر پوست قناعت می کنید در وعدہ ہائے قرآن ہیچ پوشیدگی نیست

چھلکے پر قناعت کرتے ہو۔ قرآن کے وعدوں میں کوئی پوشیدگی نہیں

القرآن بل هو بيان واضح لقوم يفهمون. ﴿۱۰۴﴾

بلکہ آں بیان واضح است برائے آناں کہ مے فہمند

بلکہ کھلا بیان ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں

فما لكم تردّون نِعمَ الله بعد نزولها؟ ءَ أنتم

چہ شد کہ نعمت ہائے خدا را بعد نزول آں رد مے کنید آیا بہایم

تمہیں کیا ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو ان کے نازل ہونے کے بعد رد کرتے ہو۔ کیا

نَعَمٌ أو أُناس عاقلون؟ وما قصّ الله علينا

ہستید یا انسان دانشمند۔ و خدا در فاتحہ فرقہ ہائے

حیوان ہو یا عقل والے انسان اور خدا نے فاتحہ میں تین فرقوں کا

الفِرَقَ الثلاث في الفاتحة إلّا ليشير إلى أن

سہ گانہ را بجہت آں بیان کرد کہ اشارہ کند بسوئے اینکہ

اس لئے ذکر کیا ہے کہ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ

هذه الأمّة ورثتُهم في كل قسم من الأقسام

ایں امت ہر قسمے را از اقسام مذکورہ وارث خواہد شد

یہ امت مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک قسم کی وارث ہو گی۔

الـمذكورة، فقد ظهرتْ هذه الوراثة في مُسْلِمِي

پس بہ تحقیق ایں وراثت در مسلمانانِ زمانۂ ما

پس بلا شبہ یہ وراثت

زمـانـنـا الذي هو آخر الزمان بظهور تام، تعرفها

کہ آخری زمانہ ہست بچناں ظہور تام ظاہر شدہ است کہ

ہمارے زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے ایسی ظہور تام سے مسلمانوں میں ظاہر ہوگئی ہے کہ ہر یک نفس بغیر حاجت

كـل نـفـسٍ مـن غيـر الحاجة إلى الإمعان كما لا

ہر نفسے بغیر حاجت فکر آں را مے شناسد چنانچہ ایں امر

فکر کے اس کو پہچان رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات ان لوگوں پر

يـخفى على الذين ينظرون إلى مُسْلمي زمننا هذا

بر آنکساں پوشیدہ نیست کہ درمسلمانان زمانہ ما و کار ہائے اوشاں نظر مے کنند

مخفی نہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے کاموں کی طرف نظر کرتے ہیں

وإلـٰى مـا يعملون .ولـكـل فـرقة من هذه الورثاء

و برائے ہر فرقہ و امر ایں ہر سہ ورثاء ثلاثہ

اور ان تینوں قسم کے وارثوں میں سے ہر یک فرقۂ وارثہ کے

الثلاث درجاتٌ ثلاث ..أمـا الذين ورِثوا المنعَم

سہ درجہ اند۔ اما آناں کہ وارثان منعم علیہم شدند

تین درجے ہیں لیکن جو منعم علیہم کے وارث ہوئے

عـليهم فمنهم رجال ما وجدوا حظَّهم من الإنعام

بعضے ازیشاں از انعام بہرہ نیافتند

ان میں سے بعضوں نے انعام سے حصہ نہ پایا

إلا قليلا من العقائد أو الأحكام وهم عليه ﴿۱۰۵﴾

بجز اند کے از عقائد و احکام و بر ہماں قناعت کردند

مگر تھوڑا سا حصہ عقائد اور احکام میں سے ان کو ملا اور اسی پر انہوں نے

يقنعون، ومنهم مقتصدون وإنهم وقفوا على

و بعضے از ایشاں میانہ‌رو ہستند کہ بر ہماں طریق میانہ روی

قناعت کی اور بعض ان میں سے درمیانی چال والے ہیں اور وہ اسی اپنی چال پر

مرتبة الاقتصاد وما يكمّلون، ومنهم فردٌ

بایستادند و بمرتبۂ تکمیل و کمال نہ رسیدند و از جملہ ایشاں

کھڑے ہوگئے اور تکمیل اور کمال کے درجے تک نہیں پہنچے اوران میں سے ایک فرد ہے کہ خدا نے اس کو چنا

اجتباه ربّه وكمّله وجعله سابقا في الخيرات،

یک فردست کہ خدا او را برگزید و کامل ساخت و درنیکی ہا او را مرتبہ سبقت بخشید

اور امام بنایا اور نیکیوں میں کامل کیا

وهو يجتبي إليه من يشآء ويخص بالدرجات،

و او مے گزیند ہر کہ را مے خواہد و بدرجہا مخصوص

اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور درجوں سے مخصوص

فذالک المخصوص هو المسيح الموعود

مے گزراند پس آں مخصوص ہموں مسیح موعود است

کرتا ہے پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے

الذي ظهر في القوم وهم لا يعرفون. وَ اَمَّا

کہ دریں قوم ظاہر شدہ و ایشاں نمے شناسند و اما

جو اس قوم میں ظاہر ہوا اور وہ نہیں پہچانتے اور لیکن

الذین ورثوا المغضوب علیهم من الیهود

آناں کہ وارثان مغضوب علیهم شدند

جو مغضوب علیہم کے وارث ہوئے

فمنهم رجال من المسلمین شابهوهم فی

بعضے از ایشاں آں مسلماناں ہستند

ان میں سے وہ مسلمان ہیں جو خدا کے احکام اور

ترک الفرائض والحدود، لا یصومون ولا

کہ در ترک فرائض و احکامِ خدا مشابہت بایہود پیدا کردند نماز نمی گزارند و روزہ

فرائض کے ترک کرنے میں یہود سے مشابہ ہو گئے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ

یصلّون، ولا یذکرون الموت ولا یبالون،

بجا نمے آرند و موت را یاد ندارند و ہیچ باکے از خدا ندارند۔

رکھتے ہیں اور یہ موت کو یاد نہیں کرتے اور بے خوف ہیں

ومنهم قوم اتخذوا الدنیا معبودهم ولها

و از جملہ اوشاں مردمے ہستند کہ دنیا را معبود گرفتہ و

اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا معبود بنایا اور

﴿۱۰۶﴾ فی لیلهم ونهارهم یعملون، ومنهم سابقون

روز و شب برائے آں کار مے کنند و از جملہ او شاں کسانے ہستند

رات دن اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ اور ان میں سے ایسے لوگ ہیں کہ

فی الرزائل، وأولئک الذین یتخذون أهل الحق

کہ درخصلتہائے پست و کمینہ برہمہ بیشی جستہ اند۔ ہمیں مردم اند کہ بر اہل حق ریشخند

کمینی اور رذیل خصلتوں میں سب سے بڑھ گئے۔ یہی لوگ ہیں جو اہل حق پر ٹھٹھے مارتے ہیں

سُخْرِيًّا وعليهم يضحكون .ويعادونهم

مے کنند و او شاں را دشمن مے دارند

اور ان سے دشمنی کرتے ہیں

ويكفّرونهم ويشتمونهم، ويعملون رياءً وبطرًا

و دشنام مے دہند و کارہائے ریا و نمود مے کنند

اور گالیاں دیتے ہیں اور ریا اور دکھلاوے کے کام کرتے ہیں

ولا يخلصون .ويصولون على مسيح اللّٰه

و اخلاص ندارند و بر مسیح خدا

اور اخلاص نہیں رکھتے اور خدا کے مسیح پر اور اس کے

وحزبه، ويجرّونهم إلى الحكام وفي كل طريق

و گروہ او حملہ مے کنند۔ و بسوئے حکام اوشاں را مے کشند و برسر ہر راہ برائے آزار اوشاں

گروہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو حاکموں کی طرف کھینچتے ہیں اور ہر ایک راستے کے سرے پر ان کے

يقعدون، ويقولون اقتلوهم فإنهم كافرون .

مے نشینند و مے گویند او شاں را بکشید کہ کافر ہستند

ستانے کے لئے بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالو کیونکہ یہ کافر ہیں

وإذا قيل لهم تعالوا إلى كلام اللّٰه واجعلوه

و ہر گاہ بدیشاں بگوئیم کہ بسوئے کلام خدا بیائید و او را میان ما

اور جس وقت ان کو کہیں کہ خدا کے کلام کی طرف آؤ اور اس کو

حَكَمًا بيننا وبينكم ترى أعينهم تَحمرّ

و شما حکم بگردانید چشمانِ شاں از شدتِ خشم خون آلودہ

ہمارے اور اپنے درمیان حکم بناؤ تو ان کی آنکھیں غصہ سے لال

﴿۱۰۷﴾ من الغیظ ویمرّون شاتمین وھم مشتعلون .

می شوند و دشنام بر زبان مے گزرند

ہو جاتی ہیں اور گالیاں دیتے گذر جاتے ہیں

وکأیّنْ مِن آیِ اللّٰہ رأوھا بأعینھم ثم

بسیارے از نشان ہائے خدا را بچشم دیدند باز

بہتوں نے خدا کے نشانوں کو آنکھوں سے دیکھا پھر

یمرّون مستکبرین کأنھم لا یبصرون .

تکبر کناں مے گزرند کہ گوئی بینا نیستند

متکبرانہ گذر جاتے ہیں گویا اندھے ہیں۔

ونبذوا کتاب اللّٰہ وراء ظھورھم ظلمًا وعُلوًّا،

کتاب خدا را در پس پشت انداختہ اند

خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے

وقالوا لا تسمعوا دلائلہ والغَوْا فیھا لعلکم

و می گویند دلائل آن را گوش نہ کنید و در وقت خواندنش غوغا برپا بکنید تا

اور کہتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو نہ سنو اور اس کے پڑھنے کے وقت شور ڈال دو تا

تغلبون. وأمّا الذین ورثوا الضالین فمنھم

غالب بشوید و اما آناں کہ وارثان ضالین شدند بعض ازو شاں

غالب ہو جاؤ لیکن جو ضالین کے وارث ہوئے ان میں سے بعض

قوم أحبّوا شِعار النصاری وسیرتھم وإلیھا

شعار نصاری و سیرت ایشاں را دوست داشتند و بداں

نصاریٰ کی خو خصلت اور شعار کو دوست رکھتے ہیں اور اس طرف

یـمیـلـون .وتــجـدهـم یـرغـبـون فی حُـلـلـهـم

میل آوردند در لباس و

جھک گئے۔ لباس

وقُـمـصـانهم وقلانسهم ونعالهم وطَرْزِ معیشتهم

قمیص و کلاہ و کفش و طرزِ زندگی و

کوٹ پتلون بوٹ اور طرز زندگی اور

وجـمـیـع خـصـالهم، وعلی من خالفها یضحکون

ہمہ عادت ہا تقلید نصاریٰ مے کنند و بر مخالفان ایں عادات خندہ مے زنند و

ساری عادتوں میں نصاریٰ کی نقل اتارتے ہیں اور ان عادتوں کے مخالفوں پر ہنستے ہیں اور

ویتـزوّجـون نسـاءً مـن قومهم وعلیهن یعشقون.

زنانِ نصاریٰ را در عقد زوجیت مے کشند و با اوشاں عشق مے بازند

نصاریٰ کی عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں اور ان سے عشق بازیاں کرتے ہیں۔

ومـنـهم قوم مالوا إلی الفلسفة التی أشاعوها وفی ﴿۱۰۸﴾

و بعضے ازیشاں میل بسوئے فلسفۂ نصاریٰ آوردند کہ دریں بلاد اشاعت کردہ اند

اور ان میں سے کئی نصاریٰ کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ان شہروں میں انہوں نے اشاعت

أمـر الدین یتساهلون .وکـم من کَلِمٍ تخرج من

و در امور دین غفلت و سہل انگاری مے کنند۔ اے بسا سخنانِ ناسزا کہ از لب

کی ہے اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔ بہت ہی نا مناسب باتیں بولتے ہیں

أفـواهـهـم، ویـحـقّـرون دیـن الـلّـه ولا یـبـالـون .

و دہانِ ایشاں بروں مے آید و تحقیر دین خدا مے کنند و باک ندارند

اور خدا کے دین کی حقارت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔

ومنهم قوم أكملوا أمر الضلالة، وارتدّوا من

و بعضے ازوشاں امر گمراہی را بر کمال رسانیدند و از اسلام برگشتند

اور بعض ان میں سے پکے گمراہ ہو گئے

الإسلام وعادَوه من الجهالة، وكتبوا كتبًا فى

و از نادانی اسلام را دشمن داشتند و در رد اسلام کتابہا نوشتند

اور جہالت سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں

ردّه، وشتموا رسول اللّٰه وصالوا على عرضه،

و رسول خدا را بد گفتند و بر آبروئے وے بتاختند

اورخدا کے رسول کو برا کہا اوراس کی عزت پر حملہ کیا اوراس قسم کے لوگ اس ملک میں کثرت سے ہیں اوروہ اس

وتلك أفواجٌ فى هذا المُلك بعدما كانوا

و ازیں قسم مردم دریں ملک فوج فوج ہستند و ایشاں قبل ازیں مسلمان بودند۔

سے پہلے مسلمان تھے۔

يُسلِمون. فتمّ ما أُشيرَ إليه فى الفاتحة، فإنّا لله

پس آنچہ درسورہ فاتحہ اشارت بآں رفتہ بود بظہور و وقوع آمد فانا للّٰہ و انّا الیہ راجعون

پس جس بات کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ تھا وہ ظاہر ہو گئی۔ انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون

وإنّا إليه راجعون. وأوّلُ نبأ ظهَر من أنباءِ أمّ

و اول خبرے کہ از اخبار ام الکتاب بظہور آمد

اور پہلی خبر جو ام الکتاب کی خبروں سے ظاہر ہوئی

الكتاب هو تنصُّر المسلمين وشتمهم وصَولهم ﴿۱۰۹﴾

آں نصرانی شدن مسلماناں و دشنام دادن اوشاں و

وہ مسلمانوں کا نصرانی ہو جانا اور ان کا گالیاں دینا اور

كـالـكـلاب كـمـا تشـاهـدون .ثـم ظهـر نبأ

مانند سگاں حملہ کردن اوشان است چنانکہ مے بینید باز خبر مغضوب علیہم ظاہر شد
کتوں کی طرح حملہ کرنا ہے۔ جیسا کہ دیکھتے ہو۔ پھر مغضوب علیہم کی خبر ظاہر ہوئی

الـمـغضوب عليهم، فترى حزبًا من العلماء ومَن

چنانچہ شما گروہے از علماء و تابعان ایشاں را از
جیسا کہ تم علماء کے گروہ اور ان کے تابعوں

تبـعهـم مـن أهـل الـدنيا والأمراء والفقراء كيف

اہل دنیا و امرا و فقرا مے بینید کہ چہ قدر تکبر مے کنند
اور اہل دنیا اور امیروں اور پیروں اور فقیروں اور درویشوں میں دیکھتے ہو کہ کس قدر تکبر

يستـكبرون ولا يتذلّلون، ويراء ون ولا يخلصون،

و فروتنی نمے ورزند و ریا مے کنند و اخلاص ندارند و مے گویند
کرتے ہیں خاکساری اختیار نہیں کرتے۔ ریا کرتے ہیں اخلاص نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں

ويـقـولون ما لا يفعلون. وأخلدوا إلى الأرض وإلى

آنچہ نہ می کنند۔ بر دنیا سرنگوں شدہ اند و بسوئے خدا
جو خود نہیں کرتے دنیا پر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کی طرف

اللّه لا يتوجهون. ولا يؤمنون بأيّام اللّه، ويرون آيات

رو نمے آرند و بہ روز ہائے خدا ایمان ندارند و
متوجہ نہیں ہوتے اور خدا کے دنوں پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے

الـلّـــه ثـم يـنـكـرون ويـريـدون أن يـدُسّـوا

نشانہائے خدا را می بینند و سر باز مے زنند و می خواہند کہ حق را
نشانوں کو دیکھتے ہیں اور سر پھیرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حق کو

الحق فی تراب، ویمزّقوا أذیاله ککلاب، ولا یفکّرون

زیر خاک پنہاں کنند و دامن آنرا چوں سگان پارہ پارہ کنند و در
خاک کے نیچے چھپا دیں اور اس کے دامن کو کتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اپنے

فی لیلهم ولا نهارهم أنهم یُسْألون. ولو تیسّرَ لهم

روز و شب خویش فکر نمے کنند کہ آخر پرسیدہ خواہند شد۔ اگر مرا کشتن
رات اور دن میں فکر نہیں کرتے کہ آخر پوچھے جائیں گے اگر مجھ کو قتل

﴿۱۱۰﴾ قتلی لقتلونی ولاغتالونی لو یُسرّون مقتلی، ولکن

مے توانستند البتہ مے کشتند
کر سکتے تو ضرور قتل کرتے۔

اللّٰه خیّبهم فیما یقصدون. یمکرون کل مکرٍ

لیکن خدا اوشان را ناکام و نامراد گردانید برائے نابود کردن من مکرہا درکار
لیکن خدا نے ان کو ناکام اور نامراد رکھا میرے نابود کرنے میں

لإعدامی، فینزل أمرٌ من السماء فیجعل مکرهم

مے کنند دریں اثنا امرے از آسمان پیدا مے شود کہ
مکر کام میں لاتے ہیں تب آسمان سے ایک ایسا امر نازل ہوتا ہے کہ ان کے

هباءً وهم لا یعلمون. وإنّ معی قادرٌ لا یبرح

مکر اوشاں را برباد مے دہد و اوشاں نمے دانند بامن قادریست
مکر کو برباد کر دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے میرے ساتھ ایک ایسا قادر ہے

مکانی حَفَظَتُه، ولا یبعُد منی طرفةَ عینٍ

کہ پاسبانان او از مکان من دور نمی شوند و رحمتش مرا بیک چشم زدن
کہ اس کے نگہبان میرے گھر سے دور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت ایک لحظہ بھی مجھ کو

رَحْمتُه، لكن المخالفين لا يبصرون، بل يرونني
فرو نمے گزارد و لیکن مخالفان نمے بینند بلکہ مرا می بینند
نہیں چھوڑتی لیکن مخالف نہیں دیکھتے بلکہ مجھ کو دیکھتے ہیں

ويعبسون ويسبّون ويشتمون، ويحلفون حلفًا
و سر کہ بر ابرو مے مالند و دشنام می دہند و سوگند بر سوگند
اور چیں بہ جبیں ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور قسم پر قسم

على حلف إنه كاذب ولا يبقى سرٌّ إلا يُبدَى، ولا
مے خورند کہ من کاذب ہستم و ہیچ رازے نماند کہ ظاہر نہ شود و
کھاتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ایسا کوئی بھید نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو اور

قضية إلّا تُقضَى، فسيظهر ما في قلبي وما في ﴿۱۱۱﴾
ہیچ قضیہ کہ فیصلہ نہ شود۔ قریب است کہ آنچہ در دل من است و آنچہ اوشاں
نہ کوئی قضیہ جو فیصلہ نہ ہو۔ قریب ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو کچھ ان کے

قلبهم، ولا يُكتَم ما يكتُمون. هذان حزبان من
در دل دارند بشود آشکار ایں دو گروہ از
دل میں ہے ظاہر ہو جائے۔ یہ دو گروہ

المغضوب عليهم وأهل الصلبان ذكَرهما الله
مغضوب علیہم و اہل صلیب ہستند کہ خدا
مغضوب علیہم اور اہل صلیب میں سے ہیں کہ خدا نے

في الفاتحة، وأشار إلى أنهما يكثُران في
در فاتحہ ذکر ایشاں فرمودہ و اشارت کردہ کہ در آخر زمان اوشاں را
فاتحہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں

آخر الزمان ویبلغان کمالهما فی الطغیان، ثم
کثرت دست بدہد و در فساد بر کمال برسند دریں اثنا
بکثرت ہو جائیں گے اور فساد میں کمال کو پہنچ جائیں گے اس وقت

یقیم ربُّ السماء حزبًا ثالثا فی تلک الأوان لتتمّ
پروردگار آسمان گروہے سوم را قائم کند برائے آنکہ
آسمان کا پروردگار تیسرے گروہ کو قائم کرے گا اس لئے کہ

المشابهة بأُمّة أولی ولِتتشابهَ السلسلتان.
مشابہت باامت اول تمام شود و نیز بجہت آنکہ ہر دو سلسلہ باہم دگر مشابہ بگردند
مشابہت پہلی امت سے پوری ہو جائے اور اس لئے بھی کہ دونوں سلسلے ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں۔

فالزمانُ هٰذا الزمانُ، وتمّ کلّ ما وعد الرحمٰن،
پس آں وقت ہمیں وقت است و آنچہ رحمٰن وعدہ فرمودہ بود ہماں بظہور رسیدہ و شما
پس وہ وقت یہی وقت ہے اور جو کچھ رحمٰن نے وعدہ کیا تھا وہی ظاہر ہوا اور تم نے

ورأیتم المتنصّرین من المسلمین و کثرتهم،
کثرت نصرانی شوندگان را از میان مسلماناں بدیدید و نیز یہود ایں امت
مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا اور اس امت کے یہود

ورأیتم یهودَ هذه الأمّة وسیرتهم، فکان خالیًا
و سیرت ایشاں را ہم ملاحظہ کردید و دریں عمارت جائے یک خشت
اور ان کی سیرت کو بھی دیکھا اور اس عمارت میں

موضعُ لَبِنةٍ أعنی المُنعَم علیه من هذه العمارةِ .. ﴿۱۱۲﴾
خالی بود یعنی منعم علیہم
ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فأراد اللّٰه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و بخشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون .وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰى عَلَمًا لبنی إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

المفرطون .فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون .

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید

ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّی جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم فی

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم

اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

آخر الزمان، ولا فخر ولا رياء ، واللّٰهُ فعَل كيف

و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ

اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أراد وشاء ، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون .

خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید

چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

وأنا المسيح الموعود الذى قُدّر مجيئُه فى آخر

و من ہماں مسیح موعود ہستم کہ آمدنش در آخر زمان

اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں

الزمان من اللّه الحكيم الديّان، وأنا المنعَم عليه

از طرف خدا مقدر بود و من

خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں

الذى أُشيرَ إليه فى الفاتحة عند ظهور الحزبين

آں منعم علیہ ہستم کہ بسوئے او در فاتحہ وقت ظہور آں

وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت

المذكورين وشيوع البدعات والفتن فهل ﴿۱۱۳﴾

دو گروہ اشارت رفتہ و پراگندہ شدن بدعات و فتنہ ہا

اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ

أنتم تقبلون؟ وإن إنكارى حسراتٌ على الذين

پس آیا شما قبول مے کنید۔ و انکار من بر منکراں سبب

کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔ اور میرا انکار منکروں پر حسرت

كفروا بى، وإن إقرارى بركاتٌ للذين

حسرت ہاست و اقرار من برائے آناں کہ

کا سبب ہے اور میرا اقرار ان کے لئے

يتركون الحسد ويؤمنون .ولو كان هذا الأمر

حسد را ترک مے کنند و ایمان مے آرند باعث برکات است و اگر ایں امر

جو حسد کو چھوڑتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں برکتوں کا باعث ہے اور اگر یہ امر

والشأن من عند غیر اللّٰہ لمزّق کلّ ممزّق

از طرف خدا نبودے البتہ ایں کارخانہ درہم برہم گردیدے

خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو البتہ یہ کارخانہ تباہ ہو جاتا

ولجمَع علینا لعنةَ الأرض ولعنة السماء ولأفاز

و برما لعنت زمین و آسمان جمع شدے و

اور ہم پر زمین و آسمان کی لعنت جمع ہو جاتی اور

اللّٰہ أعدائی بکلّ ما یریدون . کلّا بل إنہ وعدٌ من

دشمنان در ہر ارادۂ خود کامیاب شدندے ہرگز چنیں نیست بلکہ

دشمن اپنے ہر ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہرگز ایسا نہیں بلکہ

اللّٰہ وقد تمّ صدقا وحقّا، وإنّہ بُشریٰ للّذین کانوا

ایں سلسلہ از خدا موعود بود کہ از صدق و حق باتمام رسیدہ۔ و

اس سلسلہ کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا جو سچے طور سے پورا ہو گیا اور

ینتظرون . وقد رُفِعَ قضیتنا إلی اللّٰہ

مژدہ برائے آناں است کہ انتظار مے کشیدند اکنوں ایں قضیّۂ ما

خوشخبری ان کے لئے ہے جو انتظار کرتے تھے اب ہمارا یہ مقدمہ

وإن حزبنا أو حزبکم سیُنصَرون أو یُخذَلون. ﴿۱۱۴﴾

در محکمہ خدا مرفوع شدہ است والبتہ نزدیک است کہ نصرت و غلبہ یا شکست گروہ شما

خدا کی کچہری میں پہنچ گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تمہاری فتح ہو یا تمہیں

فحاصل الکلام فی ھذا المقام أن

را دست دہد یا مارا میسر آید۔ غرض

شکست ہو۔ غرض

الفاتحة قد بيّنت أن هذه الأمّة امّة وسط مستعدّة

سورہ فاتحہ آشکار مے کند کہ ایں امت امت وسط است

سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ امت امتِ وسط ہے

لأن تترقّى، فيكون بعضهم كنبيٍّ من الأنبياء ،

و برائے ترقیات آنچناں استعداد دارد کہ ممکن است کہ بعضے از ایشاں مانند انبیاء بشوند

اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے انبیاء ہو جائیں

ومستعدّة لأن تتنزّل فيكون بعضهم يهودًا

و ہم استعداد دارد کہ آنقدر پست و متنزل بشود کہ بعضے از ایشاں

اور یہ بھی استعداد اس میں ہے کہ یہاں تک پست اور متنزل ہو جائے کہ بعض

ملعونين كقردة البيداء ، أو يدخلون فى الضالين

یہود و مانند بوزنگاں دشت ملعون بگردند یا در گمراہان داخل

ان میں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جائیں یا گمراہ ہو جائیں

ويتنصّرون .وكفاك هذا الدعاءُ الذى تقرأه

و نصرانی بشوند۔ و ترا ایں دعا

اور نصرانی ہو جائیں۔ اور تیرے لئے یہ دعا جو تو

فى صلواتك الخمس إن كنتَ من الذين

کہ در نماز پنجگانہ میخوانی بس است اگر

پانچ وقت نماز میں پڑھتا ہے کافی ہے اگر

يطلبون الحق وإليه يحفِدون.

طلب حق در دل تست

حق کی طلب تیرے دل میں ہے

وقد ثبت منه أنه ستكون المغضوب عليهم ﴿۱۱۵﴾

و ازیں عیاں گردید کہ نزدیک است کہ از میان شما مغضوب علیہم

اور اس سے ظاہر ہوا کہ قریب ہے کہ تمہارے بیچ میں سے مغضوب علیہم

منكم، وسيكون الضالون منكم بتنصّرهم،

پیدا بشوند و نیز بسبب نصرانی شدن ضالین بگردند اندریں حال

پیدا ہوں اور ان کے نصرانی ہونے کی وجہ سے ضالین ہو جائیں۔ اس حال میں

فكيف يمكن أن لا يكون المسيح الموعود منكم

چگونہ ممکن است کہ آں مسیح موعود از میان شما نباشد کہ

کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح موعود تمہارے بیچ میں سے نہ ہو جس کی طرف

الذی أُشير إليه وإلى جماعته فی قوله: أَنْعَمْتَ

بسوئے او و بسوئے جماعت او در انعمت علیہم اشارت رفتہ است

اور جس کی جماعت کی طرف انعمت علیہم میں اشارہ ہے

عَلَيْهِمْ. فلا تفرّقوا فی الفِرق الثلاث الذين أنتم لهم

اکنوں لازم است کہ در فرقہائے سہ گانہ کہ شما وارث آنہا ہستید تفریق نکنید

اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو

وارثون. لا يأتيكم يهودی من بنی إسرائيل، ولا

ممکن نیست کہ یہودے از بنی اسرائیل یا

ممکن نہیں کہ کوئی یہودی بنی اسرائیل میں سے یا کوئی

نبی من السماء ، إنْ هی إلّا أسماءُ هذه الأمّة

کدام نبی از آسمان پیش شما بیاید۔ بلکہ اینہا ہمہ نامہائے ہمیں امت ہستند

نبی آسمان سے تمہارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔

إن كنتم تعرفون .أتعجبون أن يسمّى اللّٰه

آیا عجب مے دارید ازیں کہ خدا بعضے را

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہے کہ خدا تم میں سے

بعضكم يهوديا وبعضكم نصرانيا وبعضكم

از شما یہودی نام بنہد و بعضے را نصرانی نام گزارد و بعضے را

بعض کا نام یہودی رکھے اور بعض کا نام نصرانی اور بعضوں کو

عيسٰى؟ فلا تكذّبوا كلام اللّٰه وفكّروا فيما ﴿۱۱۶﴾

بنام عیسیٰ یاد بفرماید۔ پس تکذیب کلام خدا نکنید و در آنچہ ایما فرمودہ فکر بکنید

عیسیٰ کے نام سے یاد فرماوے۔ پس خدا کے کلام کی تکذیب نہ کرو اور جس بات کا اشارہ کیا اس میں فکر کرو

أومىٰ، وانظروا حق النظر أيها المخطئون .

و حق اندیشہ کردن بجا آرید بلکہ مے گویند

اور خوب سوچو۔ کہتے ہیں کہ

أم يقولون إنا لا نرى ضرورة مسيح ولا مهدى

کہ ما ہیچ احتیاج و ضرورت بمہدی و مسیح نداریم بلکہ قرآن برائے ما بس است

ہم کو مسیح اور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے

وكفانا القرآن وإنا مهتدون .ويعلمون أن القرآن

و ما راست رو ہستیم حالانکہ مے دانند کہ قرآن کتابے است کہ

اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ

كتابٌ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[۱] .فاشتدّت الحاجة

بجز از پاکاں دستِ فہم کسے بوے نہ مے رسد ازیں جاست کہ حاجت

سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے

[۱] الواقعة:۸۰

إلى مفسِّر زُكِّیَ مِن أيدی الله وأُدخِلَ فی الذین

بمفسرے افتاد کہ دستِ خدا او را پاک کردہ و در بینایان داخل کردہ باشد

مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو

يُبْصرون. وَيُحكم! كيف تكذّبون كتاب الله

وائے بر شما چگونہ کتاب خدا را تکذیب مے کنید و

افسوس تم پر کس طرح خدا کے کتاب کی تکذیب کرتے ہو اور

وتكفرون بنبأه؟ أيأمركم إيمانكم أن تكفروا

بر پیشگوئی وے ایمان نمے آرید۔ آیا ایمان شما شما را امر مے کند کہ کفر بہ پیشگوئی ہائے خدا بکنید

اس کی پیشگوئی پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا تمہارا ایمان تم کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں کے ساتھ

بأنباء اللّه إن كنتم تؤمنون؟ وقد خلت قوم من

شما مے دانید کہ پیش از شما قومے بودند

کفر کرو۔ تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے ایسی قوم تھی کہ

قبلكم ظنوا كظنكم فی رسلهم، فبلّغوا التّكذيب ﴿۱۱۷﴾

کہ ہمیں گمان بد کہ شما مے کنید اوشاں دربارہ رسولانِ خود کردند و تکذیب و اہانت را

یہی برا گمان جو تم کرتے ہو اپنے رسولوں کی نسبت کیا اور تکذیب

والإهانة منتهاها وكانوا يعتدون، فأقبلَ

از حد گزرانیدند آخر

اور اہانت کو حد سے گذار دیا۔ آخر مامور لوگ

المأمورون على ربهم واستفتحوا، فخاب الذين

ماموراں بر آستانۂ ایزدی بیفتادند و بر حضرت وے سر عجز و صدق نہادند۔ و از جناب وے فیصلہ درخواستند

آستانہ احدیّت پر گر پڑے اور اس کی جناب میں عجز اور صدق کا سر رکھ دیا اور اس سے فیصلہ چاہا۔ پس وہ لوگ

کـــانـوا یـصُـدّون عـن سبیـل اللّـه ولا ینتهون .

بمجاہدہ در دعا و تضرع و بکا۔ پس آنانکہ از راہ خدا مردم را باز مے داشتند و باز نمے آمدند۔ زیاں کار
جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور باز نہ آتے تھے ناکام اور نامراد ہو گئے۔

فـاتّـقـوا سُـنَـنَ الـلّـه وغـضبه أیها المجترء ون !

و ناکام گردیدند۔ پس اے جرأت کنندگان از راہ ہائے خدا و غضب وے بترسید۔
پس اے دلیری کرنے والو! خدا کی سنتوں اور اس کے غضب سے ڈرو۔

إنـکـم تـرکـتـم اللّه فترکَکم، وفعلتم فعل الیهود

شما خدا را بگذاشتید و او در پاداش آں شمارا بگذاشت و کار یہوداں پیش دست
تم نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس نے اس کے بدلہ میں تم کو چھوڑ دیا اور تم نے یہودیوں کا کام کیا

واتّبعتم آراء هم، وقد أذاق اللّه الیهود جزاء هم،

گرفتید و خدا اوشاں را کیفر کردار اوشاں بنمود
اور خدا نے ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھایا

فتـوبـوا إلی بارئکم وتعالوا إلٰی ما أقول لکم کما

اکنوں بسوئے خدا رجوع بیارید و آنچہ مے گویم وے را قبول بکنید
اب خدا کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے قبول کرو

بـدأکـم تـعـودون، وبـلِّـغـوا الأمـر إلی ملوککم

و در خاطر بدارید کہ چنانکہ شمارا آغاز فرمود ہمچناں بسوئے او باز خواہید گردید۔ و ہر چہ از حق مے شنوید بگوش
اور یاد رکھو کہ جس طرح آغاز میں خدا نے تم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جو کچھ تم کو دین کی

إن اسـتـطـعـتـم وکـونـوا أنـصـار الـلّـه

بادشاہاں خود برسانید اگر بتوانید و مددگارانِ دینِ خدا بشوید
بات سکھائی گئی ہے اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بادشاہوں کو بھی اس کی خبر دو اور خدا کے دین کے مددگار بن جاؤ

لعلکم تُرحمون . وما من قضیة أصرّ علیھا
تا بر شما رحم بشود و ہر قضیہ کہ اہل زمین براں اصرار
تا تم پر رحم کیا جائے اور ایسا ہر ایک جھگڑا جس میں اہل زمین

أھل الأرض إلّا قُضیتْ فی آخر الأمر فی ﴿۱۱۸﴾
بورزند لازماً آخر کار در آسمان فیصل کردہ مے شود۔
اصرار کریں آخر کار آسمان میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

السماء ، وتلک سُنّةٌ لا تبدیل لھا أیھا
اے ظالمان! ایں سنّتِ خداست کہ گاہے تبدیل نشدہ است۔ ہرگز
اے ظالمو! یہ خدا کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلی۔ ہرگز

الظالمون . وما کان اللّٰہ لیترک الحق وأھلہ
ممکن نیست کہ خدا حق را و اہل حق را بگذارد تا آنکہ
ممکن نہیں کہ خدا حق کو اور اہل حق کو چھوڑ دے جب تک

حتی یمیز الخبیث من الطیب، فما لکم
ناپاک را از پاک جدا نہ سازد۔
ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے۔

لا تبصرون؟ وإنْ أَکُ کاذبا فعلیّ کذبی، وإنْ أَکُ
اگر من کاذب ہستم وبال کذب من بر سر من فرود آید و اگر من صادق ہستم
اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال میرے سر پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوں

صادقًا فأخاف أن یمسّکم نَصَبٌ من اللّٰہ، وإنّہ لا
مے ترسم کہ شما را از طرف خدا رنج و درد برسد و مقرر است
تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو۔ اور یہ پکی بات ہے

يفلح المعتدون. تُوبوا توبوا فإن البلاء على

کہ از حد بیرون شوندہ ہرگز فلاح نمے یابد۔ باز آئید باز آئید اینک بلا بر در شما

کہ حد سے نکل جانے والا ہرگز فلاح نہیں پاتا۔ باز آجاؤ۔ باز آجاؤ۔ دیکھو بلا تمہارے

بابكم، وسارِعوا إلى توّابكم، وأَمهِلوا بعض هذا

ایستادہ و بسوئے خدا بشتابید و اندکے ازیں تکبر بگذارید

دروازہ پر کھڑی ہے اور خدا کی طرف جلدی کرو اور کچھ تو اس تکبر میں سے کم کرو

التدلّل، واحضُروا اللّه من التذلّل، أليس الموت

و پیش خدا از روئے نیاز و فروتنی حاضر بشوید

اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جاؤ۔

بقريب، ونكال الآخرة أمر مهيب، ولا إصلاح

موت نزدیک است و عذاب آخرت امر ہیبت ناک است

موت نزدیک ہے اور آخرت کا عذاب بڑی ہیبت ناک چیز ہے۔

بَعد الموت ولا ترجعون. وقد أُوحىَ إلىّ ﴿۱۱۹﴾

و پس از مرگ ممکن نیست کہ کسے اصلاح نفس خود تواند کرد یا بدنیا باز آید

اور مرنے کے بعد اصلاح کا وقت نہیں اور نہ پھر دنیا میں آنا ہے۔

من ربّى قبل أن ينزل الطاعون أَنِ "اصْنَعِ

و پیش از نزول طاعون پروردگار بمن وحی فرمود کہ

طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ

الفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا، وَلَا تُخَاطِبْنِى

در پیش چشم ما و امر ما یک کشتی بساز و دربارہ کسانے

ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کے لئے شفاعت

فِی الَّذِینَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ . إِنَّ الَّذِینَ

نزد من شفاعت میار که ظلم را عادت مستمرہ خود گرفتہ اند چرا کہ اوشاں پیش ازاں کہ غرق شوند غرق اند

پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کے لئے ظلم کرنا اپنا اصول بنا لیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی

یُبَایِعُونَکَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللہِ فَوْقَ

یعنی در معاصی آناں کہ دست در دست تو مے دہند اوشاں دست در دست خدا مے دہند۔ دست خدا

گناہوں میں غرق ہیں اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ خدا

أَیْدِیهِمْ"، وقد أشعتُ هذا الوحی من سنین،

بالائے دست اوشاں است۔ سالہا مے گذرد کہ اشاعت ایں وحی کردہ ام

کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ برسوں ہوئے کہ اس وحی کی میں نے اشاعت کی ہے

ویعلمه المحبّون والمعادون .واللّٰهُ یأتی الأرض

چنانچہ دوست و دشمن بر ایں آگاہ است۔ و خدا روز بروز زمین را

جیسا کہ دوست اور دشمن سب اسے جانتے ہیں اور خدا دن بدن زمین کو اس کی طرفوں سے

ینقُصها من أطرافها، فتوبوا إلی اللّٰه أیها

از اطرافش کم ہمے کند بایں معنٰی کہ فوج فوج مردم از ہر سو مے آیند۔ پس اے غافلاں بسوئے خدا

اس طرح پر کم کرتا چلا جاتا ہے کہ فوج در فوج لوگ ہر طرف سے آرہے ہیں۔ پس اے غافلو! خدا کی طرف

الغافلون. ولا تفرّطوا فی حقوق اللّٰه وعباده،

رجوع بکنید و درحق خدا و بندگان وے ستمگری و بیداد

رجوع کرو اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حق میں ظلم اور ستم

ولا تکونوا من الذین یظلمون، وتوبوا

مورزید و توبہ نصوح

نہ کرو۔ اور توبہ نصوح

﴿۱۲۰﴾ تَوبةً نَصوحًا لعلكم تُرحَمون . وقال ربّی ": إنَّ

بجا آرید تا بر شما رحم آورند۔ و پروردگار مرا فرمود کہ ہر آئینہ خدا

کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور خدا نے مجھے فرمایا کہ خدا

اللّٰهَ لا يُغيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ . إِنَّهُ

حالت ہیچ قومے را تغییر نہ مے کند تا وقتے کہ ایشاں حالت اندرون خود را تبدیل نسازند۔ ہر آئینہ

کبھی کسی قوم کی حالت کونہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ لوگ اپنی اندرونی حالت کو تبدیل نہ کریں۔ اور

أَوَى الْقَرْيَةَ"، يعنى من دخلها كان آمِنًا، وأخاف

خدا ایں دہ را در پناہ خود در آورد بایں معنی کہ ہر کہ دراں داخل شد ایمن گردید۔ ومن بر جان آناں

سچ مچ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔یعنی جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ سلامت رہا۔ ہاں

على الذين لا يخافون اللّٰه ولا ينتهون . فقُوموا

مے لرزم کہ از خدا نمے ترسند و از سیاہ کاری باز نمے آیند۔ اکنوں باید کہ

مجھے ان کا فکر ہے جو خدا سے نہیں ڈرتے اور سیاہ کاری سے باز نہیں آتے۔ اب چاہیے کہ

من مواضعكم خاشعين، واسجدوا توّابين

از جاہائے خود با عجز و نیاز برخیزید و با توبہ سجود بکنید

اپنی جگہوں سے عاجزی سے اٹھو اور توبہ کے ساتھ سجدے کرو

وكونوا لنفوسكم ناصحين وفكِّروا مرتعدين،

و غمخواری جان خود بنمائید و با اندیشہ و بیم ناکی فکر بکنید

اور اپنی جان کا فکر کرو۔ اور سوچ اور خوف کے ساتھ فکر کرو

ولا تكونوا كالذين يفسقون وهم يضحكون .

و مانند آناں مشوید کہ فسق مے ورزند و خندہ مے زنند

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو فاسق ہیں اور ٹھٹھے مارتے ہیں

إن إنكار المأمورين شيء عظيم، ومن حاربهم

نیکو بدانید کہ انکار ماموران امر است بس بزرگ و آنکہ با اوشاں جنگ کرد

خوب جان لو کہ ماموروں کا انکار بڑی بھاری بات ہے اور جو ان سے لڑا

فقد ألقٰى نفسه في الجحيم، فلا خير في هذه

بالیقین خود را ہیزم دوزخ بگردانید دریں جنگ

یقیناً اپنے آپ کو دوزخ کا کندا بنایا۔ اے لڑنے والو!

الحرب أيّها المحاربون. وأنتم تقرء ون في ﴿۱۲۱﴾

اے جنگ کنندگان برائے شما ہیچ بہبود نیست۔ شما در فاتحہ

اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں

الفاتحة ذِكر قوم غضب الله عليهم بما كفروا

ذکر آں قوم مے خوانید کہ خدا بر سر اوشاں غضب فرود آورد بسبب آنکہ

اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترا کہ انہوں نے

بالمسيح عيسى ابن مريم وكفّروه وآذوه

مسیح ابن مریم را کفر کردند و رنجانیدند و

مسیح ابن مریم کا کفر کیا

وحقّروه وأسروه وأرادوا أن يصلبوه ليحسب

ہیچ داشتند و گرفتار ساختند و خواستند کہ بردارش کشند بجہت آنکہ

اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ

النّاس أنه أشقى الناس والملعون، ففكّروا

مردم او را ملعون و بدبخت بہ پندارند۔ باید کہ

لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ

فی أُمّ الکتاب حقّ الفکر ..لِمَ حذّرکم اللّٰہ
در ام الکتاب نیکو اندیشہ بفرمائید کہ چرا خدا شمارا بترسانید ازیں کہ
ام الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ

أن تکونوا المغضوبَ علیھم، ما لکم لا
مغضوب علیہم بگردید۔
تم مغضوب علیہم ہو جاؤ۔

تفکّرون؟ فاعلموا أن السرّ فیہ أنّ اللّٰہ کان
بدانید کہ دریں ایں راز بودہ است کہ خدا مے دانست کہ
جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ

یعلم أنہ سوف یبعث فیکم المسیح الثانی کأنہ
مسیح ثانی درمیان شما پیدا شود و گویا او ہماں باشد
مسیح ثانی تم میں پیدا ہو گا اور گویا وہ وہی ہو گا

ھو، وکان یعلم أن حزبًا منکم یکفّرونہ
و نیز خدا مے دانست کہ گروہے از شما وے را بکفر و کذب نسبت خواہند داد
اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا

ویکذّبونہ ویحقّرونہ ویشتمونہ ویریدون أن ﴿۱۲۲﴾
ویرا دشنام دہند و حقیر بدارند و ارادہ قتل او کنند
اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے

یقتلوہ ویلعنونہ، فعلّمکم ھذا الدعاء رُحمًا علیکم
و بروئے لعنت کنند پس از کمال رحم و برائے
اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس

وإشارةً إلى نبأٍ قدَّره، فقد جاء كم مسيحكم

اشارت بسوئے خبرے کہ مقدر بود ایں دعا شمارا تعلیم کرد۔ بنا براں مسیح شما پیش شما

خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔

فإن لم تنتهوا فسوف تُسألون .وثبت

بیامد اکنوں اگر از تعدی دست باز نہ داشتید البتہ ماخوذ خواہید شد و ازیں مقام

اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے اور اس مقام سے

من هذا المقام أن المراد من المغضوب عليهم

ثابت شد کہ مراد از مغضوب علیہم

ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم

عند اللّه العلّام☆ هم اليهود الذين فرّطوا

نزد خدا آں یہود ہستند کہ در

سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے

☆ الحاشیہ

ان لفظ المغضوب عليهم قد حذىٰ لفظ الضالين.اعنى وقع ذالك

بہ تحقیق لفظ مغضوب علیہم بالمقابل لفظ ضالین است۔ یعنی آں لفظ بمقابلہ

لفظ مغضوب علیہم ضالین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے

بحذاء هذا كما لا يخفٰى على المبصرين. فثبت بالقطع و اليقين

ایں لفظ افتادہ چنانچہ بربینندگان پوشیدہ نیست۔ پس بقطع و یقین ثابت شد کہ

مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ

ان مغضوب☆ عليهم هم الذين فرّطوا فى امر عيسىٰ. بالتكفير

مغضوب علیہم آں یہود اند کہ در امر عیسیٰ تفریط کردند و کافر گفتند

مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا

☆ درست لفظ "المغضوب" ہے کاتب سے سہوًا " ال " رہ گیا ہے (ناشر)

فی أمر عیسٰی رسول اللّٰہ الرحمٰن، وکفّروہ

امر عیسٰی بیداد و ستمگری ورزیدند واو را کافر گفتند

عیسٰی کے معاملہ میں نا انصافی کی اور اس کو کافر کہا اور

وآذَوہ ولُعنوا علی لسانہ فی القرآن، وکذالک

آزار رسانیدند و در قرآن بر زبان او لعنت کردہ شدند۔ و ہمچنیں آنکہ

اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح

مَن شابَھَھم منکم بتکفیر مسیح آخر الزمان

از میان شما بسبب تکفیر مسیح آخر الزمان و

تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزمان کی تکفیر اور

وتکذیبہ وإیذائہ بالّلسان، والتمنّی لقتلہ ﴿۱۲۳﴾

تکذیب و ایذاء وے بازبان و آرزوئے قتل وے مشابہ بآں یہود

زبان سے اس کی تکذیب اور ایذاء اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے

ولو بالبھتان، کما أنتم تفعلون. والمراد من

گردیدند۔ و مراد از

ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور

بقیۃ الحاشیۃ

والایذاء والتوھین. کما ان الضالین ھم الذین اَفرطوا فی

و ایذا دادند و اہانت نمودند۔ چنانکہ ضالین آں گروہ اند کہ در امر عیسٰی افراط کردند

اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عیسٰی کے

امرہٖ باتخاذہٖ ربّ العالمین. منہ

و او را خدائے عالمیان اعتقاد کردند۔ منہ

بارے میں افراط کیا اوران کو خدا قرار دے دیا۔ منہ

قوله الضَّالِّينَ النصارى الذين أفرطوا فى أمر

ضالین نصاریٰ ہستند کہ دربارہ عیسیٰ از حد

ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں

عيسىٰ وأطرَء وه وقالوا إن الله هو المسيح وهو

دور گذشتند و گفتند کہ خدا ہماں مسیح است و

حد سے گذر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے

ثالث ثلاثة يعنى الثالث الذى يوجد فيه الثلاثة

او ثالث ثلاثہ یعنی آں سوم است کہ آں ہر سہ در وجود وے

اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں

كما هم يعتقدون. والمراد من قوله: أَنْعَمْتَ

موجود ہستند و مراد از

اور

عَلَيْهِمْ هم النبيون والأخيار الآخرون من بنى

انعمت علیہم آں انبیا و برگزیدگاں آخری

انعمت علیہم سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے

إسرائيل الذين صدّقوا المسيح وما فرّطوا فى

از بنی اسرائیل ہستند کہ تصدیق مسیح کردند و

مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور

أمره وما أفرطوا بأقاويل، وكذالك

دربارہ او تقصیرے نہ نمودند و باگفتار ہا در حق آں مسیح افراط نہ کردند۔ و ہم چنیں

اس کے بارہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح

المرادعیسَی المسیحُ الذی خُتِمَتْ علیه تلک
مراد از لفظ انعمت علیہم عیسٰی مسیح است کہ بروے آں سلسلہ بانجام
مراد لفظ انعمت علیہم سے عیسٰی مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ

السلسلة و انتقلت النّبوّة، وسُدَّ به مجری الفیض ﴿۱۲۴﴾
رسید و از وجود او چشمہ فیض بند شد
ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا

کأنه العَرِمة، و کأنه لهذا الانتقال العلَمُ و العلامة
چنانکہ گویا وجود او برائے ایں انتقال
گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے

أو الحشر و القیامة، کما أنتم تعلمون .
یک نشانے یا حشرے و قیامتے بود
ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا

و کذالک المراد من أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فی هذه
و ہمچنیں مراد از انعمت علیہم
اور اسی طرح انعمت علیہم سے

الآیة هو سلسلة أبدال هذه الاُمّة الّذین
سلسلہ ابدالانِ ایں امت است
اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے

صدّقوا مسیح آخر الزمان، و آمنوا به
کہ تصدیق مسیح آخرزمان کردند و بصدق دل
جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے

وقبِلوه بصدق الطويّة والجَنان ..أعنى المسيحَ
او را پذیرفتند یعنی آں مسیح را
اس کو قبول کیا یعنی اس مسیح کو

الذى خُتِمَتْ عليه هذه السلسلة، وهو المقصود
کہ بروے ایں سلسلہ ختم شد۔ و ہماں مقصود
جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور انعمت علیہم سے وہی مقصود اعظم

الأعظم من قوله أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كما تقتضى المقابلة
اعظم از انعمت علیہم ہست چہ کہ مقابلہ اقتضائے ہمیں معنٰی
ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے

ولا ينكره المتدبّرون. فإنّه إذا عُلِمَ بالقطع واليقين
مے کند۔ و تدبر کنندہ نمے تواند کہ انکار بر ایں معنٰی کند
اور تدبر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

والتصريح والتعيين أن المغضوبَ عليهم هم ﴿۱۲۵﴾
مغضوب علیہم
مغضوب علیہم

اليهود الذين كفّروا المسيح وحسبوه من الملعونين
ہماں یہود ہستند کہ مسیح را بکفر نسبت دادند و ملعونش
وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو

كما يدل عليه قرينة قوله الضَّالِّينَ
پنداشتند چنانچہ قرینہ قول الضالین بر ایں دلالت مے کند
ملعون جانا جیسا کہ الضالین کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔

فلا يستقيم الترتيب ولا يحسُن نظام كلام
بنا براں ترتیب راست نمے آید و نظام کلام قرآنی درست
اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام

الرحمٰن إلا بأن يُعنٰى من أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ مسيحَ
نمے گردد بجز اینکہ از انعمت علیھم مسیح آخر الزمان مراد
درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انعمت علیھم سے آخر زمانہ کا مسیح مراد

آخر الزمان، فإن رعاية المقابلة مِن سُنن القرآن
گرفتہ شود زیرا کہ از عادت قرآن است کہ رعایت مقابلہ را نگاہ مے دارد
لیا جائے کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابلہ کی رعایت رکھتا ہے

ومن أهمّ أمور البلاغة وحسن البيان، ولا ينكره
و نیز رعایت مقابلہ از بزرگترین امور بلاغت و حسن بیان مے باشد و
اور مقابلہ کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور

إلا الجاهلون. فظهر من هذا المقام بالظهور
بغیر از جاہلے ہیچ کس انکار بریں معنی نمے کند ازیں مقام نیکو آشکار شد
جاہل کے سوا کوئی اس معنے سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح معلوم ہوا

البيّن التامّ أنه مَن قرأ هذا الدعاء في
کہ ہر کہ در نماز یا بیرون از نماز
کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس

صلاته أو خارجَ الصلاة فقد سأل ربّه أن ﴿۱۲۶﴾
ایں دعا را بخواند او البتہ از پروردگار سوال مے کند کہ
دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ

يُدخِلہ فی جماعة المسيح الذی يكفّره قومه
او را در جماعت آں مسیح داخل بفرماید کہ قوم وے را کافر گویند و
اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور

ويكذّبونه ويفسّقونه ويحسبونه شر المخلوقات
تکذیب و تفسیق او بکنند و از بدترین مخلوقاتش بشمارند
اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی

ويسمّونه دجّالًا وملحدًا ضالًّا كما سَمَّى عيسى
و دجال و ملحد و گمراہ او را نام بگذارند ہمچنانکہ یہود
اور اس کا نام دجال اور ملحد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے

اليهودُ الملعونَ. وإذا تَقرّرَ هٰذا فبَيِّنوا مَن قام
ملعون عیسیٰ را نام گذاشتند۔ اکنوں بگوئید کہ آں کیست کہ بجز من
عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔ اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو

فيكم من دونی يدّعی أنه هو المسيح الموعود
دعوی بودن مسیح موعود می کند و
مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور

وأنتم كفّرتموه وخاطبتموه بهذه الأسماء
شما او را کافر گفتید و بایں نامہا او را خطاب کردید و
تم نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور

وجرحتموه بسهام الإفتاء؟ أتكذّبون النبأ الّذی
با تیرہائے فتویٰ دادن اے زبان درازاں او را زخم رسانیدید۔ آیا چہ شما تکذیب آں پیشگوئی می کنید
فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے

أتــمــمتـمــو ه بألسنكم أيها السالقون؟ ألا تأخذ كم

کہ خود با زبان ہائے خود وے را با تمام رسانیدہاید آیا شرم دامن شما را

پورا کیا جھٹلاتے ہو۔ کیا تم کو

الحياء أنكم تدعون ربكم فى الفاتحة أن يدخلكم

نمے گیرد کہ در فاتحہ از خدا می خواہید کہ شما را در

شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت

فى جـمـاعتـى ثـم تـعـرضون؟ وكنتم تقولون لا ﴿۱۲۷﴾

جماعت من داخل بفرماید باز رو ے گردانید و شما ے گفتید کہ بغیر

میں داخل فرماوے پھر منہ پھیرتے ہو۔ اور تم کہتے تھے کہ بغیر

صــلاة إلا بالفاتحة فلا تكونوا أوّلَ كافر بها أيها

فاتحہ ہیچ نماز درست نیست اکنوں اے موحداں خود شما اول کافر بآں مشوید

فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحّدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو

الموحّدون. والعجب منكم كل العجب أنكم تقرء ون

حیلے عجیب است کہ ایں دعا را

بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت

هـذا الـدعـاء فى السبع المثانى مع فهم الـمعانى فى

در فاتحہ پنجوقت ے خوانید و معنے اش ے فہمید

اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنے بھی سمجھتے ہو

أوقــاتـكـم الـخـمسة ثـم تـنسـونـه وتعرضون. و

باز فراموش ے کنید و اعراض ے نمائید۔

پھر بھولتے ہو اور مونہہ پھیر لیتے ہو۔

ما ھٰذا إلّا شقاوۃ توجب غضب الربّ لما ھی

ایں تیرہ بختی غضب خداوندی را پیدا مے کند چہ کہ ایں

اس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ

إعراض عما تؤمرون. وما أسألکم علی ما جئتکم

از امر الٰہی رو گردانیدن است من بر آنچہ پیش شما آوردہ ام

خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ میں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں

بہ من أجر ولا أقول أن انبذوا مالًا من أیدیکم

مزدے از شما نمے خواہم و نہ مے گویم کہ مال از دست خود بر زمیں بیفگنید

کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو

فآخذُہ، بل أوتیکم مالًا فھل أنتم تأخذون؟ أیھا

و من وے را بردارم بلکہ من خود شما را مال مے دہم آیا مے گیرید

اور میں اسے اٹھالوں۔ بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں کیا لیتے ہو؟

الفقراء ما بقی فی أیدیکم شیءٌ من ﴿۱۲۸﴾

اے تنگ دستاں! چیزے از دنیا و آخرت در دست شما

اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس

الدنیا والآخرۃ، فلا تظلموا أنفسکم وأنتم تعلمون.

نماندہ پس بر جان خود دانستہ ظلم مکنید

کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور

وإن کنتم فی شکّ من أمری فامتحنونی کیف

و اگر دربارۂ من شکے دارید پس بہر طوریکہ بخواہید

اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو

شئتم ولا تنسَوا سنن اللّٰہ فی قوم یُرسَلون .

مرا بیازمائید و سنت ہائے خداوندی را کہ در حق مرسلان جاری بودہ است فراموش مکنید

آزما لو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔

واعلموا أنکم خرجتم علی قدم بنی إسرائیل،

نیکو بدانید کہ شما گام بر گام بنی اسرائیل زدہ اید

اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے

فلا تنسَوا ما مَسَّھم إن کنتم تعقلون .فإنّ اللّٰہ

پس اگر دانشمند ہستید آں عذاب و عقاب را فراموش مکنید کہ باوشاں رسید۔

پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو ان کو پہنچی ۔ جیسا کہ

قد غضب علی الیھود مرّتین ما غضب کمثلھا

چنانچہ معلوم است کہ حق تعالیٰ دو بار بر یہود غضبناک شد کہ مانند آں گاہے

جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے

من قبل ولا من بعد، وسمّاھم المغضوب علیھم

در پیش و از پس غضبناک نہ شدہ بود و اوشاں را مغضوب علیہم

ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مغضوب علیہم

ولعنھم مرّۃ علی لسان داوٗد و ثانیۃ علی لسان

گفت و یکبار بر زبان داؤد و بار دوم

نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ

عیسٰی، فتلک الغضب الأشد انحصرت ﴿۱۲۹﴾

بر زبان عیسیٰ بر ایشاں لعنت کرد پس آں غضب شدید در دوبار

عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں

فی المرّتین کما لا یخفی علی الذین یتدبّرون،

منحصر شد چنانچہ بر تدبر کنندگان پوشیدہ نیست

منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

وقال اللّٰه: وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

حق تعالیٰ مے فرماید کہ ما در کتاب با بنی اسرائیل گفتیم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا

فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا[1] فهل أنتم

کہ شما دو بار در زمین فساد خواہید کرد و از حد بیرون خواہید رفت۔

کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔

تتذكّرون؟ وكان المفسدة الآخرة الموجبة

آیا ایں را یاد مے دارید و آں فساد آخرین کہ

کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو

لغضب الربّ تكفيرَ المسيح وإرادة صلبه كما

موجب غضب پروردگار گردید تکفیر مسیح و ارادۂ

خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو

أُشير فی اللعنتين المذكورتين واتّفق عليه

مصلوب کردنش بود چنانچہ دراں دو لعنت مذکورہ اشارت رفتہ است

سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔

صحفُ اللّٰه والمؤرّخون. فالذين

و نوشتہائے خدا و مؤرخاں براں متفق اند۔ پس آناں کہ

اور خدا کی اور مورخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو

[1] بنی اسرائیل:۵

سمّاهم اللّٰه المغضوب عليهم فی الفاتحة هم
در فاتحہ خدا اوشاں را مغضوب علیہم گفتہ ہماں
خدا نے فاتحہ میں مغضوب علیہم کہا ہے وہی

الیهود الذين كذّبوا المسّيح وأرادوا أن يصلبوه ﴿۱۳۰﴾
یہود ہستند کہ تکذیب مسیح کردند و خواستند کہ او را
یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے

ويعلمه العالمون . وإنّ لفظ: الضَّالِّينَ الذی وقع
بر دار بکشند۔ و لفظ ضالین
سولی دیں۔ اور ضالین کا لفظ

بعد ”الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ“ قرينة قطعية على هذا
کہ با مغضوب علیہم واقع شدہ بر ایں معنٰی قرینہ یقینیہ
جو مغضوب علیہم کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی

المعنى ولا يرتاب فيه إلا الجاهلون . فإن
مے باشد کہ غیر از جاہلے دراں شک نمے کند چہ کہ
قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ

الضّالين قومٌ أفرطوا فی أمر عيسٰى، فثبت من
ضالین آں کساں ہستند کہ دربارہ عیسٰی افراط کردند ازیں جا
ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسٰی کے بارہ میں افراط کیا۔ یہاں سے

هذا أن المغضوب عليهم قوم فرّطوا
ثابت شد کہ مغضوب علیہم آں کساں ہستند کہ دربارہ وے
ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت

فی أمره، وهذان اسمان متقابلان أيّها الناظرون.

تفریط کردند و ایں دو نام مقابل یکدگر واقع شدہ اند

تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔

ثم خوّفكم الله أن تكونوا كمثلهم فيحلّ الغضب

باز خدا شمارا بترسانید ازیں کہ مثل ایشاں بشوید و در نتیجہ ہمچناں غضب بر شما

پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب

عليكم كما حلّ على أعداء المسيح ومسّهم لعنتُه

فرود آید کہ بردشمنان مسیح فرود آمد و آں لعنت

تم پر اترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت

المذكورة في القرآن، وفي هذه تنبيه لكم أيها ﴿۱۳۱﴾

وے لازم حال شاں شد کہ در قرآن مذکور است۔ و دریں بیان اے منکران

ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے اور اے منکرو اس بیان میں

المنكرون. وما ألزمَكم الله قراءةَ الفاتحة في

برائے شما آگاہی خوب است۔ و غرض خداوندی از لازم گردانیدن فاتحہ

تمہارے لئے تنبیہ ہے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے

كل ركعة إلا لهذا الغرض أيها العاقلون. فلا

در ہر رکعت ہمیں بودہ است

خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔

تُلقوا معاذيركم، وقد تمّت حُجّة الله عليكم

اکنوں بہانہ مے انگیزید وحجۃ اللہ بر شما تمام شدہ۔

اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی

فـأين تـفـرّون؟ ومـا كـفَر اليهود بـالمسيح إلا

و راہ گریز بر شما بند گردیدہ۔ یہود کفر با مسیح بایں گمان کردند

اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان

لِزعـمهـم أنـه خـالفَ عـقيـدتهـم وما جاء كَمَا كانوا

کہ او خلاف عقیدہ ہائے اوشاں کرد و بہ آں طریق نیامد کہ

سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا

يترقّبون، ولِزعمهم أنه ليس من بنى إسرائيل وخانتْ

او شاں امید و انتظار مے داشتند و نیز بہ ایں گمان کہ او از بنی اسرائیل نیست

کہ ان کو امید اور انتظار تھا اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں

أُمُّـه فغضِب اللّه عليهم فهلك القوم المفسدون.

و مادرش خیانت کردہ ازیں سبب خدا بر ایشاں خشمناک شد پس آں تبہ کاران ہلاک

اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک

فـاذكـروا الـفـاتـحة التى تـقـرء ونها فى كل ركعة

گردیدند اکنوں آں فاتحہ را کہ در ہر رکعت

ہو گئی اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو

وليسـت الـصـلاة إلّا بالفاتحة، فاحملوا ما حُمّلتم ﴿۱۳۲﴾

مے خوانید یاد بکنید و ہیچ نماز غیر از فاتحہ راست نمی آید پس بر دوش خود

یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ

فيهـا ولا تـكـونـوا كـالـذيـن يقولون ولا يفعلون.

بردارید آنچہ خدا در فاتحہ بر شما بار کرد و مانند آناں مشوید کہ مے گویند و نمی کنند

جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے

ولا تقرَبوا الفاتحةَ وأنتم لا تعرفونها، ولا تقرَبوها

و نزدیک فاتحہ نروید چوں آنرا نمے شناسید و ہرگز نزدیک آں
اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ

وأنتم لا تعتقدون. أحسِبتم قراءةَ الفاتحة وفى

نگردید چوں براں اعتقاد نمے دارید آیا خواندن فاتحہ را
جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں کیا تم فاتحہ کا پڑھنا

كل ركعةٍ تلاوتَها كعَملكُمْ بِهَا، ساء ما تزعمون.

در ہر رکعت ہمیں طور گمان مے کنید چناں کہ براں عمل کنید ایں گماں شما خیلی بداست
اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت

ولستم على شيءٍ منها وما آمنتم بحرف من

در حقیقت شمارا ہیچ تعلق بافاتحہ نیست و با حرفے از حروفش ایمان نیاوردہ اید
برا ہے حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لاتے

حروفها حتّى تؤمنوا بالمسيح الذى بُعث بينكم

تا آنکہ برآں مسیح ایمان آورید کہ
جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو

منكم، وشهدتْ سورة النور عليه فهل

درمیان شما و از میان شما پیدا شدہ و سورہ نور بر صدق وے گواہی دادہ آیا
تم میں سے اور تمہارے بیچ میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا

أنتم تؤمنون. وإن لم تؤمنوا بها ولم تعملوا

ایمان مے آرید و اگر بر فاتحہ ایمان نمے آرید و نہ بروعمل مے کنید
ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اس پر عمل کرو گے

فیحلّ علیکم غضب اللّٰہ کما حلّ من قبلکم

پس غضب خدا ہمچناں شما را فرا گیرد کہ یہود را فرا گرفت

تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا

علی الیھود . واتّقوا اللّٰہ الذی إن عصیتم ینزِع ﴿۱۳۳﴾

و از خدائے بترسید کہ بر عصیان

اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر

الدین والدولة منکم ویؤتیھما قوما یطیعون .

دین و دولت را از دست شما بیرون کشد و فرمان پذیراں را عطا بفرماید

دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے

وتعرفون ما فُعِلَ بالیھود بعد المسیح ولا

و شما مے دانید آنچہ خدا بعد مسیح با یہود کرد و در

اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور

تُعجِزہ المجرمون . واللّٰہُ غنیّ عن العالمین إن

ہیچ ہنگام مجرمان او را نمے توانند کہ عاجز بکنند و خدا از مردمان بے نیاز است اگر

کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر

کانوا لا ینتھون . وما قلتُہ من عند نفسی بل قالہ

از بے فرمانی دست باز ندارند۔ من ایں ہمہ از پیش نفس خود نگفتہ ام بلکہ

باز نہ آئیں میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ

اللّٰہ ربکم، أما قرأتم: فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ[۱]

پروردگار شما گفتہ است۔ آیا نخواندہ اید اکنوں خدا مے بیند کہ چگونہ عمل مے کنید

تمہارے پروردگار نے کہا ہے کیا تم نے نہیں پڑھا۔ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو

۱؎ الاعراف:۱۳۰

وَ ”اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

و چوں خدا چیزے را مے خواہد امر او بجز ایں نمے باشد کہ او را مے گوید بشو
اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ“[1] اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا

و مے شود خدا حالت ہیچ قومے را تغییر نمے کند تا آنکہ ایشاں حالت خود را
تو وہ جا تی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو

مَا بِاَنْفُسِهِمْ[2] فقد غيّرتم فسوف تعلمون .

تغییر بکنند اکنوں آگاہ باشید کہ شما حالات خود را تغییر کردہ اید قریب است کہ
نہ بدلے اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم

وتقولون إنّا نحن المسلمون، والله يعلم ما

عاقبت وے را بدانید۔ و مے گوئید کہ ما مسلمان ہستیم و خدا مے داند آنچہ
اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ

تعملون أيها المتصلّفون .ألم يأنِ أن تخشع ﴿۱۳۴﴾

مے کنید اے لاف زنان! آیا وقت آں نیامد کہ دل ہائے شما
کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے

قلوبكم وتخافوا وعيدَ اللّٰه وقد رأيتم

فروتنی بگزینند واز وعید خدا بترسید حالانکہ شما
دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے

أيّاما كأيّام اليهود أفلا تبصرون؟ توبوا توبوا

روزہا مانند روزہائے یہود دیدید آیا بینا نیستید۔ توبہ بکنید توبہ بکنید
جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو توبہ کرو

[1] یٰسٓ: ۸۳ [2] الرعد :۱۲

قبل أن تهلكوا ولا تغضَبوا على داعى اللّه ولا

پیش ازانکہ ہلاک بشوید و بر داعی خدا خشمناک مشوید و با

اس سے پہلے کے ہلاک ہو جاؤ۔ اور خدا کی طرف بلانے والے پر غصے مت ہو اور

تحاربوا ربّكم أتقدرون أن تردّوا ما أراد اللّه؟

پروردگار خود جنگ پیش مگیرید۔ آیا مے توانید کہ ارادۂ خدا را رد بکنید

اپنے رب سے مت لڑو کیا تم خدا کے ارادہ کو رد کر سکتے ہو؟

ونعلم أنكم لا تقدرون .فاتّقوا اللّه ولا تنسَوا

ماخوب میدانیم کہ شما نمے توانید پس از وے بترسید و مرگ را

ہم خوب جانتے ہیں کہ تم نہیں کر سکتے۔ پس اس سے ڈرو اور موت کو

المَنون .وإنّ وعد اللّه حق، فاخشوا عواصف

یاد بکنید البتہ وعدۂ خدا حق است پس از تند بادہائے تباہی

یاد کرو۔ خدا کا وعدہ بے شک حق ہے پس تباہی کی آندھیوں سے خوف کرو۔

أيها المتّقون .وإنه مالكٌ يؤتى المُلك من

خوف بکنید او مالک است ہر کرا خواہد ملک بدہد

وہ مالک ہے جس کو چاہے ملک دے

يشاء ، وينزِع المُلك ممّن يشاء ، ألا تنظرون

واز دست ہر کہ خواہد باز بکشد آیا قول خدا را

اور جس سے چاہے چھین لے کیا خدا تعالیٰ کے قول کو

إلى قول اللّه "فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ"[1] فقد ﴿۱۳۵﴾

نگاہ نمے کنید او کارہائے شما را خوب مے بیند

نہیں دیکھتے وہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

[1] الاعراف: ۱۳۰

قیل لکم ما قیل للیھود وأنتم تعلمون مآل

و بہ شما ہموں طور گفتہ شد کہ بہ یہود گفتہ شدہ بود و شما انجام کار ایشاں را

اور تمہیں وہی کہا گیا جو یہود کو کہا گیا تھا اور تم ان کا انجام

أمرھم ولا تجھلون .اتقوا اتقوا، واترکوا التکبّر

خوب مے دانید بترسید بترسید و تکبر را

بخوبی جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ ڈرو ڈرو اور تکبر کو

واخشعوا، وادفعوا الرُّجْزَ وتَطھّروا، وارحموا

بگذارید و فروتنی بگزینید و پلیدی و ناپاکی را از خود دور بکنید و پاک بشوید و

چھوڑ دو اور عاجزی اختیار کرو اور پلیدی اور ناپاکی کو اپنے آپ سے دور کرو اور پاک ہو جاؤ

ذراریکم ولا تظلموا، واتّقوا اللّٰہ الذی إلیہ

بر اولاد خود رحم آرید و ستم نکنید و از خدا بترسید کہ انجام کار

اور اپنی اولاد پر رحم کرو اور ظلم نہ کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ آخر

تُصرَفون. لااسمَ علی السماء إلا اسم المنقطعین،

باو رجوع خواہد بود در دفتر آسمان غیر از نام منقطعان

اس کے پاس جانا ہے آسمان کے دفتر میں ان کا نام لکھا جاتا ہے جو خالص خدا کے

فجاھِدوا أن تُکْتَب أسماء کم فی السماء ، ولا

نوشتہ نمے شود پس کوشش کنید کہ نام ہائے شما بر لوح آسمان ثبت گردد

ہو گئے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان کے لوح پر لکھا جائے

تفرحوا بقشر الإسلام أیھا المسلمون.

و بر پوست اسلام ناز مکنید اے مسلمانان

اور اے مسلمانو! اسلام کے چھلکے پر ناز مت کرو۔

قد اقتربت أيّام اللّه، وإنه يذهب بالفاسقين

ایام روزہائے خدا قریب رسیدہ و نزدیک است کہ اوکاروبار فاسقاں را سرد کند کہ

خدا کے دن قریب آ گئے ہیں اور قریب ہے کہ وہ ان فاسقوں کی رونق بازار سرد کر دے جو تم میں سے

منكم، ويأتي بقوم يحبّهم ويحبونه ..يذكرون

از شما سر بر آوردہ اند و قومے را بر روئے کار بیارد کہ او ایشاں را دوست دارد

ہیں۔اور ایسی قوم پیدا کرے کہ وہ ان سے محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں۔وہ اسے یاد کریں اور وہ

اللّه ويذكرهم، ويُتمّ عليهم كل ما وعدكم من ﴿۱۳۶﴾

و ایشاں وے را دوست دارند ایشان وے را یاد کنند واو ایشاں را یا دکند۔ وہمگی وعدہ ہائے نعمت کہ

ان کو یاد کرے اور نعمت کے سارے وعدے جو اس نے تم سے کئے ہیں ان کے حق میں پورا کرے

النعم، ولا تضرّونه شيئا، فما لكم لا تتقون؟

کردہ است درحق ایشاں با تمام رساند و شما ہیچ ضررے باو نتوانید رسانید پس چرا نے ترسید

اور تم اسے کچھ ضرور نہیں پہنچا سکتے پس کیوں نہیں ڈرتے۔

إن مثل نبيّنا عند اللّه كمثل موسٰى، وإن موسٰى

البتہ مثل نبی ما نزد خدا مثل موسیٰ است و شما مے دانید کہ

خدا کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور تم جانتے ہو کہ موسیٰ

وعد قومًا، وأتمّه لقوم آخرين، وأهلکَ اللّه

موسیٰ با قومے وعدہ کرد ولے آں وعدہ را در حق قوم دیگر با تمام رسانید و خدا

نے ایک قوم کے ساتھ وعدہ کیا لیکن اس وعدہ کو دوسری قوم کے حق میں پورا کیا اور خدا نے

آباء هم في الفلاة لِما كانوا قومًا عاصين.

پدران ایشاں را در دشت نابود کرد زیرا کہ نا فرمان بودند

ان کے باپوں کو میدان میں ہلاک کیا کیونکہ نافرمان قوم تھی۔

وکذٰلک یفعل بکم أیها المعتدون، ویرحمکم
نزدیک است کہ خدا ہمیں معاملہ باشما بکند اے از حد گذرندگاں۔ واے صالحان! بر شما رحم
اور خدا یہی معاملہ تمہارے ساتھ کرے گا اے حد سے بڑھ جانے والو۔ اور اے پرہیزگارو

أیها الصالحون .فاصلِحوا ذات بینکم وأصلحوا
آورد۔ اکنوں باید کہ براستی و آشتی میل آرید و درست بکنید آں چیز را
تم پر رحم کرے گا اب چاہیے کہ سچائی اور صلح اختیار کرو اور اس چیز کو درست کرو

ما أفسدتم، ولا تقعدوا مع الذین یستکبرون .
کہ تباہ کردہ اید و با گردن کشاں ہم نشینی مکنید
جسے تم نے تباہ کر دیا ہے اور مغروروں کے ساتھ نہ بیٹھو

أتُعجِزون ربّ السماء ببطشکم أو تخدعونه
آیا ممکن است کہ با زور و قوت خود پروردگار آسمان رامانده بکنید یا مے توانید
کیا ممکن ہے کہ اپنے زور اور قوت کے ساتھ آسمان کے ربّ کو تھکا دو

بخدیعتکم؟ کلّا بل إنکم علٰی أنفسکم تظلمون. ﴿۱۳۷﴾
کہ او را بفریبید۔ ہرگز ممکن نیست بلکہ ستم بر جان خود مے کنید
بلکہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہو۔

ولا أقول لکم عندی علم أو قوة .سبحان اللّٰه!
من نہ مے گویم کہ در دست من علم و قوت است۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ من
میں نہیں کہتا کہ میرے ہاتھ میں علم اور قوت ہے۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ میں

ما أنا إلا عبدٌ ضعیف، وأنطقنی الذی یُنطِق
بندۂ ناتوان ہستم و مرا ہماں خدا گویا ساخت
ایک عاجز بندہ ہوں اور مجھے اسی خدا نے گویائی دی

رسلَه، فما لكم لا تفهمون؟ اترُكوا الفاتحة،

کہ رسولان خود را گویائی بخشید۔ پس چرا نمے فہمید اکنوں یا فاتحہ را بگذارید

جس نے رسولوں کو گویائی عطا فرمائی۔ پس کیوں نہیں سمجھتے۔ اب یا تو فاتحہ کو چھوڑو

أو اعملوا بها حياءً من الله إن كنتم قومًا تتّقون .

یا شرم از خدا کردہ عمل بآں کنید اگر قومے

یا خدا سے شرم کر کے اس پر عمل کرو۔ اگر تم خدا سے ڈرنے والی

أتقرء ونها وهى لا تُجاوز حناجركم أيها المراء ون؟

خدا ترس ہستید۔ چیست کہ فاتحہ را مے خوانید و آں از گلوئے شما نمے گذرد

قوم ہو۔ کیا بات ہے کہ فاتحہ کو پڑھتے ہو اور وہ تمہارے گلے سے نیچے نہیں اترتی

وإن المغضوب عليهم هم اليهود

اے ریاکاراں و ثابت شدہ کہ مغضوب علیہم

اے ریاکارو! اور ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم

الذين حذّركم الله من مضاهاتهم، الذين فرّطوا

ہماں یہود ہستند کہ خدا شما را از مشابہ گردیدن باوشاں ترسانید آناں کہ

وہی یہود ہیں جن کی طرح ہونے سے خدا نے تم کو ڈرایا اور جنہوں نے

فى أمر عيسٰى، فاسألوا أهل الذكر إن كنتم

دربارہ عیسیٰ تفریط کردند پس اگر علم ندارید از اہل ذکر

عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی۔ پس اگر علم نہیں رکھتے تو علم والوں سے

لا تعلمون .أتنتظرون من دونى مسيحًا

پرسید۔ آیا بعد از من انتظار مسیح می کشید

پوچھو۔ کیا میرے سوا ایسے مسیح کا انتظار کرتے ہو

الّذی یُؤذَی کمثلی، فتکفّرونه وتکذّبونه وتشتمونه ﴿۱۳۸﴾
کہ مثل من آزار دادہ شود پس شما تکذیب و تکفیر وے بکنید و چوں من وے را
جو میری طرح ستایا جائے پھر تم اس کی تکذیب کرو اور اس کو کافر کہو اور میری طرح اس کو

کمثلی، وکدتم تقتلونه، وکفاکم هذا الوِزرُ الذی
دشنام بدہید و بخواہید کہ وے بکشید و ہمیں گناہ کہ بسبب تکفیر من
گالیاں دو اور چاہو کہ اس کو مار ڈالو اور یہی گناہ جو میری تکفیر کی وجہ سے

احتملتم بتکفیری، فلا تجسّسوا مسیحًا آخر
طوق گردن شما شدہ برائے شما کافی است۔ اکنوں جستجوئے مسیح دیگر برائے
تمہارے گلے کا ہار ہو گیا ہے تمہارے لئے کافی ہے اب دوسرے کو نہ ڈھونڈو

لتُکفِّروه، أتستطیعون أن تحملوا الوِزْرَین أیها
کافر گردانیدن نکنید آیا مے توانید کہ دو بار را بردارید
کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ دوہرا بوجھ اٹھاؤ

المعتدون؟ ولا بُدّ لکم أن تُکفّروا المسیح
و چارہ ازیں نیست کہ تکفیر مسیح صادق بکنید
اور اس سے چارہ نہیں کہ سچے مسیح کی تکفیر کرو

الصادق لیتمّ نبأ اللّٰه وقد کفّرتمونی وتمّ ما قُدّرَ
تا پیشگوئی خدا باتمام رسد و شما تکفیر من کردید و آنچہ مقدر برائے شما بود بظہور رسید
تا خدا کی پیشگوئی پوری ہو اور تم نے میری تکفیر کی اور جو کچھ تمہارے لئے مقدر تھا ظاہر ہو گیا

لکم، فلا تطلبوا تکفیرًا آخر إن کنتم تعقلون. و
اکنوں تکفیر شخصے دیگر طلب نہ کنید
اب اگر عقلمند ہو تو دوسرے شخص کی تکفیر طلب نہ کرو۔

تـفـصيل الـمـقـام أن الـلّٰه قد أخبر عن بعض اليهود
تفصیل ایں مقام ایں طور است کہ حق تعالیٰ در سورۃ فاتحہ از بعضے یہود خبر مے دہد
اس مقام کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ان بعض یہودیوں کی نسبت اطلاع

فی السورة الـفـاتحة. إنهم كانوا محلّ غضب
کہ در زمان عیسیٰ بن صدیقہ
دیتا ہے جن پر عیسیٰ بن صدیقہ کے زمانہ میں

الـلّٰـه فی زمن عيسى ابنِ الصدّيقة، فإنّهم كفّروه ﴿۱۳۹﴾
غضب خدا بر ایشاں نازل شد زیرا اوشاں اورا کافر گفتند
خدا کا غضب ان پر نازل ہوا کیونکہ انہوں نے اس کو کافر کہا

وآذوه وأثـاروا لـه كـل نـوع الفتنة، ثم أشار إلٰى
و آزار رسانیدند و ہر گونہ فتنہ برپا کردند باز حق تعالیٰ اشارت
اور ستایا اور ہر طرح کا فتنہ اٹھایا پھر خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے

أن طـائـفـة مـنـكـم كـمـثـلهم يكفّرون مسيحهم
مے فرماید کہ گروہے از شما مانند یہود تکفیر مسیح خواہند کرد
کہ تم میں سے ایک گروہ یہود کی طرح اپنے مسیح کی تکفیر کرے گا

ويـكـمّـلـون جميع أنحاء المشابهة، ويفعلون به
و ہر گونہ مشابہت باایشاں پیدا خواہند کرد و از دست او شاں ہمہ آں کارہا
اور ہر طرح کی مشابہت ان سے پیدا کر لیں گے اور ان کے ہاتھوں سے وہ سب کام

ما كانوا يفعلون .وأنتم تقرء ون آية الْمَغْضُوبِ
سر برزنند کہ از یہود ظاہر شدند و شما آیت مغضوب علیہم
ہوں گے جو یہود نے کئے اور تم مغضوب علیہم کی آیت

عَلَيْهِمْ، ثم لا تلتفتون. أعلّمكم الله هذه السورة
مے خوانید باز رو بآں نمے آرید آیا خدا ایں سورۃ را بے سود بشما
پڑھتے ہو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا نے یوں ہی یہ سورۃ تم کو

عبثًا كوضع الشيءِ في غير محلّه أو كتبها لتذكيرِ
تعلیم داد چنانکہ کسے چیزے را در غیر محلش مے نہد یا ایں سورۃ را بجہت آں نازل
سکھلائی جیسا کہ کوئی کسی چیز کو بے ٹھکانے رکھ دے۔ یا اس سورۃ کو اس لئے اتارا

جريمة ترتكبونها ما لكم لا تُمعِنون؟ وما غضِب
فرمود کہ شمارا آں گناہ یاد دہاند کہ از دست شما سر برزند چرا بغور نمے بینید و خدا براں یہود
کہ تم کو وہ گناہ یاد دلائے جو تمہارے ہاتھ سے ہوگا۔کیوں غور سے نہیں دیکھتے اور خدا

الله على تلك اليهود إلّا لما كفّروا رسوله عيسى
بسبب کفر عیسیٰ
ان یہودیوں پر عیسیٰ کو کافر کہنے کے سبب

وكذّبوه وشتموه وكادوا أن يقتلوه من الحسد ﴿۱۴۰﴾
و تکذیب و دشنام وے خشمناک شد و نیز بسبب آں کہ مے خواستند کہ از
اور اس کی تکذیب اور اس کو گالیاں دینے کے سبب غضبناک ہوا اور اس لئے بھی کہ وہ

والهوى، وقد كتب عليكم قدرُ الله أنكم تفعلون
ہوا و حسد او را بقتل رسانند و ہمچنیں تقدیر خداوندی در حق شما جاری شدہ
ہوا وحسد کے مارے چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں اسی طرح جاری

بمسيحكم كما فعل اليهود بمسيحهم،
کہ با مسیح خود ہماں خواہید کرد کہ یہود با مسیح خود کردند
ہوئی ہے کہ تم اپنے مسیح سے وہی کرو جو یہود نے اپنے مسیح سے کیا۔

وقد فعلتم بی كمثله، فهل بقی هوًی لكم يا حزبَ

اکنوں شما با من ہماں طور معاملہ کردید آیا اے گروہ دشمناں! آیا چیزے آرزو

اب تم نے اسی طرح میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے

العدا أن تُكفّروا وتكذّبوا وتؤذوا كمثلی نفسًا

وتمنا در دل شما باقی است کہ مے خواہید کہ بار دگر مثل من شخص دیگر را تکفیر وتفسیق بکنید و

دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو

أخرى؟ وقد شهدت ألسنكم وأقلامكم

آزار بدہید حالانکہ زبان ہائے شما و قلمہائے شما و فریب ہائے شما ہمگی گواہی

اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی

ومكائدكم أنكم أتممتم علیّ ما أُشيرَ إليه فی

مے دہند بر ایں کہ شما در حق من ہمہ آنرا باتمام رسانیدہ اید کہ در سورہ فاتحہ اشارت

دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کر لیا ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ ہے

سورة الفاتحة، فارحموا مسيحًا آخر وأَقِيلوه من

بآں رفتہ پس اے منتظراں بر مسیح دیگر رحم آرید

پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو

هذه العزّة أيها المنتظرون .أما شبعتم

و ازیں عزت و احترام وے را معاف بدارید آیا بایں قدر کہ بجا آوردید

اور اس عزت و احترام سے اس کو معاف رکھو کیا اتنے سے تمہارا پیٹ

بهذا القدر؟ أتريدون أن ينزل عيسى ابن مريم

ہنوز سیر نشدہ اید آیا مے خواہید کہ مسیح ابن مریم از آسمان

نہیں بھرا کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے

مِنَ السماء ثم تفعلوا به ما فعل اليهود به من قبل، ﴿۱۴۱﴾

نازل شود و با او ہماں بکنید کہ قبل ازیں یہود با وے کردند

نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا

ويجتمع عليه القارعتان والتكفيران والذلّتان،

و ازیں جہت بروے دو مصیبت و دو تکفیر

اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں

ويذوق اللعنة مرّتين، بل ثلاث مرات☆

و دو ذلت جمع بشوند۔ و دو لعنت بلکہ

اور دو ذلتیں جمع ہو جائیں اور دو لعنت بلکہ

ولن يجمع اللّه عليه اللّعان الثلاث

سہ لعنت را بچشد۔ و خدا بر سر وے ہرگز ایں سہ لعنت جمع نخواہد کرد۔

تین لعنت کا مزہ چکھے اور خدا اس پر ہرگز تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا

☆ الحاشیۃ

قد ثبت من مفهوم قوله تعالٰی غير المغضوب عليهم ان المسيح

از مفہوم آیت غیر المغضوب علیہم ثابت شدہ است کہ برائے مسیح موعود

الموعود قد قدّر له ان يلعنه الذين يقولون انا نحن المسلمون

مقدر است کہ فرقہ از مسلمانان برو لعنت کردہ

الذين غضب اللّه عليهم كما غضب على اليهود و هم لا يعلمون

مورد غضب الٰہی شوند

فان فرضنا ان المسيح الموعود هو المسيح الذى أُنزل عليه الانجيل

پس اگر ما فرض کنیم کہ مسیح موعود ہماں عیسٰی است کہ برو انجیل نازل شدہ بود

فعند ذالك تجتمع عليه لعنات ثلٰث. لعنة من اليهود و لعنة من

دریں صورت سہ لعنت برو جمع مے شوند۔ لعنتے از طرف یہود۔ و لعنتے

كمـا أنتم تزعمون .وقد لعنتم مسيحًا جاء كم
ہمچناں کہ گمان مے کنید وشما براں مسیح لعنت کردہ اید کہ از شما نزد شما
جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا

منكم، وأتممتم عليه ما كُتِبَ فی كتاب اللّٰه، فهو
آمد و پیشگوئی قرآن را برو باتمام رسانیدہ اید
اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کر دی جو سورۃ فاتحہ میں تھی

المسيح الموعود إن كنتم تتفكّرون .
پس ہماں مسیح موعود است اگر فکر کنید
پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

سيقولون إنا لا نحضُره إلّا تذلّلا وطاعةً فكيف
ایشاں خواہند گفت کہ ما بکمال فروتنی و فرمان پذیری پیش اوحاضر شویم
کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہو سکتا

نكفّره ونؤذيه وإنّا به مؤمنون. قُلْ هذا قدرٌ من اللّٰه
پس چگونہ ممکن است کہ او را کافر گوئیم و آزارش بدہیم در حالیکہ ما با اوایمان بیاوریم۔ بگو ایں
ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ

كُتِبَ على حزبٍ منكم فی الفاتحة،
تقدیر خداوندی است کہ در حق گروہے از شما در سورۃ فاتحہ نوشتہ شدہ
خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔

بقیۃ الحاشیۃ

النصارىٰ و لعنة من المسلمين الذين يكفرونه عند نزوله و يُكذّبون. فكانّ السرّ
ازطرف نصاریٰ ولعنتے ازطرف آں مسلماناں کہ تکذیب وتکفیر اوخواہند کرد۔ پس گویا در نازل کردن عیسیٰ علیہ السلام
فی انزال عیسٰی هو تكميل امر اللعن و ادخال المسلمين فی الذين يلعنون. منه
ہمیں رازے است کہ تا امر لعنت را مکمل کردہ شود و مسلمانان نیز دراں گروہ داخل شوند کہ برولعنت مے فرستند۔ منہ

وإنّ قدر اللّٰہ لا یبدَّل أیہا الجاہلون .ألا

و اے جاہلان تقدیر خداوندی ہرگز تبدیل نمی شود

اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔

تقرء ون الفاتحۃ وقد کنتم تصرّون علیہا

اے پیروان حدیث! آیا اکنوں فاتحہ را نمے خوانید و شما براں بسیار اصرار

اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کو نہیں پڑھتے اور تم تو اس پر بہت اصرار

أیہا المحدِّثون؟ الیوم عاداکم الفاتحۃ وأنتم ﴿۱۴۲﴾

مے کردید۔ امروز فاتحہ با شما عداوت مے کند و شما

کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم

عادیتموہا وصار التزامہا عذاب أنفسکم کأنہا

باوے میکنید و التزام آں بر جان شما عذاب شدید گردیدہ

اس سے کرتے ہو اور اس کا التزام تمہاری جان پر سخت عذاب ہو گیا ہے

جرعۃٌ غیر سائغ تبلَعونہا ولا تستطیعون .ولا

گوئی آں یک جرعہ ناگوار است کہ آں را از کام فرو بردن مے خواہید و نمی توانید

گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے

تتلون بعد ذالک ہذہ السورۃ إلا وأنتم تتألّمون.

و امید است کہ بعد ازیں بغیر ایں کہ دل را صدمہ رسد ایں سورۃ را نخواہید خواند

اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر درد و الم کے نہ پڑھو گے

ولا تتلون: غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ

و غیر المغضوب علیہم را نخواہید خواند

اور جب غیر المغضوب علیہم کا لفظ پڑھو گے

إلّا وتغضبون على أنفسكم وتتندّمون .

مگر آنکہ بر جان ہائے خود خشمناک خواہید شد و پشیمان خواہید شد و

تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور

وترونها عذابا شديدا في كل حين تقرء ون .

ہر وقتے کہ تلاوت آں خواہید کرد جان شما ازاں عذاب شدید محسوس خواہد کرد

جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔

فحينئذ تحترق قلوبكم بلظى الحسرة و

و دراں وقت دلہائے شما از آتش حسرت کباب گردد و

اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور

ربما تودّون لو كنتم تتركون.

بسا اوقات آرزو خواہید کرد کہ کاش کسے از ما سورۂ فاتحہ را نخواندے۔

اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

إنّ الذين يزعمون أن عيسى صعد إلى ﴿۱۴۳﴾

آناں کہ پندارند کہ عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان رفت

جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے

السماء ليس عندهم سلطان وإنْ هم إلّا يكذبون.

در دستِ شاں دلیلے نیست بلکہ ایشاں دروغ مے زنند

ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

أكتَبه اللّه فی القرآن فیتّبعونه، أو قاله الرسول

آیا ایں سخن را خدا در قرآن نوشتہ است کہ پیروی آں مے کنند یا موافق گفتہ رسول

کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی

فیقولونه كلّا بل هم یفتَرون. ولن تجد آیة

مے گویند ہرگز چناں نیست بلکہ از پیش خود مے تراشند درایں باب آیتے

ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں

فی هذا الباب، ولا حدیثا من نبیّنا المستطاب،

و حدیثے نمے یافتہ شود

کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی

ولا یقبَله العقل السلیم أیها العاقلون.

و نہ ایں امر را عقل سلیم قبول مے کند۔

اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور

وقالوا إن المسیح رُفع إلی السماء الثانیة

و گویند کہ مسیح بر آسمان دوم مرفوع شد و

کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور

وصُلب مقامَه رجل آخر، فانظر إلی كذبٍ

در جائے او شخص دیگر را بر دار کشیدند۔ ایں دروغ را بہ بیں

اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو

ینحِتون. أكانوا حاضرین عند هذه الواقعة

کہ تراشیدہ اند۔ آیا در وقت وقوع ایں واقعہ حاضر بودند؟

جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟

أو وجدوها فی الکتاب والسنّة، فلیُخرجوها ﴿۱۴۴﴾
یا آں را در کتاب و سنت دیدہ اند۔ باید کہ آں مقام
یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے چاہیے کہ وہ مقام

لنا إن کانوا یصدُقون. کلّا.. بل إنهم یفترون
مارا ہم بنمایند اگر راست مے گویند۔ ہرگز چناں نیست بلکہ
ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ

علی اللّٰه ورسوله ولا یتّقون. ولا یفکّرون
بر خدا و رسول وے افتراء مے کنند و خوف ندارند و
خدا اور اس کے رسول پر افتراء کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور

فی أنفسهم أن العقل یخالف هذه القصّة
در دل خود فکر نمے کنند۔ عقل دست رد بر سینہ ایں قصہ
اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصہ کے مخالف ہے

ولا یصدّقها المتفرّسون. فإنّ الذی صُلب
مے زند و دانشمنداں زنہار دنبال تصدیق ایں نروند۔ چہ کہ آں شخص
اور عقل مند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ وہ

فی مصلب عیسٰی إنْ کان من المؤمنین
مصلوب کہ در جائے عیسٰی بکشتن درآمد اگر مومن بود
مصلوب شخص جو عیسٰی کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو

فکیف صلَبه اللّٰه وقد قال فی التوراة إنه
چگونہ خدا بگذاشت کہ او را بر دار بکشند حالانکہ در تورات فرمودہ کہ
خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سولی دیا جائے حالانکہ توارت میں خدا نے فرمایا ہے کہ

مَن صُلب فهو ملعون .أَلَعَنَ عبدًا ويعلم
ہر کہ مصلوب شود ملعون است۔ آیا خدا بندہ را ملعون کرد و
جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا

أنه مؤمن، سبحانه وتعالٰى عمّا
میدانست کہ او مومن است پاک است ذات او ازیں چیز ہا کہ باوے نسبت مے کنند
جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مومن ہے اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو وہ اس سے منسوب

یصفون ! و قد لعن اللّه فی التوراة ﴿۱۴۵﴾
و خدا در تورات ہر مصلوب را ملعون قرار مے دہد
کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو معلون قرار دیتا ہے۔

کلَّ مَن صُلب فاسأل أهل التوراة إن كنت
اگر نمے دانید از اہل تورات پرسید
اگر ہم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔

من الذين لا يعلمون. وإن كان المصلوب
و اگر شخص مصلوب از دشمنان عیسیٰ
اور اگر وہ مصلوب شخص عیسیٰ کے دشمنوں میں سے

من أعداء عيسٰى ومن الكفار فكيف سكت
و از کفار بود وقت صلیب چرا خاموش
تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا

المصلوب عند صلبه وما برّأ نفسه، وكيف بقى أمره
ماند و چرا خود را بری ثابت نہ کرد و چرا امر او
اور اپنے آپ کو کیوں بری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں

کالمکنون؟ وکان المصلوبون لا یموتون إلا إلٰی
پوشیدہ بماند و چنیں بود کہ مصلوب بر صلیب تا سہ روز
پوشیدہ رہی مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے

ثلاثة أيام أو يزيدون. فكانت المهلة كافية،
بلکہ زیادہ ازاں میماند و نمے مرد پس ایں قدر مہلت برائے ایں تحقیق
زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے

فاسأل الذين يصلبون عدوًّا من أعداء
کافی بود۔ اکنوں ازاں کساں کہ دشمنے را از دشمنانِ عیسیٰ صلیب مے دہند
کافی تھی۔ اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسیٰ کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو

عيسٰی کیف سکت المصلوب إلٰی هذا الأمد..
پرسید کہ آں مصلوب تا اینقدر مدت چگونہ خاموش ماند
کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔

أيقبله العاقلون؟ ألم يبق له شهداء ﴿۱۴۶﴾
آیا ایں را عاقلاں مے پذیرند۔ آیا برائے او گواہاں از
کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے

مِن أُمّه وزوجه وإخوانه وجيرانه وأحبابه
مادر و زن و برادراں و ہمسائگان و دوستان
اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست

وأصحابه ومن الذين كان أودعهم أسراره
و یاران وے نماندند و نیز آں کساں ہم نماندند کہ راز دار
گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے راز دار

وكانوا يعرفونه . هيهات هيهات لما تزعمون !

وشناسائے او بودند افسوس! بریں گمان کہ مے کنید

اور اس کے پہچاننے والے تھے اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔

وشتّان بين الحق وبين هذه المفتريات،

و درمیان حق و ایں مفتریات فرقے بسیار است۔

حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔

أمَا بقى عندكم مثقال ذرّة من عقل به تعقلون؟

آیا ذرّہ از عقل در سر شما باقی نیست کہ با آں مغز سخن را بفہمید

کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہ کو پہنچ جاؤ

بل هذه القصص خرافات لا أصل لها، ولا تقبلها

بلکہ ایں ہمہ افسانہ ہائے بیہودہ ہستند کہ ہیچ اصلے ندارد و

یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور

الفطرة الصحيحة، ولا توجد إليها الإشارة الجليّة

فطرت صحیحہ از قبول آنہا سرباز زند و دربارہ اینہا نہ اشارۂ پوشیدہ

فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ

أو الخفيّة فى كتاب اللّه ولا فى أثر رسوله،

و نہ آشکار در کتاب اللہ یافتہ مے شود و نہ در حدیث رسول

اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فالذين يتّبعونها لَا يتّبعون إلا سَمُرًا ﴿۱۴۷﴾

وے موجود است۔ پس آنانکہ پیروی اینہا مے کنند فی الحقیقت پیروی دروغ بے فروغ

حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ پس جولوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں

وإنْ هــم إلا يـعــمهـون. وأمـا نـزول عيسٰى فـاعـلـم
مے کنند و آوارہ دشت سراسیمگی مے باشند۔ اما سخن دربارہ نزول عیسٰی پس بداں کہ
اور پڑے بھٹکے پھرتے ہیں۔ لیکن عیسٰی کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ

أن لـفـظ الـنــــزول عـربـيّ يُستعمل فی محل الإكرام
لفظ نزول لفظ عربی است کہ در محل اکرام و بزرگ داشتن کسے
نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال

والإجـلال، وتـعـلـمـون معنى النـزيل أيها المتفقّهون .
استعمال کردہ مے شود و معنی نزیل بر دانشمنداں پوشیدہ نیست
کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنے عالم جانتے ہیں۔

ومـا رأيـنــا فـی كـتـب الـحـديث خبرًا من رسول اللّٰهﷺ
و ما در کتب حدیث ہیچ حدیثے
اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفوع متصل حدیث

مـرفـوعًـا متّـصـلا يُـفـهَـم مـنــه أن عيسٰـى يـنــزل من
مرفوع متصل ندیدہ ایم کہ ازاں ظاہر شود کہ عیسٰی از آسمان نازل گردد
نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا

السـمـاء ، ومـا وجـدنـا لـفـظ السـمـاء فـی أحد من
و نہ لفظ سما در ہیچ کدام حدیث
اور نہ ہم نے سماء کا لفظ کسی حدیث

الأحـاديــث الـصـحـيـحـة الـقـويـة، وهـذا أمـر بديهـیٌّ
صحیحہ قویہ یافتیم چنانچہ ایں امر نزد دانایان علم حدیث
صحیح قوی میں پایا اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں

یعلمه المحدِّثون، ولا ینکره إلا الذی جهل

آشکار است۔ و انکار ایں امر نمے کند مگر شخصے کہ جاہل باشد

اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو

أو تجاهل، ولا ینکره إلا العمون .ومع ذالک ﴿۱۴۸﴾

یا خود را جاہل وا نماید یا آنکہ چشم او کور باشد و علاوہ براں

جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو اور اس کے سوا

إنّه أمرٌ خالفَ القرآنَ وعارضه، فبأیّ حدیث

ایں امر خلاف قرآن و ضدّ آں واقع شدہ است۔ پس کدام حدیث است

یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے

بعد القرآن تؤمنون؟ وقد قال اللّٰه سبحانه

کہ بعد از قرآن بہ آں ایمان مے آرید و خدا مے فرماید کہ

جس پر ایمان لاتے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ☆ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ[۱]

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نبود مگر رسولے و قبل ازو رسولاں گذشتہ اند

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

☆ الحاشیۃ

قد جرت سُنّة اهل اللسان فی لفظ خلا. انهم اذا قالوا مثلا

عادت اہل عرب بریں جاری شدہ است کہ چوں اوشاں مے گویند کہ

خلا زید من هٰذه الدار او من هٰذه الدنیا فیریدون من هٰذا

زید ازیں خانہ یا ازیں دنیا بگذشت پس ازیں قول ایں مراد

القول انه لا یرجع الیها ابدا. وما اختار اللّٰه هذا اللفظ الا

مے دارند کہ او گاہے سوئے او مراجعت نخواہد کرد۔ و خدا تعالیٰ ایں لفظ را از بہر ہمیں

اشارة الی هذه المحاورة کما لا یخفٰی. منه

اختیار کردہ است کہ تا مردم معلوم کنند کہ ہر کہ از دنیا رفت باز نمے آید۔ منه

[۱] ال عمران:۱۴۵

فصرّح بأن الأنبياء الذين كانوا من قبل ماتوا
ایں آیت آشکار مے کند کہ ہمہ انبیائے پیشین فوت کردند
یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔

كلهم والمرسلون. وهذه آية تلاها أبو بكر
و ہمیں آیت را حضرت صدیق
اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے

الصديق رضى اللّه عنه -إذ كان الأصحاب يختلفون ..
بر مجمع صحابہ بخواند چوں اختلاف کردند
تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا

أعنى إذا اختلف بعض النّاس من الصحابة
بایں معنے کہ چوں بعض مردم
یعنی جب بعض لوگوں نے

في موت رسول اللّه صلى اللّه عليه و سلم، وقال ﴿۱۴۹﴾
در موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کردند۔ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت

عمر إنه سيرجع كما يرجع عيسٰى، وكذالك
عمر گفت کہ آنحضرت ہمچناں باز رجوع مے کنند چنانکہ عیسیٰ رجوع بفرماید و ہمچنیں
عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح

قال بعضهم الذين كانوا يخطئون. فسمع
بعض دیگر خطاکاراں مے گفتند۔ دریں اثنا
اور بعض خطاکاروں نے بھی کہا تو اس وقت

أبو بكر كلامهم وما كانوا يزعمون، فقام على
حضرت ابو بکر کلام ایشاں شنید و بر پندار ایشاں آگاہ شد پس بر منبر بالا
حضرت ابو بکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر

المنبر واجتمع الصحابة حوله وتلا الآية
برآمد و اصحاب بر گرد وے گرد آمدند و ایں آیت مذکورہ را
کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ

المذكورة وقال اسمعونِ . وكانوا مجتمعين
برخواند و فرمود از مَن بشنوید و ہمگناں
پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب

كلهم لموت رسول اللّه صلى اللّه عليه و سلم
بر موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع آمدہ بودند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔

فسمعوا وتأثّروا بأثر عجيب كأن الآية نزلت
چوں ایں آیت را شنیدند تاثیر شگرف در دل یافتند وپنداشتند کہ گوئی ایں آیت
جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے

فى ذالك اليوم وكانوا يبكون ويصدّقون .
ہمدراں روز نازل شد و بر شنیدنش گریہ آغاز کردند و تصدیق فرمودند و
اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی

وما بقى أحد منهم فى ذالك اليوم إلا أنه آمن
دراں روز شخصے نماند کہ از تہ دل بایں ایمان نیاورد کہ
اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ

بصميم القلب أن الأنبياء كلهم قد ماتوا وقد ﴿۱۵۰﴾
ہمہ انبیا ازیں عالم رخت بر بستہ اند
سارے نبی فوت ہو چکے ہیں

أدركهم المنون. فما بقي لهم أسف علٰى موت
اکنوں اوشاں را بر موت رسول خویش
اب ان کو اپنے رسول کی موت پر

رسولهم ولا محلّ غبطة لحبيبهم، وتنبّهوا
رنج و غمے برائے محبوب خویش محل تحسّر و افسوس نماند و بر موت وے
کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی

على موته، وفاضت عيونهم وقالوا إنا للّه
خبردار و آگاہ شدند و جوئے اشک از چشم رواں ساختند
اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے

وإنا إليه راجعون. وكانوا يتلون هذه
انا للّٰہ گفتند و ایں آیت را
اور انا للّٰہ کہا اور اس آیت کو

الآية في السكك والأسواق والبيوت
در کوچہ و بازار و خانہ مے خواندند
گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے

ويبكون. وقال حسّان بن ثابت وهو يرثي
و مے گریستند چنانچہ حسان بن ثابت بعد از خطبہ ابوبکر
اور روتے تھے چنانچہ حسان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد

لرسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم بعد خطبة أبي بكر

در مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔

رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَیْکَ النَّاظِرُ

تو مردمک چشم من بودی اکنوں از فقدان تو چشم من نابینا شد

تو میری آنکھ کو پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا

مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ أُحَاذِرُ

بعد از مردنت ہر کہ خواہد بمیرد من بر جان تو مے لرزیدم

تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا

يريد أن خوفي كله كان عليك، فإذا متَّ ﴿۱۵۱﴾

یعنی ہمہ خوف من از بابت جان تو بود چوں تو مردی

یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تو ہی مر گیا

فلا أبالي أن يموت موسىٰ أو عيسىٰ فانظروا

اکنوں من ہیچ باک ندارم کہ موسیٰ بمیرد یا عیسیٰ بمیرد۔ پس نگاہے بفرمائید

تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ

إليهم كيف أحبّوا نبيّهم وكيف كان تصدر

کہ اوشاں نبیٔ خود را چہ قدر دوست مے داشتند و چہ طور آداب محبت

وہ اپنے نبی کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب

منهم آداب المحبّة وآثارها أيها المجادلون .

و نشان آں ازوشاں آشکار مے شدند

اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔

وانظروا كيف اقتضت غيرتهم أنهم ما رضوا
و نیز نگاہے بکنید کہ غیرت ایشاں ہرگز روا نداشت کہ بعد موت رسول اللّٰہ
اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بحياة نبي بعد موت رسول اللّٰه، فهُدُوا إلى
صلی اللّٰہ علیہ و سلم بر حیات ہیچ کدام نبی راضی بشوند پس خدا او شاں را
کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں پس خدا نے ان کو

الصراط كما يُهدَى العاشقون. واجتمعت
ہماں طور راہ حق بنمود کہ عاشقان را مے نماید و
اس طرح سے حق کی راہ دکھلائی جس طرح عاشقوں کو دکھلاتا ہے۔ اور

قلوبهم على مفهوم آية قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ
دل ہائے ایشاں بر مفہوم آیت قد خلت من قبلہ الرسل اتفاق کردند
ان کے دلوں نے قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔

وآمنوا به وكانوا به يستبشرون. ثم أتيتم
و بہ آں ایمان آوردند و شادمانی ہا کردند پس
اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد

بعدهم .. ما قدّرتم نبيّكم حقّ قدره وتقولون ﴿۱۵۲﴾
بعد از اصحاب نوبت بشما رسید۔ شما رعایت حق و قدر نبی ہیچ بجا نیا وردید۔ وے گوئید
تمہاری باری آئی تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو

ما تقولون. أتأمركم محبّتكم بنبيّكم أن يّبقٰى
آنچہ مے گوئید آیا محبت شما روا دارد کہ عیسٰی
جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسٰی

عیسٰی علی السماء حیًّا وقد مضٰی ألفٌ وقریب

بر آسمان زندہ باشد و نبیٔ ما از مدّت چہاردہ صد

آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس

مِن ثُلُثه علی موت رسول اللّٰہ؟ ساء ما تحکمون.

شربت ممات چشیدہ است

سے وفات یافتہ ہوں۔

أرَضِیتم بأن یکون نبیکم مدفونًا فی التراب

آیا بایں خورسند ہستید کہ نبیٔ شما در مدینہ زیر زمین

کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے

فی المدینة، وأمّا عیسٰی فھو حیّ إلٰی ھذا الوقت؟

مدفون و لیکن عیسٰی تا ایں زمان زندہ باشد

مدفون ہوں لیکن عیسٰی اس وقت تک زندہ ہو

اتقوا اللّٰہ أیھا المجترء ون .قد کان إجماع

اے دلیران بیباک از خدا بترسید و ایں اجماع

اے بے باکو! خدا سے ڈرو اور یہ پہلا اجماع تھا جو

الصحابة علی موت عیسٰی أوّلَ إجماع انعقد

اول بود کہ باتفاق جمیع صحابہ در اسلام منعقد گردید

تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا

فی الإسلام باتفاق جمیعھم، وما کان فرد

و فردے از افراد

اور کوئی فرد بھی

خارجًا منه كما أنتم تعلمون .وهذا منّة ﴿۱۵۳﴾
ازیں اجماع بیرون نماند۔ و ایں احسان
اس اجماع سے باہر نہ رہا اور یہ حضرت

من الصدّيق رضى اللّه عنه على رقاب المسلمين
صدیق است رضی اللّٰہ عنہ بر گردن ہمہ مسلمانان
صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان

كلهم أنه أثبتَ بنصّ القرآن موتَ الأنبياء
کہ موت ہمہ انبیاء و موت عیسٰی را بنص قرآن
ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسٰی کی موت کو قرآن سے

كلهم وموتَ عيسٰى، فهل أنتم شاكرون؟ ثم
ثابت فرمود آیا شکر مے کنید باز
ثابت کیا۔ کیا تم مشکور☆ ہو؟ پھر

خلَف مِن بعدهم خلفٌ يتركون القرآن
برجائے ایشاں آں کساں نشستند کہ قرآن را مے گذارند و
ان کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور

ويخالفون الرحمٰن وعلى اللّه يفترون .وقد
خلاف رحمٰن مے کنند و بر خدا دروغ مے بندند و
رحمٰن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

علموا أن القرآن تَوفّى المسيح، وكرّر البيان
خوب مے دانند کہ قرآن مسیح را وفات مے دہد و مکرر ایں معنی را
خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف

☆ روحانی خزائن میں مشکور کی بجائے شکر گزار لکھا گیا ہے جو درست معلوم ہوتا ہے (ناشر)

الصريح، ومنعه من الصعود إلى السماء ، وبشّر
صاف بیان مے فرماید و از صعود بر آسمان او را باز مے دارد و
طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور

المسلمين بأن خاتم الخلفاء ومسيح هذه
مسلماناں را مژدہ مے دہد کہ خاتم خلفا و مسیح ایں امت از
مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اس امت کا مسیح

الأمّة ليس إلّا من الأمّة، فأيّ مسيح بعدى ﴿۱۵۴﴾
ہمیں امت خواہد بود پس بعد ازیں انتظار کدام مسیح
اسی امت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سے مسیح کا

ينتظرون؟وقالوا ما نرى ضرورة مسيح وكفانا
مے کشند و مے گویند ما احتیاج بمسیح نداریم و
انتظار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور

القرآن، وقد كذّبوا كتاب اللّه وهم يعلمون .
قرآن مارا کافی است ازیں گفتگو دانستہ کتاب خدا را تکذیب مے کنند
قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔

ولو كانوا يتّبعون القرآن لما كذّبوني، لأن
و اگر اتباع قرآن کردندے تکذیب من نہ نمودندے زیرا کہ
اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ

القرآن يشهد لي ولكنهم كذّبوا، فثبت أنهم
قرآن گواہی من مے دہد لیکن اوشاں تکذیب مے کنند از ایں جا ثابت شد کہ
قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ

یتصلّفون وبالقرآن لا یؤمنون .وتکذِب

اوشاں لاف بیہودہ مے زنند و با قرآن ایمان ندارند و زبان اوشاں
بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان

ألسنهم، وليس في قلوبهم إلا الدنيا، وإليها

حرف دروغ مے زند و در دل اوشاں بغیر حبّ دنیا نیست و بالکلیہ بہ دنیا
جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی

يتمايلون .ويرون أن المُلک قد زُلزل و

مائل ہستند۔ و مے بینند کہ ملک در زلزلہ و جنبیدن آمدہ و
طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔اور

حلَّ السّامُ وهدَّر الحِمامُ ثم لا يرجعون .

مرگ عام نازل شدہ و موت ہمچو کبوتر آوازہا برداشتہ باز رجوع نمی آرند
عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے

أفلم ينظروا إلى مفاسد الأرض فتكون لهم

کاش نگاہے بر فساد ہائے زمین مے کردندے تا
کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں

قلوب يعقلون بها، ولكنهم قوم يستكبرون . ﴿۱۵۵﴾

دل دانا چشم بینا باوشاں دست دادے و لیکن اینہا قومے گردن کش ہستند
کھلتیں اور عقل آتی لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔

أيكفرون بآدم هذا الزمان وقد خُلق على

آیا انکار آدم ایں زمان مے کنند حالانکہ بر پشت زمین
کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر

الأرض مِن کل نوع دابة أفلا ینظرون؟ وتراء ی

ہرگونہ دابہ پیدا گردیدہ است آیا نگاہ نمے کنند

ہر ایک قسم کی دابہ پیدا ہو گیا ہے کیا نہیں دیکھتے

بعض الناس کالکلاب، وبعضهم کالذئاب،

بعضے مردم مانند سگاں گردیدہ اند و بعضے گرگ

بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح

وبعضهم کالخنازیر، وبعضهم کالحمیر،

و بعضے خنزیر☆

اور بعض سؤروں کی طرح

وبعضهم کالأفاعی یلدغون. وما مِن حیوان

و بعضے مانند مار نیش مے زنند۔ و ہیچ کدام حیوانے نیست

اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں

إلا وظهر کمثله حزبٌ من النّاس وهم

کہ گروہے از مردم مانند وے نشدہ و در افعال

کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں

کمثلها یعملون. وکذالک فتَقَتِ الأرض

و اعمال مشابہ بہ وے نشدہ اند۔ و ہمچنیں زمین شگافتہ شد

اس کے مشابہ نہ ہو اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے

حقَّ فتْقها، ألم یأنِ أن یخلق اللّٰہ آدم بعدها

چنانکہ حق شگافتن بود آیا تا ہنوز وقت نیامد کہ بعد زیں حیوانات خدا آدم را پیدا کند

پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے

☆ ایڈیشن اول میں سہو کتابت سے ’’و بعضهم کالحمیر‘‘ کا ترجمہ اردو اور فارسی میں رہ گیا ہے البتہ روحانی خزائن میں فارسی ترجمہ ’’وبعضے خراں‘‘ اور اردو ترجمہ ’’اور بعض گدھوں کی طرح‘‘ لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

وينفخ فيه روحه، ولا تبديلَ لسُنّة اللّه

و روح خود را درو بدمد اے عاقلاں نیکو بدانید کہ سنت اللّٰہ

اور اپنی روح اس میں پھونکے اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللّٰہ کی سنت

أيها العاقلون. وإذا قيل لهم سارِعوا إلى ﴿۱۵۶﴾

ہرگز تبدیل نے شود و ہر گاہ بایشاں گفتہ شود کہ ہر چہ زود تر در خدمت

ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد

خليفة اللّه، واتّبعوا ما كشف اللّه عليه،

خلیفۃ اللہ حاضر بشوید و پیروئ ملہمات و مکشوفات او بکنید

خلیفۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو

لعلكم تُرحمون، رأيتهم تحمرّ أعيُنهم

تا بر شما رحم آوردہ شود۔ چشمہائے شاں

تا کہ تم پر رحم کیا جائے ان کی آنکھیں

من الغيظ، وقالوا ما كان لنا أن نتبع جاهلا

از جوش خشم خون آلود مے گردند و مے گویند مارا چہ شد کہ پیروی جاہلے بکنیم

غصے سے سرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں

ونحن أعلم منه، فعليه أن يبايعنا، أنُبايع

حالانکہ ما از وے عالم تر ہستیم بلکہ باید کہ او بیعت ما بکند آیا ما بیعت ہمچو

حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی

الذی لا يعلم شيئا وإنّا لعالمون. فليصبروا

شخصے بجا آریم کہ از علم چیزے نداند و ما عالم بزرگ ہستیم پس باید کہ صبر بکنند

بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں

حتی یرجعوا إلی ربهم ویطّلعوا علی صورهم،
تا آنکہ بسوئے پروردگار خویش باز بروند و بر صورتہائے خود آگاہ بشوند
یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں

وذَرْهم وما یکیدون .وقد وسَم اللّٰه علی
و بگذار او شاں را و بد اندیشی ہائے اوشاں را و آشکار گردیدہ است کہ خدا بر بینی ہائے اوشاں
اور ان کو اور ان کی بد اندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی

خراطیمهم، وأظهر حقیقة علومهم، ثم لا
داغ گذاشتہ و حقیقت علم ایشاں را طشت ازبام فرمودہ بایں ہمہ شرمندہ
ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس

یتندّمون .وإذا دُعوا إلی الحق تعرف فی
و پشیمان نمے شوند و ہر گاہ ایشاں را بسوئے حق خواندہ شود
سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے

وجوههم المنکَر، ویمرّون علینا وهمّ یسبّون . ﴿۱۵۷﴾
چیں بر جبین مے شوند و دشنام بر زبان از پیش ما مے گزرند
تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔

أولئک الذین طبع اللّٰه علی قلوبهم، وأعمی
ایشاں کسانے ہستند کہ خدا بر دل شان مہر زدہ و
یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگائی اور

أبصارهم، وطمس وجوههم، فهم لا یؤانسون.
چشم شاں را کور ساختہ و رو ہائے ایشاں نگوں کردہ پس ایشاں انس نمے ورزند
ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا پس وہ انس نہیں پکڑتے۔

وإنهم ينتظرون المسيح من السماء، ويفرحون

و ایشاں چشم در راہ مسیح از آسمان نشستہ اند و برآں

اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر

بكلمات مدسوسة أُدخلت فى الإسلام بسبب

کلمات شاد مے شوند و ناز مے کنند کہ نصاریٰ بعد از اسلام آوردن در اسلام

خوش ہوتے ہیں اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد

النصارى عندما كانوا يُسلِمون. وكيف ينزل الذى

داخل کردند و چگونہ ممکن است کہ

اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے

أُنزلَ عليه الإنجيل وقد قال القرآن: مِنكُم☆، فهل

آں مسیح نازل شود کہ بروے انجیل فرود آمد حالانکہ قرآن منکم فرماید

جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن منکم فرماتا ہے۔

يُهلَك إلا الكاذبون. أنُزِّلَ عليهم قرآن آخر،

پس ہلاک نشود مگر شخصے دروغ زن۔ آیا بر ایشاں قرآن دیگر نازل کردہ شدہ

پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔

☆ الحاشیہ

﴿۱۵۷﴾ سمعت ان بعض الجهال يقولون ان المهدى من بنى فاطمة. فكيف يقول

شنیدم کہ بعض جاہلاں مے گویند کہ مہدی از بنی فاطمہ ظہور خواہد کرد۔ پس چگونہ ایں شخص

هذا الرجل انى انا المهدى المعهود وانه ليس منهم فالجواب ان الله

مہدی معہود تواند شد و ایں از بنی فاطمہ نیست پس جواب ایں است کہ

يعلم حقيقة الاحوال وحقيقة النسب والأل. و معذالك انى انا المهدى الذى

حقیقت نسب و آل خدا میداند و باوجود ایں من آں مہدی ہستم کہ

هو المسيح المنتظر الموعود. و ما جاء فيه انه من بنى فاطمة فاتقوا الله و الساعة الحاطمة. منه

مسیح موعود است و در ہیچ روایتے نیامدہ کہ از بنی فاطمہ خواہد بود پس از خدا و از قیامت بترسید۔ منہ

أو شابهوا اليهودَ فحرّفوا كما كانوا يحرّفون؟

یا مشابہت با یہوداں پیدا کردہ اند کہ مثل او شاں تحریف را پیشہ گرفتہ اند۔ و ثابت است

یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے

وإن القرآن قد توفّى المسيح، والمسيحُ أقرّ به ﴿۱۵۸﴾

کہ قرآن مسیح را وفات مے بخشد و مسیح در قرآن اعتراف

کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا

في القرآن، ألا يتدبّرون قوله فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي، أم

بمرگ خود نماید آیا اندیشہ نمی کنند در قول وے فلمّا توفّیتنی یا

اقرار کرتا ہے کیا اس کے قول فلمّا توفّیتنی میں غور نہیں کرتے یا

على القلوب أقفالها أم هم عمون؟ وإن القرآن

آیا بر دل ایشاں قفل زدہ اند یا کور ہستند و قرآن

ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں اور قرآن

أشار في أعداد سورة العصر إلى وقتٍ مضٰى

در عدد ہائے سورہ عصر بحساب قمری اشارہ بسوئے وقتے مے کند کہ

سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو

من آدم إلٰى نبينا بحساب القمر، فعُدّوا

از آدم تا نبئ ما سپری شدہ است پس بشمارید

آدم سے ہمارے نبی تک گذرا ہے پس اگر

إن كنتم تشكّون. وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنّي

اگر شکے دارید۔ و ہر گاہ ایں متحقق شد پس بدانید کہ من

شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں

خُلقتُ فی الألف السادس فی آخر أوقاته کما خُلق

در آخر اوقات ہزار و ششم آفریدہ شدہ ام چنانکہ آدم

چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم

آدم فی الیوم السادس فی آخر ساعاته، فلیس لمسیحٍ

در روز ششم در ساعت آخری وے مخلوق شد پس بدون من برائے مسیح دیگر

چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا پس میرے سوا دوسرے مسیح

مِن دونی موضعُ قدم بعد زمانی إن کنتم تفکّرون ولا

جائے قدم گذاشتن بعد وقت من نیست اگر فکر بکنید و

کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور

تظلمون. فأنا صاحب الزمان لا زمان بعدی، فبأی زمان ﴿۱۵۹﴾

بیداد اختیار نکنید۔ پس من صاحب زمان منتظر ہستم و بعد از من ہیچ زمانے نیست و آں

ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو!

تُنزِلون مسیحکم المفروض أیها الکاذبون؟ و

کدام زمان خواہد بود کہ در وے اے دروغ زنان مسیح فرضی و خیالی خود را فرود خواہید آورد

وہ کون سا زمانہ ہو گا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور

قد اتّفق علی هذه العِدّة التوراةُ والإنجیل

و بر ایں وقت و زمان تورات و انجیل و قرآن ہمہ متفق ہستند

اس وقت اور زمانہ پر تورات اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔

والقرآن، فاسألوا أهل الکتاب إن کنتم ترتابون.

اگر شک دارید از اہل کتاب پرسید۔

اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

وقد مضٰی آخر الألف السادس، وما بقی وقتُ

چنانچہ آخر ہزار ششم بگذشت و بعد ازاں

تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد

نزول المسیح بعده، وإن فی هذا لآية لقوم

برائے نزول مسیح ہیچ وقتے و موقعے نماند و البتہ در ایں برائے طالبان نشانے مے باشد

مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک

يطلبون. وكان هذا مِن معالم الموعود فی

و ایں امر در قرآن از نشانہائے آں موعود بود

نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی

القرآن ويعلمها المتدبّرون. وإن الألف

وایں را تدبر کنندگاں مے دانند۔ و البتہ ہزار ششم

اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار

السّادس كاليوم السادس الذی خُلق فيه ﴿۱۶۰﴾

چوں آں روز ششم است کہ درو آدم پیدا کردہ شدہ بود

اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا

آدم، وإنّ يومًا عند ربک كألف

چنانکہ خداوند حکیم مے فرماید کہ یک یوم نزد پروردگار تو

جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک

سنةٍ ممّا تعُدّون.

چوں ہزار سال است از آنچہ شمار مے کنید۔

ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے۔

اَلبابُ الخَامِس

یا أهل الدهاء والاتّقاء من الناظرين ! اعلموا

اے ناظرین خدا ترس و دانشمند! آگاہ باشید

اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو

أن زماننا هذا هو آخر الزمان☆ وأنا من الآخِرين .

کہ ایں زمانِ ما ہماں آخر زمان است و من از آخرین ہستم

کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے اور میں آخرین میں سے ہوں

وإن يومنا هذا يوم الجمعة حقيقةً، وقد

وایں یوم ما فی الحقیقت یوم جمعہ ے باشد زیرا کہ دریں

اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں

جُمعت فيه أناسُ ديارٍ وأرضين، وجُمعتْ

مردم ہر ملک و ہر زمین جمع کردہ شدہ اند و نیز در ایں یوم

ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں

☆ الحاشیة

لا يقال ان ساعة القيامة مخفيةٌ فلا يجوز ان يقال لزمان انه هو اٰخر الازمنة ﴿۱۶۰﴾

جائز نیست کہ کسے ایں اعتراض کند کہ ساعت قیامت مخفی است۔ پس چگونہ زمانے را از زمانہ تواں گفت کہ ایں آخر زمانہ است

فانا لا نعيّن الساعة بل نقول انها غير معين فى هٰذه الساعات المعينة. ولا شك انّ القران

چرا کہ ما ساعت قیامت را معین نمے کنم بلکہ مے گویم کہ آں ساعت دراں ساعت ہائے معینہ نیز غیر معیّن است و ہیچ شک نیست کہ قرآن

شبّه الوف الدنيا بايام الخلقة فيستنبط من هذا كل ما قلنا كما لا يخفى على ذوى الفطنة.منه

ہزار ہائے دنیا را بایّام پیدائش تشبیہ دادہ است پس ہمہ آنچہ گفتم ازیں تشبیہ قرآنی ہم استنباط تواں کرد۔ منه

کل ما تحتاج إليه نفوس الناس من سعادة الدنيا ﴿۱۶۱﴾

ہر چیزے از سعادت دنیا و دین جمع کردہ شدہ است کہ مردم را حاجت بآں افتد

دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے

والدين ومن أنواع العلوم والمعارف وأسرار

و نیز ہر گونہ علوم و معارف و اسرار شرع متین

اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار

الشرع المتين، وزُوّجت النفوس، فترى كلَّ

فراہم آمدہ اند و مردم را باہم تزویج و تعلق پیدا شد چنانچہ

جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے

بابورة تأتى عند إصباحها وإمسائها بأفواج

مے بینید کہ ہر گاری آتشین صبح و شام فوج فوج

ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ

من المشرّقين والمغرّبين، وجُمعتْ بها

اہل مشرق و مغرب را مے آرد و بسبب آں ثمرہ ہائے

لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب

ثمار المشرق والمغرب بإذن اللّٰه أرحم الراحمين،

مشرق و مغرب باذنِ خدا جمع آمدہ اند

کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔

وفى آخر الأمر يجمع اللّٰه فيه شَمْلَ ديننا رحمةً

و امید ہست کہ در آخر کار خداوند رحیم پراگندگی دین ما را مبدل بجمعیت خواہد کرد

اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا

عـلـی هـذه الأمّة وعـلـی الـعـالمین، ویُنجّی الخَلق من

و خلق را از

اور خلقت کو اس

شـفـا حُـفـرة کـانـوا علیهـا ..وعـدٌ مـن الـلّـه وهـو

کنارہ آں مغاک رستگار خواہد ساخت کہ براں استادہ اند۔ ایں وعدہ ایست از خدا و او

گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ

أصدق الـصّـادقیـن، ویـظهـر الإسلام علی الأدیـان ﴿۱۶۲﴾

صادق ترین راست گویان است و اسلام بر ہمہ دین ہا غالب خواہد آمد

سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا

کـلهـا، وتـری جـمـعًـا مـن کـل قـوم یـدخلون فیـه

و جماعت ہا از توبہ و خلوص دل از میان ہر قوم در آں داخل شوند

اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔

تـوّابیـن .فـلا شکّ أن زمـنـنـا هـذا جُـمـعةٌ، تشهـد

پس شکے نیست کہ ایں وقت ما جمعہ ایست کہ آسمان و

پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان

الأرض والسـمـاء علیه، وقد جُمع فیه کل ما تفرّقَ فی

زمین براں گواہی دہند و در وے ہر چیزے جمع گردیدہ کہ در پیشینیاں

اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں

الأوّلیـن .وإنـی خُـلـقـتُ فـی هـذه الـجـمـعة فـی

پراگندہ بود۔ و من در ایں جمعہ

پراگندہ تھی۔ اور میں اس جمعہ میں

ساعة العَصر والعُسر للإسلام والمسلمين، كما
در ساعت عصر و در وقتیکہ اسلام و مسلمانان را عُسر و تنگی فراگرفتہ بود مخلوق شدہ ام
عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں

خُلق آدم صفيُّ اللّه في آخر ساعة الجمعة .وإن
چنانکہ آدم صفی اللہ در ساعت آخری جمعہ آفریدہ شد و
جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کے آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور

زمانه كان نموذجا لهذا الحين، وكان وقت
البتہ زمانِ آدم برائے ایں وقت بطور نمونہ بود و
آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور

عصره ظلًّا لهذا العصر الذي عُصِّرَ الإسلام ﴿۱۶۳﴾
وقت عصر وے بطور ظل برائے ایں عصر بود کہ در وے گلوئے اسلام
اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھونٹا گیا

فيه وصُبّتْ مصائب على ديننا، وكادت أن
فشردہ شدہ و مصیبت ہا بر دین ما فرو ریختہ و نزدیک است کہ
اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ

تغرب شمس الدين .وترون في هذه الأيام
آفتاب دین فرو رود و ظاہر است کہ دریں ایّام
دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں

أن نور الإسلام قد عُصر من كثرة الظلام
نور اسلام از بسیاری تاریکی و فرومایگان
اسلام کا نور تاریکی کی کثرت اور

واللئام وصولِ المخالفين بالأقلام والمكذّبين .

حملۂ دشمنان با خامہ ہا و تکذیب کنندگان بکمی آمدہ

لئیموں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

وكاد أن لا يبقٰى أثر منه لو لم يتداركه فضلُ

و خیل نزدیک بود کہ اثرے از وے نماندے اگر فضلِ خدائے کریم

وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللّٰه الكريم المُعين. فاقتضتْ غيرةُ اللّٰه

اورا باز نہ جستے چنانچہ از ہمیں سبب است کہ غیرت خدا خواست

فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أن يبعث فيه مجدِّدًا يشابه آدمَ، فخلَقني

کہ در وے مجددے را مبعوث فرماید کہ با آدم مشابہ باشد۔پس در ایں یوم

اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔پس

في هٰذا اليوم في وقت العصر أعني ساعة

در وقت عصر اعنی در ساعت عُسر مرا

اس دن عصر کے وقت یعنی عُسر کے وقت مجھ کو

العسر وعلّمني من لدنه وأكرمَ، وأدخلَني ﴿۱۶۴﴾

بیافرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در سلک

پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے

في عباده المكرمين، وجعلني حَكَمًا للأقوام

بندگان بزرگ خود مرا در آورد۔ و مرا حَکَم ساخت برائے آناں کہ

بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں

الذين يختلفون وهو أحكم الحاكمين .ورأى

اختلاف مے کنند و او احکم الحاکمین است۔ و مردم آشکار

حکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا

القومُ أن اللّه نصرني، وفي كل أمرٍ أيّدني، وطرَدوا

دیدہ اند کہ خداوند بزرگ مرانصرت مے بخشد ودر ہر امر تائید من مے کند و مردم مرا براندند

دیکھ لیا ہے کہ خداتعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اورلوگوں نے مجھے نکال

فآواني، وصالوا فحماني، وزاد جماعتي وقوّى

ولیکن او مرا در پیش خود جاباداد و اوشاں برمن فرو ریختند ولے اومرا محفوظ بداشت وجماعت مراافزونی

دیا لیکن اُس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی اوروہ مجھ پر ٹوٹ پڑے لیکن اُس نے مجھے محفوظ رکھا اورمیری جماعت بڑھائی

سلسلتي، فألقاهم في التحيّر فضلُ اللّه عليّ،

بخشید و سلسلہ مرا قوت مرحمت فرمود۔ پس ظن بد وفضلِ خدا کہ برمن بود اوشاں رادرحیرت بیفگند

اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا

وزاده سوءُ ظَنّهم، وقالوا أيجعل اللّه رجلا

وگفتند آیا خدا شخصے را

اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ

خليفة في الأرض وهو يفسد فيها ويسفك

در زمین خلیفہ مے کند کہ دران خرابی ہاکند و خون ہا فرو ریزد

بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے

الدماء ، فأجابهم اللّه بواسطتي فقال إنّي

پس خدا او شاں را از واسطہ من جواب داد کہ من

پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ مَیں

أعلم ما لا تعلمون .وقالوا قُتِل فلان مظلوما، ﴿۱۶۵﴾

مے دانم آنچہ شما نمیدانید۔ و گفتند کہ فلاں مظلوم کشتہ شد

وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور کہا کہ فلاں مظلوم مارا گیا

وأُرِيدَ قتلُ فلان من المتنصّرين، ونسبوا

و قتلِ فلاں از نصاریٰ ارادہ کردہ شدہ است و قتل را بمن

اور فلانے عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو

القتلَ إليّ ليُدخِلوني في الذين يفسدون في

نسبت دادند تا مرا در آنکساں داخل کنند کہ در زمین فساد

میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد

الأرض ويقتلون الناس ظلمًا وفسادًا، والله

برپا مے کنند و از بےداد و فساد مردم را مےکشند و خدا

کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا

يعلم أني بریء منها، وإنّ كلماتهم هذه ليست

مے داند کہ من ازیں ہا بری ہستم و ایں گفتار ہائے او شاں نسبت بمن بجز

جانتا ہے کہ مَیں اُن سے بری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی

إلا بهتان عليّ، والله عليم بالظالمين، وهناك

بہتان و دروغ نیست و خدا ظالمان را نیکو مے داند۔ و ازینجاست کہ

اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اِسی لئے

أوحى الله إليّ حكايةً عن قولهم ”أتجعل فيها“

خدا سوئے من از زبان ایشاں وحی کرد کہ ”آیا تو خلیفہ مے کنی

خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ ”کیا تو خلیفہ بناتا ہے

إلى قوله "إنى أعلم ما لا تعلمون"، عبرةً للمجترئين.

در زمین'' تا قول ''من میدانم آنچہ شما نمے دانید'' وایں بجہت آں فرمود کہ جرأت کنندگان راعبرتے

زمین میں'' اس آیت تک کہ انّی اعلم مالا تعلمون۔ اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کو عبرت

وما جرتْ هذه الأقوال على ألسنهم إلا ليُتمّوا

حاصل آید۔ و ایں گفتارہا بر زبان ایشاں بجہت آں جاری شدہ کہ خبر خداوندی را

حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خداتعالیٰ کی اِس

نبأ اللّه الذى سبق من قبل وليُثبتوا مضاهاتى ﴿۱۶۶﴾

اتمام کنند کہ پیشتر مذکور شدہ بود و بجہت آنکہ مشابہت من با آدم

خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت

بآدم فى تهمة الفساد وسفك الدماء ، فأجابهم

در تہمت فساد و خونریزی ثابت کنند پس خدا ایشاں را

آدم سے فساد اور خونریزی کی تہمت میں ثابت کریں پس خدا نے ان کو

اللّه بوحيه وقد طُبع وأُشيعَ هذا الوحى قبلَ

بذریعہ وحی خود جواب داد۔ و ایں وحی پیش از

اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا۔ اور یہ وحی

قتل المشرِك الذى يزعمون فيه كأنى قتلتُه

قتل آں مشرک کہ دربارہ آں گمان مے کنند کہ من او را کشتہ ام

اس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کیا ہے

وقبلَ موتِ نصرانيٍّ يزعمون فيه كَأنَّ أصحابى

و پیش از موت آں نصرانی کہ نسبت باو گمان مے برند کہ دوستانِ من برائے

اور اس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے

صـالـوا لـقـتـلـه، فـالـحـمـد لِلّٰه الذی دافعَ عنی بکلمات

قتل وے برو حملہ کردند چاپ و شائع گردیده بود۔ پس ستایش برائے آں خدائے کہ از طرف من

اس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے

قیـلـت فـی آدم وهـو خیـر الـمـدافـعین .هـو الـذی

باآں گفتارہا دفاع فرمود کہ در حق آدم گفتہ شدہ بودند۔ وخدا بہترین دفاع کنندگان است۔ ہموں

ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے

ردَّ بـی شـمـسَ الإسـلام بـعـدمـا دنـت لـلـغـروب،

خدائے کہ بذریعہ من آفتابِ اسلام را در وقتیکہ قریب بغروب شدہ بود باز پس گردانید

وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا

فـکـأنّهـا طـلـعـتْ مـن مـغـربـهـا وتـجـلّت للطـالبین .

پس گویا دیگر بار از مغرب خود طلوع کرد و برائے طالبان تجلّی فرمود

پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی

۱۶۷ وإنّ مَثـلـی عـنـد ربّی کـمـثـل آدم، ومـا خُـلـقـتُ إلا

وہر آئینہ مثل من نزد پروردگار من مثل آدم ہست و من مخلوق نشدہ ام مگر

اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے اور مَیں پیدا نہیں کیا گیا مگر

بـعـدمـا کـثـرتْ عـلـی الأرض الـنَّـعَـمُ والسباع والدود

بعد ازاں کہ بر زمین چہارپایاں و درندگان و موراں

اس کے بعد کہ زمین پر چوپائے اور درندے اور چیونٹیاں

والـضـبـاع وکـثـر کـل نـوع الـدواب علی ظهـرهـا،

و گفتاراں بسیار گردیدند و ہرگونہ وحشی ہا را بر پشت آں بسیارے

اور بوڑھے بھیڑیے کثرت سے پھیل گئے اور ہر ایک قسم کے وحشیوں نے جہاں تک اُن سے

وخـالفَ بعضها بعضًا، وما كان آدم ليملكهم
هر چه تمام تر حاصل آمد با یکدیگر پرخاش وپیکار آغاز نہادند۔ وہیچ آدم نبود کہ زمام اختیار آنہا
ہوسکا ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔ اور کوئی آدم نہ تھا کہ اُن کے اختیار کی

ويكون حَكَمًا عليهم وفاتحا بينهم، فجعلني الله
را در دست آورد و برآنہا حَکم گردد و راہ فیصلہ در نزاع آنہا بکشاید۔ لاجرم خدا مرا
باگ کو ہاتھ میں لائے اور ان پر حَکم بنے اور اُن کی نزاعوں میں فیصلہ کی راہ نکالے۔ لاجرم خدا نے

آدمَ وأعطاني كل ما أعطى لأبي البشر، وجعلني
آدم گردانید و مراہمہ آں چیز بخشید کہ بآدم بخشیدہ بود و مرا
مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو

بُروزًا لخاتم النبيين وسيد المرسلين. والسرّ
بروز خاتم النّبیین و سید المرسلین بگردانید و کشف ایں
خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں

فيه أن اللّه كان قضى من الأزل أن يخلُق
حقیقت چنان است کہ خدا از ازل ارادہ فرمودہ بود کہ آں آدم را خواہد آفرید
یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا

آدم الذي هو خاتم الخلفاء في آخر الزمان كما ﴿۱۶۸﴾
کہ در آخر زمان خاتم خلفاء خواہد بود چنانکہ
کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا جیسا کہ

خلق آدمَ الذي هو خليفته الأول في شرخ
درآغاز زمان آں آدم را بیافرید کہ خلیفۂ اول او بود
زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا

الأوان، لتستدير دائرة الفطرة، ولِيُشابهَ الخاتمةُ

و ایں ہمہ سبب آں کرد تادائرہ فطرة مستدیر گردد

اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرت کا دائرہ گول ہو جائے۔

بالفاتحة، وليكون هذا التشابه للتوحيد

و نیز بجہت آنکہ ایں مشابہت برائے توحید

اور نیز اس لئے کہ یہ مشابہت توحید کے لئے

كسلطان مبين، ولِيدُلَّ المصنوع على صانعه

دلیلے روشن گردد۔ ونیز برائے آنکہ کہ مصنوع با دلالت صوری برصانع

ایک روشن دلیل بن جائے۔ اور نیز اس لئے کہ مصنوع صوری دلالت کے ساتھ

بالدلالة الصوريّة، فإن الهيئة المستديرة

خویش دلالت نماید۔ زیراکہ ہیئت مستدیر

اپنے بنانے والے پر دلالت کرے کیونکہ گول چیز کی ہیئت

تُضاهي الوحدةَ، بل تشتمل على معنى الوحدة،

مانند وحدت مے گردد بلکہ بر معنی وحدت مشتمل می باشد

وحدت کی طرح ہو جاتی ہے بلکہ وحدت کے معنوں میں مشتمل ہوتی ہے

ولذالك يوجد استدارةٌ في كل ما خُلق من

ازینجا است کہ در تمام آفرینش کہ از قسم بسائط است

اِسی واسطے بسائط کی قسم کی پیدائش میں گولائی پائی جاتی ہے۔

البسائط، ولا يوجد بسيط خارجًا من الكُرُوية.

استدرات یافتہ مے شود۔ و ہیچ کدام چیزے بسیط از کرویت بیروں نیست

اور کوئی بسیط چیز کرویت سے باہر نہیں ہے۔

ذالک لیعلم الناس أن اللّٰہ هو الأحد الفرد ﴿۱۶۹﴾

و ایں بجہت آں ست کہ مردم بدانند کہ خدائے یگانہ و یکتا است

اور یہ اس لئے ہے کہ لوگ جان لیں کہ خدا واحد اور یکتا ہے

الذی صبّغ کلّ ما خلقہ بصبغ الأحدیة،

آنکہ ہمہ آفرینش را برنگ یگانگی رنگین گردانیدہ است

جس نے ساری مخلوقات کو یگانگت کے رنگ سے رنگ دیا ہے

ولیعرفوا أنہ هو ربّ العالمین. وحاصل الکلام

وبجہت آنکہ بشناسند کہ پروردگار جہاں و جہانیاں ہماں است۔ و حاصل کلام آں کہ

اور اس لئے تا کہ پہچان لیں کہ جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اور حاصل کلام یہ کہ

أن اللّٰہ وترٌ یحبّ الوتر، فاقتضتْ وَحْدتُہ أن

خدا یکتاست ویکتائی را دوست دارد لاجرم یکتائی او خواست کہ

خدا اکیلا ہے اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی یکتائی نے چاہا کہ

یکون الإنسان الذی هو خاتم الخلفاء مشابهًا

آں انسان خاتم خلفاء باشد مشابہ

کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو اُس

بآدم الذی هو أوّل مَن أُعطیَ خلافةً عُظمٰی و

بآں آدم بشود کہ اول خلفاء بود

آدم سے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور

أوّلُ مَن نُفخ فیہ الروح من رَبّ الورٰی، لیکون

و اول کسے از مخلوقات بود کہ در وے روح دمیدہ شدہ بود۔ و ایں بجہت آں کرد کہ

مخلوقات میں اول شخص تھا جس میں خدا کی روح پھونکی گئی تھی اور یہ اس لئے کیا

زمـان نوع البشر كـدائـرة يتـصـل الـنـقـطـة الآخـرة

زمانہ نوع بشر مانند آں دائرہ گردد کہ نقطۂ آخری وے

تا کہ نوع بشر کازمانہ اُس دائرہ کی طرح ہو جائے جس کا آخری نقطہ

بـنـقـطـتـهـا الأولٰـى، وليـدل عـلـىّ التوحيد الذى دُعى ﴿۱۷۰﴾

با نقطۂ اوّلینش پیوند مےیابد و نیز بجہت آں کہ دلالت برآں توحید بکند کہ

اُس کے پہلے نقطہ سے مل جاتا ہے اور نیز اس لئے کہ اس توحید پر دلالت کرے کہ

إليـه الإنـسـان .والتـوحـيـد أحـبُّ الأشيـاء إلـى ربّـنـا

انسان را بسوئے آں خواندہ شدہ است و توحید پروردگار مارا محبوب ترین چیزہاست

جس کی طرف انسان کو بلایا گیا ہے۔ اور توحید ہمارے پروردگار کو سب چیزوں سے زیادہ

الأعـلـى، فـاخـتـار وَضْـعًـا دوريًّـا فـى خلق الإنسـان،

ازیں سبب در آفرینش انسان وضع دَوری را اختیار فرمود

پیاری ہے۔اس لئے انسان کی پیدائش میں وضع دَوری کو اختیار فرمایا۔

فـلـذالک ختَـم عـلــى آدم كـمـا كـان بـدأ مـن

و بہمیں سبب بر آدم ختم نمود چنانکہ در آغاز ابتدا از

اور اسی سبب سے آدم پر ختم کیا جیسا کہ شروع میں آدم سے

آدم فى أوّل الأوان، و إن فى ذالک لآية

آدم نمود و برائے فکر کنندگان دریں نشان بس

ابتدا کیا اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں

لـلـمـتـفـكّـرين. وإنّ آدم آخــر الـزمــان حـقـيـقـةً

بزرگ است۔ و آدم آخر زمان درحقیقت

بڑا بھاری نشان ہے اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت

هو نبيّنا صلّى اللّٰه عليه و سلم، والنسبة بيني

نبی کریم ماست صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت من با جناب وے

ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اُس کی

وبينه كنسبة مَن علّم وتعلَّمَ، وإليه أشار

نسبت اُستاد و شاگرد است و بسوئے ہمیں سخن

جناب کے ساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خداتعالیٰ کا

سبحانه فی قوله ”وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ“ [1]

اشارہ مے کند قول خداوندی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

یہ قول کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

فَفَكِّرْ فی قوله ”آخَرِيْنَ“. وأنزل اللّٰه علیَّ ﴿۱۷۱﴾

پس در لفظ آخــریــن فکربکنید۔ و خدا بر من

اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخــریــن کے لفظ میں فکرکرو۔ اور خدا نے مجھ پر

فيض هذا الرسول فأتمّه وأكملَه، وجذب

فیض ایں رسول کریم فرود آورد و آں را کامل گردانید و

اُس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس

إلىَّ لطفه وجُودَه، حتّى صار وجودى وجودَه،

لطف وجود آں نبیٔ کریم را بسوئے من بکشید تا اینکہ وجود من وجود او گردید

نبی کریم کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا

فمَن دخل فی جماعتی دخل فی صحابة

پس آنکہ در جماعت من داخل شد فی الحقیقت در صحابہ

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے

[1] الجمعة:۴

سیدی خیر المرسلین. وھذا ھو معنی وَآخَرِینَ مِنۡھُمۡ

آقائے من خیرالمرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنیٰ است مر لفظ آخرین منھم را

سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنیٰ آخرین منھم کے لفظ کے

کما لا یخفٰی علی المتدبّرین. ومَن فرّق بینی و

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ

بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بین المصطفٰی، فما عرفنی وما رأی. وإن

تفریق مے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ

تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نبیّنا صلّی اللّٰہ علیہ و سلم کان آدمَ خاتمةِ

نبیٔ ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنیا ومنتھی الأیام، وخُلِق کآدم بعد

و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند

اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

ما خُلق علی الأرض کلّ نوع من الدواب ﴿۱۷۲﴾

بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات

اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وکلّ صنف من السباع والأنعام، ولمّا خلَق

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ

اور چارپائے اور درندے پیدا ہوگئے اور جس وقت

اللّٰـــه هــذه الـخـليـقة مـن أنـواع الـنَّـعَـم والسبـاع

خدا ایں مخلوق را از انواع وحوش و درندہا

خدا نے اس مخلوق کو یعنی حیوانوں اور درندوں

والــدود عــلــى الأرضيـــن؛ أعــنــى كــلَّ حـزب مـن

و مورہا بر زمین بیافرید یعنی ہر گروہے را از

اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا یعنی

الـفــاجـريـن والـكــافـريـن، والذين آثروا الدنيـا على

فاجراں و کافراں۔ و دنیا پرستاں بر روئے کار آورد

فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا

الـديـن، وخلَق فى السماء نجومها وأقمارها وشموسها

و در آسمان ستارہ ہا و مہتاب ہا و آفتاب ہا

اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں

أعـنـى النفوس الـمستعدّة من الـطـاهـريـن المنوّرين،

یعنی نہ نفوسِ مستعدہ را از پاکاں و نورانیاں بظہور آورد

یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا

خـلَـق بـعـد هـذا آدمَ الـذى اسـمــه مـحـمـد وأحمُد،

بعد ازاں آں آدم را خلعت وجود پوشانید کہ اسم او محمد و احمد است صلی اللہ علیہ وسلم

تو بعد اس کے اُس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

وهـــو سيـــدُ وُلْـــدِ آدمَ وأتـــقـــى وأســـعـــدُ، وإمـــامُ

کہ اوسردار اولاد آدم و امام آفرینش و از جملہ تقی و سعید است

اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے۔

الخليقة. وإليه أشار الله فى قوله وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ ﴿۱۷۲﴾

و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ

اور اس کی طرف خداتعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً [1] و

لِلْمَلٰٓئِکَۃِ۔۔۔الآیۃ و قسم

لِلْمَلٰٓئِکَۃِ الآیۃ اور خدا

بعزة الله و جلاله أنّ لفظ إِذْ يدلّ بدلالة

بعزۃ خداوندی و جلال وے کہ لفظ اذ بادلالت قطعی

کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ

قطعية على هذا المقصود، ويدل عليه سياق

بریں مقصود دلالت مے کند

اس مقصود پر دلالت کرتا ہے۔

الآية وسباقها إن كنتَ لست كاليهود. فلا

واگر تو مانند یہود نیستی سیاق و سباق آیت بر تو ایں راز را بکشاید

اور اگر تو یہود کی طرح نہیں آیت کا سیاق و سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا

شك أنه آدمُ آخر الزمان، والأُمّةُ كالذُرّية

پس شک نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم آخرالزمان است وامت بجائے ذرّیت

پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اورامت اس نبی محمود کی ذرّیت

لهذا النبى المحمود، وإليه أشار فى قوله إنّا

ایں نبی محمود است۔ و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی

کی بجا ہے۔ اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے

[1] البقرۃ:۳۱

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فأمعِنْ فيه وتَفكّرْ، ولا
انا اعطینٰك الکوثر پس دریں معنیٰ نگاہ و فکر بکن و
انا اعطینٰك الکوثر پس ان معنوں میں غور اور فکر کر اور

تكن من الغافلين. وإن زمان روحانية
از غافلاں مباش و زمانہ روحانیت نبی ما
غافلوں میں سے مت ہو۔ اور ہمارے نبی کی روحانیت کا زمانہ

نبيّنا عليه السلام قد بدأ من الألف الخامس ﴿۱۷۴﴾
از الف پنجم آغاز
پانچویں ہزار سے شروع

وكمُل إلى آخر الألف السادس، وإليه أشار
و تا آخر الف ششم کامل شد و بسوئے ایں اشارہ مے کند
اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف

في قوله لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ [1] وتفصيل
قول خداوندی کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ و تفصیل ایں
خدا تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ اور اس مقام کی تفصیل

المقام أن نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم قد
مقام آنکہ نبیٔ ما صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جاء على قدمِ آدم، وأن روحانية آدم قد
بر قدم آدم آمد و روحانیت آدم
آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے

[1] الصفّ:۱۰

طلعت في اليوم الخامس لِمَا خُلق إلى هذا
در روز پنجم طلوع فرمود زیراکہ تا ایں روز
پانچویں دن میں طلوع فرمایا کیونکہ اس دن تک

اليوم كلّ ما كان من أجزاء هويّته وحقيقة
ہمہ آنچہ از اجزائے ہویت و حقیقت
سب کچھ جو اس کی ہویت کے اجزاء سے اور اسکی ماہیت

ماهيّته، فإن الأرض بجميع مخلوقاتها و
ماہیت وے بود پیدا گردید۔ چہ کہ زمین مع ہمہ مخلوقات وے و
کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا۔ کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور

السماء بجميع مصنوعاتها كانت حقيقةَ
آسمان با جملہ مصنوعات وے حقیقت
آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی

هويّةِ آدم، كَأَنَّ مادّتَه قد انتقلت من ﴿۱۷۵﴾
ہویتِ آدم بود گویا مادۂ آدم
ہویت کی حقیقت تھے۔ گویا آدم کا مادہ

الحقيقة الجمادية إلى الحقيقة النباتية، ثم
از حقیقت جمادی بسوئے حقیقت نباتی و
جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف اور

من الحقيقة النباتية إلى الهويّة الحيوانيّة، ثم
از حقیقت نباتی بسوئے ہویت حیوانیت منتقل شد باز
نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا پھر

بــعــد ذالک انتــقــلــت من حيـث الـروحــانية مـن

از راہ روحانیت

روحانیت کے طور پر

الـكـمـالات الـكـوكبية إلـى الـكمالات القمرية، ومن

از کمالات کوکبیت بسوئے کمالاتِ قمریت و از

کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور

الأنـوار الـقــمـرية إلـى الأشـعّة الشـمسية، وكـانـت

انوارِ قمریت بسوئے شعاعہائے شمسیت انتقال فرمود و

قمری انوار سے شمسی شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا (اور

هـذه الانتـقــالات كـلـهــا مَـظــاهِــرَ تــرقّياتِ العـالـم

ایں ہمہ انتقالات مظاہر ترقیات عالم

یہ سب انتقالات مظاہر ترقیات عالم کے

إلــى مــعــارج الـحـقـيقة الإنســانية. كَـأَنَّ الإنســان

بسوئے معارج حقیقت انسانیت بودند۔ و ایں راز را در لفظ دیگر بایں طور تواں فہمید

حقیقت انسانیہ کے معارج کی طرف تھے)☆۔ اوراس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیے

كـان فـي وقـتٍ جـمـادًا،وفـي وقـتٍ آخـر نـبـاتا، وبعد

کہ انسان در وقتے جماد بود و وقتے دیگر نبات و بعد ازاں

کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد

ذالک حيـوانـا، وبـعـد ذالک كـوكبًا وقمرا وشمسا ﴿۱۷۵﴾

حیوان وبعد ازاں کوکب و قمر و شمس بود

حیوان اور اس کے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا

☆ بریکٹ میں دیا گیا ترجمہ خزائن میں ہے ایڈیشن اوّل میں نہیں ہے۔ (ناشر)

حتى جُمِع فى اليوم الخامس كلّ ما اقتضت فطرتُه

تا آنکہ روز پنجم آنچہ فطرت او

یہاں تک پانچویں دن وہ سب کچھ جو اس کی فطرت

من القوى الأرضية والسماوية بفضل اللّه أحسن

از قوائے زمینی و آسمانی تقاضا مے کرد بفضل خدائے احسن الخالقین

زمینی اور آسمانی قویٰ سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے

الخالقين. فكان الخَلق كله فردًا كاملا لآدم، أو

جمع گردیدند۔ پس ہمہ آفرینش برائے آدم یک فرد کامل بود یا

جمع ہو گیا۔ پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا

مِرآةً لوجوده الذى أعزّه اللّه وأكرم. ثم أراد

آئینہ وجود او بود کہ خدا او را خلعت عزت و کرامت در بر کرد۔ باز ارادہ

اس کے وجود کا آئینہ تھا جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا

اللّه أن يُرِىَ هذه الخفايا على وجه الكمال فى

فرمود کہ پوشیدگی ہا را بر وجہ کمال در شخصے واحد آشکارا نماید

کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے

شخصٍ واحدٍ هو مظهر جميع هذه الخصال،

کہ او مظہر ایں ہمہ خصال باشد

جو ان خصلتوں کا مظہر ہو۔

فتجلّت روحانيةُ آدم بالتجلّى الجامع الكامل

لاجرم روحانیت آدم باتجلّی جامع کامل

پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلّی کے ساتھ

فی الساعة الآخرة من الجمعة، أعنی الیوم ﴿۱۷۷﴾
در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ
جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الذی ھو السادس من السّتة. فکذالک طلعَتْ
ششم شش است ہم چنیں
جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحانیةُ نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الألف
روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الخامس بإجمال صفاتھا، وما کان ذالک الزمان
پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آں زمان
میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

منتھی ترقّیاتھا، بل کانت قدمًا أولی لمعارج
پایان ترقیات آں روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے
اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

کمالاتھا، ثم کمُلتْ وتجلّت تلک الروحانیة فی
گام نخستین بود باز آں روحانیت
پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخر الألف السادس، أعنی فی ھذا الحین کما
در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

خُلق آدم فی آخر الیوم السادس بإذن اللّٰہ

آدم در روز آخر ششم باذن خدائے

آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أحسن الخالقین .واتخذتْ روحانیةُ نبیّنا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل

سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

خیر الرّسل مَظهرًا مِن اُمّته لتبلغ کمالَ ظهورها ﴿۱۷۸﴾

برائے کمال ظہور

نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وغلبةَ نورها کما کان وعد اللّٰه فی الکتاب المبین .

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود

اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فأنا ذالک المظهر الموعود والنور المعهود،

پس من ہماں مظہر موعود و نور معہود ہستم

پس مَیں وہی مظہر ہوں

فآمِنْ ولا تکنْ من الکافرین .وإن شئتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواہی

پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فاقرء قوله تعالٰی هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی

بخواں ایں قول خداوندی را ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الآیۃ

تو اس خدا کے قول کو پڑھ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ آخر آیت تک۔

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۱؎ وفـــكّـــر

كـالـمهتـدين .فهـذا وقـت الإظهـار، ووقـت كـمـال

پس ایں وقت اظہار و وقت کمال ظہور

پس یہ اظہار کا وقت اور

ظهـور الـروحـانية مـن الـجَبّـار، يـا مـعشر المسلمين .

روحانیت است اے گروہ مسلماناں

روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت۔

ولأجـل ذالـك جـاء فـى الآثـار أنـه عـلـيـه السـلام

و ازینجاست کہ در آثار آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُـعـث فـى الألف الســادس مـع أنّ بـعثـه كـان

در ہزار ششم مبعوث شدند حالانکہ بعثت آنجناب

چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت

فـى الألف الـخـامـس بـالـقـطـع واليقين .فلا شك ﴿۱۷۹﴾

قطعاً و یقیناً در ہزار پنجم بود۔ پس شک نیست

قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں

أن هــذه إشـارة إلى وقت التجلّى التام و

کہ ایں اشارہ است بسوئے وقتِ تجلّی تام و

کہ یہ اشارہ ہے تجلّی تام کے وقت کی طرف اور

۱؎ الصفّ:۱۰

استیفاء المرام وكمال ظهور الروحانية و

استیفاء مرام و کمال ظہور روحانیت

استیفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف

أيام تموُّج الفيوض المحمّدية فى العالمين،

و روزہائے موج زدن فیوض محمدیت در جہان

اور جہان مین محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف۔

وهو آخر الألف السادس الذى هو الزمان المعهود

و ایں آخر ہزار ششم است کہ برائے

اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ

لنزول المسيح الموعود كما يُفهَم من كتب النبيين.

نزول مسیح موعود زمان معہود است چنانکہ از کُتب انبیاء فہمیدہ مے شود

مسیح موعود کے اُترنے کے لئے مقرر ہے۔جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔

وإن هذا الزمان هو موطأُ قدمه عليه السلام

و ایں زمان بالیقین موضع سپردن پائے آنحضرت است

اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے

من الحضرة الأحدية، كما يُفهَم من آية"وَآخَرِينَ

از حضرت احدیت چنانکہ از آیت وآخرین منہم

قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم

مِنْهُمْ" وآيات أخرى من الصحف المطهّرة، ﴿۱۸۰﴾

و آیات دیگر از نوشتہائے پاک مفہوم مے شود

اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔

فـفـكّــرْ إن كـنــت مــن الـعــاقـلـيـن .واعــلـم أن
پس فکر کن اگر از عاقلاں ہستی۔ و بداں کہ
پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر۔ اور جان کہ

نبيّنـاصـلـى اللّـه عـليـه وسـلم كـمـا بُعث فى الألف
نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در ہزار پنجم
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں

الـخــامــس كـذالـك بُـعـث فى آخر الألف الســادس
مبعوث شدند ہمچناں از اختیار کردن صورت بروزی
مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت

بــاتـخــاذه بـروز الـمسيـح الـموعـود، وذالـك ثـابـت
مسیح موعود در آخر ہزار ششم مبعوث شدند و ایں
اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔اور یہ

بـنـص الـقــرآن فـلا سبيـل إلــى الـجحـود، ولا ينكـره
با نص قرآن ثابت است کہ انکار را در آں گنجائش نیست
قرآن سے ثابت ہے اِس میں انکار کی گنجائش نہیں

إلا الــذى كــان مــن الـعـمـيـن .ألا تــفـكّــرون فــى
و بجز نابینایاں کسے ازیں معنے سر باز نمے زند۔آیا در آیت
اور بجز اندھوں کے کوئی اس کے معنے سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا

آية”وَآخَــرِيــنَ مِــنْـهُــمْ“، وكيف يتــحــقّق مـفـهـوم
آخــريــن مـنـهـم فکر نمے کنید و چگونہ مفہوم لفظ
آخــريــن مـنـهـم کی آیت میں فکر نہیں کرتے۔اور کس طرح مـنـهـم کے لفظ

لفظ "مِنْهُمْ" مِن غير أن يكون الرّسول موجودًا ﴿۱۸۱﴾
منهم متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود
کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

فى الآخِرين كما كان فى الأوّلين. فلا بد من
نباشد ہمچناں کہ در اوّلین موجود بود پس از
نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تسليم ما ذكرناه ولا مَفَرَّ للمنكرين .و
تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارۂ نیست و برائے منکراں راہ گریز بند است و
ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور

من أنكر من أنّ بعُث النبى عليه السلام
آں کہ ازیں معنی انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام
جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

يتعلّق بالألف السادس كتعلّقه بالألف
با ہزار ششم تعلق دارد ہمچناں کہ با ہزار پنجم
چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الخامس، فقد أنكر الحق ونصّ الفرقانِ، وصار
تعلق داشت او یقیناً دست رد بر سرحق و نص قرآن زد و از
تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

من الظالمين .بل الحق أن روحانيتهٗ عليه
ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام
بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

السّلام كان في آخر الألف السادس أعني في
در آخر ہزار ششم یعنی
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

هذه الأيام أشدَّ وأقوٰى وأكملَ من تلك
دریں ایام نسبت بآں سالہا اکمل و اقویٰ و اشد است
اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

الأعوام، بل كالبدر التامّ، ولذالك لا نحتاج ۱۸۲
بلکہ مانند بدر کامل است۔ ازینجاست کہ ما احتیاج
بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلى الحُسام، ولا إلى حزبٍ من محاربين، و
بشمشیر و گروہ رزم آوراں نداریم و
تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجل ذالك اختار اللّه سبحانه لبعث المسيح
بجہت ہمیں معنی است کہ خداوند سبحانہٗ و تعالیٰ برائے بعثت مسیح موعود
اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الموعود عِدّةً من المئات كعِدّة ليلةِ البدر من
شمار صدہا را مانند شمار شب بدر از
صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں

هجرة سيدنا خير الكائنات لتدلّ تلك العِدّة
ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا آں شمار بر مرتبہ کہ
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

علی مرتبة کمال تام من مراتب الترقّیات و

از جملہ مراتب ترقیات کمالِ تام دارد دلالت کند و

جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور

ھی المائة الرابع بعد الألف من خاتم النبیین،

آں شمار چہار صد بعد از ہزار از ہجرت خاتم النبیین است

وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے۔

لیتم وعد إظهار الدین الذی سبق فی الکتاب

تا وعدہ اظہار دین کہ در کتاب مبین سابق شدہ بود باتمام رسد

تادین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے

المبین، أعنی قوله" وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

اعنی قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّة

یعنی خدا کا یہ قول کہ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّة

وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ[1]"، فانظرْ إلی هذه الآیة کالمُبْصرین، ﴿۱۸۳﴾

پس مانند بینایاں دریں آیت نگاہ بکن

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر

فإنها تدل علی البدرَیْن بالیقین. بدرٌ مضت

چہ کہ ایں آیت یقیناً بر دو بدر دلالت کند اول آں بدر کہ برائے

کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو

لنصر الأوّلین، وبدرٌ کانت آیة لّلآخِرین.

نصرت نخستینیاں بگذشت و دوم آں بدر کہ برائے پسینیاں نشانے بودہ است

پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔

[1] آل عمران:۱۲۴

فلا شک أن فی هذه الآية إشارة لطيفة إلى
پس شکے نیست کہ ایں آیت اشارۂ لطیفہ بآں زمان آئندہ
پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ

الزمان الآتی الذی يُشابه ليلةَ البدر عِدّةً.
مے کند کہ از روئے شمار مانند شب بدر باشد
کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو۔

أعنی سنة أربع مائة بعد الألف وهی ليلة
وآں سنۂ چہار صد بعد از ہزار است و ہمیں بطور استعارہ
اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر

البدر استعارةً عند ربّ العالمين، و إنُ
نزد پروردگار گیہاں شب بدر است۔ وبااین ہمہ اعتراف
خداتعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود

كان للآية معنى آخر يتعلق بالزمان الماضی
مے کنیم کہ ایں آیت معنیٰ دیگر ہم دارد کہ با زمان گزشتہ متعلق مے باشد
ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں

مع هذا المعنى كما لا يخفٰى على العالِمين.
چنانچہ بر عالماں پوشیدہ نیست
جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔

فإنّ للآية وجهين، والنصر نصران، والبدر ﴿۱۸۴﴾
زیرا کہ ایں آیت را دو رُخ است و نصرت دوگانہ و بدر
کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور دو نصرتیں اور بدر

بـدران، بـدرٌ تتـعـلق بـالـمـاضـی، وبـدرٌ تتـعـلق

دو تا بدر است۔ یک بدر با زمان گزشتہ تعلق دارد و بدر دیگر با زمان

دو بدر ہیں ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر

بـالاستـقبـال مـن الـزمـان عـنـد ذلّة تصيب المسلمين

آئندہ در ہنگامے کہ مسلمانان را ذلت برسد

آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے

کـمـا تـرون فـی هـذا الأوان، وكـان الإسـلام بـدأ

چنانکہ در ایں زمان مے بینید۔ و اسلام چوں ہلال آغاز شد

جیسا کہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا

کـالهـلال وكـان قُـدّر أنـه سيـكـون بـدرًا فـی

و مقدر بود کہ انجام کار در آخر زمان بدر

اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ بدر

آخـر الـزمـان والـمـآل بإذن اللّـه ذی الـجـلال،

خواہد شد باذن خدائے ذوالجلال

ہو جائے خداتعالیٰ کے حکم سے۔

فَـاقتـضـت حـكـمةُ اللّـه أن يـكـون الإسـلام بـدرًا

پس حکمت خداوندی خواست کہ اسلام دران صد

پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی طرح شکل

فی مـائة تشـابـهُ البـدر عِدّةً. فإليه أشار فی

شکل بدری اختیار کند کہ از روئے شمار با بدر مشابہ باشد۔ پس ہمیں معنی اشارہ مے کند

اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے

قولہ "لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ"، ففکّرْ فکرۃ
قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر ۔ پس نگاہ باریک دریں امر بفرما
خداتعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر

کاملۃ ولا تکن من الغافلین. وإن لفظ "لَقَدْ ﴿۱۸۵﴾
واز غافلاں مباش۔ و ہر آئینہ لفظ
اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک

نَصَرَکُمْ" قد أتی ھنا علٰی وجہٍ آخر أعنی بمعنی
لقد نصرکم اینجا از روئے وجہ دیگر و معنی بمعنی ینصرکم آمدہ
لقد نصرکم کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے ینصرکم کے معنوں میں آیا ہے۔

ینصرکم کما لا یخفی علی العارفین. فحاصل الکلام
چنانکہ برعارفاں ظاہر است۔ الغرض
جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض

أن اللّٰہ کان قدقدّر للإسلام العزّتین بعدالذلّتین علی رغم
خداتعالیٰ برائے اسلام بعد از دو ذلت دو عزت اندازہ کردہ بود بر خلاف یہود
خداتعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف

الیھود الذین کان قدّر لھم الذلّتین بعدالعزّتین نکالا من
کہ برائے اوشاں بطور سزا و پاداش بعد از دو عزت دو ذلت اندازہ کردہ بود
کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں

عندہ کما تقرء ون فی سورۃ بنی إسرائیل قصۃ الفاسقین منھم
چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل قصۂ فاسقان و ظالمان را
جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں اُن فاسقوں اور ظالموں کا قصہ

والظالمین .فلمّا أصاب المسلمین الذلّةُ الأولی
ازیشاں مے خوانید۔ پس ہر گاہ مسلمانان را ذلت اول
پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت

فی مکّة وعدھم اللّٰہ بقولہ" اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ
درمکہ رسید۔خدا باوشاں ازایں قول وعدہ فرمودہ بود اذن للذین یقاتلون الآیة
مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اذن للذین یقاتلون

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ [1] "و ﴿۱۸۶﴾
آخر آیت تک

أشار فی قولہ"عَلٰی نَصْرِھِمْ" أنّ العذاب یصیب الکفّار
و از قول علٰی نصرھم اشارہ کرد کہ از دست مومناں عذاب
اور علٰی نصرھم کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے

بأیدی المؤمنین، فأنجز اللّٰہ ھذا
بر سر کفار فرود خواہد آورد۔ پس ایں وعدۂ خداوندی
کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خداتعالیٰ کا یہ وعدہ

الوعد یوم بدرٍ وقتل الکافرین بسیوف
روز بدر بظہور رسید و کافران عرضہ شمشیر آبدار مسلماناں
بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے

المسلمین .ثم أخبر عن الذلّة الثّانیّة
گردیدند۔ باز از ذلت دوم خبرداد
قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلت سے خبر دی

[1] الحج:۴۰

بقوله ”حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ[1] (یعنی

بقول حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ (یعنی

اپنے اس قول سے حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ (یعنی

يكون لهم الغلبة والفتح لا يدانِ بهم لأحد)

او شاں را آں چناں غلبہ و فتح دست بدہد کہ ہیچکس باایشاں تاب مقابلہ نیاورد)

ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا)

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ[2] “ . . . وَتَرَكْنَا

وبقول وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

اوراس قول سے وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ[3] ☆“ والمراد

يموج في بعض و مراد از شتافتن

يموج في بعض اور

من ”كُلِّ حَدَبٍ“ ظفرُهم وفوزهم بكل مراد

از بالائے ہر بلندی آنست کہ در ہر مراد و مقصود کامیابی و شادکامی

ہر ایک بلندی سے دوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مراد اور مقصود میں کامیابی

☆ الحاشیة

قد اشار اللّٰه فى اٰيات بعد هٰذه الاٰية من غير فصلٍ الٰى انّ ياجوج وماجوج هم النصارٰى. الا ترٰى قوله افحسب الذين كفروا ان يتخذوا عبادى من دونى اولياء[4]. وكذالك قوله قل هل ننبّئكم بالاخسرين اعمالا. الذين ضلّ سعيهم فى الحيٰوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صُنعا[5]. وكذالك قوله قل لو كان البحر مدادًا لكلمات ربّى. ولاشكّ ان النصارٰى قوم اتخذوا المسيح معبودًا من دون اللّٰه وتمايلوا على الدنيا وسبقوا غيرهم فى ايجاد صنايعها و قالو ان المسيح هو كلمة اللّٰه والمخلوق كله من هذه الكلمة فهذه الاٰيات ردّ عليهم. منه

[1] ، [2] الانبياء:۹۷ [3] الكهف: ۱۰۰ [4] الكهف:۱۰۳ [5] الكهف:۱۰۴،۱۰۵

وعــروجُهــم إلــى كــل مـقــام وكونُهم فوق كل ريـاسة ﴿۱۸۷﴾

او شاں را میسر آید و ہر مملکت و ریاست در حوزہ تصرف ایشاں

اور شادکامی ان کو میسر آئے گی اور ہر ایک سلطنت اور ریاست ان کے تصرف

قاهرين .والمراد من قوله" وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

در آید و مراد از یـمـوج بـعـضهـم فـی بـعـض آنکہ

میں آجائے گی اور یـمـوج بـعـضهـم فـی بـعـض سے یہ مراد ہے

فِيْ بَعْضٍ[۱]" أن نـار الخصومات تستوقد في ذالك

دراں زمان در جملہ فرقہا

کہ اس زمانہ میں تمام فرقوں میں

الـزمــان فـي كـل فـرقة مـن فـرق أهـل الأديـان،

آتش پیکار و جنگ بیفزود

جنگ کی آگ بھڑک اُٹھے گی

و يـنـفـقـون الـذهــب والـفـضّة كــالـجبـال لتكذيـب

و کوہ کوہ زر و سیم برائے نابود کردن

اور پہاڑوں برابر سونا چاندی اسلام کے نابود کرنے کے لئے

الإســلام والإبـطـال وارتـداد الـمـسـلـمـيـن، ويُـؤلّفون

اسلام و باز گردانیدن مسلماناں از دائرہ اسلام خرچ بکنند۔ وکتابہا

اور مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے نکالنے کے لئے خرچ کریں گے اور اسلام کی توہین سے

كتبًـا مـمـلـوءة من الـتـوهـين.وقـد أشـار الـلّـه في

پُر از توہین اسلام تالیف بنمایند۔ و در بسیار از مقامات خداتعالیٰ

بھری ہوئی کتابیں تالیف کی جائیں گی اور بہت سے مقاموں میں خدا تعالیٰ نے

[۱] الکهف: ۱۰۰

كثير من المقام أن تلك الأيّام أيّام الغُربةِ

اشاره فرموده که آں روزہائے غربت اسلام باشد

اشارہ فرمایا ہے کہ وہ دن اسلام کی غربت کے دن ہوں گے

للإسلام، وهناك يكون المسلمون كالمحصورين،

و مسلماناں در آں زمان مانند محصوراں زندگانی بسر برند

اور مسلمان اس زمانہ میں قیدیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

وتهبّ عليهم عواصفُ التفرقة فيكونون ﴿۱۸۸﴾

و بادہائے تفرقہ و پراگندگی بر سر ایشاں بوزد پس او شاں

اور تفرقہ اور پراگندگی کی ہوائیں اُن کے سر پر چلیں گی۔ پس وہ

كعِضين. فأمّا قوله "بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

ازہم بپاشندو پراگندہ گردند و مراد از یموج بعضهم فی بعض آنکہ

بکھر جائیں گے اور پراگندہ ہو جائیں گے اور یموج بعضهم فی بعض سے مراد یہ ہے

فِيْ بَعْضٍ[1]" فيريد منه أن فِرقة تأكل فِرقة

یک فرقہ دیگر را فرو خورد

کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا

أخرىٰ، وتعلُو يأجوج ومأجوج وتسمعون

و یاجوج و ماجوج سربلندی یابند و در ہمہ

اور یاجوج و ماجوج سربلندی پائیں گے اور تمام

أخبار خروجهم في الأرضين .وفي تلك الأيام

روئے زمین خبرہائے خروج اوشاں گوش زد بشوند و دراں ایّام

سطح زمین پر اُن کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور اُن دنوں میں

[1] الکهف: ۱۰۰

لا یکون الإسلام إلا کعَجوزةٍ، ولا یبقی لہ من قوة

اسلام مانند پیرہ زنے باشد و در وے ہیچ گونہ

اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا اور اُس میں کسی طرح کی

و لا من عزّة، و تصیبہ ذلّة علی ذلّة،

قوت و عزت نماند و ذلت بعد ذلت او را برسد

قوت و عزت نہیں رہے گی اور ذلت پر ذلت اُس کو پہنچے گی

وکاد أن یُقبَر من غیر التجھیز والتکفین،

و نزدیک باشد کہ بغیر تجہیز و تکفین در زیر خاک سپردہ شود

اور قریب ہوگا کہ بغیر تجہیز و تکفین کے زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔

وتُصَبّ علیہ مصائب ما سمعتْ أذنٌ

و آنچناں مصیبتہا برآں فرود آیند کہ ہیچ گوشے در زمان پیشیں مثل آں

اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر پڑیں گی کہ پہلے زمانہ میں کسی کان نے

مثلھا من قبل، ویخرج من الدین أفواج

نشنیدہ باشد و فوج فوج جاہلاں از دائرہ دین بیرون روند

اس جیسا نہ سنا ہوگا اور جاہلوں کے گروہ در گروہ دین کے دائرہ سے باہر

من الجاھلین، لاعنین ومحقِّرین ومکذِّبین، ﴿۱۸۹﴾

و از دین فوج فوج جاہلاں لعنت کناں و تحقیر و تکذیب کناں بیروں روند

نکل جائیں گے اور دین میں سے گروہ در گروہ جاہل لوگ لعنت کرتے ہوئے اور تکذیب کرتے ہوئے

وتُقلَب الأمور کلھا، وتنزل المصائب علی

و ہمہ امور زیر و زبر کردہ شود و بر شریعت و اہل وے

نکل جائیں گے اور تمام امور زیر و زبر کیے جائیں گے اور شریعت اور شریعت والوں پر

الشـــریـعة وأهـلهـــا، ویُــرَدّ قـمــرهـــا کعُـرجون قدیم

رنجہا نازل شوند و ماہتاب وے در چشم بینندگاں مانند شاخ کہنہ

رنج اور مصیبتیں اُتریں گی اور اُس کا چاند دیکھنے والوں کی نظر میں پرانی ٹہنی کی

فــی أعیـن الـنـــاظـریـن، وهذه ذلّة مـا أصابـت الملّة

بنظر آید۔ و ایں ذلتے است کہ پیش ازیں ملت را

طرح نظر آئے گا اور یہ ذلت ہے کہ اس سے پہلے ملت کو

مــن قبـل ولــن تــصـیـب إلــی یوم الـدیـن .فـعـنـد

نرسیده و تا بروز جزا نخواہد رسید۔ چوں کار

نہیں پہنچی اور قیامت تک نہیں پہنچے گی۔جب اس حد تک

ذالک تـنـــزل الـنـصرةُ مـن الـسـمـاء ومـعـالِـمُ العزّة

بہ اینجا رسد در آں وقت از آسمان نصرت و از جانب حق تعالیٰ

معاملہ پہنچ جاوے گا تب آسمان سے نصرت اور خداتعالیٰ کی طرف سے

مـن حضرة الکبریاء ، مِن غیر سیف وسنان ومحاربین ☆.

بغیر تیغ و سنان و پیکار ورزاں نشانہائے عزت نازل شوند

بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت نشان اُتریں گے۔

☆ الحاشیة ﴿۱۸۹﴾

انّ عیسٰی بن مریم ماقاتل وماامر بالقتال. فکذالک المسیح الموعود فانّه علٰی نموذجه من اللّه ذی الجلال. والسرّفیه ان اللّه ارادانْ یُرسِلَ خاتم خلفاءِ بنی اسرائیل وخاتم خلفاء الاسلام. من غیر السنان والحسام. لیُزیْلَ شبهات نَشأَتْ من قبلُ فی طبائع العوام. ولیعلم الناسُ انّ اشاعة الدین بامرٍ من اللّه لابضرب الاعناق وقَتْلِ الاقوام. ثم لما کان الیهود فی وقت عیسٰی والمسلمون فی وقت المسیح الموعود. قدخرج اکثرهم من التقویٰ وعصوااَحکام الربّ الودودِ. فکان بعیدًا من الحکمة الالٰهیّة. ان یقتل الکافرین لهذه الفاسقین. فتدبّر حق التدبّر ولا تکن من الغافلین. منه

و إلیه إشارة فی قوله تعالٰی ”وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ ﴿۱۹۰﴾

وہمیں اشارت است درقول وے تعالیٰ و نفخ فی الصور الآیة

اور اِسی کی طرف خداتعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے و نفخ فی الصور آخر آیت تک

جَمْعًا“[۱]، وهو مراد من بعث المسیح

اے گروہ عاقلاں ایں مراد از بعثت مسیح موعود

اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے

الموعود یا معشر العاقلین ☆. و فی لفظ النزول

است۔ و در لفظ نزول کہ

مراد ہے اور نزول کے لفظ میں جو

☆ الحاشیة

﴿۱۹۰﴾ و کذالک اشیر الی المسیح الموعود فی الکتاب الکریم. اعنی فی سورة التحریم. وهو

وہمچنیں درکتاب کریم درسورہ تحریم اشارت بمسیح موعود است آنجا کہ فرمود و مریم بنت عمران آں کہ فرج

قوله تعالٰی، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

خود را از ہمہ ناپاکی ہا محفوظ داشت پس در وے از رُوح خود رسیدیم۔ وشک نیست کہ مراد از رُوح اینجا

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا[۲]. ولا شک ان المراد من الروح هٰهنا عیسٰی ابن مریم. فحاصل الاٰیة

عیسٰی ابن مریم است۔ پس حاصل آیت اینکہ عادتِ خداوندی چناں است کہ آنکس را کہ ازیں

ان اللّٰه وعدانّه یجعل اخشی الناس من هٰذه الامة مسیح ابن مریم و ینفخ فیه روحه بطریق البروز

امت بیشتر خشیت وخوف خدا در دل دارد مسیح ابن مریم مے گرداند و بروز روح وے را در وے می دمد۔ پس

فهذه وعد من اللّٰه فی صورة المثل لاتقی الناس من المسلمین فانظر کیف سمّی اللّٰه بعض

ایں وعدہ است از خدا در صورت مثلیت برائے متقی و پرہیزگار پس نگاہ بکن کہ چہ طور حق تعالیٰ بعض افراد ایں

افراد هٰذه الامة عیسی بن مریم ولا تکن من الجاهلین. منه

امت را بنام عیسیٰ ابن مریم یاد می کند۔ و از جاہلاں مباش۔ منه

[۱] الکھف: ۱۰۰ [۲] التحریم: ۱۳

الذی جاء فی الأحادیث إیماءٌ إلی أن الأمر
در احادیث آمدہ اشارہ بآں است کہ امر
حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ

و النصر ینزل کلہ من السماء فی أیام المسیح
و نصرت در ایام مسیح
مسیح موعود کے زمانہ میں امر اور نصرت

من غیر توسُّل أیدی الإنسان ومِن غیر جهاد
بغیر وسیلہ دست انسان و بغیر جہاد مجاہداں
انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر

المجاهدین، وینزل الأمر من الفوق مِن غیر
از آسمان نازل شود۔ و بغیر تدبیر مدبّراں ہمہ چیز از بالا بزیر آید
آسمان نے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے

تدبیر المدبّرین. کأن المسیح ینزل کالمطر
گویا مسیح مانند باراں
نیچے آئیں گی۔ گویا مسیح بارش کی طرح

من السماء واضعا یدیه علی أجنحة الملآئکة ﴿۱۹۱﴾
دست بر بازوئے فرشتگان گذاشتہ
فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا

لَا علٰی أجنحة حِیَلِ الدنیا والتدابیر الإنسانیة،
نہ بربازوئے حیلہ ہائے دنیا و تدابیر انسانی نہادہ از آسمان نازل شود
انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا

وتَبْلُغُ دعوتُه وحجّته إلى أقطار الأرض

و دعوت و حجت وے باطراف زمین

اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف

بأسرع أوقاتٍ كبرق يبدو من جهة فإذا

ہرچہ زود تر برسد مانند برق کہ از یک طرف نمایاں مے شود و ناگہاں

بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں

هی مشرقة فی جهات. فكذالك يكون فی

در ہمہ اطراف درخشاں مے گردد ہمیں حال

سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال

هٰذا الزمان، فليسمعُ من يكن له أُذُنان، و

دریں زمان واقع شود پس بشنود آنکہ وے را دو گوش دادہ اند

اس زمانہ میں واقع ہوگا۔پس سن لے جس کو دو کان دیے گئے ہیں۔

يُنفَخُ فی الصُّور لإشاعة النور وينادی الطبائعُ

و برائے اشاعت نور در صور دمیدہ شود و طبیعتہائے

اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائے گا اور سلیم طبیعتیں

السليمة للاهتداء، فيجتمع فِرق الشرق

سلیمہ برائے ہدایت یافتن ندا زنند در آں وقت فرقہائے شرق

ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی۔اس وقت مشرق اور

والغرب والشمال والجنوب بأمرٍ من حضرة

و غرب و شمال و جنوب بامر ایزدی جمع شود

مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے

الکبریاء ، فھناک تستیقظ القلوب وتنبت ﴿۱۹۲﴾
پس در آں وقت دلہا بیدار شوند و دانہہا بایں آب
پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے اور دانے اس پانی سے

الحبوب بھذاالماء،لا بنارالحرب وسفک الدماء،ویُجذَب
برویند نہ بآتش جنگ و ریختن خونہا
اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے اور

الناس بجذبة سماویة مطھّرة من شوائب الأرض
و مردم با کشش آسمانی کہ از آمیزش زمین پاک باشد کشیدہ شوند
لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہوگی کھینچے جائیں گے

لما ھو نموذج لیوم القضاء من مالک یوم الدین.
کہ آں از مالک یوم الدین نمونہ روز قضا باشد۔
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہوگا۔

وقد وعد اللّٰہ عند الفتنة العظمی فی آخر الزمان،
و خدا وعدہ فرمودہ کہ وقتیکہ در آخر فتنۂ بزرگ و بلائے سترگ
اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب کہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور

والبلیّة الکبری قبل یوم الدیّان، أنہ ینصر دینہ
ہویدا شود پیش از روز جزا دراں ایام
بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی۔اُن دنوں میں

من عندہ فی تلک الأیام، وھناک یکون
از طرف خود دین خود را نصرت و تائید خواہد بخشید و دراں زمان
اپنی طرف سے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا اور اُس زمانہ میں

الإسلام كالبدر التام، وإليه أشار اللّه سبحانه

اسلام مانند بدر کامل خواہد گردید و بہمیں اشارت است

اسلام بدرِ کامل کی طرح ہو جائے گا اور اِسی کی طرف اشارہ ہے

فی قوله "وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا"۱ و ﴿۱۹۳﴾

درقول ونفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

اس قول میں ونفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

قد أخبر فی آية هی قبل هذه الآية من تفرقة

و قبل ازیں آیت از تفرقہ بزرگے

اور اس آیت سے ایک بڑے تفرقہ کی خبر دی

عظيمة بقوله "تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ

خبر دادہ آنجا کہ فرمودہ وترکنا بعضهم الخ

جہاں کہ فرمایا ہے وترکنا بعضهم الخ

بَعْضٍ"۲، ثم بشّر بقوله "وَنُفِخَ فِي الصُّورِ" بجمع

باز بشارت دادہ بقول ونفخ فی الصور الخ

پھر ونفخ فی الصور الخ کے قول سے بشارت دی۔

بعد التفرقة، فلا يكون هذا الجمع إلّا فی مائة

کہ بعد ازاں پراگندگی جمعیت دست خواہد داد۔ پس جمعیت حاصل نشود مگر در صدر

کہ اس پراگندگی کے بعد جمعیت حاصل ہوگی۔پس یہ جمعیت حاصل نہ ہوگی مگر بدر کی صدی

البدر ليدلّ الصورةُ على معناها كما كانت

بدر یعنی چہاردہم تا صورت بر معنی خود دلالت کند ہمچناں کہ

میں تا کہ صورت اپنے معنے پر دلالت کرے جیسا کہ

۱ و ۲ الكهف: ۱۰۰

النصرة الأولى ببدر. فهاتان بشارتان للمؤمنين،

نصرت اول در بدر بوقوع آمد۔ پس ایں دو مژدہ ہا برائے مومناں ہستند

پہلی بدر میں وقوع میں آئی۔پس یہ دو خوشخبریاں مومنوں کے لئے ہیں۔

و تبرُقان كدُرّةٍ فى الكتاب المبين. و قد

و مثل دُرّ در کتاب روشن مے درخشد و ظاہر است

اور موتی کی طرح کتابِ مبین میں چمکتی ہیں اور ظاہر ہے

مضى وقتُ فتح مبين فى زمن نبيّنا المصطفىٰ،

کہ وقت فتح مبین در زمانہ نبی کریم ما بگذشت

کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا

وبقى فتحٌ آخر وهو أعظم وأكبر وأظهر

و فتح دیگر باقی ماند کہ از غلبۂ اول بزرگ تر و ظاہر تر

اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے

من غلبة أولىٰ، وقُدّر أن وقته وقت المسيح ﴿۱۹۴﴾

است و مقدر بود کہ وقت وے وقت مسیح موعود

اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا

الموعود من الله الرء وف الودود وأرحم الراحمين،

باشد

وقت ہو۔

وإليه أشار فى قوله تعالىٰ "سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

و بہ ہمیں اشارہ است در قول خداوندی سبحان الذی اسرٰی الخ

اوراسی کی طرف خداتعالیٰ کیاس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسرٰی الخ

بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

الَّذِىۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ [1]"، فـفـكِّـرُ فـى هـذه الآية ولا
پس دریں آیت فکر بکن و مانند غافلاں
پس اس آیت میں فکر کر اور غافلوں کی طرح

تمرّ كالغافلين. وإن فى لفظ "الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ"
از پیش وے مگذر و در لفظ مسجد حرام
اس کے آگے سے مت گزر اور مسجد حرام کے لفظ میں

ولفظ "الۡمَسۡجِدِ الۡأَقۡصَى" الذى جُعِل من وصفه
و مسجد اقصیٰ کہ بارکنا حولہ در وصف وے
اور مسجد اقصیٰ کے لفظ میں جس کے وصف میں

جملة "بَارَكۡنَا حَوۡلَهٗ" إشارة لطيفة للمتفكّرين،
مذکور شدہ اشارت لطیف است برائے آنکہ فکر مے کنند
بارکنا حولہ مذکور ہوا ہے۔لطیف اشارہ ہے ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

وهو أن لفظ "الۡحَرَامِ" يدل على أن الكافرين
و آں اینکہ لفظ حرام وا مے نماید کہ بر کافراں
اور وہ یہ ہے کہ لفظ حرام ظاہر کرتا ہے کہ کافروں پر یہ بات

قد حُرّم عليهم فى زمن النبى عليه السلام ﴿۱۹۵﴾
حرام کردہ شدہ بود کہ در زمانہ نبی کریم علیہ الصلوۃ و السلام
حرام کی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

[1] بنی اسرائیل: ۲

أن يضرّوا الدين بالمكائد أو يأتوه كالصائد،

دین را با فریب و حیلتہا ضررے برسانند یا مانند صیاداں بر سر وے

دین کو فریب اور حیلوں سے ضرر پہنچائیں یا شکاریوں کی طرح اس پر

وعصَم اللّه نبيّه ودينه وبيته من صوُل

بریزند و خدا نبیٔ خود را و دین و خانہ را از حملۂ حملہ آوراں

برس پڑیں اور خدا نے اپنے نبی کو اور اپنے دین اور اپنے گھر کو حملہ آوروں کے حملہ سے

الصائلين وجور الجائرين. وما استأصل اللّه

و بداد بیدادگراں نگاہ بداشت و دراں زماں

اور بے دادگروں کے بیداد سے بچائے رکھا اور اس زمانہ میں

في ذالك الزمن أعداء الدين حق الاستيصال،

دشمنانِ دین را چنانکہ باید و شاید از بیخ و بُن بر نکندید

دین کے دشمنوں کو جیسا کہ چاہیے تھا جڑ سے نہیں اکھاڑا

ولكن حفِظ الدين من صَولهم وحَرّم عليهم

و لیکن دین را از حملۂ ایشاں محفوظ داشت و بر ایشاں

لیکن دین کو ان کے حملہ سے محفوظ رکھا اور حرام کر دیا کہ وہ

أن يغلبوا عند القتال. فبُدِءَ أمرُ تأييد الدين

غلبہ در جنگ حرام گردانید پس امر تائید دین

لڑائی میں غالب رہیں۔پس دین کی تائید کا امر

من المسجد الحرام أعني مِن ذَبِّ اللئام، ثم

از مسجد حرام یعنی از دفع و طرد لئام آغاز گردید باز

مسجد حرام سے یعنی لئیموں کے دفع کرنے سے شروع ہوا پھر

يتمّ هذا الأمر على المسجد الأقصى الذى
ایں امر بر مسجد اقصیٰ باتمام رسد آں مسجدے کہ
یہ امر مسجد اقصیٰ پر تمام ہوگا یہ وہ مسجد ہے

يبلغ فيه نور الدين إلى أقصى المقام كالبدر التام،
در وے نوردین تا بمقام اقصے مانند ماہ چہار دہم برسد
جس میں دین کا نور اقصیٰ کے مقام تک پورے چاند کی طرح پہنچے گا۔

ويلزَمه كلُّ بركة يُتوقَّع ويُتصوَّر عند كمالٍ ﴿۱۹۶﴾
و برکتے کہ در وقت کمال کہ بالائے آں کمالے نباشد متوقع
اور ہر ایک برکت جو ایسے کمال کے وقت میں جس کے اوپر کوئی کمال نہ ہو تصور میں

ليس فوقه كمال، وهذا وعدٌ من اللّٰه العلّام .
و متصور مے گردد وے را لازم باشد و ایں وعدہ است از خدائے علیم
آوے اس کے لازم حال ہوتی ہے اور یہ خدائے علیم کا وعدہ ہے۔

فكان المسجد الحرام يُبشّر بدفع الشر
پس مسجد حرام مژدۂ دفع شر
پس مسجد حرام شر کے دور ہونے

والحفظ من المكروهات، وأما المسجد الأقصى
و محفوظ ماندن از مکروہات مے دہد ولے مسجد اقصے
اور مکروہات سے محفوظ رہنے کا مژدہ دیتی ہے لیکن مسجد اقصیٰ کا

فيشير مفهومه إلى تحصيل الخيرات وأنواع
پس مفہوم وے اشارہ مے کند بایں کہ برکات گوناگوں و خیرات بوقلموں
مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رنگ برنگ کے برکات اور خیرات

البركات والوصول إلى أعلى الترقّيات، فبُدِءَ أمرُ

و ترقیات عالیہ حاصل بشوند۔ پس امر دین ما

اور ترقیات عالیہ حاصل ہوں پس ہمارے دین کا امر

ديننا مِن دفع الضير، ويتم على استكمال الخير،

از دفع ضرر آغاز شد و بر کمال خیر تمام شود

دفع ضرر سے شروع ہوا اور خیر کی تکمیل پر تمام ہوگا

وإنّ فيه آيات للمتدبّرين. ثم إن آية الإسراء

و دریں بیان برائے غور کنندگان نشانہا ہستند۔ باز آیت اسرٰی

اور اس بیان میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ پھر اسرٰی کی آیت

تدلّ على نُكتة وجَب ذكرُها للأصدقاء ليزدادوا

یک نکتۂ عجیبے دارد کہ ذکر آں برائے دوستاں ضروری است تا علم

ایک عجیب نکتہ رکھتی ہے کہ اس کا ذکر دوستوں کے لئے ضروری ہے تا علم

عِلمًا ويقينًا، وإن خير الأموال العلم واليقين،

و یقین شاں زیادت پذیرد و پرظاہر است کہ بہترین مال اور دولت علم و یقین است

اور یقین زیادہ ہو اور خوب ظاہر ہے کہ سب سے بہتر مال و دولت علم اور یقین ہے

وهو أن الإسراء من حيث الزمان كان واجبًا ﴿۱۹۷﴾

و آں اینکہ اسراء از حیثیت زمان و مکان

اور وہ یہ کہ اسراء زمان اور مکان کی حیثیت سے

كوجوب الإسراء من حيث المكان، ليتمّ سيرُ

ہردو طور یکساں واجب و لازم بود بجہت اینکہ

دونوں طرح واجب اور لازم تھا۔ اس جہت سے کہ

نبيِّنــا زمــانــا ومكــانــا، وليكـمُـلَ أمرُ معـراج

سیر نبیٔ ما از روئے زمان و مکان تمام شود و امر معراج

ہمارے نبی کا سیر زمان اور مکان کے رو سے تمام ہو اور معراج کا امر

خــاتــم الــنبيين .ولا شكّ أن أقــصــى الــزمــان

کامل گردد۔ و شک نیست کہ برائے معراج

کامل ہو اور اس میں شک نہیں کہ نبیٔ کریم کے

لـلـمعـراج الـزمـانـى هو زمان المسيح الموعود،

زمانِ نبی کریم زمانہ انتہائی ہماں زمان مسیح موعود است

زمانی معراج کے لئے انتہائی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

وهـو زمـان كـمـال البـركـات ويقبلـه كـل مؤمن

و آں زمان کمال برکات است و ایں را ہر مومن

اور وہ برکات کے کمال کا زمانہ ہے اور اس کو ہر ایک مومن

من غيـر الـجـحـود، ولا شك أن مسـجـد الـمسيح

بغیر انکار قبول مے تواند کرد و شک نیست کہ مسجد مسیح موعود

بغیر انکار کے قبول کر سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کی مسجد

الـمـوعـود هو أقـصـى الـمساجد من حيث الـزمـان

نسبت بمسجد حرام بحیثیت زمان اقصیٰ مساجد

مسجد حرام کی نسبت سے زمانہ کی حیثت سے اقصیٰ مساجد ہے

مــن الــمســجــد الـحـرام، وقـد مُلِأَ مِن كـلّ جنب

مے باشد و بالیقین ہر پہلوئے ایں مسجد

اور یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو

بــركةً ونــورًا كــالبـدر التــام، ليكـمُـل بــه دائــرة ﴿۱۹۸﴾

از برکت و نور مانند ماہ چہاردہم پُر شدہ است تا بوسیلہ آں دائرہ

برکت اور نور کی پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ

الــديــن، فـــإن الإســلام بُــدِءَ كـــالهــلال مــن

دین کامل گردد چہ کہ اسلام مانند ہلال

کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند

الـمسـجـد الـحـرام، ثـم صـار قـمـرًا تـامًّا عند بلوغـه

از مسجد حرام نمایاں شد باز چوں تا بمسجد اقصیٰ رسید بدر کامل

مسجد حرام سے ظاہر ہوا پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل

إلــى الـمسـجـد الأقـصٰـى، ولـذالک ظهـر الـمسيـح

گردید ازینجاست کہ مسیح موعود

ہوگیا اسی لئے مسیح موعود

فــى عِـدّة البـدر إشــارةً إلــى هــذا الـمـقـام.ثـم هـنـا

در شمار بدر ظاہر شد۔ باز

بدر کے شمار میں ظاہر ہوا پھر

دليــل آخــر عــلــى وجـوب الإسـراء الـزمـانـى مـن

دلیل دیگر بروجوب اسراء زمانی آنست کہ

دوسری دلیل اسراء زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ

الأمــر الــربّــانــى وهـو أن الـلّـه تـعـالـى قـد أشـار

حق تعالیٰ در قول

حق تعالیٰ

فـی قـولـه ”وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ“[1] إلـى أنّ

وآخرین منهم الخ اشارہ ے فرماید کہ

وآخرین منهم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ

جـمـاعة الـمسيـح الـمـوعـود عـنـد اللّٰه من الصحابة

جماعتِ مسیح موعود نزد خدا از جملہ صحابہ است

مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔

مِـن غيــر فــرق فــی التســمية، ولا يتـحـقّق هٰذه

بے آنکہ ہیچ فرقے دریں نام گذاشتن باشد و ایں مرتبہ جماعت مسیح را

اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ

الـمــرتبة لهـم مـن غيــر أن يـكـون الـنبـی صلـی اللّٰه

ہرگز حاصل نے شود تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عــلـيــه وسـلـم بيـنهـم بـقـوتــه الـقـدسية والإفـاضة ﴿۱۹۹﴾

درمیان ایشاں با قوت قدسی و افاضہ

ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے

الـروحــانية كـمــا كــان فی الصحـابة، أعنی بواسطة

روحانی خویش موجود نباشد۔ ہمچناں کہ در صحابہ موجود بود یعنی بواسطہ

روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے یعنی

الـمسيـح الـمـوعـود الـذی هـو مظهرٌ لـه أو كـالحُلّة.

مسیح موعود کہ او مظہر نبی کریم یا مانند حلّہ برائے آنجناب است

مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے۔

[1] الجمعة : ۴

فقد ثبت من هذا النصّ الصريح من الصحف

پس ازیں نص صریح روشن شد

پس اس نص صریح سے ظاہر ہوا

المطهّرة أن معراج نبيّنا كما كان مكانيًّا

کہ معراج نبی ما مکانی و زمانی ہر دو طور بود

کہ ہمارے نبی کا معراج مکانی اور زمانی دونوں طرح سے تھا

كذالك كان زمانيًّا، ولا يُنكره إلّا الّذى فقد

و بر ایں نکتہ جز کور چشمے

اور اس نکتہ کا سوائے اندھے کے

بصره وصار من العمين .ولا شك ولا ريب

کودن انکار نمے کند۔ و شک نیست

اور کوئی انکار نہیں کرتا اور شک نہیں

أن المعراج الزمانى كان واجبًا تحقيقًا لمفهوم

کہ مفہوم ایں آیت واجباً معراج زمانی را مے خواست

کہ اس آیت کا مفہوم واجباً معراج زمانی کو چاہتا تھا۔

هذه الآية، ولو لم يكن لبطل مفهومها كما

و اگر آں متحقق نشدے مفہوم ایں آیت باطل گردیدے

اور اگر وہ متحقق نہ ہوتا تو اس آیت کا مفہوم باطل ہو جاتا

لا يخفى على أهل الفكر والدّراية، فثبت من

چنانچہ ایں نکتہ را اہل فکر و غور مے فہمند پس ازینجا ثابت شد

چنانچہ اس نکتہ کو اہل فکر اور غور سمجھتے ہیں۔ پس یہاں سے ثابت ہوا

هذا أن المسيح الْموعود مظهرٌ للحقيقة ﴿۲۰۰﴾

کہ مسیح موعود مظہر حقیقت محمدی

کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر

المحمّدية، ونازل فى الحُلل الجلالية، فلذالك

است و در حلہ ہائے جلالی نازل شدہ است

ہے اور جلالی حلّوں میں نازل ہوا ہے۔

عُدَّ ظهوره عند اللّه ظهورَ نبيّه المصطفٰى،

ازینجااست کہ نزد خدا ظہور او ظہور نبی مصطفٰی محسوب شدہ است

اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبیٔ مصطفٰی کا ظہور مانا گیا ہے

وعُدَّ زمانه منتهى المعراج الزماني للرسول

و زمان وے منتہائے معراج زمانی رسول کریم

اور اس کا زمانہ رسول کریم کے زمانی معراج کا منتہا

المجتبٰى، ومنتهى تَجلّى روحانيةِ سيّدِنا

و پایان تجلّی روحانی خیرالورٰی بشمار آمدہ است

اور خیرالورٰی کی روحانی تجلّی کا آخری سرا شمار کیا گیا ہے

خير الورى، وكان هذا وعدًا مؤكّدًا من

وایں وعدہ پختہ از پروردگار جہان بود

اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تھا

رب العالمين. ولما كان المسيح الموعود لوجود

و چوں مسیح موعود

اور چونکہ مسیح موعود

نبیّنا کالمرآۃ ومُتمِّمَ أمرہ بإشاعۃ البرکات

آئینہ وجود نبی کریم و از اشاعت برکات

نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت

وإظھار الإسلام علی الأدیان کلھا بالآیات، شکر

و اظہار اسلام برہمہ دین ہا تمام کنندہ امر آنجناب بود

اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کا تمام کرنے والا تھا

النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سعیہ کشکر

لہٰذا نبی کریم سعی وے را پسند فرمود چنانکہ

لہٰذا نبی کریم نے اس کی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ

الآباء للأبناء، وأوصی لیُقرَأَ سلامُہ علیہ

پدران سعی پسران را شکر می کنند و وصیت فرمود کہ سلام آنجناب بروے خواندہ شود

باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتے ہیں اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اس کو پہنچایا جائے

إشارۃً إلی السلامۃ والعلاء. ولو کان المراد ﴿۲۰۱﴾

و ایں سلام اشارت است باینکہ سلامت و بلندی شامل حال مسیح خواہد بود و اگر

اوراس سلام سے یہ اشارہ ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اور اگر

من المسیح عیسی ابنَ مریم الذی أُنزلَ

از مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم صاحب انجیل

مسیح موعود سے انجیل والا عیسیٰ ابن مریم

علیہ الإنجیل لفسُد وصیّۃُ تبلیغ السلام

مراد باشد وصیت رسانیدن سلام فاسد گردد

مراد ہو تو سلام پہنچانے کی وصیت فاسد ہو جاتی ہے۔

وما كان إليها السبيل، فإن عيسٰى عليه السلام
و نیز ہیچ راہے بآں نبود چہ کہ ہرگاہ بموجب گفتہ شما
اور اس تک کوئی راستہ نہیں رہتا۔ کیونکہ جب

اذا نزل بقولكم من السّماء فلا شك أنه
عیسیٰ از آسمان فرود آمد شک نیست کہ
تمہارے کہنے کے بموجب عیسیٰ آسمان سے نازل ہوا تو اس میں شک نہیں کہ

كان يَعرفه رسولنا كالأحبّاء، بل كان يسلِّم
رسول کریم و او بایکدگر مانند دوستان شناسا بودہ باشند و در وقت ملاقات
رسول کریم اور وہ دونوں آپس میں دوستوں کی طرح جان پہچان رکھتے ہوں گے اور ملاقات

بعضُهما على البعض عند اللقاء، فيكون
بر یکدیگر سلام می خواندہ باشند۔ پس
کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوں گے۔

عند ذالك إيداعُ أمانةِ السلام لغوًا
دریں صورت سلام را بطور امانت گذاشتن فعل ہرزہ
پس اس صورت میں سلام کو امانت کی طرح رکھنا ایک

وعَبثًا كالاستهزاء لِما هو وقَع في السماء
و بیہودہ خواہد بود زیرا کہ سلام بارہا در آسمان واقع شدہ
بیہودہ فعل ہوگا کیونکہ سلام بارہا آسمان میں واقع ہوا

مرارا وكان معلومًا قبل الإعلام و الإدراء . ﴿۲۰۲﴾
و پیش از خبردار نمودن و آگاہانیدن معلوم بودہ
اور خبردار کرنے سے پہلے معلوم تھا۔

ثم من المعلوم أنه عليه السلام قد لقیَ

علاوہ براں ظاہر است کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عیسٰی لیلةَ المعراج وسلّم علیه، فلا شک

شب معراج حضرت عیسٰی را دیدند و بر وے سلام گفتند۔ پس شکے نیست

معراج کی رات حضرت عیسٰی کو دیکھا۔ اور اس پر سلام کہا۔پس کوئی شک نہیں

أنه ما أوصٰی إلّا لرجل کان لم یَرَه واشتاق

کہ آنجناب وصیت سلام برائے شخصے فرمودہ اند کہ وے را نہ دیدہ و مشتاق او

کہ آنجناب نے سلام کی وصیت کو ایسے شخص کے لئے فرمایا ہے کہ اس کو نہیں دیکھا ہے اور اس کے

إلیه .وما معنی وصیّةِ السَّلام لرجل رآه

بودہ اند۔ و چیست معنی وصیت سلام برائے شخصے کہ

مشتاق رہے۔ اور اس شخص کے لئے سلام کی وصیت کے کیا معنی ہیں جس کو

رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم غیرَ مرّة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را بارہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا

قبل الوفاة و بعد الوفاة. وَسَلَّمَ علیه لیلة

پیش از وفات و بعد از وفات دیدند و در شب معراج

وفات سے پہلے اور وفات کے بعد دیکھا۔ اور معراج کی رات

المعراج وما فارقه بعد الموت فی وقت

بر وے سلام گفتند و بعد از مرگ در ہیچ وقتے ازو جدا نہ شدند

اس پر سلام کہا۔ اور مرنے کے بعد کسی وقت اس سے جدا نہ ہوئے

مِنَ الأوقات. أكان هذا الأمر غيرَ ممكن إلّا

آیا این امر بغیر واسطہ فردے
کیا یہ امر بغیر کسی

بواسطة بعض أفراد الأمّة ؟ ففكِّرْ إن كنتَ

از افراد امت ممکن نبود پس اندیشہ بکن
امت کے آدمی کے واسطہ سے ممکن نہ تھا۔پس سوچ

ما مَسَّك طائفٌ من الجِنَّة . أما ترى أن النبيّ

اگر دیوانہ نیستی آیا غور نمی کنی کہ چوں
اگر دیوانہ نہیں کیا تو غور نہیں کرتا کہ جب

صلى اللّه عليه وسلم لما مات تيسّرَ له

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازیں جہان برفتند آنجناب را
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاں سے چلے گئے تو آنجناب کو

لقاءُ عيسٰى في كلّ حين من الأحيان،

موقعہ ملاقات حضرت عیسیٰ در ہر وقت دست بداد
حضرت عیسیٰ کی ملاقات کا موقعہ ہر وقت ملتا تھا۔

و قد رأى عيسٰى ليلة الإسراء ، فكانت أبواب

و پیش ازیں در شب اسراء باہم تلاقی بہم رسیدہ بود و ازیں سبب
اس سے پہلے اسراء کی رات میں آپس میں ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے

السَّلام مفتوحةً من غير توسُّطِ أبناء

در سلام بغیر واسطہ ابنائے ایں زمان مفتوح شدہ بود
سلام کا دروازہ بغیر اس زمانہ کے لوگوں کے واسطہ کے مفتوح ہو گیا تھا

هــذا الــزمــان، فــلا تــجــعــلْ سَلَامَ رســول اللّٰــه

پس سلام رسول اللہ را

پس رسول اللہ کے سلام کو

لــغــوًا، وأمــعِــنْ حــقّ الإمــعــان .ربّ بَــلّــغْــه

لغو و بیہودہ مشناس ودر معنے وے بامعان نظر اندیشہ بکن۔اے پروردگار من

بیہوہ اور لغو مت سمجھ اور اس کے معنوں میں پوری طرح غور سے سوچ۔ اے ہمارے پروردگار

ســلامًــا مِّــنّــا، وإنّ هٰــذا خــاتــمة البيــان .

از ما بر وے سلام برساں۔

ہمارا سلام اس پر بھیج۔

تــمّــت

القَصیده لِکُلِّ قریحةٍ سعیدة

أری سیلَ آفاتٍ قضاها المقدِّرُ وفی الخَلْق سَیّات تُذاع وتُنشَرُ
وفی کلّ طرف نارُ شرٍّ تَأَجّجَتْ وفی کلّ قلب قد تَراءَ ی التحجُّرُ
وقد زُلزلتْ مِن هذه الریح دَوحةٌ تُظِلُّ بظلٍّ ذی شفاءٍ وتُثْمِرُ
أری کلَّ محجوبٍ لدنیاه باکِیًا فمَن ذا الذی یبکی لدینٍ یُحقَّرُ
وللدین أطلالٌ أراها کلاهِفٍ ودمعی بذکرِ قُصوره یَتحَدَّرُ
تراء تْ غوایاتٌ کریحٍ مُجیحةٍ وأرخَی سدیلَ الغیِّ لیلٌ مُکدِّرُ
أرٰی ظلماتٍ لیتنی مِتُّ قبلها وذقتُ کؤُوْسَ الموت أو کنتُ أُنصَرُ
تهبّ ریاحٌ عاصفات کأنّها سِباعٌ بأرض الهند تعوی وتَزْأَرُ
أری الفاسقین المفسدین وزُمْرَهم وقلَّ صلاحُ الناس والغیُّ یکثُرُ
أری عینَ دین اللّٰہ منهم تکدَّرتْ بها العِینُ والآرامُ تمشی وتَعبُرُ
أری الدین کالمرضٰی علی الأرض راغمًا وکلّ جهولٍ فی الهوی یَتبَخْتَرُ
وما هَمُّهم إلّا لِحَظِّ نفوسهم وما جُهْدُهم إلّا لعیشٍ یُوفَّرُ
نسُوا نَهجَ دین اللّٰہ خُبْثًا وغَفْلَةً وقد سَرَّهم بَغْیٌ وفسق ومَیسِرُ
فَلَمَّا طَغَی الفسق المبیدُ بسیله تمنَّیتُ لو کان الوباء المتبِّرُ

فإنّ هلاک الناس عند أولی النُّهٰی أحَبُّ و أَولٰی مِن ضلالٍ يُدمِّرُ
صبرُنا علی ظلمِ الخلائق كلِّهم ولكنْ علی سيلِ الشقا لا نصبرُ
وقد ذاب قلبی مِن مصائب ديننا وأعلَمُ ما لا تعلمون وأُبصِرُ
وبَثِّی وحُزنی قد تجاوزَ حدَّه ولولا مِن الرحمٰن فضلٌ أُتبَّرُ
وعندی دموع قد طلعنَ المآقيا وعندی صُراخٌ لا يراه المُكَفِّرُ
ولی دعواتٌ يَصْعَدَنَّ إلٰی السَّما ولی كلماتٌ فی الصَّلاية تَقْعَرُ
وأُعطيتُ تأثيرًا من اللّٰه خَالقی فتأوی إلی قولی جَنانٌ مُطهَّر
وإنّ جَنانی جاذبٌ بصفائهِ وإن بيانی فی الصُّخور يُؤَثِّرُ
حفَرتُ جبالَ النفس مِن قوّة العُلٰی فصار فؤادی مثلَ نهرٍ تُفَجَّرُ
وأُعطيتُ رعبًا عند صَمْتی من السّما وقولی سِنان أو حُسام مُشهَّرُ
فهذا هو الأمر الذی سَرَّ مالكی وأرسلَنی صدقًا وحقًّا فأُنذِرُ
إذا كذَّبَتْنِی زُمُرُ أعداءِ مِلّتی فقلتُ اخْسَأُوا إنّ الخفايا ستَظهَرُ
فريقٌ من الأحرار لا يُنكِرونَنی وحزب من الأشرار آذَوا وأنكرُوا
وقد زاحموا فی كلّ أمرٍ أردتُه فأيَّدنی ربّی ففَرُّوا وأدبرُوا
وكيف عصَوا واللّٰهِ لم يُدْرَ سِرُّها وكان سنا صدقی من الشّمس أظهَرُ
لزِمتُ اصطبارًا عند جَورِ لئامِهم وكان الأقارب كالعقارب تأبُرُ ﴿۲۰۴﴾

وهذا على الإسلام إحدى المصائبِ يُكـذّب مثلـى بِالهوٰى ويُكفَّرُ
فـأقسمتُ باللّٰه الذى جلَّ شأنُهُ عَلٰـى أنـه يُـخزِى العِدا وأُعزَّرُ
ولِـلُغَـيِّ آثــارٌ ولـلرشد مثلُهـا فـقُوموا لتفتيش العلامات وانظُروا
تـظـنّـون أنـى قد تقوَّلتُ عامِدًا بــمكرٍ وبعضُ الظنّ إثمٌ ومُنكَرُ
وكيف وإنّ الـلّٰه أبدَى بَرَاءَ تِىْ وجــاء بــآيــات تلُوح وتَظهَـرُ
ويأتيک وعدُ اللّٰه مِن حيث لا ترٰى فتعــرِفــه عيـنٌ تُـحَدُّ وتُبصِـرُ
وليس لعَضْبِ الحقّ فى الدَّهر كاسرًا ومَـن قـام للتكسير بخلًا فيُكسَرُ
ومَـن ذا يـعـادينى وربّى يحبّنى ومَـن ذا يُـرادِينى إذا اللّٰهُ ينصُرُ
ويـعـلَـم ربّى سِرَّ قلبى وسِرَّهم وكـلُّ خـفــىّ عـنـده مُتَحَضِّـرُ
ولو كنتُ مردودَ المليک لضَرَّنى عداوةُ قـوم كـذّبونى وحقَّروا
ولـكننى صافَيتُ ربّى فجاء نى مـن الـلّٰـه آياتٌ كما أنت تنظُرُ
ومـا كان جَوْرُ الخَلْق مستحدَثًا لنا فـــإنّ أذاهـــم ســنّةٌ لا تُـغَيَّــرُ
إِذَا قِيْـل إنّک مرسَلٌ خِلتُ أنّنى دُعيتُ إلى أمرٍ عَلى الخَلْق يَعسِر
أمُـكْفِرِ مَهْلًابعضَ هٰذا التحكُّمِ وخَفْ قَهْـرَ رَبٍّ قال لَا تَقْفُ فَـاحْذَرُ
و إذ قلتُ إنّى مسلم قلتَ كافرٌ فــأيـن التُّـقٰـى يَـا أيهـا المُتهوِّر
وإنْ كـنـتَ لا تـخشٰى فقُلْ لست مؤمنا ويــأتــى زمــانٌ تُســأَلَنَّ وتُخبَرُ

وإنی ترکتُ النفسَ والخَلْقَ والهوٰی فلا السبُّ یؤذینی ولا المدح یُبطِرُ
وَکَمْ مِن عَدوٍّ بعدما أکملَ الأذٰی أتانی فلم أَصْعَرْ وما کنتُ أصعَرُ
أری الظلمَ یبقٰی فی الخراطیم وَسْمُهُ وأمّا علامات الأذٰی فتُغیَّرُ
وَوَاللّٰهِ إنّی قد تبعتُ مُحَمَّدًا وفی کل آنٍ مِن سناه أُنوَّر
عجبتُ لِأَعْمٰی لا یداوی عیونَهُ ومنّا بجَوْرِ الجهل یلوی ویَسخَرُ
أَتَنسی نجاساتٍ رضِیتَ بأکلها وتَهمِزُ بهتانًا بَرِیًّا وتذکُرُ
إذا قَلَّ عِلم المَرء قَلَّ اتقاؤه فیسعٰی إلٰی طرق الشّقا ویُزَوِّرُ
وما أنا ممن یمنَع السیفُ قصدَه فکیف یخوّفنی بشتمٍ مکفِّرُ
لنا کلَّ یوم نصرةٌ بعد نصرةٍ فمُتْ أیها النّاری بنارٍ تُسعّر
وُعِدْنا مِنَ الرَّحْمٰن عِزًّا وسُؤْدَدًا فقُمْ وَامْحُ هذا النقش إنْ کنتَ تقدِرُ
ألا إنما الأیام رَجَعتْ إلی الهدٰی هنیئًا لکم بعثی فبَشُّوا وأَبْشِروا
دَعُوا غیرَ أمرِ اللّٰه واسعَوا لأمرهِ هو اللّٰه مولانا أَطِیعوه واحضُروا
ألا لیس غیرُ اللّٰه فی الدهر باقیًا
وکلُّ جلیس مَا خَلَا اللّٰهَ یهجرُ

تمّت

☆

﴿ ا ﴾

حاشية متعلقة بالخطبة الإلهامية

ما الفرق بين آدم والمسيح الموعود

إن اللّٰه خلق آدم لينقل الناس من العدم إلى الوجود، ومن الوحدة إلى الكثرة ، و جعَلهم شعوبا و قبائل و فِرقا وطوائف ليُرى ألوانَ القدرة، وليبلو أيُّهم أحسنُ عملا ومن السابقين. وجعل آدم مظهرًا لاسمه الذى هو مبدءٌ للعالم. أعنى الأوّل كما جاء قوله ''هُوَ الْأَوَّلُ'' فى الكتاب المبين. ولأجل أن الأوّلية تقتضى ما بعدها اقتضتْ نفسُ آدم رجالا كثيرا ونساءً، فنزَل الأمر وأضنَأَت النساءُ وكثُر الناس ومُلئت الأرض من المخلوقين. ثم طال عليهم الأمد وكثرت فِرقهم وآراؤهم، وتخالفتْ أمانيهم وأهواؤهم، وكان أكثرهم فاسقين. فطفقوا يصول بعضهم على بعض، وزادوا فسقًا وطغوى، وأرادوا أن يأكل قويّهم ضعيفهم كدودة تأكل دودة أخرى وكانوا غافلين. حتى إذا اجتمعت فيهم كل ضلالة كانت من لوازم زمن المسيح الموعود، وصُبّتْ على الإسلام كل مصيبة، وصار كالحىّ الموءُودِ، وبلغت الأيّامُ منتهاها وصارت كالليالى فى الظلمات، واقتضى الزمان حربًا هى آخر المحاربات☆. فهناك أرسل اللّٰه مسيحه لهذه الحرب، ليجلو غياهبَ الكفر

﴿ ا ﴾

☆ الحاشية

كان اللّٰه قد قدر من الازل ان تقع الحرب الشديد مرتين بين الشيطان والانسان. مرة فى اوّل الزمن و مرة فى اٰخرالزمان. فلمّا جاء وعد اولٰهما اغوى الشيطان الذى هوثعبان قديم حواء. واخرج اٰدم من الجنة ونال ابليس مرادا شاء. وكان من الغالبين. ولما جاء وعدالاٰخرة اراد اللّٰه ان يرد لاٰدم الكرة على ابليس و فوجه ويقتل هٰذاالدجال بحربة منه فخلق المسيح الموعود الذى هو اٰدم بمعنى ليدمر هٰذا الثعبان و يُتبرّ ما علا تتبيرا. فكان مجئ المسيح واجبا

ويدمّر الظالمين بالحُجّة لا بالطعن والضرب، ويقطع دابر الكافرين، وليرجع الناس إلى الاتّحاد والمحويّة بعد ما كانوا متخالفين .فثبت من هذا المقام أن المسيح الموعود قد قابلَ آدم فى هذه الصفات كضدٍّ تقابلَ ضدًّا آخر فى الخواص والتأثيرات، وإن فى ذالک لآية للمتقين.ثم اعلم أن هذا التضاد بين آدم والمسيح الموعود ليس مخفيا ومن النظريات، بل هو أظهرُ الأشياء ومن أجلى البديهيات .فإن آدم أتى ليخرج النفوسَ إلى هذه الحياة الدنيا وليوقد بينهم نارَ الاختلاف والمعاداة، وأتى مسيحُ الأممِ ليرُدّهم إلى دار الفناء، ويرفع مِن بينهم الاختلاف والتشاجر والشحناء ، وأصل التفرقة والشتات، ويجرّهم إلى الاتحاد والمحويّة ونفيِ الغير والمصافاة .وإن المسيح ..مَظهرٌ لاسم الله الذى هو خاتم سلسلة المخلوقات، أعنى"الآخِر"الذى أُشِير إليه فى قوله تعالى"هُوَ الآخِرُ"لِما هو علامة لمنتهى الكائنات، فلأجل ذالک اقتضتْ نفس المسيح خَتْمَ سلسلة الكثرة بالممات، أو بِرَدِّ المذاهب إلى دين فيه موتُ النفوس من الأهواء والإراداتِ والاسلاک على الشريعة الفطرية التى تجرى تحت المصالح الإلهيّة وتخليصُ الناس من ميل النفس بهواها إلى العفو والانتقام والمحبّة والمعاداة .فإن الشريعة الفطرية التى تستخدم قوى الإنسان كلها لا ترضى بأن تكون خادمةً لقوّة واحدة، ولا تقيِّد أخلاق الإنسان فى دائرة العفو فقط، ولا فى دائرة الانتقام فقط، بل تحسبه سجيّةً غير مرضية، وتؤتى كلَّ قوة حقَّها عند مصلحة داعية وضرورة مقتضية، و تغيّر حكمَ العفو والانتقام والمصافاة والمعاداة بحسب تغيّرات المصالح الوقتية .و

بقية الحاشية: ليكون الفتح لآدم فى اٰخر الامر وكان وعدامفعولا .وقداشار اللّٰه سبحانه الى هذاالفتح العظيم وقتل الدجال القديم الذى هو الشيطان فى قوله قال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ [1]. يعنى لا يقع امر استيصالک التام.وتتبيرما علوت من انواع الشرک والكفروالفسق الا فى اٰخرالزمن وقت المسيح الامام.فافهم ان كنت من العاقلين.منه.

[1] الاعراف :١٦

هذا هو الموت من النفس والهوى والجذبات النفسانية ودخولٌ فى الفانين.
فحاصل الكلام إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، ويذكّرهم أيّامَ البيت المنهدم، وينقلهم إلى مثوى الميّتين ..إمّا بالإماتة الجسمانية بأنواع الأسباب من الحوادث السماوية والأرضية، وإما بإماتة النفس الأمّارة والموتِ الذى يَرِدُ على أهل النشأة الثانية بإخراج بقايا الغيرية وغياهب النفسانية وتكميل مراتب المحويّة، وإن فيه لهدًى للمتفكّرين .
ثم اعلم أن المسيح الموعود فى كتاب اللّٰه ليس هو عيسى ابن مريم صاحب الإنجيل وخادم الشريعة الموسوية، كما ظنَّ بعض الجهلاء من الفَيج الأعوج والفئة الخاطئة، بل هو خاتمُ الخلفاء من هذه الأُمّة، كما كان عيسٰى خاتمَ خلفاء السلسلة الكليميّة، وكان لها كآخر اللبنة وخاتمِ المرسلين .وإنّ هذا لهو الحق، فويل للذين يقرء ون القرآن ثم يمرّون منكرين .وإن الفرقان قد حكم بين المتنازعين فى هذه المسألة، فإنه صرّح فى سورة النور بقوله "مِنْكُمْ"بأن خاتم الأئمّة من هذه الملّة، وكذالک صرح هذا الأمر فى سورة التحريم والبقرة والفاتحة، فأين تفرّون من النصوص القطعية البيّنة؟ وهل بعد القرآن حاجة إلى دليل لذوى الفطنة؟ فبأى حديث تؤمنون بعد هذه الصحف المطهَّرة؟ وقد وعد اللّٰه المؤمنين فى سورة التحريم فى قوله" فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا"[1] أن يخلق ابنَ مريم منهم، وهو يرِث هذا الاسم ويكون عيسى مِن غير فرقٍ فى الماهية، فقد تقررَ فى هذه الآية وعدًا من اللّٰه أن فردًا من هذه الأمّة يسمَّى ابنَ مريم ويُنفَخ فيه روحه بعد التقاة التامة .فأنا ذالک المسيح الذى لُمْتُمونى فيه، ولا مبدِّلَ لكلمات اللّٰه ذى الجبروت والعزّة .أتجعلون رِزقكم مِن وعد اللّٰه أن تكونوا يهودا كيهود أمّة موسٰى فى الخبث والتمرّد العظيم، ولا تريدون أن يكون المسيح منكم كمسيح سلسلة الكليم؟ وَيْحَكُمْ !إنكم رضيتم بمماثلة الشر والضير، ولا ترضون أن تكون لكم مماثلة فى الخير. فواللّٰه لا يفعل عدوّ بعدوّ ما تفعلون بأنفسكم، وقد نبذتم كلام اللّٰه وراء

﴿ب﴾

[1] التحريم:۱۳

ظهوركم، وذكّرنا فتناسيتم، وأرينا فتعاميتم، ودعونا فأبيتم، وتبِعتم أمّارتكم في كل ما ماريتم يا حزبَ العِدا .أ تُترَكون سُدًى؟ أو يُغفَر لكم كلُّ ما اجترحتم من الهوى؟ ما لكم لا تفكّرون في القرآن ولا ترون ما قال ربّكم بأحسن البيان؟ ألم يكفِ لكم آية سورة التحريم، أو أعرضتم عن كلام اللّٰه الكريم؟ انظروا كيف ضرب اللّٰه مثلَ مريم لهذه الأمّة في هذه السورة، ووعَد في هذه الحُلّة أن ابن مريم منكم عند التقاة الكاملة .وكان من الواجب لتحقيق هذا المَثل المذكور في هذه الآية بأن يكون فرد من هذه الأمّة عيسى ابنَ مريم ليتحقّق المثل في الخارج من غير الشك والشبهة، وإلّا فيكون هذا المثل عبثا وكذبا ليس مِصداقه فرد من أفراد هذه الملّة، وذالك مما لا يليق بشأن حضرة التقدّس والعزّة .هذا هو الحق الذي قال اللّٰه ذو الجلال، فماذا بعد الحق إلا الضلال؟ وأما عيسى الذي هو صاحب الإنجيل فقد مات وشهد عليه ربّنا في كتابه الجليل، وما كان له أن يعود إلى الدنيا ويكون خاتم الأنبياء، وقد خُتِمت النبوة على نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم، فلا نبي بعده إلا الذي نُوِّرَ بنوره و جُعل وارثَه من حضرة الكبرياء . اعلموا أن الختمية أُعطيتُ من الأزل لمحمّدصلى اللّٰه عليه وسلم، ثم أُعطيتُ لمن علَّمه روحُه وجعَله ظلَّه، فتباركَ من علّم وتعلّم☆ .فإن الختمية الحقيقية كانت مقدَّرة في الألف السادس الذي هو يوم سادس من أيّام الرحمٰن، ليشابه أبا البشر

☆ الحاشية: هٰذه اشارة الٰى وحى من اللّٰه كُتب فى البراهين الاحمدية وقدمضٰى عليه ازيد من عشرين سنة من المدة فان اللّٰه كان اوحٰى الىّ وقال: كل بركة من محمّدٍ صلى اللّٰه عليه وسلم فتبارک من علّم وتعلّم. يعنى ان النبى صلى اللّٰه علّمک من تاثيرروحانيته وافاض اناء قلبک بفيض رحمته ليدخلک فى صحابته وليشرکک فى برکته وليتم نَبْأُ اللّٰه وآخرين منهم بفضله ومنّته. ولمّا كان هٰذاالنبأ الاصل المحكم والبرهان الاعظم على دعوىٰ فى القرآن اشاراللّٰه سبحانه اليه فى البراهين ليكون ذكره هٰذاحجةً على الاعداء من جهة طول الزمان.منه

هو خاتمَ نوعِ الإنسان .واقتضت مصالح أخرٰى أن يُبعث رسولنا فى اليوم الخامس .أعنى فى الألف الخامس بعد آدم، لِما كان اليوم الخامس يومَ اجتماع العالَم الكبير، وهو ظِلٌّ لآدم الذى أعزّه اللّٰه وأكرمَ، فإن آدم جمع فى نفسه كلَّ ما تفرّقَ فيه ووصل كلما تجذَّمَ، فلا شك أن العالَم الكبير قد نزل بمنزلة خِلقةٍ أولٰى لآدم فى صُوَرٍ متنوّعة، فقد خُلِق آدم بهذا المعنى فى اليوم الخامس من غير شك وشبهة، ثم أراد اللّٰه أن يُنشِأَ نبيَّنا الذى هو آدم خلقًا آخر فى الألف السادس بعد خِلقته الأولٰى، كما أنشأ مِن قبل صفيَّه آدمَ فى آخر اليوم السادس من أيام بدو الفطرة ليتمّ المشابهة فى الأولى والأخرى، وهو يوم الجمعة الحقيقية، وكان جمعةُ آدم ظلاًّ له عند أولى النُهَى، فاتّخذَ على طريق البروز مظهرًا له مِن أمّته، وهو له كالعين فى اسمه وماهيّته، وخلَقه اللّٰه فى اليوم السادس بحساب أيام بدو نشأة الدنيا لتكميل مماثلته.أعنى فى آخر الألف السادس ليشابه آدم فى يوم خلقته، وهو الجمعة حقيقةً، لأن اللّٰه قدّر أنه يجمع الفِرق المتفرّقة فى هذا اليوم جمعًا برحمةٍ كاملةٍ، وينفَخ فى الصور.يعنى يتجلّى اللّٰه لجمعهم فإذا هم مجتمعون على ملّة واحدة إلّا الذين شقُوا بمشيئة وحبَسهم سجنُ شِقوة، وإليه أشار سبحانه فى قوله "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ"[1] فى سورة الجمعة، إيماءً إلى يوم الجمعة الحقيقية. وأراد من هذا القول أن المسيح الموعود الذى يأتى من بعد خاتم الأنبياء ﴿ت﴾ هو محمد صلى الله عليه وسلم من حيث المضاهاة التامة، ورفقاءه كالصحابة، وأنه هو عيسى الموعود لهذه الأمّة، وعدًا من اللّٰه ذى العزّة فى سورة التحريم و النور والفاتحة. قولَ الحق الذى فيه يمترون.ما كان لنبى أن يأتى بعد خاتم الأنبياء إلا الذى جُعل وارثَه مِن أُمّته، وأُعطِىَ مِن اسمه وهويّته، ويعلمه العالمون.فذالك مسيحكم الذى تنظرون إليه ولا تعرفونه، وإلى السماء أعينَكم ترفعون.أتظنّون أن يردّ الله عيسى ابن مريم إلى الدنيا بعد موته وبعد خاتم النبيين؟ هيهات هيهات لما تظنون.و

[1] الجمعة:۴

قد وعد اللّٰه أنه يُمسِك النفسَ التى قضى عليها الموت، واللّٰه لا يخلف وعده ولكنكم قوم تجهلون .أ تزعمون أنه يُرسِل عيسى إلى الدنيا، ويوحى إليه إلى أربعين سنة، ويجعله خاتم الأنبياء وينسى قوله" وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"[1] سبحانه وتعالى عمّا تصِفون !إنْ تتّبعون إلا ألفاظا لا تعلمون حقيقتها، ولو رددتموها إلى حَكَمٍ من اللّٰه الذى أُرسلَ إليكم لكان خيرا لكم إن كنتم تعلمون .يا حسرة عليكم ! إنكم جعلتم عِلم الدين سَمُرًا، وتجادلون عليه بُخْلًا وحَسَدًا، وطبع اللّٰه على قلوبكم فلا تبصرون .ألا ترون إلى السلسلتين المتقابلتين، أو غلبتْكم شِقوتكم فلا توانسون؟ وتقولون ليس ذكر المسيح الموعود فى القرآن، وقد مُلِأ القرآن من ذكره ولكن لا يراه العمون .ألا إن لعنة اللّٰه على الكاذبين الذين يكذّبون كتاب اللّٰه ويحرّفونه ولا يخافون .وإذا قيل لهم تعالوا نبيّن لكم حُجج اللّٰه قالوا إنّا نحن المهتدون .وما فى أيديهم إلا قصص باطلة ولا يتّقون .ويسخرون من الذين آمنوا وهم يعلمون .وما كان مجيئى فى آخر السلسلة المحمدية إلّا لإكمال المماثلة ولتوفية وزن المقابلة، وليرُدَّ الكَرّة لآدم بعد الكَرّة الشيطانية☆، فما لهم لا يتفكّرون ! أكان عسيرا على اللّٰه أن يخلق كعيسى ابن مريم عيسٰى آخرَ، سبحانه، إذا قضى أمرًا فإنما يقول له كن فيكون .هو اللّٰه الذى بعث مثيلَ موسٰى فى أوّل السلسلة المحمّدية، فظهر منه أنه كان يريد أن يخلق مثلَ عيسٰى فى آخرها ليتشابه السلسلتان بالمشابهة التامة، فما لكم لا تؤمنون؟أيها الناس!آمِنوا أو لا تؤمنوا إن اللّٰه لن يترك هذه السلسلة حتى يُتمّها ولن يترك حيّةَ آدم حتى يقتلها، فرُدُّوا ما أراد اللّٰه إن كنتم تقدرون.أترُدّون

☆ الحاشية: ان اللّٰه خلق اٰدم وجعله سيدا وحاكما واميرا على كل ذى روح من الانس والجان. كمايفهم من اٰية اسجدوا لآدم ثم ازلّه الشيطان واَخرجه من الجنان. وردالحكومة الى هٰذا الثعبان. ومس اٰدم ذلة وخزى فى هٰذه الحرب والهوان. وان الحرب سجال. والاتقياء مال عندالرحمٰن. فخلق الله المسيح الموعود ليجعل الهزيمة على الشيطان فى اٰخرالزمان. وكان وعدًا مكتوبا فى القرآن. منه

[1] الاحزاب:۴۱

نعمة اللّٰه بعد نزولها أيها المحرومون؟ وقد تم وعد اللّٰه صدقا وحقا، فلا تشتروا الضلالة أيها الخاسرون .أتبخلون بما أنعم اللّٰه على عبد من عباده؟ أتُعجِزون اللّٰه بألسنكم وحِيلِكم ومكائدكم؟ فاجمعوا كلّ مكركم، وادعوا الذين سبقوكم مكرًا و زورًا، واقعدوا فى كل طريق ولا تُمهِلونِ .وستنظرون أن اللّٰه يخزيكم ويردّ عليكم كيدكم ولا تضرّونه شيئا ولا تُنصَرون .أحسبتم أن إنسانا فعَل فعلًا مِن تلقاء نفسه؟ كلا.بل هو اللّٰه الذى يُصلِح الأرض بعد فسادها، أليست الأرض مُنجَّسة من فساد، فما لكم لا تنظرون؟ إنكم تركتم الصراط، فترككم اللّٰه وذهب بنور قلوبكم، وكذالك يُجزَى المجرمون .أعجبتم أن جاءكم إمام من أنفسكم فى آخر الأزمنة ليتساوى السلسلتان ككَفَّتَى الميزانِ، ما لكم كيف تعجبون؟ كذالك ليتمّ وعدُ اللّٰه فى التحريم والنور والفاتحة والبقرة، ما لكم لا تفكّرون؟ وقد نزلت الآيات وحصحص الحق وظهرت البيّنات ثم أنتم تُعرِضون. وما طلبتم من حُجّة إلّا أُعطىَ لكم فوج منها ثم لا تنتهون .ألا ترون إلى أرضكم كيف ينقُصها اللّٰه من أطرافها، والرقاب تحت قدمى هذه تتذلل، والناس مِن كل فَجٍّ يجتمعون؟ ولو كان هذا الأمر من عند غير اللّٰه لما لبِثتُ فيكم إلى ثلاثين سنة بعد دعوتى كما أنتم تشاهدون .و لَأُهلكتُ كما يُهلَك المفترون .أجئتُ شيئًا فرِيًّا وكنتم من قبل تنتظرون؟ وقد ابتهلتم كل الابتهال، ليُهلِكنى ربّى كأهل الضلال، فأُعطيتُ لى بركةٌ على بركة، ولُعِنَتْ كلماتُكم، وضُربتْ على وجوهكم دعواتُكم، فأصبحتم مُحقَّرين مُهانين بما كنتم تُهينون .ما كان اللّٰه ليُهلِكنى قبل أن يتمّ أمرى، ولى سرٌّ بربّى لا يعلمه الملائكة، فكيف تعرفوننى أيها الجاهلون الحاسدون؟ وليس لى مقامى عنده بظاهر الأعمال ولا بأقوال، ولا بعلم واستدلال، بل بسرٍّ فى قلبى هو أثقل عنده من جبال .وإن سرّى يُحيِى الأموات، ويُنبِت المَوات، ويُرِى الآيات، فهل من طالب من ذوى الحصاة، وهل من قوم يطلبون؟ وإنى جُعِلتُ من ربّى آيةً للإسلام، وحُجّةً من اللّٰه العلّام، ﴿ث﴾ فسوف يعلم المنكرون.أَسمِعْ بهم وأَبْصِرْ يومَ يأتونه، وقد أنفدوا الأعمار فى

هـذه عميًا، ويُذكَّرون فلا يبالون .وإنى جـئتُ لأنقُل الناس من الوجود إلى العدم بحكمِ ربّ العزّة☆، وأُرِىَ الساعةَ قبل الساعة، وترون أن الأمراض تُشاع والـنفوس تُضاع، وسيذوق الناس موتًا هو موت من أهواء الغَيريّة .وجئتُ لأنـقـل الـناس من الكثرة إلى الوحدة، وإلى الاتّـفـاق مـن المخالفة، وإلى الاجتـمـاع مـن التفرقة، ولذالک خُلِقَ أسبابُها، وفُتِح أبوابُها .ألا ترون إلى الـطُرق كيف كُشـفـتُ؟ وإلـى الوابورة كيف أُجريتُ؟ وإلى العِشار كيف عُـطّلتُ؟ وإلى الأخبـار كيف يُسِّـرَ إيـصـالُهـا، والـخيـالات تبادلتُ؟ وإلى النفوس كيف زُوّجتُ؟ وترون أن الناس يُنقَلون من هذه الدنيا إلى دار الفناء بـمحاربات أوقدتُ نارها بين الملوک وبأنواع الوباء ثم بإشاعة لُبِّ تعليم الـقـرآن، وحقيقةِ كتاب اللّٰه الرحمٰن، الذى أُرسلتُ له فـى هذا الزمان، فإن هـذا التعليم يـدعو إلى الموت ..أعنى إلـى موتٍ يَرِدُ عـلـى النفس بترک الـغَيـريّة والهـوٰى، ويدعو إلى محويّةٍ فى الشريعة الفطريّة وحالةٍ كحالةِ مَن مـات وفـنٰـى، ويجرّ إلى تعطُّلٍ تامّ من حركات الاختيـار، وموافقةٍ بالفتاوى التـى تـحـصُـل لـلقلب فى كل حين من اللّٰه مُـنـزِّلِ الأقدار .وفى هذه الحالة يـكـون الإنسـان مستهلكةَ الذات غيرَ تابعٍ لأمر النفس والجذبات، حتى لا يُـنسَـب إليـه سَـكون ولا حركة ولا ترک ولا بـطــش ويتـعـالٰى شأنـه عن التـغيـرات، ولا يـوجـد فيه من القصد والإرادة أثر، ولا من المـدح والمذمّة خبـر، ويـصير كالأموات .فهذا نوع من الموت، فإنه لا يملک أهلُ هذا الموت حـركةً ولا سُـكونًا، ولا ألَمًا ولا لذّة،لا راحةً ولا تعبًا، ولا محبّة ولا عداوة، ولا عـفـوًا ولا انتقامًا، ولا بُخلًا ولا سخاوة، ولا جُبنًا ولا شجاعة، ولا غضبًا ولا

﴿ث﴾

☆ الحاشية: قد قلنا غيره مرّة ان النقل من الوجود الى العدم. ليس بالسيف و السنان. بل بامرٍ من اللّٰه الديّان.فان اللّٰه كتب فى كتبه ان علامة ظهور المسيح الموعود ان تسمعوا اخبارالمحاربات فى الأفاق والاقطار.واخبارشيوع الوباء فى الديار.ثم من علامة المسيح انه يجذب الناس الى كمال نقطة التقاة.وان هو الا نوع من الممات.منه

تحنُّنًا، بل هو ميّتٌ فی أيدی الحیّ القيّوم، ما بقی فيه حركةٌ ولا هوی، ولا يُنسَب إليه شیء من هذه العوارض كما لا يُنسَب إلی الموتٰی .ولا شك أن هذه الحالة موت وإنها منتهی مراتب العبودية، والخروج من العيشة النفسانية، وإليها تنتهی سير الأولياء الذاهبين إلی الحضرة الأحدية .هذا تعليم القرآن، وكلٌّ تعليم دون ذالك فی الجذب إلی الرحمٰن، وليس بعده مرتبة من مراتب السلوك والعرفان عند ذوی العقل والفكر والإمعان .وإن التوراة أمال الناسَ إلی الانتقام، وعنده لا مفرَّ للظالم ولا خلاصَ، وإن عيسٰی شرّع لأمّته أنّ أحدهم إذا لُطِم فی خدّه وضَع الخدّ الآخر لمن لطمه ولا يطلب القصاصَ .فلا شك أن هذين الحزبين لا يشاورون الشريعة الفِطريّة، ولا يتّبعون إلّا الأوامر القانونية .وأما الرجل المحمّدی فقد أُمر له أن يتّبع الشريعة الفطرية كما يتبع الشريعة القانونية، ولا يُقطَع أمرٌ إلا بعد شهادة الشريعة الفطرية، ولذالك سُمِّیَ الإسلام دينَ الفطرة للزوم الفطرة لهذه الملّة، وإليه أشار نبيّنا صلی اللّٰه عليه وسلم استَفْتِ قلبَك ولو أفتاك المُفتون ."فانظرْ كيف رغَّب فی الشريعة الفطرية ولم يقنع علی ما قال العالمون .فالمسلم الكامل من يتّبع الشريعتين، وينظر بالعينين، فيُهدَی إلی الصراط ولا يخدعه الخادعون .
ولذالك ذكر اللّٰه فی محامد الإسلام أنه شريعة فطرية، حيث قال "فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا[1]". وهذا من أعظم فضائل هذه الملّة ومناقبِ تلك الشريعة .فإنه يوجد فی هذا التعليم مدار الأمر علی القوة القُدسية القاضية الموجودة فی النشأة الإنسانية المُوصِلة إلی كمال تام فی مراتب المحويّة، فلا يبقی معها مَنفَذ للتصرّفات النفسانية، لِما فيه عملٌ علی الشهادة الفطرية .وأمّا التوراة والإنجيل فيتركان الإنسان إلی حدّ هو أبعدُ من الشهادة الفطرية القدسية، وأقربُ إلی دخل إفراط القوة الغضبيّة، أو تفريط القوة الواهمة، حتی يمكِن أن يُسمَّی المنتقم فی بعض المواضع ذئبًا مؤذيًا عند

[1] الرّوم: ۳۱

العقلاء ، أو يُسمَّى الذى عفا فى غير محلّه وأغضٰى مثلًا عند رؤية فسقٍ أهله دَيُّوثًا وقيحًا عند أهل الغيرة والحياء. ولذالك ترى فى بعض المواضع رجلًا سَرَّه تعليمُ العفو يترُك حقيقةَ العفو والرحمة، ويجاوز حدود الغيرة الإنسانية. فإن العفو فى كل محلّ ليس بمحمود عند العاقلين، وكذالك ﴿ج﴾ الانتقام فى كل مقام ليس بخير عند المتدبّرين. فلا شك أنه مَن أوجب العفو على نفسه فى كل مقام بمتابعة الإنجيل فقد وضَع الإحسان فى غير محلّه فى بعض الحالات، ومَن أوجب الانتقام على نفسه فى كل مقام بمتابعة التوراة فقد وضع القصاص فى غير محلّه وانحطّ من مدارج الحسنات. وأمّا القرآن فقد رغّب فى مثل هذه المواضع إلى شهادة الشريعة الفطرية التى تنبع من عين القوة القدسية، وتنزل من روح الأمين فى جَذْرِ القلوب الصافية، وقال: جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ[1] فانظرْ إلى هذه الدقيقة الروحانية، فإنه أمَر بالعفو عن الجريمة بشرط أن يتحقق فيه إصلاحُ لنفسٍ، وإلّا فجزاء السيئة بالسيئة. ولما كان القرآن خاتم الكتبِ وأكملَها وأحسن الصحف وأجملَها، وَضَع أساس التعليم على منتهى معراج الكمال، وجعَل الشريعة الفطرية زوجًا للشريعة القانونية فى كل الأحوال، ليعصم الناس من الضلال، وأراد أن يجعل الإنسان كالميت لا يتحرّك إلى اليمين ولا إلى الشمال، ولا يقدر على عفو ولا على انتقام إلا بحُكم المصلحة من اللّٰه ذى الجلال. فهذا هو الموت الذى أُرسِلَ له المسيح الموعود ليُكمِله بإذن الربّ الفعّال، ولأجل ذالك قلتُ إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، فهذا نوع من النقل وقد سبق قليل من هذا المقال. وشتّان بين هذا التعليم الجليل وتعليم التوراة والإنجيل، فاسأل الذين قبِلوا وساوس الدجّال. إن هذا التعليم يهدى لِلّتى هى أقوَمُ، ليس فيه إفراط ولا تفريط، ولا ترك مصلحة وحكمة، ولا ترك مقتضى الوقت والحال، بل هو يجرى تحت مجارى الأوامر الشريعة الفطرية وفتاوى القوة القدسية

[1] الشورٰى: ۴۱

ولا يميل عن الاعتدال .وقد قُدّر من الأزل أن المسيح الموعود يُشيع هذا التعليم المحمود حق الإشاعة، ليُميت السعداءَ قبل موت الساعة، فهناک يموت الصالحون من كمال الإطاعة، وهذا الموت يُعطَى للقلوب السليمة الصافية، ويشربون كأس المحويّة، ويغيبون فی بحر الوحدة بعد نَضْوِ لباس الغَيريّة .وأمّا الذين شقُوا فيرد عليهم فی آخر الأمر رجس من السماء بأنواع الوباء ، أو بالمحاربات وسفک الدماء ، فيسری بينهم الإقعاصُ والقَعْص كقُعاص الغنم تقديرًا من حضرة الكبرياء ، ويكثُر المحاربات على الأرض فتختتم حرب وتبدو أخرى، وتسمعون من كل طرف أخبار الموتٰى .وذالک كله لخاصيةِ وجود المسيح، فإن اللّٰه نزّله كالمُجِيح، وهذا من أكبر علاماته وخواص ذاته، فإنه قابلَ آدم فی هذه الصفات، مع بعض أمور المضاهاة، أما المضاهاة فتوجد فی نوع الخِلقة، فإن آدم خُلق منه حوّاءُ كالتَوءَم مِن يد القدرة، وكذالک خُلق المسيح الموعود تَوْءَمًا وتولّدتْ معه صبيةٌ مسمّاة بالجَنّة، وماتت إلى ستة أشهر من يوم الولادة وذهبت إلى الجنّة، وما ماتت حوّاء لتكون سببًا للكثرة ، فإن آدم قد ظهر لينقل الناس من العدم إلى الوجود، فكان حقُّ تَوُءَمِه أن يبقى لينصره على تكميل المقصود، وأمّا المسيح الموعود فقد ظهر لينقل الناس من الحياة إلى المَنيّة، فكان حقُّ توءمِه أن ينقل من هذه الدار ليكون إرهاصًا للإرادة المَنُويّة. ثم إنّ آدم خُلق فی يوم الجمعة، وكذالک وُلد المسيح الموعود فی هذا اليوم فی الساعة المباركة.ثم إن آدم خُلِق فی اليوم السادس، وكذالک المسيح الموعود خُلق فی الألف السادس.وأما الآفات التی قُدّر ظهورها فی وقت المسيح.فمِن أعظمها خروج يأجوج ومأجوج، وخروج الدجّال الوقيح، وهم فتنة للمسلمين عند عصيانهم وفرارهم من اللّٰه الودود، وبلاء عظيم سُلّط عليهم كما سُلّط على اليهود واعلم أن يأجوج ومأجوج قومان يستعملون النار وأجيجه فی المحاربات وغيرها من المصنوعات، ولذالک سُمّوا بهذين الاسمين، فإن الأجيج صفة النار وكذالک

يكون حربهم بالموادّ الناريات، ويفوقون كلَّ من فى الأرض بهذا الطريق من القتال، ومِن كل حدَبٍ ينسِلون، ولا يمنعهم بحر ولا جبل من الجبال، ويخرّ الملوك أمامهم خائفين، ولا تبقى لأحدٍ يدُ المقاومة، ويُداسَون تحتهم إلى الساعة الموعودة .ومَن دخل فى هاتين الحجارتين ولو كان له مملكة عظمٰى، فطُحن كما يُطحَن الحَبُّ فى الرَحى، وتُزلزَل بهما الأرض زلزالها، وتُحرَّك جبالها، ويُشاع ضلالها، ولا يُسمَع دعاءٌ ولا يصل إلى العرش بكاءٌ، ويصيب المسلمين مصيبة تأكل أموالهم وإقبالهم وأعراضهم، وتُهتَك أسرار ملوك الإسلام، ويظهَر على الناس أنهم كانوا مَوردَ غضبِ اللّٰه من العصيان والإجرام .ويُنزَع منهم رعبهم وإقبالهم وشوكتهم وجلالهم بما كانوا لا يتّقون .ويبارون الأعداء من طريق وينهزمون من سبعة طُرق بما كانوا لا يحسنون. يراء ون الناس ولا يتّبعون رسول اللّٰه وسُنّته ولا يتديّنون .وإنْ هم إلا كالصور ليس الروح فيهم، فلا ينظر إليهم اللّٰه بالرحمة ولا هم يُنصَرون .وكان اللّٰه يريد أن يتوب عليهم إن كانوا يتضرّعون، فما تابوا وما تضرّعوا فنزَل على المجرمين وبالهم إلا الذين يخشعون .ويرون أيام المصائب ولياليها كما رأى الملعونون .فعند ذالك يقوم المسيح أمام ربه الجليل، ويدعوه فى اللّيل الطويل، بالصراخ والعويل، ويذوب ذوبان الثلج على النار، ويبتهل لمصيبة نزلتْ على الديار، ويذكُر اللّهَ بدموع جارية وعبرات متحدّرة، فيُسمَعُ دعاؤه لمقامٍ له عند ربه، وتنْزل ملائكة الإيواء، فيفعل الله ما يفعل، وينجّى الناس من الوباء .فهناك يُعرَف المسيح فى الأرض كما عُرِفَ فى السماء، ويوضع له القبول فى قلوب العامة والأمراء، حتى يتبرّك الملوك بثيابه .وهذا كله من اللّٰه ومن جنابه وفى أعين الناس عجيب .ففكِّرْ فى القرآن والأحاديث إن كنت تريب .وما قلتُ من عندى بل هو عقيدة الجمهور من الصلحاء المسلمين، ومكتوبٌ فى كتاب ربّ العالمين. ﴿ح﴾

☆

وَالحَالَةُ المَوْجُوْدَةُ تدعو المسيح الموعُودَ وَالمَهْدى المَعْهُودَ

إن الأرض مُلِئت ظلمًا وجَورًا، وأحاط الفساد نجدًا وغَورا، والحقائق زالت عن أماكنها، والدقائق تحوّلت عن مراكزها .ونضت الملّة لباس زينتها، وأغمدت الشريعة سيف شوكتها، وأُضيعَ أسرار بطنها ورموز هويّتها، وأُريقَ دماء أبنائها وحفدتها، حتى إن السماء بكت على ثُكلها وغربتها، وما بقى جارحة من جوارحها إلّا سقمتُ، وما مُضنِئة من مضنئاتها إلا عقمتُ، فالآن هى عجوز فقدت قواها، وشيخة غيّرت صورتها وسناها، وفى لسانها لُكْنة أظهرتها، وفى أسنانها قلوحة علتُها. أهذه الملة هى الملّة التى أتى بها خاتم النبيين وأكملَها ربّ العالمين؟ كلا ..بل هى فسدت كل الفساد من أيدى المبتدعين الذين جعلوا القرآن عِضِين، وضلّوا وأضلّوا وما كانوا متفقهين .إنهم قوم لا يملكون غير القشرة، ولا يدُرون ما لُبّ الحقيقة، ثم يزعمون أنهم من العالِمين، بل من مشايخ الدين .ولا تجرى على ألسنهم إلا قصص نحتتُ آباؤهم، وما بقى عندهم إلا أمانيهم وأهواؤهم، واحتفلت جوامعهم من قوم لا يعلمون سرّ العبودية، ويجادلون بألفاظ سمعوها من الفئة الخاطئة، وما وطئتُ قدمهم سكك الروحانية .يصلّون ولا يدرون حقيقة الصلٰوة، ويقرء ون القرآن ولا يفهمون كلام ربّ الكائنات، وظهر الحق فلا يعرفونه، وبعث اللّٰه مسيحه فلا يقبلونه، ويحقّرونه ولا يوقّرونه، ولا يأتونه مؤمنين. وجحدوا بالحق لما جاء هم وكانوا من قبل منتظرين. وإذا قيل لهم بادِروا الخير أيها الناس،ولا تتّبعوا خطوات الخنّاس، قالوا إنكم من الضالين. وكذّبونى وما فتّشوا حق التفتيش، ولا يمرّون علىّ إلّا مستكبرين. ﴿خ﴾

و نسوا كُلّ ما ذكّرهم القرآن، ولا يعلمون ما أنزل الرحمٰن، ويُنفِدون الأعمار غافلين .ولو عرفوا القرآن لعرفونی، ولكنهم نبذوا كتاب اللّٰه وراء ظهورهم وكانوا مجترئين .ويقولون لستَ مرسلا، وكفى باللّٰه وآياته شهيدًا لو كانوا طالبين .ووقفوا ألسنهم على السب والتوهين، واستظهروا على مخالفة القرآن بأخبار ضعيفة ما مسَّها نفحةُ اليقين .وإن اللّٰه قد جلّى الحق فلا يسمعون، وكشَف السرّ فلا يلتفتون .قرء وا الفرقان وما اطّلعوا على أسرار دفائنه، وصُفِّدوا فی ألفاظ القرآن وما أُعطوا أغلاق خزائنه .فكيف كان من الممكن أن يرجعوا سالمين من هذا الطريق؟ فلأجل ذالک زاغوا من محجّة التحقيق، وما ذاقوا جرعة من هذا الرحيق، وما كانوا مستبصرين.ثم لَمّا جعلنی اللّٰه مسيحًا موعودًا وبعثنی صدقا وحقا عند وقت الضرورة، طفقوا يكذّبوننی ويكفّروننی ويذكروننی بأقبح الصورة، وما كانوا منتهين .وقد وافت شمسُ الزمان غروبَها، وحيّة الحيات قصدتْ دُروبها، وما بقِی من الدنيا إلّا قليل من حين .أيريدون أن يطول أجلُ الشيطان؟ وإن زماننا هذا هو آخر الزمان، وقد أهلکَ كثيرا مّن الناس إلى هذا الأوان .وإن آدم هوَى مِن قبل فی مَصاف، وهزمه الشيطان فما رأَى الغلبة إلى ستة آلاف، ومُزّقتْ ذُرّيّته وفُرِّقت فی أطراف، فإلى كم يكون الشيطان من المنظَرين؟ ألم يُغْوِ الناس أجمعين.إلا قليلًا من عباد اللّٰه الصالحين؟ فقد أتمّ أمره وكَمَّل فعله وحان أن يُعان آدم من ربّ العالمين.ولا شک ولا شبهة أنّ إنظار الشيطان كان إلى آخر الزمان، كما يُفهَم من القرآن، أعنی لفظ ”الإنظار“الذی جاء فی الفرقان، فإن اللّٰه خاطبه وقال ”اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ“[1]، يعنی يوم البعث الذی يُبعث الناس فيه بعد موت الضلالة بإذن الحیّ القيّوم.ولا شک أن هذا اليوم يوم يشابه يومَ خلقةِ آدم بما أراد اللّٰه فيه أن يخلق مثيل آدم، ثم يبث فی الأرض ذرّيّة الروحانية ويجعلهم فوق كل من قطع من اللّٰه وتجذّمَ واشتدّت الحاجة إلى آدم الثانی

[1] ص: ۸۱،۸۲

فی آخر الزمان، ليتدارك ما فات فی أوّل الأوان، وليتمّ وعيد اللّٰه فی الشيطان، فإن اللّٰه جعله من المنظَرين إلى آخر الدنيا وأشار فيه إلى إهلاكه، وإخراجه من أملاكه، وما معنى الإنظار مِن غير وعيد القتل بعد أيام الإمهال وعيثِه فی الديار؟ وكان الإهلاك جزاءه بما أهلك الناس بالفتن الكبار . وكان الألف السابع لقتله أجلًا مسمّى، فإنه أدخل الناس فی جهنّم من سبعة أبوابها ووفّى حق العَمى، فالسابع لهذه السبعة أنسب وأوفى .وكتب اللّٰه أنه يُقْتل فی آخر حصّة الدنيا، ويُحيٰى هناك أبناء آدم رحمةً من حضرة الكبرياء ، ويجعل عليه هزيمة عظمى كما جعل على آدم فی الابتداء .فهناك تُجزَى النفس بالنفس والعِرض بالعرض، وتُشرِق الأرض بنور ربّها، و تهوى عدوٌّ صفيِّ اللّٰه، وكذالك جزاء عداوة الأصفياء .وكان هذا الفتح حقًّا واجبا لآدم بما أذلّه الشيطان، فی حلية الثعبان، وألقاه فی مغارة الهوان وهدّم بعدما أعزّه اللّٰه وأكرمَ .وما قصد إبليس إلا قتله وإهلاكه واستيصاله، وأراد أن يعدمه وذرّيته وآله، فكُتب عليه حُكم القتل من ديوان قضاء الحضرة بعد أيام المهلة، وإليه أشار سبحانه فی قوله"إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ"كما يعلمه المتدبّرون .وما عُنِيَ بهذا القول بعث الأموات، بل أُريدَ فيه بعث الضالّين بعد الضلالات . ويؤيده قوله تعالٰى فی القرآن" لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ"[1]، كما لا يخفى على أهل العقل والعرفان .فإن إظهار الدين على أديان أخرى، لا يتحقق إلّا بالبيّنة الكبرى، والحجج القاطعة العظمٰى، وكثرة أهل الصلاح والتقوٰى.ولا شك أن الدين الذی يعطی الدلائل الموصلة إلى اليقين، ويزكّی النفوس حق التزكية وينجّيهم من أيدی الشيطان اللعين هو الدين الظاهر الغالب على الأديان، وهو الذی يبعث الأموات من قبور الشك والعصيان، ويحييهم عِلمًا وعملًا بفضل اللّٰه المنّان وكان اللّٰه قد قدّر أن دينه لا يظهر بظهور تام على الأديان كلها

[1] الصّف: ۱۰

﴿د﴾ ولا يـُرزق أكثر القلوب دلائل الحق، ولا يعطى تقوى الباطن لأكثرها إلا فى زمان المسيح الموعود والمهدى المعهود. وأمّا الأزمنة التى هى قبله فلا تعمّ فيها التقوى ولا الدراية، بل يكثر الفسق والغواية. فالحاصل أن الهداية الوسيعة العامّة، والحجج القاطعة التامّة، تختص بزمان المسيح الموعود من الحضرة، وعند ذالك الزمان تنكشف الحقائق المستترة، وتُكشَف عن ساق الحقيقة، وتهلك الملل الباطلة والمذاهب الكاذبة، ويملك الإسلام الشرق والغرب، ويدخل الحقُّ كل دارٍ إلّا قليل من المجرمين، ويتمّ الأمر، ويضع اللّٰه الحرب، وتقع الأَمَنةُ على الأرض، وتنُزل السكينة والصلح فى جذور القلوب، وتترك السباع سبعيّتَها والأفاعى سُمّيّتَها، وتتبيّن الرشد وتهلك الغيّ، ولا يبقى من الكفر والشرك إلا رسم قليل، ولا يلتزم الفسقَ والفاحشة إلا قلبٌ عليل، ويُهدى الضالون، ويُبعث المقبورون. فهذا هو معنى قوله "إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ". فإن هذا البعث بعث ما رآه الأوّلون ولا المرسلون السابقون ولا النبيون أجمعون. وإن دين اللّٰه وإن كان غالبا من بدو أمره على كل دين من حيث القوة والاستعداد، ولكن لم يتّفق له من قبل أن يبارى الأديانَ كلّها بالحجة والإسناد، ويهزمها كلَّ الهزم ويُثبِت أنها مملوءة من الفساد، ويخرج كالأبطال بأسلحة الاستدلال، حتى يعمّ فى جميع الديار والبلاد. وكان ذالك تقديرا من اللّٰه الودود، بما سبق منه أن الغلبة التامة والصلاح الأكبر الأعم يختص بزمان المسيح الموعود. ولذالك استمهل الشيطانُ إلى هذا الزمان المسعود، فمهّله اللّٰه ليتمّ كل ما أراد للعالمين. فأغوى الشيطان مَن تبعه أجمعين، فتقطّعوا بينهم أمرَهم، وكان كل حزب بما لديهم فرحين. وما بقِى على الصراط إلا عباد اللّٰه الصالحين. والسرّ فيه أن الزمان قُسّم على ستّة أقسام، مِن اللّٰه الذى خلَق العالم فى ستة أيام فهو زمان الابتداء، وزمان التزايد والنّماء، وزمان الكمال والانتهاء، وزمان الانحطاط وقلّةِ التعلّق باللّٰه وقلّةِ الارتباط، وزمان الموت بأنواع الضلالات

وزمان البعث بعد الممات .فإنّ مَثل الناس عند الله مِن وقت آدم إلى آخر الزمان كزرعٍ أخرجَ شَطْأَه فآزرَه فاستغلظ فاستوى على سوقه، ثم اصفرّ فطفق تتساقط بإذن اللّٰه، ثم حُصِد فبقيت الأرض خاوية، ثم أحياها الله بعد موتها فإذا هى راوية، وأنبتَ فيها نباتًا مترعرعًا مخضرًّا، وعيونَ الزُرّاع أقرَّ، كذالك ضرب اللّٰه مثلا للعالمين .فثبت من هذا المقام أن زمان الموت الروحانى كان مقدَّرا من ربّ العالمين .وكان قُدّر أن الناس يضلّون كلهم فى الألف السادس إلّا قليل من الصالحين، فلأجل ذالك قال الشيطان لَأُغوينّهم أجمعين، ولو لم يكن هذا التقدير لما اجترأ على هذا القول ذالك اللعين .ولمّا كان يعلم أن اللّٰه قفّى هذه الأزمنةَ بزمان البعث والهداية والفهم والدراية، قال''إلٰى يَوْمِ يُبعَثون''.فالحاصل أن آخر الأزمنة زمان البعث كما يعلمه العالمون .فكأنّ اللّٰه قسّم الألوف الستّة على الأزمنة الستّة، وأودعَ بعضَ حصص السابع للقيامة.ولمّا جاء الألف السادس الذى هو زمان البعث من اللّٰه الكريم، تمّ أمرُ الإضلال وصار الناس فِرَقًا كثيرة من الشيطان اللئيم، وزاد الطغيان وتموّجَ الفِرق كتموّج الأمواج الثقال، وشمَخ الضلالة كالجبال، ومات الناس بموت الجهل والفسق والفواحش وعدم المبالاة، وعمّ الموتُ فى جميع الأقوام والديار والجهات .فهناك رأى اللّٰه أن وقت البعث قد أتى، ووقت الموت بلغ إلى المنتهٰى، فأرسل رسوله كما جرت سُنّته فى قرون أولى، ليحيي الموتٰى، وكان وعدًا مفعولًا من ربّ الوَرى .فذالك هو المسيح خاتم الخلفاء ، ووارث الأنبياء ، والإمام المنتظر من حضرة الكبرياء ، وآدم الذى بدَأ اللّٰه منه مرةً ثانية سلسلةَ الإحياء.وإن اللّٰه سمّاه "أحمد "بما يُحمَد به الربّ الجليل فى الأرض كما يُحمَد فى السّماء .وسمّاه "عيسى ابن مريم "بما خلق روحانيته من لدنه، وما كان على الأرض شيخ له كالآباء.

وأعطى له لقب عيسى الذى هو المسيح بما ختَم عليه خلافة نبيِّ الأمم خيرِ الأصفياء ، كما خُتم على عيسٰى خلافة سلسلة موسٰى من حضرة الكبرياء ، وبما ﴿ذ﴾ قدّر أن اسمه يمسَح الأرض ويُذكَر فى كل قوم بالعزّة والعلاء ، ويبدو كالبرق من جهة ثم يبرق فى جهات أخرى وينير كل فضاء السّماء ، وبما كتب من الأزل أنه يمسح السماء بكشف الحقائق فلا تبقٰى فى زمنه نكتة فى حيّز الاختفاء. فهذه ثلاثة أوجه لتسمية المسيح الذى هو خاتم الخلفاء ، ففكّرُ فيه إن كنت من أهل الدهاء .وإنه مستفيض من نبيّه الذى ملَك هذه الصفات الثلاث بالاستيفاء ، فاتركُ ذكر عيسٰى وآمنْ بظِلِّ خيرِ الرسل وخاتم الأنبياء وكان من أهم الأمور عند اللّٰه أن يجعل آخر الأزمنة زمانَ البعث. أعنى زمان تجديد سلسلة الإحياء ، وإنه الحقّ فلا تجادل كالجهلاء. وكذالک كان من أعظم مقاصد اللّٰه أن يُهلک الشيطان كل الإهلاک، ويردّ الكَرّةَ لآدم ويملأ الأرض قِسْطًا وعدلا ومن أنواع البركات والآلاء ، ويكشف الحقائق كلها ويُشيع الأمر والمأمور فى جميع الأنحاء ، ويُظهر فى الأرض جلاله وجماله ولا يغادر فى هذا الباب شيئا من الأشياء. فأقام عبدًا من عنده لهٰذا الغرض ولتجديد الشريعة الغرّاء ، وجعله من حيث الآباء من أبناء فارس ومن حيث الأمهات من بنى فاطمة، ليجمع فيه الجلال والجمال، ويجعل فيه نصيبا من أحسن سجايا الرجال، ونصيبا من أجمل شمائل النساء ، فإن فى بنى فارس شجعانا يردّون الإيمان من السّماء ، ولذالک سمّانى اللّٰه آدمَ والمسيحَ الذى أرى خَلُقَ مريمَ، وأحمدَ الذى فى الفضل تقدّمَ، ليُظهر أنه جمَع فى نفسى كل شأن النبيين على سبيل الموهبة والعطاء ، فهذا هو الحق الذى فيه يختلفون .لا يعود إلى الدنيا آدم، ولا نبينا الأكرم، ولا عيسى المتوفى المتّهم .سبحان اللّٰه وتعالى عما يفترون! أليس هذا الزمان آخر الأزمنة ما لكم لا تفكّرون؟ أما اقتربت الساعة بظهور نبيّنا وجاء ت أشراطها فأين تفرّون؟ ما لكم تَدُعُّون الأخبار مِن مقرِّ أوقاتها وتؤخّرونها وأنتم تعلمون؟ أنسيتم حديث " :بُعثتُ أنا والساعة

كهاتين "، فما لكم لِمَ تكفُرون؟ فامسَحوا السبّابة وما لحِقها، وتَذكّروا وعد اللّٰه، وما يتذكّر إلا الذين يُنيبون. وما جئتُ إلا فى الألف السادس الذى هو يومُ خلق آدم، وإن فيها لهدى لقوم يتفكّرون . ألا تقرء ون سورة العصر وقد بيّن فى أعدادها عمر الدنيا من آدم إلى نبيّنا لقوم يتفقّهون . وهذا هو العمر الذى يعلمه أهل الكتاب، فاسألوهم إن كنتم لا تعلمون. ولا فرق بين عِدّة سورة العصر وعِدّتهم إلّا الفرق بين أيام الشمس وأيام القمر، فعُدّوها إن كنتم تشكّون . وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنى وُلدتُ فى آخر الألف السادس بهذا الحساب، وإنه يومُ خلق آدم، وإن يوما عند ربنا كألف سنة مما تعدّون. وإن كنتم فى ريب مما كتبنا من أنه من أيام سلسلة آدم ما بقِى إلٰى يومنا هذا إلّا ألفُ سنة أو معه قليل من سنين، فتعالوا نُثبته لكم من كتاب اللّٰه ومن الحديث ومن كتب النبيّين السابقين . فإن أعداد سورة العصر بحساب الجُمل، كما كُشِفَ علىّ من اللّٰه الوهّاب وكما هو متواتر عند أهل الكتاب، يهدى إلى أن الزمان إلى عهد خاتم الأنبياء كان مُنقضيًا إلى خمسة آلاف من آدمَ أوّلِ النبيّين . وما كان باقيا من الخامس إلا قليل من مئين☆. وكمِثله يُفهَم مِن حديث مِنبر ذى سبع درجات بمعنى بيّنّاه فى موضعه للناظرين. ولمّا ثبت أن هذا القدر من عمر الدنيا كان مُنقضيا إلى عهد رسول اللّٰه خيرِ الورٰى، ثبت معه أن القدر الباقى ما كان إلا أقلّ مقدارا نسبةً إلى ما مضى. فإن القرآن الكريم صرّح مرارا بأن الساعة قريبة لا ريب

☆ الحاشية: ان الاقوال التى تخالف هٰذه العدة وذكرهاالمتقدمون. فهى كلمات تكذب بعضها بعضًا وماتفقواعلى كلمة واحدة بل انهم فى كل وادٍ يهيمون. فليس بحرى ان يتمسک بهابعدمااتفق على هٰذه العدة القراٰن و النبيون الاوّلون. منه

فيها وقال ” اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ “[1] وقال ” اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ “[2] وقال ”فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا “[3] وكذالک توجد فيه فی هذا الباب آيات أخرٰی، فعُلِمَ منها بالقطع واليقين يا أولی النهی، أن الحصّة الباقية من الدنيا أقلّ من زمان انقضی، حتی إن أشراط الساعة ظهرتْ ويوم الوعد دنٰی، وقرُب الآتی وبَعُدَ ما مضی، فارجع البصر هل تری من كذب فيه، والسّلام علی من اتّبع الهُدی. وقد علمتَ أن المدّة المنقضية من وقت آدم إلٰی عهد نبيّنا المصطفٰی، كانت قريبة من خمسة آلاف، وقد شهد عليه القرآن واتفق عليه أهل الكتاب من غير خلاف، فما المقدار الذی هو أقلّ من هذا المقدار؟ أليس هو آخر وقت العصر، أجِبْنا بالإنصاف؟ ولو تعسّفتَ كلّ التعسّف ثم مع ذالک لا بُدّ لک أن تُقرّ بأنه أقلّ من النصف بغير الاختلاف .فقد اعترفتَ بدعوانا بقولک هذا مع هذا الاعتساف .فلزم لک أن تُقرّ أن مِن مُدّة عهدِ آدم ما كانت باقية إلی عهد رسول اللّٰه إلا ألفين وعِدّةً من مئين، وهذا هو دعوانا فالحمد للّٰه ربّ العالمين .فإنا نقول إنا بُعثنا علی رأس ألفٍ آخِر من ألوف سلسلة أبی البشر☆ وخاتمة الألف السادس بإذن اللّٰه أرحم الراحمين .وهٰذا هو زمان المسيح الذی هو آدمُ آخِرِ الزمان، وهذه هی حُجّتی التی أقررتَ بها يا أبا العدوان. فانظرْ أنک صُفّدتَ حق التصفيد وكذالک يصفَّد كلّ مَن أعرض عن أهل العرفان وَاللّٰه ما نبّأَنا بالساعة، ونبّأنا بالألف الذی تقع الساعة فيها، وعرّف بعضَ الحالات وأعرضَ عن بعض (ر)

☆ الحاشية: انا انتقلنا فی بعض عبارات كتابناهٰذامن تصريح لفظ خاتمة الدنياالی لفظ انقلاب عظيم او انقطاع سلسلة اٰدم اوعبارةٍ اخریٰ.فان امر الساعة خفیّ لايعلم تفصيله الااللّٰه فالكناية اقرب الی التقویٰ.ونؤمن بانقلاب عظيم بعد هٰذه المدّة ونفوّض التفاصيل الی ربّنا الاعلٰی.منه

[1] الانبياء: ۲ [2] القمر:۲ [3] محمّد:۱۹

فلا نعلم وقت الساعة ولا مَلَکٌ فی السماء ، وما نعلم حقيقة الساعة، ونعلم أنها انقلاب عظيم ويوم الجزاء ، ونفوّض تفاصيلها إلى عليم يعلم حقيقة الابتداء والانتهاء. ثم نعيد الكلام ونقول إن اللّٰه شبّه زمان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بوقت العصر، وإن شئت فاقرأ فی القرآن سورة العصر، وكذالک جاء ذكرُ العصر فی الأحاديث الصحيحة والأخبار الموثّقة المتواترة، حتّی إنه توجد فی البخاری والموطّأ وغيرها من الكتب المعتبرة .والسرّ فی هذا التشبيه أن اللّٰه بَعث موسٰی بعد إهلاک القرون الأولٰی، وجعَله آدمَ للأمّة الجديدة وأوحیٰ إليه ما أوحیٰ، وانقطع سلسلةُ دينه إلى ثلاث مائة بعد الألف ونيفٍ وكذالک أراد اللّٰه وقضٰی .ثم بعث عيسٰی ليذكّر بنی إسرائيل ما نسوه من التوراة ويرغّبهم فی أخلاق عظمٰی، وانقطعت سلسلة دينه إلى مدّة هی قريب من نصف مدّة سلسلة موسٰی .ثم بعَث نبيَّه محمّدًا خيرَ الوریٰ ورسوله المصطفٰی، عليه صلوات اللّٰه وسلامه وبركاته الكبریٰ، وجعَل سلسلة الأخيار الذين اتّبعوه إلى مدّة هی نصفُ النصف الذی أُعطِیَ لعيسٰی، أعنی القرون الثلاثة التی انقرضت إلى ثلاث مائة من سيّدنا المجتبٰی .فكان عهدُ أُمّة موسٰی يضاهی نهارًا كاملًا تمامًا، ويضاهی عددُ مِئاتِه عددَ ساعاتِه، وعهدُ أُمّة عيسٰی يضاهی نصفَ النهار فی حدّ ذاته، وأمّا عهد أخيارِ أُمّة خيرِ الرسل الذين كانوا إلى القرون الثلاثة فهو يضاهی نصفَ نصف النهار أعنی وقت العصر الذی هو ثلاث ساعة من الأيام المتوسطة .ثم بعد ذالک ليلة ليلاء بقدرٍ من اللّٰه وحكمةٍ، وهی مملوءة من الظلم والجور إلى ألف سنة .ثم بعد ذالک تطلُع شمس المسيح الموعود من فضل الرحمٰن، فهذا معنی العصر الذی جاء فی القرآن .هذا ما ظهر علينا من حقيقة وقت العصر، ولكن مع ذالک قُرب القيامة حقٌّ صحيح ثابت من الفرقان .وللقرآن وجوه

عند أهل العرفان، فهذا وجه وذٰلک وجه وكلاهما صادقان عند الإمعان، ولا ينكره إلا جاهل ضرير أو متعصّب أسير في حُجب العدوان، لأن المعنى الذي قدّمناه في البيان يحصُل به التفصّي من بعض الإشكال التي تختلج في جَنان بعضِ عطاشي العرفان، مِن تتابُعِ وساوس الشيطان .ثم إن هذا المعنى ينجي حديث البخاري والموطّأ من طعنِ الطعّان، ومن اعتراض معترض يتقلّد أسلحة لِلطَّعْنان.وتقرير الاعتراض أنه كيف يمكن أن يشبه زمان الإسلام بوقت العصر وقد ساوى زمانُ هذا الدين زمانَ موسٰى، وزاد على زمان دين عيسٰى، بل جاوزَ ضعفُه إلى هذا العصر، فما معنى العصر نسبةً إلى الزمان المذكور؟ بل ليس هذا البيان إلا كذبا فاحشا ومِن أشنع أنواع الزور، بل ذيلُ الاعتراض أطولُ من هذا المحذور ..فإن نبأ نزول عيسٰى وخروج الدجّال ويأجوج ومأجوج الذي ينتظره كثير من العامّة قد ثبَت كذبه بهذا الإيراد بالبداهة وبالضرورة، فإن وقت العصر قد مضى بل انقضى ضِعفاه من غير الشک و الشبهة نظرًا إلى زمان الملّة الموسوية، فما بقي لظهور هذه الأنباء وقت، واضطر المنتظرون إلى أن يقولوا إنها باطلة في الحقيقة .و ما بقي سبيل لتصديقها إلّا أن يقال إن هذه الأخبار قد وقعت، وقد نزل عيسى النازل، وخرج الدجّال الخارج، وظهر يأجوج ومأجوج، ﴿ز﴾ وتحقّقَ النسل والعروج، وتمّت الأخبار التي قُدّرتْ،والرسل أُقّتتْ. فلمّا قلنا إن زمان أمّة موسٰى كان بين هذه الأمم الثلاث أطولَ الأزمنة، وكان زمانُ أمّة عيسٰى نصفَه، وكان نصفَ هذا النصف زمانُ أخيار هذه الأُمّة نظرًا إلى تحديد القرون الثلاثة، بطُل هذا الاعتراض، وانكشفَ الأمر على الذي يطلب الحق بسلامة الطويّة وصحة النيّة، وثبت بالقطع واليقين أن زمان الأمّة المرحومة

المحمدية قليل فی الحقيقة من زمان الأمّة الموسوية والعيسوية ☆. وهذه منّةٌ منّا على المخالفين من الفِرق الإسلامية، ولم يبق لعاقل ارتياب فی هذا البيان، بل هو موجب لثلج الصدر والاطمئنان، وبطُل معه اعتراض يرِد على حديث عمر الأنبياء ، فإن عمرَ عيسٰى من جهةِ بقاءِ دينه نصفُ عمر موسٰى كما ظهر مِن غير الخفاء ، وعمرَ سيدِنا خير الرسل بالنظر إلى القرون الثلاثة نصفُ عمر عيسى ابن مريم بالبداهة .ثم بعد ذٰلک أيامُ موت الإسلام إلى ألف سنة .ثم بعد موت رسول اللّٰه صلى اللّه عليه وسلم بهذا المعنى زمانُ المسيح الموعود، الذی يشابه أبا بكر فی قتل الشيطان المردود، فإن المسيح الموعود قد استُخلفَ بعد موت النبیّ الكريم مِن حيث دينه، مِن غير فاصلة قبل تدفينه، وأَشركه ربُّه فی نبأ خلافةِ أبی بكر.أعنی النبأ الذی ذُكر فی صحف مطهَّرة، ووُفّق كما وُفّق أبو بكر، وأُعطىَ له العزمُ كمِثله لمنع

☆ الحاشية: قدصرح رسول اللّٰه صلى اللّه عليه وسلم بان المراد من الامم الذين خلوا من قبلهم اليهود و النصارٰی.فلا سبيل لمن مارٰی.اماسمعت قول رسول اللّٰہ'' فمن'' ففكر و امعن.ثم نقول على سبيل التنزل ان وقت بعث نبيناالمصطفٰی.ماكان الاكالعصرنسبة اِلى امم اخرٰی.فان نسبة الالف الخامس الى عمرالدنيا.اعنی سبعةالافٍ.تضاهی نسبة توجدلوقت العصربمامضى بغيرخلافٍ.وذالک اذا اُخذ مقدار النهار سبع ساعات.نظرًاالى اقل مقدارطلوع الشمس وغروبها فی بعض معمورات.وانت تعلم ان النهاريوجد بهذاالقدر فی بعض بلاد القصوٰی.كما لايخفٰی على اولی النهٰی.وانا اخذنا النهار فی صورة اولٰی بلحاظ ازيد ساعاتها و فی الاخرٰی بلحاظ اقلها و لنا الخيرة كما ترٰی.منه

سبل ضلالة مهلكة .وإليه أشار سبحانه تعالىٰ فى قوله"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ"[1] يعنى مِن ألف سنة، وكثُرت الاستعارات كمثله فى كتب سابقة .ثم بعد ذالك الألف زمانُ البعث بعد الموت وزمان المسيح الموعود، فقد تمّ اليوم ألفُ الضلالة والموت، وجاء وقت بعد الإسلام الموءود .وتمّتْ حجّة الله عليكم أيها المنكرون، فلا تكونوا من الظانّين بالله ظنّ السوء ، و عُدّوا أيّام الله أيها العادّون .وإنّ وعد الله حق، فلا تغرّنكم الحياة الدنيا، ولا يغرّنكم الشيطان الملعون.وإن هذه الأيّام أيّامُ ملحمة عظمىٰ أيها المجاهدون الخاطئون، وأيّامُ نزول المسيح وخروج الشيطان بغضب ما رآه السابقون .فإن الشيطان رأى الزمان قد انقضى، وإن وقت المُهلة مضىٰ، ويوم البعث أتىٰ، وما كانت المهلة إلّا إلىٰ يومِ يُبعَثون .هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون .و إن الذين يجادلون فيه بعدما أتتهم شهادة من الفرقان إنْ فى صدورهم إلا كبرٌ، وما بقى لهم حق ليكفروا بسلطان نزل من الرحمٰن، وتمّت عليهم حجّة الله الديّان .لا يريدون الحق ولا الهدىٰ، وينفدون الأعمار فرحين مستبشرين بهذه الدنيا .ألم يأتهم ما أتى الأمم الأولىٰ؟ ألم يروا آيات كبرىٰ؟ أما جاء رأس المائة وفسادُ الأمّة، والفتنُ العظمىٰ من أعداء الملّة، والكسوفُ والخسوف فى رمضان ومعالم أخرىٰ؟ فإن كنتم صالحين فأين التقوىٰ؟

أيها الناس!قد علمتم مما ذكرنا من قبل أن أعداد سورة العصر بحساب الجُمّلِ تدلّ على أن الزمان الماضى من وقت آدم إلى نزول هذه السورة كان سبع مائة سنة بعد أربع آلاف .هذا ما كشَف علىّ ربى فعلمتُ بعد انكشاف، وشهد عليه تاريخ اتفق عليه جمهور أهل الكتاب من غير خلاف، وقد زاد على تلك المدّة إلى يومنا هٰذا ثلاث مائة بعد الألف، وإذا جَمعناهُمَا فهو ستة آلاف كما هو مذهب المحقِّقين من السلف.

[1] القدر:۴

ومن هٰهنا ثبت أن تولُّدی فی آخر الألف السادس يضاهی خلقةَ آدم فی اليوم السادس .ولا شک أن المبعوث فی آخر ألفِ الموت سُمّی بآدم عند الرحمٰن، فكان من أسرار حكمةِ اللّٰه أنه خلقنی فی آخر الألف السادس ليشابه خَلْقی خَلْقَ آدم بهذا العنوان .وكان هذا وعدًا مقدَّرًا من اللّٰه ذی الحِكم والفنون، وإليه أشار فی قوله "وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[۱] .وإن زمان خَلقی ألفٌ سادس لا ريب فيه، فاسأل الذين يعلمون .ونطق به التوراةُ التی يؤمن بها المسلمون، ولم يثبت بنصوص صريحة ما يخالف هذه العِدّةَ ويعلمه العالمون .فما كان لهم أن يكفروا بعِدّة التوراة وما قال النبيّون .وكيف وما خالفه القرآن بل صدّقه سورة العصر فأين يفرّون؟ بل إليه يشير قوله تعالی " يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[۲]☆ واقرؤوا معها آية " اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ"[۳] .هذه آية كتبناها من سورة السجدة، ومن السُنّة أنها تُقرَأ فی صلٰوة الفجر من الجمعة، وإن اللّٰه تبارک وتعالٰی يقول فی هذه السورة إنه دبّر أمر الشريعة بإنزال الفرقان الحميد، وأكملَ للنّاس دينهم بالكلام المجيد، ثم يأتی بعد ذالک ﴿س﴾

☆ الحاشية: قدصرح اللّٰه تعالٰی فی هذه الاٰية.و بيّن حق التبيين ان ايام الضلالة بعدايام دعوة القراٰن هی الف سنة.وبعدهايبعث مسيح الرحمٰن فانقطعت الخصومة بهذاالتعيين المبين لاسيمااذاالحق به ماجاء ذكرالف سنة فی كتب النبيين السابقين.ففكرثم فكرحتّی يأتيک اليقين.الا ترى الذين فتنوا المؤمنين والمؤمنات.الحقوا بجماعتهم كثيرًا من الحشرات. وقلبوا العالم بالبدعات.وارادوا ان يستأصلواالحق بالخزعبيلات. وانفقوااجبال الطلاء كاجراء نهر الماء.لهدم الشريعة الغراء.ايوجدمثلهم فی الاولين من الاعداء.اوصُبّت علی الاسلام مصيبة من قبل كمثل هذاالبلاء. لن تجد من اٰدم الٰی اٰخرالوقت فتنًاكفتن هولاء.منه

۱ الحج:۴۸ ۲ السجدة:۶ ۳ ص:۸۰

زمان تمتدّ ضلالته إلى ألف سنة، ويُرفَع كتاب اللّٰه إليه ويعرُج إلى اللّٰه أمره بِشِقَّيه، يعنى يُضاع فيه حقُّ اللّٰه وحق العباد، وتهبّ صراصر الفساد على قِسمَيه، ويفشو الكذب والفِرية، يعنى الفتن الدجّالية، ويظهر الفسق والكفر والشرك، وترى المجرمين معرضين عن ربهم وظهيرين عليه. ثم يأتى بعد ذالک ألف آخر يُغاث فيه الناس من ربّ العالمين، ويُرسَل آدمُ آخرِ الزمان ليجدّد الدين، وإليه أشار فى آيةٍ هى بعد هذه الآية أعنى قوله" وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ "[1]. وإنّ هذا الإنسان هو المسيح الموعود وقُدّر بعثه بعد انقضاء ألف سنة من القرون التى هى خير القرون، واتّفق عليه معشر النبيين. وقد جاء فى الصحيحين عن عمران بن حصين قال قال رسول صلى اللّٰه عليه وسلم خيرُ أمّتى قرنى ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم إن بعدهم قوم يشهدون ولا يُستشهدون، ويخونون ولا يُؤتمَنون، وينذِرون ولا يُوفون، ويظهَر فيهم السِّمَن. وفى رواية: ويحلِفون ولا يُستحلفون. فظهر من هذا الحديث الذى هو المتفق عليه أن الزمانَ المحفوظ من غلبة الكذب الذى هو من الصفات الدجّالية وزمانَ الصدق والصلاح والعفّة لا يجاوز ثلاث مائة من قرن سيدنا خير البريّة، ثم بعد ذالک يأتى زمان كَلَيلٍ سَجٰى عند غيبة بدرٍ اختفٰى، وفيه يفشو الكذب ويهوى من الأهواء مَن هَوَى، ويزيد كلَّ يوم زُورٌ وأحاديث تُفتَرى. فإذا بلغ الكذب إلى حدّ الكمال فينتهى يومًا إلى ظهور الدجّال، وهو آخِرُ أيام هذا الألف كما يقتضيه سلسلةُ الترقى فى الزُور والافتعال، وكما هو مفهوم حديث رسول اللّٰه ذى الجلال. وذالک الزمان هو الزمان الذى يعرُج أمرُ اللّٰه إليه والهدىٰ، ويُرفَع القرآن إلى السماوات العُلٰى، وقد

[1] السجدة:۸

شهدت الواقعات الخارجية أن هذا الزمان الفاسد امتد إلى ألف سنة .. أعنى إلى هذا الزمان، حتى صار الصِلُّ كَالْأُفعُوَان .فَفهِمْنَا من هذا باليقين التام والعرفان، أن قوله تعالٰى ’’يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ[1]‘‘، يتعلّق بهذه المدّة التى مرّت فى الضلالة والفسق والطغيان، وكثُر فيه المشركون، إلا قليل من الذين كانوا يتّقون .وإنه ألف سنة ما زاد عليه وما نقص، فأى دليل أكبر من هذا لو كنتم تفكّرون.وإن لم تقبَلوا فبيِّنوا لنا ما معنى هذه الآية من دون هذا المعنى إن كنتم تعلمون .أتظنون أن القيامة هى ألف سنة كسنواتِ مُدّةِ الدنيا أو تصعَد الأعمال إلى اللّٰه فى يوم القيامة فى مدّةٍ كمثلها، ولا يعلَمها اللّٰه قبلَها؟ اتّقوا اللّٰه أيها المسرفون!وأى شهادة أكبر مما ظهر فى الخارج.أعنى مقدار مدّةٍ غلبت الضلالة فيها، فإنكم رأيتم بأعينكم أن مدّة زمان الضلالة وشدّتها وتزايُدها بعد قرون الخير قد امتدّتْ إلٰى ألف سنة حقا وصدقا.أتنكرون وأنتم تشاهدون؟ وبدأ الكذب كزرع، ثم صار كشجرة، حتى ظهرت هيكل الدجّال وأنتم تنظرون .وإن الضلالة وإن كانت من قبل ولكن ما حدّثُ قرونُها إلّا بعد هذه القرون الثلاثة .ألا تقرء ون حديث القرون؟ وقد جمع هذا الألف كلَّ ضلالة، وأنواعَ شرك وبدعة، وأقسام فسق ومعصية، وأُضيعَ فيه حقوق اللّٰه وحقوق العباد وحقوق المخلوق، وانفتحت أبواب الارتداد، فبأى دليل بعد ذالك تؤمنون؟ وفُتحتْ يأجوج ومأجوج، وترون أنهم من كل حدَبٍ ينسلون .وما خرَجَا إلّا بعد القرون الثلاثة، وما كمُل إقبالهما إلّا عند آخر حصةِ هذا الألف، وكُمّلَ الألف مع تكميل سطوتهما، وإن فيها لآية لقوم يتدبّرون، وإنّ القرآن يهدى لهٰذا السرّ المكتوم.

[1] السّجده: ٦

ويـقـول إن يـأجوج ومأجوج قد حُبِسا وصُفّدا إلى يوم الوقت المعلوم، ثم يُـفتَحان في أيام غروب شمس الصلاح وزمان الضلالات، كما أنتم ترون في هذه الأيام وتشاهدون .وكفى الطالبين هذا القدر من البيان، وأرى أنّي أكملتُ ما أردت وأتممت الحجّة على أهل العدوان .وهذا آخر ما أردنا، فالحمد للّٰه على إتمامه لطلباء الزمان. ﴿ش﴾

المؤلّف

ميرزا غلام احمد

۱۷/ اكتوبر سنة ۱۹۰۲ء

ٹائیٹل بار اول

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

احاط الناس من طغوى ظلام ۔ علاماتٌ بها عرف الامام
فلا تعجب بما جئنا بنورٍ ۔ بدت عين اذا اشتد الاوام

بشرى لطلبة النور ان هذا المكتوب من الامام المغفور

اسمه كتابه

لجّة النور

الى علماء

العرب والشام والبغداد والعراق والخراسان

لتجرى انهار الايقان والعرفان فى زروع الايمان

وقد اتفق لطبعه فى مطبع ضياء الاسلام واشاعته من البلد ر ذى القدر

بيد الخادم الفقير مهدى حسين مهتمم دار الكتب للمسيح الموعود فى قاديان دار الامان

فى شهر محرم الحرام ۱۳۲۸ھ من الهجرة

بمهر خليفة المسيح
نور الدين بهيروى

عدد الاشاعة (۲۱۰۰) ۔ ثمن نسخة واحدة ۳/

یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل الدین کے اہتمام سے طبع ہوا تھا۔ ٹائیٹل پیج مطبع بدر قادیان میں مفتی محمد صادق صاحب کے اہتمام سے طبع ہوا بماہ فروری ۱۹۱۰ء

﴿۱﴾

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه ربّ الأرضين والسماوات العُلٰی، وسلام علٰی
ہمہ تعریف ہا مرخدائے راست کہ پیدا کنندہ زمین ہا و آسمان ہائے بلند است و سلام بر
عباده الذين اصطفٰی. أمّا بعد.. فهذا مكتوب مِن مَظهَرِ
بندگان اوکہ برگزیدہ او ہستند۔ بعدازیں واضح بادکہ ایں نامہ ایست ازطرف شخصے کہ مظہر
البُروزَين☆ ووارثِ النبيِّين، عبدِ اللّٰه الأحد أبي المحمود أحمد
دوبروز و وارث دونبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وسیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم است یعنی بندہ
عافاه اللّٰه وأيّد، إلى عباد اللّٰه المتّقين الصالحين العالمين
خدائے یگان ابومحمود احمد خدا ازو دفع ہر شر کند ومؤیداو باشد وآنانکہ سوئے شاں ایں نامہ نوشتہ است
من العرب وفارس وبلاد الشام وأرض الروم وغيرها من
بندگان خدا ہستند از اتقیا وصلحاء وعلماء کہ ساکنان ملک عرب وفارس وبلاد شام وزمین روم وغیرہ
بلاد توجد فيها علماء الإسلام، الذين إذا جاء هم الحق، وعُرِض
بلادا ندکہ درآنجا اہل علم ازمسلماناں بریں سیرت وخصلت یافتہ می شوند کہ چوں اوشاں راحق رسد

☆ الحاشية

قدجرت عادة اكثرعلماء الاسلام انّ هم يسمّون البروزقدمًاويقولون مثلًا
عادت اکثر علماء جاری شدہ کہ اوشاں نام بروز قدم مے نہند مثلاً می گویند
ان هٰذاالرجل علٰی قدم موسٰی وذالک علٰی قدم ابراهيم. منه
کہ ایں مرد برقدم موسیٰ است وآں مرد برقدم ابراہیم است۔ منه

علیهم المعارفُ الإلٰهیّة والبشارات السّماویة بسلطانها وقوّتها و
و معارف الٰہیہ و بشارات سماویہ بہ برھان و قوت و
لمعانها، اختضعتُ لقبولها قلوبُهم، وحفَدوا إلیها مطیعین مؤمنین
درخشِ آنہا برایشاں پیش کردہ شوند دل شاں برائے قبول آں فروتنی اختیار می کنند وسوئے آں معارف
ولا یمرّون علیها معرضین مستکبرین. وإذا بلغهم خبرٌ من ﴿۲﴾
بتمامتر اطاعت وایمان مے دوند وہمچو منکراں وروتابندگان نمی گذرند۔ وچوں ایشاں را خبرے ونقلے از
رجل وأثرٌ من عبد بعثه اللّٰه لتجدید الدین وتائیده، تراء تْ
کسے برسد کہ خدا او را برائے تجدید دین و تائیدِ ملت مبعوث فرمودہ است
نضارة الفرح علی وجوههم، ویسعی النور فی جباههم، وحمدوا اللّٰه
برچہرہ ہائے شاں تازگی خوشی نمودار می گردد وبرپیشانی ہائے شاں نور می دود وحمد باری بجا می آرند
وشکروا له علی ما رحم ضعفاء الإسلام، وقاموا مستبشِرین
وشکر گزاری ہا می کنند ازینکہ او تعالیٰ بر کمزورانِ اسلام رحم کرد۔ وبکمال بشاشت از جائے خود
وخرّوا ساجدین. وتری أعینهم تفیض من الدمع بما رأوا
برمی خیزند وسجدہ کنندگان برزمین می افتند وبہ بینی کہ سیل اشک از چشم شاں رواں می گردد ازیں کہ
رحمة الحق، ووجدوا أیام اللّٰه وبما کانوا أنفدوا الأعمار
رحمت خداتعالیٰ دیدند۔ و روزہائے خدا را یافتند۔ و ازیں کہ درعین انتظار عمرہا بسر کردہ بودند۔
منتظرین، ویشدّون الرحال للقاء ذالک العبد المبعوث
وبرائے زیارت آں بندۂ مبعوث بعدشناختن او طیاری سفر می کنند
بعدما عرفوا الحق، ویخلصون النیّاتِ ویطهّرون الضمائر و
و نیّتہا را خالص مےکنند و اندرونہائے خود را پاک مے سازند
یجرّدون القصد والهمّة له، ویسعون إلیه وإن کان فی
و قصد و ہمت را از اغراضِ نفسانیہ مبرّا کردہ سوئے او می دوند اگرچہ او در چین باشد

الصين .ولا يكونون كالذى أساء الأدب علٰى أهل اللّٰه، وإذا سمع
و ہیچو شخصے نمی باشند کہ ترک ادب بہ نسبت مردان خدا می کند و چوں ازاں

قولا منهم مُحدَّثًا فی زعمه ما صبر طُرفةَ عين و استعجل و
طائفہ برگزیدگاں سخنے می شنود کہ نزد او نو پیدا است کہ پیش زیں مثلش نگفتہ شدہ تا یک چشم زدن صبر

بلّغ ظنون السوء إلى منتهاها، وصال معاديًا وسبّ وشتم
نتواند کرد و طریق شتاب کاری می ورزد و بدگمانیہا را بمرتبہ انتہا می رساند و دشمنانہ حملہ می کند و دشنام ہا می دہد

وافترٰى، وكفّر وآذى وأغرى القومَ وحَضا، وما وجد سهمًا ﴿۳﴾
وافترا ہا می تراشد و کافر می گوید و ایذا می دہد و قوم را از بہر ایذا بر انگیزد و آتش فتنہ می افروزد و ہیچ تیرے

إلا رمٰى، وما ظفر بكيد إلّا أسدى، وقصد عِرضَ رجال اللّٰه
نیابد کہ نینداز د و بر ہیچ مکرے دستش نمی رسد کہ آں را نمی بافد وقصد آبرو و جان مردان خدا می کند

ونَفُسَهم وما خاف يومًا فيه يؤخذ ويُجزى، وصار أوّلَ
و از روز جزا نمی ترسد و از ہمہ منکران سبقت می برد

المنكرين .بل يتأدّبون مع اللّٰه وأهله، ويصبرون حتى يتجلّى
پس سعیدان را ایں خصلت نمی باشد بلکہ او شاں بخدا و مردان خدا ادب می ورزند و صبر می کنند تا بوقتے کہ

لهم وجه الحقّ، فيرحمهم اللّٰه بسيرتهم هذه، ولا يفوتهم خير
روئے حق بر ایشاں جلوہ گر شود۔ پس بدیں خصلت شاں خدائے عزّ و جلّ بر ایشاں رحم می فرماید و ہیچ خیرے از ایشاں

ولا يكونون من المحرومين .وتلك قوم ما يعلمهم إلّا اللّٰه و
فوت نمی شود و از محروماں و نامراداں نمی گردند۔ وایں قومے است کہ بجز خدا ہیچکس ایشاں را نمی داند و

لا أعلم أسماء هم وصُورهم، بيد أنى رأيتُ فى مبشّرة أُرِيتُها
من نامہائے و صورتہائے ایشاں را نمی دانم مگر ایں است کہ من در خوابے جماعتے را دیدہ ام کہ

جماعةً من المؤمنين المخلصين والملوك العادلين الصالحين
مومنین مخلصین و شاہان عادل و نکوکار اند

بعضهم من هذا المُلک، وبعضهم من العرب، وبعضهم من
بعض ایشاں ازہمیں ملک اند و بعض از عرب و بعض از فارس
فارس، وبعضهم من بلاد الشام، وبعضهم من أرض الروم و
و بعض از شام و بعض از زمین روم و
بعضهم من بلاد لا أعرفها، ثم قيل لی من حضرة الغيب إن
بعضے رانمے شناسم کہ ازکدام بلاداند۔باز مرا از حضرت احدیت ندا آمد کہ
هؤلاء يصدّقونک، ويؤمنون بک ويصلّون عليک ويدعون ﴿۴﴾
ایناں کسانے اند کہ تصدیق تو خواہند کرد و بر تو ایمان خواہند آورد و بر تو درود خواہند فرستاد و برائے تو
لک، وأُعطِیُ لک برکات حتی يتبرّک الملوک بثيابک و
دُعا ہا خواہند کرد۔و ترا چنداں برکتہا خواہم دادکہ شاہان از جامہ تو برکت خواہند جست و
أدخِلهم فی المخلصين .هذا رأيتُ فی المنام وأُلهمت من اللّه
اوشاں را درمخلصاں داخل خواہم کرد۔ایں آں خوابے است کہ دیدم وآں الہامے است کہ از عالم
العلّام .ثم بعد ذالک أُلقِیَ فی روعی أن أؤلّف لهم كُتبًا و
غیب یافتم۔وپس ازاں در دلِ من انداختند کہ برائے ایں مردم چند کتب تالیف کنم و
أكتب فيها كل ما فُتِحَ علیّ مِن خالقی، وأعلّمهم كلّ ما عُلّمتُ
آں ابواب علوم کہ بر من مفتوح شدہ اند درآں کتب ذکر آں کنم ومردم را ازاں حقائق صادقہ
من الحقائق الصادقة والمعارف العالية المطهرة، وأُعثِرَ عليهم
ومعارف عالیہ مطہرہ تعلیم دہم کہ مرا دادہ اند و او شاں را ازاں نشانہا
ممّا رزقنی ربی من آيات ظاهرة، وخوارق باهرة ودلائل
اطلاع دہم کہ پروردگار من نصیب من کردہ وآں کرامات ظاہرہ وخوارق تاباں ہستند ودلائل اند
موصلة إلی علم اليقين، لعلّهم يعرفوننی، ولعلهم يكونون
کہ موجب علم یقینی اند تا باشد کہ اوشاں مرا بشناسند و تا باشد کہ او شاں

أنـصـاری فـی سُبـل ربّ الـعـالـمیـن. فـاعـلـمـوا أیهـا الأعزّة، رحمکم اللّٰـه
در راہ ہائے خدا انصارمن گردند۔پس اے عزیزاں خدا برشما رحم کند
أن هـذا الـکـتـاب مـن کتبـی التـی ألّـفتهـا لهـذا المـقـصـد، وإنـی
بدانیدکہ ایں کتاب ازجملہ ہماں کتابہااست کہ برائے ایں مقصودتالیف کردہ ام و
أُهـدِیـه إلـی سـادات الـعـرب والشـام، وأبـلّـغ مـا عـلـیّ مـن ربـی
ایں کتاب را بسوئے سادات عرب و شام بطورہدیہ می فریسم وہرچہ ازخداتعالیٰ برمن
ذی الـجـلال والإکـرام، لیـنـال السـعـداءُ مُـرادهـم ولیتـمّ الـحـجّة
واجب است بجا ےآرم تا سعیداں مراد خود بیابند و تا برمنکراں و اباکنندگان
عـلـی الـمعرضین. وسألتُ اللّٰـه أن یـجـعـلـه مبـارکًـا لطوائف المسلمین ﴿۵﴾
حجت کامل شود۔وازخدامی خواہم کہ برائے طوائف مسلمین ایں کتاب را مبارک گرداند
و یـجعـل أفـئـدةً مـن الـنـاس تهـوی إلیـه، و یـجـعـل مـنـه حظًّـا
و بعض دلہا را سوئے ایں رجوع دہد و بندگان نیکوکار را ازیں بہرہ وافر
کثیـرًا لـعـبـاده الـصـالـحیـن، وإنـه عـلـی کـل شیء قـدیـر، وإنـه
بخشد۔ و او را از ہر گونہ قدرت است و او
أرحـم الـراحـمین. وأرجـو مـن أصـحـاب الـقـلـوب ورجـال البـصیـرة
بسیاربخشندہ و مہربان است۔واز صاحبانِ دل و مردانِ بصیرت امید دارم
أن لا یـعـجَـلـوا عـلـیّ کـمـا عـجِـل بـعـض سـکّـان هـذه البلاد مـن
کہ بر من جلدی نکنند ہمچو مردمان ایں دیار کہ از بخل
البـخـل والـعـنـاد، فـإن الـعـجـلة عـلـی أهـل اللّٰـه والـذیـن أُمِـروا مـن
و عناد جلدی کردندچراکہ برمردان خدا بہ شتاب کاری حملہ کردن و مامورین حضرت
حـضـرتـه لیـس بـخیـر، ولا یُـعـقِـب إلا ضیـرًا، ولا یـزیـد إلا غـضـب
احدیت رابجلدی سرزنش کردن امرے خوب نیست وبجزگزندہیچ انجامش نمی باشدوبجزخشم

اللّٰہ فی الدنیا وفی یوم الدین .ولا یری المستعجل سبلَ الصدق
پرودگار کہ در دنیاوآخرت باشدہیچ نتیجہ اش نیست۔وہرکہ شتاب کاری سیرت اوست راہِ
والسَّداد، ولا یُعَزُّ فی ھذہ ولا فی المعاد، ویموت مُھانًا
صدق وصواب راہرگزنمی بیند۔ودریں جہاں ودرآن جہاں عزت نمی یابدوانجام کاربموت ذلت می میرد
وھو من العَمِین .وإن لحوم الأولیاء مسمومة، فما أکلھا
وگوشتہائے اولیاء خدا زہرناک ہستند پس ہیچ کس گوشت شاں
أحد بغِیبتھم وسَبِّھم إلا مات علی مکانہ، وبُشری للمجتنبین
بغیبت و دشنام نمی خوردکہ آخر نمی میرد و خوشخبری باد آناں را کہ ازیں گوشت
المتّقین. وإنی رتّبت ھذا الکتاب علی أبواب، لئلّا یشقّ علی ﴿۶﴾
پرہیزے کنند۔ومن ایں کتاب را برچندباب مرتب کردہ ام تا بر طالباں گراں نگزرد
طلّاب، ومع ذالک سلکنا مسلکَ الوسط لیس بإیجازٍ مخلّ و
و بایں ہمہ مسلک توسط اختیارکردیم نہ ایجاز خلل انداز است و
لا إطنابٍ مملّ .رَبِّ اجعلْہ کتابا مبارکا شافیا لصدور
نہ طول ملول کنندہ۔اے خدائےمن ایں کتاب را کتابے مبارک بگرداں چنانکہ
الطالبین، ونورًا منوِّرًا لقلوب المتدبرین. آمین
سینہ ہا را شفا بخشد و نورے بگرداں کہ دلہارا منور کند۔آمین

البابُ الأوّل

باب اوّل

فی ذکرِ أحوالی وذکر ما ألهمَنی ربی، وذکرِ وقتی

درذکر حالات من وذکر آنچہ الہام کرد خدا تعالیٰ بمن وذکر وقت من

وزمانی وما أراد اللّٰہ بإرسالی، وذکرِ تفرقة الأمم و

وزمان من وآنچہ از بہر آں رافرستادہ اندوذکر تفرقہ امت ہا وملت ہا

الملل والنحل، وضرورةِ حَکَمٍ من اللّٰہ الحکیم الوالي.

ومذہب ہا وبیان اینکہ دریں زمان ضرورت بود کہ از خدا تعالیٰ مصلحے ومجددے ظاہر شود۔

یا عباد اللّٰہ، رحمکم اللّٰہ، اعلموا أنی عبد من عباد اللّٰہ الملهَمین

اے بندگان خدا! اوسبحانہ برشما رحمت کند۔ بدانید کہ من بندہ از بندگان خدا ہستم کہ از وبوحی او

المأمورین. بعثنی ربی لأُقیم الشریعة وأُحیی الدین، وأُتمّ الحجّة

مشرف شدم وماموشدم۔ واو مرا مبعوث فرمودہ است تا شریعت را قائم کنم ودین را زندہ گردانم وبرمنکراں

علی المنکرین. وأنا المسمّی من اللّٰہ بأحمدَ مع أسماء أخری ذکرتُها

حجت را اتمام رسانم۔ و اوتعالیٰ نام من احمد نہادہ است وبدیگر نامہا ہم موسوم کردہ کہ درجائے خود

فی مواضعها، واسم أبی میرزا غلام مرتضٰی، وأبوه میرزا عطا محمد

مذکور اند و نام پدر من میرزا غلام مرتضٰی و نام پدر پدر من میرزا عطاء محمد است

ابن میرزا گلّ محمد، ومیرزا گل محمد ابن میرزا فیض محمد، ومیرزا ﴿۷﴾

و اوشاں پسر میرزا گل محمد و میرزا گل محمد پسر میرزا فیض محمد و مرزا

فیض محمد ابن میرزا محمد قائم ومیرزا محمد قائم ابن میرزا محمد أسلم و

فیض محمد پسر مرزا محمد قائم و مرزا محمد قائم پسر مرزا محمد اسلم و

میرزا محمد أسلم ابن میرزا محمد دلاور، ومیرزا محمد دلاور ابن میرزا إله دین
مرزا محمد اسلم پسر مرزا محمد دلاور و مرزا محمد دلاور پسر مرزا الہ دین
ومیرزا إلـه دین ابن میرزا جعفر بیک ومیرزا جعفر بیک ابن میرزا
و مرزا الہ دین پسر مرزا جعفر بیگ ومرزا جعفر بیگ پسر مرزا
محمد بیک ومیرزا محمد بیک ابن میرزا عبد الباقی، ومیرزا عبد الباقی
محمد بیگ و مرزا محمد بیگ پسر مرزا عبد الباقی و مرزا عبد الباقی
ابن میرزا محمد سلطان ومیرزا محمد سلطان ابن میرزا عبد الهادی بیگ.
پسر مرزا محمد سلطان و مرزا محمد سلطان پسر مرزا عبدالہادی بیگ
وبعد هذا لا أعلم أسماء آبائی المتقدمین .ولٰکنّی قرأت فی بعض
وبعدازاں مرا علمے نیست کہ درطبقہ برتر ازیں نامہائے بزرگان من بودند لیکن من دربعض کتابہائے
کتب فیها تذکرةُ آبائی أنهم کانوا من سمرقند، و کانوا من بیت
کہ درآنہا ذکر بزرگانِ من بود خواندہ ام کہ ایشاں بلحاظ اصل ومنبع خوداز سمرقند بودہ اند۔ واز
السلطنة والإمارة، ثم صُبّت علیهم المصائب فظعنوا عن بلدة
خاندان سلطنت وامارت بودند۔ باز برایشاں مصیبت ہا نازل شدہ پس کوچ کردند از زمین خانۂ خود
دارهم وإِلْفِهم وجارِهم، حتی وصلوا إلی هذه الدیار، وأناخوا بها
و از دوستان خود و ہمسایان خود تا اینکہ دریں ملک رسیدند و دریں مرکبہائے
مطایا التَسْیار، مع رفقةٍ من خَدَمِهم وإخوانهم وأحبابهم و ﴿۸﴾
سیرخودرا بخوابانیدند وایں سفراوشاں بوذ بچند ہم سفراں از خادمان خود و برادران خود و دوستداران خود
أعوانهم .ثم قصدوا أن یعتمروا مَلِکَ الهند "بابر"، ویسألوا عنه
ومددگاران خود بازقصدکردند کہ زیارت کنند بادشاہِ ہند بابر را ازو بخواہند کہ درسلسلہ
أن یُدخِلهم فی أکابر، فوجدوا ما قصدوا من فضل اللّٰه الرحیم
اکابرمصاحبین خود اوشاں را داخل کند۔ پس ہرچہ خواستند بفضل خداتعالیٰ یافتند۔

وانتظموا فی أمراء هذا المَلِکِ الکریم .ثم بدء لهم أن یتخذوا
و درسلک امراء آں بادشاہ منسلک شدند۔باز در دل ایشاں آمد کہ ہمیں ملک را
وطنهم هذه الدیارَ، وأُعطوا قُرًی کثیرة من السلطنة المُغْلِیّة
وطن خودبگردانند و ازسلطنت مغلیہ دیہات
والأملاکَ والعَقارَ، ونسوا أیام الغربة والهموم والأفکار .و
واملاک بسیاریافتند۔و ایام غربت را و نیز ہمہ ہم و غم را فراموش کردند و
بینا هم فی ذالک إذ قُلِّبَتْ أمورُ السلطنة المُغْلِیّة، وظهر الفساد
اوشاں دریں حالت بودند کہ سلطنت مغلیہ زیروزبر شد و در سرحدہا فساد
فی الثغور، وما قدَر الدولةُ أن تُحامی عن الرعایا تطاوُلَ المفسدین
پدیدآمد و دولت مغلیہ را طاقت نماند کہ رعایا را از تطاول وا رہاند
والخُلْسةَ، وکثُر سفکُ الدماء وبَتْکُ الرقاب، ونهبُ الأموال و
وکثرت خونریزیہا و گردن زدن و غارت مال و
هتکُ الحجاب، واستصعبَ الانتظام، وزادت الکروب والآلام .
ہتک پردہ پدید آمد و انتظام مشکل شد و بےقراری ہا زیادت گرفت
فترَک الدولةُ المغلیة هذا القدرَ من المملکة، وخُلِّصَ أعناقُ
پس ناچار دولتِ مغلیہ ایں قدر ملک را بگذاشت۔و گردن ہائے
أمراء هذه الدیار مِن رِبْقة الإطاعة، وصاروا کطوائف الملوک
امیران ایں دیار از رسن اطاعت شاں خلاص شدند و او شاں ہمچوطوائف الملوک
غیر تابعین لأحد من دول، والمختارین فی الحکومة .ففی تلک الأیام ﴿۹﴾
شدند وہیچ دولت راتابع نبودند وحکومت بااختیار ے داشتند پس دریں ایام
رجعتْ إلینا دولتُنا المفقودة إلی أیام، وکنّا نرمی عن قوس المِراح
دولت مفقودہما رجوع کرد وما از کمال شادی نشانہ فرحت ہا

إلـى غـرض الأفـراح بـأمـن وسـلام، وعِشْـنـا عيشة السـرور والـراحة
می زدیم و بامن و سلامتی و بہ زندگی سرور و خوشی بسر می بردیم
ولبثـنـا علٰى ذالک إلـى مدّة أراد اللّٰـه ذو الـجـلال والـعـزة .ثـم طلع
ومابریں حالت تابوقتے قائم بماندیم کہ خدائے ذوالجلال بخواست باز
نـجـمُ إقبـالِ مشـركـى الهـنـد الـذيـن سُـمّـوا بـالـخـالصة فعصفتْ بنـا
ستارۂ اقبال مشرکین ہند یعنی قوم سکھاں طلوع کرد پس در آں روزہا تندہوائے
ريـحُ الـحـوادث فـى تـلـك الأيـام، وقُـلِـعَ مـا خـيّـمْـنـا بـصـراصـرِ جَـور
حوادث برما وزید و آں ہمہ خیمہا کہ ما زدہ بودیم بیادہائے سخت
هـذه الأقـوام، وصـار الأمـن مـحـرّمًـا كـصـيـدِ حَـرَمِ البيـت الـحـرام.
ایں قومہا از جا بر کندہ شد۔امن برما چناں حرام شد کہ شکارخانۂ کعبہ
ونَـبَـذْنـا عُـلَـقَـنـا وعـلاقـتـنـا بـالاضـطـرار، وخلَسها الخالصةُ بـقـدر اللّٰـه
وبجبوری ہمہ علاقہ ہائے ملکیت وحکومت خودرا بگذاشتیم وسکھاں آں ہمہ ملکیت ہائے مارابحکم قادر
الـقـهّـار، فـزَمَّ آبـاؤنـا نُـوق نـفـوسـهـم بـزمـام الاصـطـبـار، ومـا كـادوا
قہار از ما ربودند۔پس پدران ما شترمادہ نفس ہائے خود را زمام صبر در دہن کشیدند وبزرگان ما
يُـعـجَـزون مـن الـمـشـركـيـن فـي حـروبـهـم ولـكـن الـقـدر أعـجـزَهـم وكـان
چنیں نبودند کہ درجنگ ہا از مشرکان مغلوب شوند لیکن ارادۂ الٰہی اوشاں را عاجز کرد و دریں
في ذالـك عبرة لأولـي الأبـصـار .وكـذالـك صُبّـت عـلـى آبائنا المصائب
دانشمنداں را سبق عبرت باید گرفت۔وہم چنیں بر پدران ما مصیبت ہا ریختند
وتـواتـرت الـنـوائـب، حتـى انتـهـى الأمـر إلـى أنهم عُطّلوا من إمـارتـهـم
وحادثہ ہاپے درپے آمدند تا آنکہ کار بجائے رسید کہ اوشاں را از فرمان فرمائی و رعیت داری
وسـيـاسـتـهـم، وأُخـرجـوا مـن دار ريـاسـتـهـم .فـلبثـوا فـي دار غـربـتـهـم ﴿۱۰﴾
معطل کردند وازدار ریاست خود اخراج کردہ شدند۔پس درجائے بے وطنی قریباً

إلى مدّة نحو ستين أعوام، حتى إذا ماتت الأعداء الذين وقعتْ
شصت سال عمر بسر کردند تابوقتیکه آں مردم بمردند که باوشاں جنگ ہا کرده بودند
بهم محاربات، وجهِل الناسَ حقيقةَ الواقع، رجعوا إلى الوطن متوارين
ومردم آں واقعات رافراموش کردند انگاه سوئے وطن خودمراجعت کردندوپوشیده بماندند
مستورين، بما كانت الخالصة قوما ظالمين جاهلين. يسفكون
چراکه قوم سکھاں قومے ظالم و جاہل بود۔ و بر ادنیٰ لغزشے
الدماء على أدنى عثار، ولم يكن أمن من أيديهم لا في ليل
خون مے کردند۔ و از دست ایشاں امن نبود نہ درشب
ولا في نهار. وإذا انقضٰى عهد الدولة الخالصة، وجاء عهد
ونہ در روز وچوں عہد دولت خالصه منقضی شده
الدولة الإنكلزية، نُجّينا من تلك المصيبة، ولم يبق إلا قصص
حکومت انگریزی شد ما ازیں ہمه مصیبتہا رستگارشدیم وازاں گروهِ ظالماں صرف
من تلك الفئة الظالمة، وحُفظت بهذه الدولة العادلة أعراضُنا
داستان ہا بماندند وبایں دولت عدل پسند آبروہائے ما
ودماؤنا وأموالنا، ونسينا كلَّ ما جرى علينا في الأيام الخالية. و
وخونہائے ما ومالہائے مامحفوظ شدند وہرچه بر ما درعهدسکھاں گذشته بودہمه فراموش کردیم
لا شك أن هذه الدولة مباركة لمسلمي هذه الديار وقد
وہیچ شک نیست که ایں دولت برطانیه برائے مسلمانان مبارک است و
أعطتْ كلَّ ديانة وملّة حريةً تامّة من غير الإكراه و
ہرمذہب را کامل آزادی بخشیده است و ہیچ اکراه و جبر نمی کند
الإجبار، فنشكر الله ونشكر هذه الدولة، فإنا نُقلنا به إلى
پس شکر خدا بجا می آریم وشکرایں دولت می کنیم که بذریعه او از آتش

الـجـنـة مـن الـنـار. بيـد أن الـقـسـوس قـد انتبذوا الـحـق ظِهْـريًّـا. و
بباغ وبستاں نقل کردیم۔ آرے ایں ست کہ پادریان حق را پس پشت انداختہ اند۔ وہرچہ
لَـم يـأتـوا فيـمـا دوّنـوه إلا أمـرًا فَـرِيًّـا. وقـد جـمـعـتْ هـمـمُـهـم عـلـى ﴿۱۱﴾
نوشتہ اند بجز افترا درو ہیچ چیزے نیست۔ وہمتہائے پادریاں بر معدوم کردن
إعـدام الإسـلام، وقـلـعِ آثـار سيّـدنـا خيـر الأنـام. يـدعـون الـنـاسَ إلـى
اسلام مجتمع است و می خواہند کہ نشانہائے سیدما بہترین خلق معدوم کنند۔ مردم را سوئے
اللّـظى والـدَرَك، نـاصبين شَـرَكَ الشِـرْكِ. ويقـولـون إن الـمـسيـح
آتش سوزاں می خوانند و دام شرک گستردہ اند و میگویند کہ مسیح ابن مریم
ابـن مـريـم جـمَـع فـي نـفـسـه سِـرَّ الـنـاسـوت والـلاهـوت☆ وإنْ هـم إلّا
جمع کردہ است درنفس خود را زِ ناسوت و لاہوت را و ایشاں رابہ مسیح چہ کار
عُبّـاد الـطـاغـوت. والـذيـن قبـلـوا ديـنـهـم مـن أهـل الإسـلام، وارتـدّوا
ایشاں پرستش طاغوت می کنندو آناں کہ ازاہل اسلام دین او شاں راقبول کردند و دین نبی
مـن مـلّـة سيـدنـا خيـر الآنـام، فـهـم يـوجـدون فـي هـذه الـبـلاد فـي
صلی اللہ علیہ وسلم بگذاشتند او شاں دریں بلاد قریب ہشتادہزار
زهـاء ثـمـانـيـن ألـفًـا أو يـزيـدون، وهـم يسبّـون نبـيّـنـا صـلـى الـلّٰـه
یاازیں زیادہ یافتہ می شوند و او شاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دشنامہا می دہند

☆ الحاشية

قد اصروا على انه صلب المسيح ونجّا المؤمنين به هذا الذبيح وقالوا ان اللّٰه لما
بریں اصرار می کنند کہ مسیح مصلوب شد وایمان آورندگان خودراایں ذبح شوندہ بہ صلیب یافتن خودنجات داد
اراد ان ينجّى الناس من جهنم انزل ابنه وكلمته وتجسّد اللاهوت تالّه الناسوت
ومیگویند کہ چوں خداتعالیٰ خواست کہ مردم راازجہنم نجات دہدپس پسرخودوکلمہ خودرانازل کردوالوہیّت مجسم گشت وبشریت
وصُلب ولُعن ودخل جهنم ابن اللّٰه ولبث فيها الى ثلثة ايام و وزر وازرة المجرمين. منه.
جامۂ خدائی بپوشیدوپسرخدادرجہنم داخل شدوآنجا تا سہ روز بماندوبارِمجرماں برخود برداشت۔ منہ

علیه وسلم ویشتمون، ویکیدون ما یکیدون ویریدون أن
و از انواع اقسام فریب ہا می کنند و می خواہند کہ
یهُدّوا بُرجَ الإسلام ویهدموہ، ویتسلّقوا فیه مفسدین و
برج اسلام را منہدم کنند و برائے استیصال اندرون ایں برج بیایند ومسلماناں را
یُسلِّموہ .وإن القسوس قد خرجوا عن العدّ والإحصاء.و
ازاں برج بیرون کنند۔و پادریاں از عدد و شمار خارج شدہ اند و در مقدار ہمچو
بلغوا عدیدَ الحصی، وما بقی من بلدة و لا قریة إلا نُصِبتْ
سنگریزہ ہا شدند و ہیچ شہرے و دہے باقی نماند کہ دراں خیمہ ہائے
خیامهم فیها .ما وجدوا کیدًا إلّا استعملوہ، وما مکرًا إلا أظهروہ
ایں مردم نباشند۔ہیچ فریبے نیافتند کہ استعمالش نکردند وہیچ مکرے ندیدند کہ ظاہر
واستحرّتْ حربهم، وکثُر طعنهم وضربهم .وأروا مکائد لم یُر ﴿۱۲﴾
نہ کردند۔وجنگ شاں گرم شد و ضرب وطعن شاں بکمال رسید وآں مکرہا نمودند کہ مثل آں
مثلها فی الأوّلین، ولم یوجد نظیرها فی العالمین .ورأی اللّٰه
دراولین و آخریں یافتہ نمی شود۔ و خداتعالیٰ دید کہ
أن المسلمین لا یستطیعون أن یبارزوا أحزابهم، ورأی فیهم
مسلماناں تاب مقابلہ ایشاں نمی توانند آورد و دید کہ مسلماناں
ضعفًا أصابهم، فرتّب فضلًا مِن عندہ فی مقابلة هذہ الأفواج
کمزور ہستند پس بمقابلہ ایں فوجہائے زمینی محض بفضل خود فوج
الأرضیة أفواجًا فی السماء ، وأنزلَ مسیحَه الموعود لیکسر صلیب☆
برآسمان طیار کرد۔ومسیح موعود خود را از آسمان برزمیں فرود آورد تا صلیب

☆الحاشیة
قد جاء فی الأحادیث أن المسیح الموعود یکسر الصلیب، ویُری فی کسرہ
در احادیث آمدہ است کہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست۔و در شکستن آں

الأعداء. وإن هذا الكسر ليس بسيف ولا سِنان، كما زعَمه فريق
دشمنان را بشکند۔ واین کسرصلیب بہ سیف و سنان نیست چنانکہ زعم بعض
من عُميان، بل الكسر كله بدليل وبرهان، وآيات من السماء
کوران است بلکہ تمام اقسام شکستن بدلیل و برہان ونشان وحجت ہائے باشد کہ
وسلطان. ولا يُستعمل سبب من أسباب الأرض ولا يؤخذ سلاح
بردلہا تسلط کنند۔ و ہیچ سببے از اسباب زمین استعمال نخواہدشد و نہ ہیچ سلاح
من أسلحة هذا العالم، وينزل الحق ليُعدِمَ الباطل بسلاح لا يراه
ازاسلحہ ایں عالم گرفتہ شود و حق نازل خواہدشدتاباطل راباں سلاحی معدوم کند کہ
الخَلق، وكان هذا مقدّرًا من بدو الزمان، ومكتوبًا في كتب النبيين
خلق آنرا نمی بیند و از ابتدا ہمیں مقدر بود۔ و در کتب پیغمبراں مکتوب بود
ومَن خالفه فقد عصى وصايا المرسلين. ولا يأتي المسيح محاربًا
وہرکہ مخالفت کند پس او وصیتہائے رسولاں را مخالفت کردہ است۔ ومسیح دریں حالت ہرگز
بالأسنّة والسهام والمرهَفات، نعمْ، يأتي بعجائب الخوارق
نیاید کہ بانیزہ ہا و تیرہا وتیغہا جنگ کنندہ باشد آرے بعجائب خوارق و نشانہا
والآيات. ومن علاماته أن تسمعوا عند وقت مجيئه ﴿۱۳﴾
آمدن او ضروری است و از علامات او ایں است کہ شما نزد آمدن او خبرہائے جنگ ہا
أخبارَ المحاربات، ثم تسكُت الدول كلها ويميلون إلى المصالحات.
خواہید شنید۔ باز ہمہ دولت ہا خاموش خواہندشد و سوئے مصالحات باہمی رغبت خواہند کرد

بقية الحاشية

الأعاجيب، وفهّمني ربّي أنّ كسر المسيح ليس بالمحاربات، بل يضَع الحروبَ
عجائب ہا خواہد نمود و خداوند من مرا فہمانیدہ است کہ شکستن مسیح بجنگ ہا نخواہد بود بلکہ او
كلها ويكسر ما بُني على الصليب بالآيات. منه
خاتمہ جنگ ہا خواہد کرد وقریب باشد کہ در دنیا ہیچ جنگے نماند وعقائد صلیبیہ را بہ نشان ہا شکست خواہد داد۔ منہ

ولا تبقی حرب فی الأرض ولا غلبة الفتن والبدعات، وتمیل
وہیچ جنگے در زمین نخواہد ماند و نہ فتنہ ہا وبدعات را غلبہ بماند و نفوس انسانی
النفوس إلی التقوی بعد کثرة المعاصی وظلمة شدیدة علی
بعد کثرت معاصی و تاریکی شدید بر زمین
وجہ الأرض ومیل النفوس إلی السیّئات .وإنکم ترون الیوم کیف
ومیل سوئے بدی ہا سوئے پرہیزگاری میل خواہند نمود۔وامروزشما می بینید کہ چگونہ
تراء تْ عساکر الإلحاد، وظهرت رایات الفساد، وتجلّی علی القلوب
لشکرہائے الحاد ظاہر شدہ اند و علم ہائے فساد بظہورآمدہ اند۔و بر دلہا تخت ابلیس
سریرُ إبلیس، وأشاع أهلُه المکرَ والتلبیس، ونعَرتْ کُوساتُه
متجلی شدہ است و اہل اومکر وتلبیس را شائع کردہ اند و آواز طبلہائے شیطان بلندشدہ
وصاحت من کل طرف بُوقاتُه، وجالت خیولہ، وسالت
وبوق اواز ہر طرف شورافگندہ۔ واسپ ہائے او در جولان اند۔ و سیل ہائے
سیولہ .وترون بحور الفتن متموّجة، وآفات الأرض فی
رواں ہستند و می بینید کہ دریاہائے فتنہ درموج اند و آفتہائے زمین در
ظهورها متوالیة، وکثُرتْ أحزاب الفاسقین، وقلّت جماعة
ظہورخود پے در پے ہستند۔وگروہ ہائے فاسقان بسیارشدہ اند۔وجماعت پرہیزگاران کم شدہ
المتقین.والذین قالوا إنا نحن علی دین اللّٰه الإسلام، أماتَ
است و آناں کہ میگویند کہ ما مسلماناں ہستیم بمیرانید
قلوبَ أکثرهم سمُّ الاجترام، فما بقی فی أکُفّهم إلا اسم
دل اکثر او شاں را زہر ارتکاب جرائم پس درکفہائے شاں بجزنام دین
الدین وصاروا کالأنعام .واستبدلوا الخبیثاتِ بالذی هو من
چیزے نماندہ وہمچو چارپایاں شدہ اند۔وبعوض چیزہائے پاک چیزہائے پلید راگرفتہ اند

الطيبات، وغشّوا طبائعهم بغواشي الظلمات، وأعرضوا عن ذكر
یعنی پاک از دست دادہ وناپاک رادر بدل اوگرفتہ وطبیعتہائے خودرادر پردہ ہائے تاریکی پوشانیدہ اند وازیں کہ

اللّٰه بتوجُّههم إلى العالم السفلي والشهوات. فلمّا أعرضوا عن
توجہ شاں بعالم سفلی وشہوات شدہ است ازذکرالٰہی اعراض کردہ اند۔پس ہرگاہ کہ از

جناب الحق ركدتْ نفوسهم، وانجذبتْ قريحتهم إلى الزخارف ﴿۱۴﴾
جناب باری اعراض کردند نفسہائے شاں ازترقی باز ماندندومحبت شاں بسوئے اشیاء مادیہ

الدنيوية والمُقتنيات المادّية لمناسبتهم بالخبيثات، واشتدَّ
منجذب شد چراکہ او شاں را باچیزہائے خبیث مناسبت بود و

حرصُهم ونَهْمتُهم وشغفُهم بها وألقاهم شُحُّ نفوسهم في
حرص وآز ورغبت شاں سوئے آں خبیثات بدرجہ رسید وشدت مرض نفسہائے شاں ایشاں را

السيئات، وتمايلوا على الدنيا وزخارفها الفانيات، وكلما استكثروا
در بدیہا انداخت۔و بر دنیا و زینتہائے فانیہ دنیا سرنگوں شدند وچندانکہ در دنیا زیادت طلب

فيها و ازداد حرصهم عليها وشُحُّهم بها رجعوا خائبين غير فائزين إلى المرادات.
کردند وحرص طمع درآں زیادت کرد ہمچناں ایشاں را نامرادیہا و ناکامی ہاپیش آمدوانجام کار

وما كانت عاقبةُ أمرهم إلّا الضنك في المعيشة، وانتياب الأذى
شاں تنگی رزق و بر جاں ورود و رد بعد از درد بود

على المُهْجة. وما نفَعهم كذبُهم وكيدهم وصخبهم لدنياهم
و دروغ ایشاں ومکرایشاں فریاد و بانگ ایشاں برائے دنیائے ایشاں ہیچ نفع ایشاں را

واستأصل اللّٰه الراحةَ من قلوبهم، وأزال اضطجاع الأمن من جنوبهم
نہ بخشید۔و خداتعالیٰ ازدل او شاں آرام را برکند وخفتن امن از پہلوہائے شاں دورکرد

وتركهم في أنواع الغمّ والتشوّشات، مع التغافل من الدين
و ایشاں را درگوناگوں غم و تشویشات باوجود تغافل در امر دین و گمراہی ہا بگذاشت

والضلالات، وما بقی لهم ذوق فی المناجاة ، و لا تلذُّذٌ فی
نہ ایشاں را در دعاہا ذوق ماند و نہ درپرستش لذتے
العبادات. فحاصل الکلام أن الناس فی زماننا هذا قد انقسموا
ماندہ پس حاصل کلام این است کہ مردم در زمانہ منقسم بر دو قسم اند
إلی قسمین، ولحق کلَّ قسم مرضٌ بقَدَرِ ربّ الکونَین. فالقسم
و ہرقسمے را بمشیت خدا تعالیٰ مرضے لاحق گردیدہ ۔پس قسم اول
الأول قوم النصارٰی، و تراهم للدنیا کالسکارٰی وفی عبادة
قوم نصاریٰ است وی بینی کہ ایشاں ازبرائے دنیا ہمچوکسے ہستند کہ شراب خوردہ باشد و در
المخلوق کالأُساری، والقسم الثانی...... المسلمون الذین یقولون
پرستش مخلوق ہمچو قیدیان ہستند و قسم دوم آں مردمان ہستندکہ مے گویند کہ
إنّا نحن مؤمنون، وما بقی فی أکثرهم حلاوةُ الدین والإیمان. و ﴿۱۵﴾
مامسلمان ہستیم و در اکثر اوشاں شیرینی ایمان نماندہ و
لا علمُ کتاب اللّٰه القرآن. وبعدوا من أعمال البرّ وأفعال الرشد
نہ از علم قرآن شریف چیزے باقی ماندہ و ایشاں ازعملہائے نیکی وکارہائے رشدوصلاح دورافتادہ
والصلاح، وانتقلوا من سبل الفلاح إلی طرق الطلاح. وعادَ
اند۔و از راہہائے نجات سوئے طریقہ ہائے تباہی منتقل شدہ اند۔ واخگرشاں
جمرُهم رمادًا، وصلاحهم فسادًا. ورکنوا إلی الدنیا الدنیّة و
خاکستر شدہ۔ و نیکی شاں بفساد مبدل گشتہ و سوئے دنیائے ناچیز میل کردہ اند۔
رکدوا بعد جریهم فی أماکن الخیر لإرضاء حضرة العزّة. و
وبعدازاں کہ درمکانہائے خیراز بہر رضامندی باری تعالیٰ رواں بودند۔ازاں ہمہ نیکی ہا بازماندند
ترکوا سِیَرًا إبراهیمیة، واتبعوا سبلا جحیمیةً. وصاروا لإبلیس
وسیرتہائے ابراہیمی را بگزاشتند و سیرتہائے جہنمی اختیارکردند و مر شیطان را

کالمقرّنین فی الأصفاد، والمقوّدین فی الأقیاد. خرّبوا بأیدیهم
اسیران شدند کہ در بند ہائے مضبوط بہ تمامتر تشدد بستہ و در قید ہا کشیدہ شدہ اند۔ مسجد ہائے خدا تعالیٰ را
مساجدَ اللّٰہ لترک الصلاة، و لم یبق فی أعینهم جاهُ الأذان و
از جہت ترک صلوٰۃ بدستہائے خود خراب کردہ اند و عزت بانگ نماز و عزت خوانندگان سوئے
عزّةُ الدُعاةِ لِما سمعوا صوتَ المؤذّنین ثم ما حفدوا إلی المساجد
نماز در چشم شاں ہیچ نماندہ چرا کہ بانگ را شنیدند باز برائے نماز نہ شتافتند
للعبادات. یکذبون ولا یخافون، ویخانون ولا یتقون، ویقرُبون
دروغ می گویند و نمی ترسند و خیانتہا می کنند و تقویٰ نمی ورزند۔ و
حرماتِ اللّٰہ ولا یجتنبون، ویفسُقون ولا یمتنعون. مُلئت
محرمات خدا را ارتکاب می ورزند و پرہیز نمی کنند و بدکاری ہا می کنند و باز نمی آیند۔ شکمہائے شاں
بطونهم من الحرام، وألسنُهم لُوّثتُ بأکاذیب الکلام، وتزنی
از حرام پُر ہستند۔ و زبان ہائے شاں بدروغ آلودہ ۔و چشمہائے ایشاں
أعینهم ولا یخشون قهر اللّٰہ العلّام. وقد صاروا أعوانًا لأهل
زنا می کنند و ایشاں از خدائے دانندہ نمی ترسند۔ و بباعث بدکاریہائے خود اہل کفر را
الکفر بسوء أعمالهم، وأرضَوا الشیطان بضلالهم. رُفعت
مددگار گردیدہ اند۔ و بگمراہی خود شیطان را راضی کردہ در ایشاں
من بینهم الأمانة، وضاعت الدیانة. وما بقی من معصیة ﴿۱۶﴾
نہ امانت ماندہ نہ دیانت۔و ہیچ گناہے باقی نہ ماندہ کہ
إلا ارتکبوها، وما من جریمة إلا رکبوها. وترکوا القرآن وما
ارتکاب آں نہ کردند۔و ہیچ جرمے نبودہ کہ بعمل نیاوردند و قرآن و وصایائے او را ترک
دعا إلیه، وتبعوا الشیطان وما أغری علیه. وصاروا کالیهود
کردند و شیطان و ترغیبات او را پیرو شدند و ہمچو یہوداں

قـردة خـاسـئيـن، بـعـد مـا كـانـوا أُسودًا عـادين .فـلأجـل ذلک ذاقوا
بوزنہ ہائے راندہ وازحق دور گشتہ شدند بعدزاں کہ ہمچو شیراں بودند۔ پس ازہمیں سبب ذلت را بعداز
الـذلّة بـعـد الـعـزّة، وضُـربـت عـلـيهـم الـمسـكـنة بـعـد أيام الـدولة.
عزت چشیدند و ناداریہا بر ایشاں زدند بعد زانکہ صاحب دولت بودند
وذالک جـزاءُ قـلـوب مـقـفـلـة، وآثـامُ صـدور مـغـلـقـة مـن ربّ
وایں پاداش آں دلہاست کہ برایشاں قفل زدہ اند سزائے آں سینہ ہاست کہ درہائے شاں بستہ اند
الـعـالمين.يا حسرةً عـلى هـؤلاء الـمسـلـمـيـن.إنهم تركوا الدين لدنياهم
اے حسرت بریں مسلماناں کہ ایشاں دین را ازبہردنیا ترک کردہ اند
وآثـروا هـذه الـدار عـلـى عـقـبـاهـم، وأحبّـوا الـفـسـاد، وعـادَوا الصدق
و ایں خانہ را برعقبیٰ اختیار کردند۔ و فساد را دوست داشتند و راستی و درستی را
والسَّـداد، ونسـوا نـمـوذج قـوم افـتـتـحـوا بـالشـهـادة بكمـال الانقياد
دشمن گرفتند۔ و نمونہ کسانے را فراموش کردند کہ بکمال اطاعت شربت شہادت چشیدند
وذبـحـوا نـفـوسـهـم بـالـمـحـبّة والـوداد، الـذيـن سـقَـوا بستـانَ الـمـلة
وجان ہائے خود را ازمحبت و وداد ذبح کردند۔ آناں کہ باغ ملت را بخونہائے خود آب دادند
بـدمـاء هـم، وهـدمـوا بـنـيـان وجـودهـم لإرضـاء بَـنّـائـهـم .والـذيـن
و بنیاد وجود خود را برائے خوشنودی بانی خود مسمارکردند۔ و آناں کہ
تَـلـطّـخـوا بـأدنـاس الـدنـيـا ورجـزهـا وقذرهـا، أولئک قوم كثـروا فـي
بآلائشہائے دنیا و ریمہائے آں و پلیدی ہائے آں آلودہ شدہ اند۔ ایں مردم دریں زمانہ بکثرت اند
هـذا الـزمـان، وإنّهـم فـقـدوا تـقـواهـم وأغـضبـوا مولاهـم بـأنـواع
وایناں تقویٰ را گم کردہ از گنہ ہائے گوناں گوں مولائے خود را بغضب
الـعـصـيـان .وتـرى كثيـرًا مـنـهـم شـغَـفهـم حبُّ الأموال والأملاک
آوردند۔ و بسیارکس از ایشاں بینی کہ محبت مال و املاک و زنان دردل شاں

﴿۱۷﴾ والنسوان، وأقسى قلوبَهم لوعةُ الفضّة والعِقْيان، ودَسّوا نفوسهم
فرو رفتہ است و دل ایشاں را عشق سیم و زر سخت کردہ۔ونفسہائے خود را
بهمومها بعد ما جلّتْ مطلعَها نورُ الإسلام والإيمان. وإذا رأوا
بغم دنیا در خاک پنہاں کردند بعدزاں کہ نوراسلام وایمان مطلع آنہارا روشن کردہ بود۔
بعض أمور دنياهم غيرَ المنتظمِ أخذهم الضجَرُ بالكَظْم، ولا
و اگر بعض امور دنیائے خود را غیر منتظم بیابند چنداں بے قراری ایشاں را بگیرد کہ برآمدن نفس
يبالون دينَهم ولو يُهَدّ أركانه وتُهدَّم جدرانه. ويكرهون أن
مشکل گردد و پروائے دین ہیچ ندارند اگرچہ کرانہ ہائے آں شکستہ شوندودیوارہائے آں منہدم گردندوکراہت
يُظهِروا على أبدانهم شِعارَ الإسلام، ويحبّون أن يلبسوا لباس
می کنند کہ بر بدن ہائے خود لباس اسلام ظاہرکنندودوست می دارند کہ لباس اہل کفر
أهل الكفر وعَبَدة الأصنام. تركوا فريضة الصّلٰوة وصيام رمضان
و بُت پرستاں بپوشند۔فریضۂ نماز و روزہ ہائے رمضان ترک کردہ اند
ولا يحضرون المساجد وإنْ سمعوا الأذان، بل يكره أكثرُ ذى مَخِيلة
وبمسجدہا نمی روند اگرچہ بانگ نماز بشنوند بلکہ اکثر متکبراں کراہت میکنند کہ
أن يبرُزوا للتعييد، وما ترٰى فيهم مِن سُنَنِ العيد إلّا
برائے نمازعید بیرون آیند۔وازسنت ہائے عیداسلام ہیچ چیزے درایشاں نہ بینی بجز
لبس الجديد. وترى أكثرَهم اعتضدوا قُربَةَ الملحدين.
نو جامہ پوشیدن واکثرے را از ایشاں بہ بینی کہ مشک ملحداں بہ بازوآویختہ اند
واستقادوا لِسِيَرِ الكافرين. وحسبوا أن الوُصلة إلى الدولة
وسیرت کافراں را رہبرخود ساختند و خیال کردند کہ وسیلہ سوئے دولت
طُرق الاحتيال والاختيال والإباحة، وأفتاهم فكرهم بأن الفوز
طریقہ ہائے حیلہ گری وطرز نازونخوت وبے قیدی است وفتویٰ داد دلہائے اوشاں کہ کامیابی

فی المکائد، فیستقرُونها ویرصُدون مواضعها کالصائد. و
درمکرہاست پس تلاش مکرہا می کنند وہمچو شکاریاں منتظر موقعہ آں می باشند۔ ومنجملہ شاں

منهم قوم یستوکِفون الأکُفَّ بالوعظ والنصیحة کالعلماء. و ﴿۱۸﴾
قومے ہست کہ چکیدن ے خواہند دستہا را بذریعہ وعظ و نصیحت ہمچو علماء و

یطلبون الصید بتقمُّص لباس الفقهاء، ویأمرون الناس
در لباس فقہاء شکار ے جویند۔ و مردم را بہ نیکی

بالبرّ وطریق الصلحاء، وینسَون أنفسهم ویحسبون هذا
ے فرمایند و خود آں کار نمے کنند و می پندارند کہ ہمیں طریق

الطریق من الدهاء. لا ینقّدون أمور الدین بعین المعقول.
زیرکی است۔ سرہ نمی کنند امور دین را بچشم عقل

ولا یُمعِنون النظر فی مبانی الأصول، ولا یسلکون مسلک التحقیقات
ونظرابدقت و امعان درمبانی اصول دین خرچ نمی کنند۔ بر راہ تحقیقات نمی روند

وما تجدهم إلا کالعجماوات، بل هم کالجمادات. ویُظهِرون الحلم
و نمی یابی ایشاں را مگر ہمچوچارپایاں بلکہ ہمچو شجر و حجر و حلم و رفق را

و الرفق کأنهم هُذّبوا بأخلاق النبوّة و الولایة، و إذا رأوا
ظاہر می کنند گویا ایشاں باخلاق نبوت و ولایت آراستہ اند۔ و چوں می بینند

أن استعطافهم لا یُکدی رجعوا إلی الإغلاظ والشکایة. یُؤثّمون
کہ از نرمی ہیچ نفعے وحظ نفس حاصل نشد بدگفتن و شکایت کردن رجوع می کنند۔ بگناہ

الأبرار، ویکفّرون الأخیار، ویفسّقون الصلحاء الکبار، ویجهّلون
نسبت می کنند نیکاں را وبکفر منسوب می کنند اہل صلاح ورشد را و نسبت بجہالت می کنند

قومًا یکمّلون الأنظار، مع أنهم کغمرٍ جاهل. ما یعلمون ما
آناں راکہ درعلوم نظرشاں کامل است باوجودیکہ ایشاں خودناداناں اند و نمی دانند کہ اسلام

الإسلام، ثم يضعون مِن الذين أوتوا العلم، ويحسبون أنهم
چیست باز از درجہ مے افگنند اہل علم را و گمان مےکنند کہ او شاں
هم العلماء العظام. يَرُودون في مسارح لمحاتهم. مَن
خود علمائے عظام اند۔طلب مےکنند در چراگاہِ انظار خود کسے را کہ پُر کند
يملأ وِفاضهم بعد سماع كلماتهم، ويُضمِرون عند مسائح ﴿۱۹﴾
توشہ دانہائے ایشاں را بعد شنیدن کلمات ایشاں و در دل مے دارند در جا ہائے رفتن
غدواتهم مَن يزيد عددَ دُريهماتهم. يخوّفون الناسَ بزواجرِ
اوائل صبح خود کہ شخصے پیدا شود کہ عدد درہم ہائے قلیل ایشاں زیادہ کند۔ مردم را بزجر ہائے وعظ خود
وعظهم، ولا يخافون الله بلفاظة لفظهم. يسُرّون أخلاطَ
مےترسانند۔و از خدا نمی ترسند کہ از دہان شاں چہ مے بر آید مردم مجتمع را
الزُمَر بإنشاد أشعار، و يُوحون إليهم عند خاتمة الوعظ
بخواندن شعرہا خوش مےکنند ظاہر مےکنند بر ایشاں وقت ختم وعظ
بحاجات وأوطار، ليفرّجوا غُمّتهم بدرهم ودينار. ويدلِفون
حاجات خود را تا اندوہ ایشاں را بدرہم و دینار دور کنند۔ و سوئے امراء
إلى الأمراء، ويُظهِرون عليهم أنهم من أكابر العلماء، وأسبغ
مےروند و بر ایشاں ظاہر مےکنند کہ ایشاں از اکابر علماء ہستند و خدا
الله عليهم من علم الحديث والقرآن، والناسُ يستَكِفّون
ایشاں را علم قرآن و حدیث بطور کامل دادہ است۔ و مردم بر وقت
بهم الافتنان بمكائدِ عَبَدة الصلبان، ثم يشيرون إلى أنهم
فتنہ اندازی پادریان از ایشاں مدد کافی مے یابند۔ باز سوئے ایں اشارہ مے کنند کہ
من حُماة الملّة ومن الذين بذلوا مالهم وهمّتهم في سبل الدين
او شاں ازحامیان ملت ہستند وبرائے دیں مال وہمت خود صرف کردہ

لرضا الحضرة، وما بقِى لهم شغل إلّا الوعظ ليؤدّوا فريضتهم
و ایشاں را ہیچ شغلے جز ایں نماندہ کہ مردم را
وليهدوا الناس وليُرْوُوا غُلّتهم، وليس من سيرتهم ليُخلِقوا
ہدایت کنند و تشنگی ایشاں را بنشانند و عادت ایشاں نیست کہ نزد ہرکس آبروے خود
لكل أحدٍ ديباجتهم، ويرفعوا إليه حاجتهم. فالحاصل أنهم
کہنہ کنند و حاجت خود پیش او برند۔ پس حاصل کلام ایں است کہ
يقولون كذا وكذا مكرًا وحيلةً، وقد يتفق أن رئيسًا يرسُم
اوشاں ایں چنیں سخنہا از راہ مکروحیلہ جوئی میگویند گاہے اتفاق مے افتد کہ رئیسے برائے ایشاں
لهم وظيفةً، أو يعطى لهم صلةً، لما وجّدهم كالسائلين الباكين. ﴿۲۰﴾
وظیفہ مقرر میکند چرا کہ ایشاں را ہمچو سائل گریہ کنندگاں مے یابند
فلا شك أن هذه العلماء قد انتهوا في غلوائهم، وسدروا
وہیچ شک نیست کہ ایں علماء در تجاوزہائے خود از حد تجاوز کردہ اند۔ و در پندار خود
في خيلائهم، وأصرّوا على جهلاتهم، ولوّنوا الناس بألوان
بیباک شدہ اند و اصرار کردند بر امور باطلہ خود و مردم را برنگ ہائے امور باطلہ خود
خزعبيلاتهم، وقد جاوز الحدَّ غيُّهم، وأهلك الناسَ بغيُهم.
رنگین کردند و گمراہی ایشاں از حد درگذشت و ظلم ایشاں مردم را ہلاک کرد
إذا وعدوا أخلفوا، وإذا غضبوا أغلظوا، وإذا حدّثوا كذبوا. و
چوں وعدہ می کنند وعدہ خلافی می کنند و چوں خشمگین می شوند سخت می گویند و چوں سخن می گویند دروغ می گویند
نشَر نموذجَ السوء زَهْوُهم، وأضرَّ الحقّ لَهْوُهم. وأقسى قلوبَ
ونخوت ایشاں نمونہ بدرا فاش کردہ است و بازیچہ ایشاں حق را ضرر رسانیدہ است و دلہائے مردم را
الناس سوءُ أعمالهم وقبحُ سيرتهم، بعدما عثروا على سريرتهم
بداعمالی و بدخلقی اوشاں سخت کردہ است پس زانکہ بر رازِ اندرونی شاں اطلاع یافتند

يجترؤن على السيئات بعزم صميم، كأنهم ليسوا بمَرْأى رقيبٍ
بر بدی ہا بعزم خالص جرأت می کنند گویا ایشاں درنظرگاہ خدائے نگہبان و داننده
عليم .زلّتْ أقدامُهم، وأوبقَ الناسَ أقلامُهم، وتغيّرَ حالُهم.
نیستند بلغزیدند پائی ہائے ایشاں وہلاک کرد مردم را قلمہائے ایشاں وحال ایشاں متغیر گشت
وكدِر زلالُهم .ما يأخذهم ندمٌ مع كثرة الذنوب. ويرصُدون
وآب صافی شاں مکدر شد۔ باوجود کثرت گناہاں پشیماں نہ می شوند وباوجود نکردن تخم ریزی امید
المزرعة مع عدمِ زرع الحبوب، لا ينتهجون مَهجّة الاهتداء
کشت می دارند طریق ہدایت را راہ خود نمی گیرند
ولا يعطفون على أحدٍ إلّا بطريق الرياء .قد كان فيما مرّ من
وبرمردم شفقت نمی کنند مگر بطور ریاکاری درزمان پیشین
﴿۲۱﴾ الزمان أهواء كأهوائهم، ولٰكن ما خلا قوم من قبل في شباءة
ہوا و ہوس مثل ہوا و ہوس ایشاں ہم بودہ است مگر قومے پیش زیں نگذشتہ کہ درتیزی ظلم
اعتدائهم .يوقظهم اللّٰه فيتناعسون، ويجذبهم الحق فيتقاعسون.
برابر ایشاں باشد خدا او شاں را بیداری کند پس بتکلف درخواب می روند وحق ایشاں رامے کشد
جمعوا التعصّب بأنواع غرارة، ولا يسمعون الحق كأنهم في
پس متاخرو پستر می روند۔ تعصبہا بانواع غفلت ہا جمع کردہ اند۔ وحق رانہ می شنوند گویا ایشاں درغارے
مغارة، و لا يوجد فيهم شيء من بصيرة ولا بصارة .قد
ہستند ہیچ بصیرتے و بصارتے در ایشاں یافتہ نمی شد
هجم الشيطان عليهم مُواريًا عنهم عِيانَه، فانساب في عروقهم
شیطان برایشاں داخل شدہ بطریقے کہ ایشاں شیطان را ندیدہ اند۔ پس داخل شد در رگہائے
وشرائينهم وأغرى عليهم أعوانَه .لا يستطيعون أن يسمعوا
ایشاں وشریان ہائے ایشاں ومددگاران خود را برایشاں حرکت داد ہرگز طاقت ندارند کہ کلمہ حق را

كلمة الحقّ، فيثِبون وَثْبَ البَقِّ، ويزفِرون زفرةَ القيظ، ويُخاف
بشنوند پس ہمچو پشہ ہا می جہند و دم می کشند ہمچو دم کشیدن گرمائے سخت۔ واندیشہ پیدا
أن يتميّزوا من الغيظ .ويُحَمْلِقون إلى من قال قولا يخالف
می گردد کہ اعضائے شاں از باہم جدا شوند وحملہ می کنند بر کسے کہ برخلاف رائے شاں سخنے گفت
آراءهم، ولو كان يواخي آباءهم .ترى هِمَمَهم عالية للدنيا
واگرچہ او از دوستان پدران ایشاں باشد۔ در امور دنیا ہمت ایشاں عالی خواہی یافت
الدنيّة، وترى احتدادَ بصرهم في الأفكار السفليّة، وأما
و در افکارسفلیہ چشم ایشاں تیز خواہی دید مگر
في أمر حماية الدين فقد خبتْ نارهم، وتَوارى أُوارُهم .
در امرِ حمایت دین پس آتش شاں فرونشستہ است وشدت گرمی شاں پوشیدہ شدہ است۔
يوافون الأمراء بالمداهنة، ويقعدون قُبالتَهم علٰى لحم مشوى ﴿۲۲﴾
ملاقات امیراں بمداہنہ می کنند و در مقابل آں مردم بر گوشت بریاں
وخبز سميذ للمؤاكلة، ولو كان من أهل البدعات والمعصية .
و نان سپید برائے خوردن می نشینند اگرچہ اوشاں از اہل بدعات ومعصیت باشند
ولا يخرج من أفواههم كلمةٌ تخالف آراء هذه الفئة.
و از دہن شاں چناں کلمہ نمی برآید کہ مخالف رائے ایں گروہ باشد
ويخالطونهم كالماء والراح بكمال الفرحة، ويمدّون أيديهم
و ہمچو آب و شراب بادشاں بکمال خوشی مے آمیزند و برائے مصافحہ بحالت
فرحين للمصافحة .فالحاصل أنهم يُرضُون أهل الدولة والحكومة
خوشی دستہائے خود دراز می کنند۔ حاصل اینکہ اہل دولت و حکومت ہا را
بلطائف الاحتيال، ويسجدون لكل مَن ملَك أمرًا ويتركون
بلطائف حیلہ ہا راضی مے کنند وکسے راکہ در دست او چیزے باشد سجدہ می کنند و

طریق الجدال . وأما الغرباء الضعفاء فیُداسون تحت أقدامهم. و
طریق جدال بگذارند لیکن غریبان وکمزوران زیر پاہائے ایشاں مالیدہ می شوند و
یُکفَّرون بأقلامهم . ولا یرون کُفرَ مَن یُجلَب منه ما یُقتنیٰ. أو
بقلمہائے ایشاں کافر گردانیدہ می شوند وکفر آنکس نمی بینند کہ ازو امید حصول چیزے باشد یا
یُستَدْفَعُ به الأذیٰ، فلا یسألون من ذا؟ ویقولون یا سیدی
ازو امید دفع آزارے باشد۔ آنجانمی پرسند کہ ایں کیست۔ ومیگویند کہ اے جناب
أنت فُقتَ غیرک بمحامد لا تُحصَی . ویستَقْرُون للقائه
تو از غیر خود بمحامد غیر متناہی فائق ہستی و برائے ملاقات او راہہا
الطُرُقَ، ویستفتحون الغُلَقَ، ولا یبرحون مکانه حتی یروا
می جویند۔ ودرہائے بستہ راکشادن می خواہند۔ واز مکان او جدا نمی شوند تا بوقتے کہ او را
عِیانه، وإذا لقوا سلّموا راکعین، وکلّموا خاشعین . أولئک هم
نہ بینند وچوں دیدند خم شدہ او را سلام می کنند۔ وکلام می کنند بکمال عجز وفروتنی۔ ہمیں
علماء السوء ، وأولئک ھم الملعونون علی لسان خاتم النبیین . ﴿۲۳﴾
علماء بدہستند وہمیں کسانے اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر ایشاں لعنت کردہ است
یریدون عَرض الدنیا و لا یریدون الآخرة، وآثروا الحیاة الدنیا
می خواہند مال و متاع دنیا را و نمی خواہند آخرت را و زندگی دنیا را اختیار کردند
واستیأسوا من یوم الدین.
و ازروز جزا نومید گردیدند۔

فالحاصل أنهم قوم یختارون کل طریقة یرشَح بها إناء.
پس حاصل کلام این است کہ او شاں ہر طریق را اختیار می کنند کہ بداں آوندے چکانیدہ شود
ویحضرون کل أرض یخرج منها ماء ، ویصیدون الخَلق ببکاء و
وہر زمینے را می کنند تا از وآبے بیروں آید وشکار می کنند کہ خلق را بگریہ و زاری

نحیبٍ فی نادٍ رحیب، ویزید صفرُ راحتِهم رَنّةَ نِیاحتهم .و
در مجلسے وسیع و زیادہ می کند تہی دستی ایشاں آوازگریہ ایشاں را۔ و
ما کان مجلبة الدمع، إلا الشحّ الذی أذابهم کالشمع .و
سبب گریستن بجز حرص دنیا ہیچ نباشد کہ ایشاں را گداختہ است۔ و
کذلک ینفدون أعمارهم فی فکر هذه العیشة، وأنساهم
ہم چنیں عمرہائے خود را در فکر ایں معیشت بسر مے کنند و شیطان
الشیطان فکر الآخرة .أینما وجدوا قَنَصًا نصبوا شَرَکَ الوعظ
فکرآخرت از دل شاں فراموش کردہ۔ ہرجا کہ شکارے یافتند دام وعظ و نصیحت
والنصیحة، ویمشون علی مساق واحد أضمروه فی النیة
بگستردند۔و بر یک روش مے روند کہ در دل پنہاں مے دارند و نیست
ولیس هو إلا جمع الأموال وإشباع العیال بالمکر والخدیعة .
آں روش چیزے نیست بجز جمع کردن مال وسیر گردانیدن عیال بذریعہ مکر و فریب
ویستَقْرُون الباکین والمُرحِّبین فی مجالسهم لیُنزلوهم منزل
و تلاش مے کنند کہ گریہ کنندگاں و مرحبا گویندگاں در مجالس شاں موجود باشند تا ازیشاں
القَبَس والذُبالة، وإنْ أعطاهم بَغِیٌّ مالًا، وعرضتْ علیهم ﴿۲۴﴾
کار آتش و فتیلہ برآید یعنی مجلس گرم شود۔ و اگر زن فاحشہ چیزے مال داد کہ حرام بود
حرامًا لا حلالًا، فیتسلّمون ولا یتکلّمون لحرصهم علی تلک
نہ حلال بگیرند و ہیچ کلام نمی کنند بوجہ حرصے کہ برآں مُردار مے دارند
الجیفة .وتری أبناء هم یقتصّون مَدرَجَهم ویقروُوْنَ مُدرَجَهم .تشابهت
و بہ بینی پسران ایشاں را کہ مے جویند راہ او شاں را و میخوانند رقعہ او شاں را
قلوبهم بآبائهم الضالین، إلّا قلیل من عباد اللّٰه
با پدران گمراہ خود مشابہت میدارند۔ مگر اندکے از بندگان نیکو کار

الـصـالـحين .مـا دانتُهـم تـقـوى الـقـلـوب، واستعـادَ اللّٰـه عـلـومهـم
نزدیک نیامد او شاں را پرہیزگاری دلہا و باز پس گرفت خداتعالیٰ علمہائے ایشاں را
فـمـا بـقـى فـى صـدورهـم إلا ظـلـمـات الـذنـوب.ومـنهـم قـوم لا
پس نہ باقی ماند در سینہ ہائے ایشاں مگر تاریکی گناہ ہا و از ایشاں قومے ہست کہ
يـدُرون الـفـقـر ولا يستـطـيـعـون طِـلْـعَ مـقـامِ الـولاية، ومع ذالک
فقر را نمی دانند و نہ از مقام ولایت آگہی دارند و باوجود ایں
خـالَـجَ قـلبَهـم أنهـم أهـل الـلّٰـه وعـلـى الـهـداية .وتـرىٰ أكـثـرهـم
دردل شاں پیداشدہ است کہ او شاں اہل اللہ وہدایت یافتہ ہستند واکثر ایشاں راخواہی دید
يـخـبـطـون فى أسـاليـب الـفـقـر والـطـريـقة، ومـا أمـرُهـم إلا الـتـخـلـيـط
کہ در راہ ہائے فقر و طریقت کج مج می روند و کار شاں فساد انداختن و
وخـلـط الـبـدعـات بـالشريعة .ولـيـس فـى أيـديهـم إلا الانـتساب بسلاسل
آمیزش بدعات درشریعت باشد و نیست در دست شاں الا نسبت قادری ونقشبندی وغیرہ
الأسـلاف، ومـا هـو إلا كـسـلاسـل بـعين الإنصـاف .قـد خـطَف الشيطـان
و ایں نسبت محض چوں زنجیرہا است اگر بچشم انصاف بنگری۔ و شیطان
نـورَ صـدورهـم وأودعهـا الـكـبـر والـعُـجـب والـريـاء، وزيّـن أعـمـالَهـم ﴿۲۵﴾
نوردل ایشاں ربودہ و در سینہ ہائے شاں تکبر و پندار و ریا بنہادہ و درچشم ہائے شاں
فـى أعيـنـهـم فـآثـروا الـرعـونة والـخـيـلاء .يـهُـشّـون لـرجـوع الـنـاس
عملہائے ایشاں را زینت داد پس رعونت وخود پسندی را اختیار کردند۔بدیں خوش می شود کہ مردم سوئے ایشاں
إليهـم، ويبتهـجـون بـمـدح الـجـالـسيـن لـديهـم، ويـحبّـون أن يُـحـمَـدوا
رجوع می دارند۔وبستایش آناں مسرت ظاہرت می کنند کہ نزد ایشاں می نشینند و دوست میدارند کہ تعریف شاں
بـمـا لـم يـفـعـلـوا، وأن لا يـسـمّـى ذنبهـم ذنبًـا وإنْ أجـرمـوا .
بصفاتے کردہ شود کہ درا ایشاں یافتہ نمی شوند و اینکہ گناہ شاں بگناہ موسوم نشود اگرچہ ارتکاب جرمے کنند

فهـذا هـو الـذی دعــاهــم إلـی التعـامی، ومـنَعهـم مـن قبـول الـحق
پس ایں ہماں سبب است کہ سوئے دانستہ کورشدن ایشاں را بخواند و ازقبول حق منع کرد
وأضـلّهــم فـی الـمَـوامـی. یُـوغِـلـون فی مـقـاصـد الـدنیـا الـدنیّة.
و در صحراہا گمراہ کرد۔ در مقاصد دنیا بسیار تیزی می روند
و یسـقـطـون عـنـد مهـمّـات الـدین کـالـمَیّـتِ .مـا ینـهَـضـون لأوامِـرَ
و در وقت مہمات دین ہمچو مردار می افتند در اوامر الٰہی
أُمـروا بهـا بـنـشـاط الـخـواطـر، ویـقـومـون لـنفسهم الأمّـارة کـالکمیـش
بنشاط خاطرہا نہ می برخیزند۔ و برائے نفس امارہ خود بصد چالاکی بر می خیزند
الشــاطــر .یتـلـقّـفـون مــا وافـقَ هــوی الــنـفـوس، ولـو مـن أیـدی
زود فرا مے گیرند ہرچہ موافق ہوائے نفوس ایشاں است اگرچہ از دست
الـقسـوس، ولا یـقبَـلـون مــا کــان یـخــالف حُـکـمَ أهـوائهـم، ولـو
پادریاں باشد و قبول نہ می‌کنند آنچہ مخالف خواہش ہائے ایشاں باشد اگرچہ
کــان مـن آبـائهـم .لا یـعـلـمـون شیـئـا مـن الـحقیـقة والـمـعـرفة.
از پدراں ایشاں باشد۔ از حقیقت و معرفت چیزے نمی دانند
وجـمـعـوا فــی أقــوالهــم وأعــمـــالهــم أنــواع البـدعة.وأمّـــا
و در اقوال و اعمال خود گوناگوں بدعات جمع کردہ اند مگر
عـــامة الــنـــاس مــن الـمسـلـمیـن، فـقـد تبـع أکثـرُهـم الشیـاطیـنَ . ﴿۲۶﴾
عامہ مردم از مسلماناں۔ پس اکثر شاں تابع شیطاناں شدہ اند
وتــری أحــداثهــم وشیــوخهـم مـنـهـمـکیـن فــی السیئــات.و
و خواہی دید جواناں ایشاں را و پیراں ایشاں را غرق در بدیہا و
تــری بَـلْـبـالَهـم لـدنیــاهــم ولـلبـنیـن والبـنــات. یـمیـلـون عـن
خواہی دید شدت اندوہ شاں برائے دنیائے ایشاں وبرائے پسران و دختران۔وقت خصومت

الحق عند الخصام والمِراء. ويحضرون المحاكماتِ لغصبِ حقوق
از حق اعراض می‌کنند و در جائے حکومتہا حاضر می شوند تاحقوق شرکاء
الشركاء. يريدون أن يدُعّوا الإخوانَ ويستخلصوا لنفوسهم
غصب کنند۔ارادہ میکنند کہ برادران را دفع کنند وخالص برائے خودکنند حقوق وراثت را
حقوقَ الإرث، ولا يذكرون يوم الجزاء لا على وجه الجدّ
و یاد نمی کنند یوم جزا را نہ بر وجہ تحقیق
ولا العبثِ. ويعراهم اكتياب واضطراب لفوتِ شيء
نہ بطور بازی و پیش می‌آید ایشاں‌را اندوہ و اضطراب برائے فوت شدن
من هذه الدار، ولا يتهيّج أسفهم على فوت الدين كله
مقاصد دنیا و دین اگرچہ بتمامہ فوت شود ہیچ اندوہ ایشاں‌رانمی گیرد
كالكفّار. يموتون للدنيا ولا يخبو ضَجَرُهم ولا ينصُل كَمَدُهم
برائے دنیا می میرند و فرو نہ می نشیند بے آرامی شاں و زائل نمی شود
ولا يَجِمُون ليومٍ يغضب فيه مولاهم وصَمَدُهم. ضلّ
اندوہ پنہانی شاں و برائے آں روز اندوہ گین نمی شوند کہ در اں خداوند شاں برایشاں غضبناک شود
سعيهم في الحياة الدنيا، وما بقي لهم به من حسٍّ و
کوششہائے شاں در زندگی دنیا ضائع شد و ایشاں را بداں شعورے نماندہ و دلہائے شاں
ماتت قلوبهم، فلا يُفيقون من هذه الغَشْية و أوردوا
بمردند۔پس ازیں غشی بہوش نمی آیند و جان ہائے خود را
﴿۲۷﴾ أنفسَهم موردَ سَخطِ الله ثم لا يتركون مَسرَى الفَجَرة.
مورد غضب الٰہی کردہ اند باز راہ بدکاراں نمے گذارند۔
لا يَسْرُون إلا المسرى الذي يخالف طرق الورع، ولو نُدِّدَ
نمی روند مگر آں راہے کہ مخالف راہ پرہیزگاری است۔اگرچہ ظاہر کردہ شود

بأنه من مناهي الشرع. يحسبون بَولَ إبليس مُزْنةً. و
کہ ایں از منہیات شرع است پیشاب ابلیس را باران خیال می کنند و
رَوْث النَعَم نعمةً. بلغ الزمان إلى الانقطاع، وما انقطعت
سرگینہائے چارپایاں را نعمت می شمارند۔زمانہ تابحد انقطاع رسید و آں کجی ایشاں
مادّةُ زيغهم الذى دخلتهم من الرضاع. أَصْبَتْهم الذمائم
منقطع نشد کہ ازایام شیرخوارگی در ایشاں داخل شد۔ بدیہائے دل ایشاں ازاں وقت
مُذْ مِيطتْ عنهم التمائم، واستسنَوا زينةَ الدنيا وقيمتَها.
بردہ است کہ ازایشاں تعویذہا دورکردہ شدندوبزرگ پنداشتند زینت دنیا وبہائے آنرا
وحسبوا جِهامَها صَيِّبًا واستَغْزَروا دِيمتَها، واستأنسوا بجَمالها.
وابربے باراں او را ابربسیار بارندہ شمردند وبسیارشمردند باران او را و اُنس گرفتند بجمال آں
و ولِعوا ببِغالها وجِمالها، وخدَعهم حلاوةُ عشرتِها. و
و حریص شدند بخچرہائے آں وشترہائے آں و فریب داداوشاں راشیرینی صحبت آں و
تجمُّلُ قشرتها، وطراوةُ بُسْرتها، وتألُّقُ بَشرتها، وما
خوبی ظاہر جلد آں و تازگی آب باران تازہ او و درخشیدن ظاہر صورت او و درشناختن
أمعنوا النظر في توسُّمها، وما سرّحوا الطرف في مِيسمها
آں نظر عمیق را بکار نبردند۔و در روئے چشم رانگذاشتند کہ تابخوبی ملاحظہ کند
وهنّأوا نفوسهم بالزُور، وابتدروا استلامَ يد المَكّار الغَرور.
و مبارکباد گفتند نفسہا را بدروغ و زودی کردند برسیدن دست مکار فریبندہ را
جهلوا جدرانَها المتهافتة برؤية شِيدِها، وخُلِبوا بعماراتها
دیوارہائے آں را کہ ازاندرون پارہ پارہ بودند بباعث گچ آں نشناختند و بعمارتہائے آں فریفتہ
وما تَذكّروا قصص حصيدها. وإن إيمانهم أحالَ صفاته
شدند و قصہ ہائے ویران شدہ آں نخواندند۔ وایمان ایشاں صفات اولین خود رامتغیرکردہ ﴿۲۸﴾

الأولى، وغاب روحُه وما بقى إلا الهَيُولٰى .وبدعات علمائهم
و روح او غائب شد و صرف ہیولا ماندہ۔ و بدعت ہائے عالمانِ ایشاں
غيّرتْ صورة الإسلام، وأَرَتْه كأرنبٍ مع كونه كالضِرْغام.
متغیر کردند صورت اسلام را و او را ہمچو خرگوش بنمودند حالانکہ او ہمچو شیر بود
فترى اليوم بَرْقَه خُلّبًا، والدهرَ به قُلّبًا، وكلّ من
پس مے بینی امروز برق او را بے باراں و زمانہ را باُو حیلہ گر۔وہریک از
الأقران يريد أن يبلَعه، ويقصد كلُّ عدوّ أن يقلَعه .
اقران ارادہ مے کند کہ فرو خورد آں را و ہر دشمن قصدے کند کہ آں را ازبیخ برکند
العلوم الطبعية تُضرِّى به الخطوبَ، وكذالك الهيئةُ أحمى
علوم طبعیہ بر آغالند بروکارہائے سخت را۔ و ہم چنیں علم ہیئت گرم کرد
الحروب .وفى طرفٍ أقمَرَ ليلُ البراهمة، وصالوا علينا
جنگہارا ودر طرفے روشن شد شب ہندواں۔ و بباعث افراط
بإفراط القوة الواهمة، ومِن جانبٍ نهَض الفلاسفة. و
قوت واہمہ برما حملہ ہا کردند۔ و از جانب فلاسفہ برخواستند۔ و
طغوا ولا تطغى كمثله الرياح العاصفة .وإنّ هذا الإسلام
ازحد درگزشتند ومثل آں طوفان باد تند نمی باشد۔ و اسلام کہ شکل او
الذى بُدّلتْ حِلْيتُه وقُبّحتْ هيئتُه، تراه بينهم كرجل
تبدیل کردہ شدہ وہیئت او زشت و انمودہ اند دریں مذاہب او را مثل آں شخصے خواہد دید
يداه مقطوعتان، ورجلاه تتخاذلان .يمنعه القَزَلُ من
کہ دو دست اوبریدہ باشند ۔وہر دوپائے او در وقت رفتن سست وجنباں اند۔عارضۂ لنگ اورا
الفرار، وليس لهٗ يدٌ ليحارب فى المِضْمار .فما الحيلة عند
ازگریختن بازمی دارد و دستے نیست کہ بآں جنگ کند۔ پس کدام حیلہ است بوقت

هجوم هذه الخطوب ولزوم تلك الحروب، مِن غير أن يرحم
فراگرفتن ایں حادثہ ہا ولازم شدن ایں جنگ ہابجز اینکہ خداتعالیٰ ازآسمان
اللّٰه من السماء ، ويُرِىَ وجهَ الإسلام مع يده البيضاء .ومع ذالك ﴿۲۹﴾
رحم فرماید وچہرۂ اسلام مع دست سفید او بنماید و باایں ہمہ
ترون أن النُوَبَ الخارجية انتابت، ومَعَارِى الإسلامِ قُبِّحتْ
مے بینید کہ حادثہ ہائے بیرونی پے یکدیگر آمدہ اند و چشمۂ اسلام بزمین فرو رفت
وغارَ منبعُه ومياهُه غاضتْ، وأقوَتْ مجامعُ الدين وانقطعتْ
و آب ہائے آں کم شدند۔ رفت و خالی شد مجلسہائے دین و منقطع شد
وأقضّتْ مضاجعُ أهل الحق والراحةُ هربتْ .واستحالت الحال
و درشت شد خوابگاہ اہل حق و آسائش بگریخت۔ و بر گشت حال
وتواترت الأهوال، وانعقرتْ أَجارِدُ العقول، وخلتْ
و متواتر شد خوفہا۔ و اسپہائے عقلہا زخمی شدند۔و خالی شد
مرابطُها من العلماء الفحول .ونبا المَرابعُ بفقدان الصالحين.
طویلہ ہائے آنہا یعنی علماء نماندند۔ و ناساز وار شد منزل ہا بوجہ فقدان صالحین
وكثُرت الأنعام وأودَى مَن كان من الناطقين .واحتذى
و چارپایاں بسیار شدند وہلاک شد کسے کہ از ناطقاں بود و اسلام
الإسلامُ الوَجى، ودهَم المسلمين الشَجىٰ .وتواترتْ أيام
از سودگی نعل در پا کرد۔ و فرو گرفت مسلماناں را غم وغصہ و روزہائے نومیدی
الخيبة والشقا والحرمان، واستوطن العقولُ وِهادًا، وما
و بدبختی و محرومی متواترشدند۔و وطن گرفتند عقل ہا زمین پست را و نہ
بقِيَ في الرؤوس إلا التكبّر كالشيطان .وإن الإسلام مُذْ أنزلَه اللّٰه
باقی ماند در سرہا مگر تکبر چوں شیطان۔ و بہ تحقیق اسلام از وقتے کہ ظہور او

علـى الأرض لـم يـرَ هـذا الهـوانَ، ومـا صـار كـمثل هـذا اليـوم الـدِيـنَ
برزمین شده ندیده است ایں ذلت را۔ و نشد ہمچو ایں روز دین اہانت کردہ شد

المُهـانَ .ولـيـس فـى وسـع الـمسـلـميـن دواءُ هـذه الـعلّة التى جـرتْ
و در طاقت مسلماناں نہ دوائے ایں بیماری است کہ چوں قصہ

عـلـى الألسـن كـالـقـصّة، ولا مسـاغُ هـذه الـغُصّةِ .فـمَثـلهـم
بر زبانہا جاری است ونہ ایں کہ ایں غصہ را فرو برند و صبرکنند۔پس مثلِ او شاں

كـمثل غـريـب فـقَـد مـطيّتَـه فـي الأعـمـاء، وليـس عـنـده شيء ﴿۳۰﴾
مثلِ آں مسافراست کہ مرکب خود را در بیابانے گم کرد کہ خالی ازعمارت ومردم است ونزد او

مـن الـغـذاء والـمـاء، وكـان فـى ذالك فـإذا فـاجـأه حـزب
ہیچ چیزے خوردنی و آشامیدنی نیست۔ و درہمیں بودکہ ناگاہ گروہے ازدشمناں

من الأعـداء، و معهـم سيوف و أسنّة و صـالـوا بشـدة البطـش
بدو رخ کردند۔و بہ او شاں تیغہا و نیزہ ہا بودند و بشدت سخت ہمچو باد تند

كـالهـوجـاء، وكـان لـه حبيـب من أهـل الـحـكـومة والـفوج والدولة.
حملہ کردند۔و او را دوستے بود از اہل حکومت و فوج و دولت

فبـلَـغـه خبـرُه ومـا أصـابـه مـن الـمـصيبة، فـالـحـقّ والـحـقَّ أقـول
پس او را خبر آں مسافررسید کہ چنیں مصیبت بر او افتاد۔ پس من راست راست می گویم

إنـه يـبـدُر إلـيـه لـنـصـرتِـه، ويـبـلُـغ مـقـامَـه مع جـنـده وأعـوان دولـتـه
کہ او بزودی تمامترسوئے او خواہد رفت و آنجاکہ او باشد مع لشکر و اعوان دولت خود

ويـنـجـى حبيبـه ويـجـزى كـلَّ أحـدٍ جـزاءَ جـريـمـتـه .فـذالك
خواہدرسید۔پس ازاں مصیبت دوست خود را نجات خواہدداد و ہرگنہ گارے و مجرمے را سزائے

مَثـل الـلّـه ومَثـل ديـنـه، ويـعـرفـه الـعـارفـون .وإن كـنـتَ لا تـعـرف
اوخواہدرسانید۔ ایں است مثل خدا و دین او و ایں را عارفاں می شناسند۔و اگرتو نہ می شناسی

ففکّرْ فی آیة”إِنَّـا لَهُ لَحَافِظُونَ“.[1] وإن فی ذالک لآیة لقوم یتدبّرون.
در آیت اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن فکر کن۔ و دریں تدبرکنندگاں را نشانے است
فأَدْرِکْ فائِتَک، واغتنِمْ ساعتَک، وأشفِقْ علیک وعلی
پس دریاب فوت شدہ خود را و غنیمت داں ساعت خود را و بر خود و برخویشان خود
عِترتک .ولا تنسَ أیام إقبال المسلمین، ولا تیأَسْ مِن
بترس و روزہائے اقبال اسلام را فراموش مکن۔ و از وعدۂ جناب الٰہی
وعد اللّٰہ رَبّ الناس، رَبّ أجسامهم ورَبِّ نفوسهم عند کونهم
نومید مباش اوپروردگار آدمیاں است وچنانکہ اجسام اوشاں رامے پروردوہم چنیں اوپرورندہ نفسہائے
کالعمین .ألا تری أن الآثار قد ظهرتْ، والآفات عمّت
ایشاں است چوں کورشوند نہ می بینی کہ علامات ظاہر شدہ اند و آفات عام شدہ اند ﴿۳۱﴾
والقلوب فسدت، وصغائر الذنوب وکبائرها کثرت.و
و دلہاخراب گردیدہ و گناہاں صغیرہ و کبیرہ بحد رسیدہ۔و
کان قبل ذالک لا یقرُبون الفسق والفجور علانیةً، والآن
پیش ازیں ہیچ کس ارتکاب فسق و فجور بطورعلانیہ نہ مے کرد۔ و اکنوں
یزنی أحدٌ ویراه آخر ولا یعُدّونه سیّئة، وتری مجالس
یکے زنامے کند و دیگرے مے بیند و او را بدی نہ می شمرند۔و مجلس ہا می بینید
تُنعقد بجواری زانیةٍ، ومزامیرَ ومُدامةٍ، ولا یعترض علیها
کہ انعقاد آں بدخترہائے زانیہ و مزامیر و شراب می باشد و ہیچ کس از آناں
أحد مِن حلقةٍ، بل یسرّون برؤیة تلک البغایا، ویقبّلونهن
اعتراض نمی کند بلکہ بہ دیدن زن ہائے زانیہ خوش مے شوند وبوسہ می دہند ایشانرا
ویشربون الخمر بهن فی وسط الأسواق من غیر حیاء وخشیة.
و در وسط بازارہا بداں زناں بغیر شرم و خوف شراب می نوشند

[1] الحجر: ۱۰

إن فی ذالک لآیة لقوم یتفکّرون. و إن عمارة الإسلام قد
دریں برائے آں مردم نشان است کہ فکر می کنند۔ و بہ تحقیق عمارت اسلام
انهدمتْ، و أموره تشتّتتْ، و ریاح العداوة عصفت.
منہدم باشد و امور او پراگندہ گردید۔ و بادہائے تند دشمنی تیز شدند
فکیف ینکرون ضرورةَ حَکَمٍ ینصر الدین، ویقوّی ما ضعف
پس شما چگونہ ازیں انکاری کنید کہ آمدن حکم ضروری است تا دین را مدد دہد و ہرچہ ضعیف شد
ویُقیم البراهین. وأنتم ترون أن کثیرًا من الآفات
آں را قوت دہد و براہین را قائم کند و مے بینید کہ بسیارے از آفتہا بر اسلام
نزلت علی الإسلام، وظلمات أحاطت قلوب الأنام، و کیف
نازل شدہ است و تاریکی عظیم بر دلہا احاطہ کردہ۔ و چگونہ
یُفتی قلبکم أن اللّٰه رأی هذه الآفاتِ کلها، و آنسَ ﴿۳۲﴾
دل شما فتویٰ دہد کہ خداتعالیٰ ایں آفتہا دید و ایں ہمہ
الضلالاتِ والجهلات بأسرها، ثم لم یرحم عباده المستضعَفین.
گمراہی ہا و جہالت ہا رامشاہدہ کرد باز بندگان کمزور خود را بنظر رحمت ندید
ولم یدرک حزبه الهالکین. وإن کنتم لا تعلمون سُنن اللّٰه
و ہلاک شوندگان را نہ دریافت۔ و اگر شما سنتہائے خدا را نہ مے دانید
أو تریبون، فانظروا إلی سُننکم التی علیها تُداومون. و
یا شک کنید۔ پس سنت ہائے خود را بہ بینید یعنی آں عادت کہ برآں مداومت بدارید۔ و
إنکم تسقُون زروعکم علی أوقاتها، ولا یرضی أحد منکم أن
شما زراعت ہائے خود را بروقت آں ہا آب می دہید۔ و ہیچ کس از شما راضی نمے گردد کہ
لا یستعمل آلاتِ الحرث عند حاجاتها، وإذا بُشّر مثلا أحدُکم
وقت ضرورت آلاتِ کاشتکاری استعمال نکند۔ و چوں یکے را از شما خبردادہ شود کہ

بـجـدارٍ مِـن بيتـه يـريـد أن يـنـقـضّ ظلّ وجهُـه مـصـفـرًّا، ويقـوم
دیوار خانہ او افتادن می خواہد روئے او از غم زرد می گردد و بر مے خیزد
ولا يـرى بـردًا ولا حـرًّا، ويـطـلـب الـمِـعْـمـار ويـرُمُّ الجدار، شفقةً على
و سردی و گرمی را نمی بیند و معمار را می خواند و دیوار را درست می کناند تا او را
نـفـسـه وعـلـى الأهـل والبـنـين .فـكـيف يـظـنّ ظـنَّ السـوء بـالـلّٰـه
یا زوجہ او را یاپسران او را آفتے فرونگیرد۔پس چگونہ برخدائے کریم و رحیم بدگمانی
الـكـريـم الـرحـيـم، ويقـول إنـه لا يـبـالـى ضـعفَ ديـنـه الـقـويـم.مع
می کند۔و می گوید کہ او را ہیچ پروائے دین قویم اسلام نیست باوجودیکہ
رؤية هـذا الـخـلـل الـعـظـيـم. ألا سـاء مـا تـحـكـمـون، وتـظـلـمـون
ایں خللِ عظیم را مے بیند۔پس بلاشبہ ایں راہ بد است کہ بداں حکم می کنید و
ولا تـقـسـطـون .ولـو يـؤاخـذ الـلّٰـه هـذه الأمّة بـظـلـمهـم
ظلم می کنید و انصاف نمی کنید۔و اگر خداتعالیٰ ایں امت را برگناہانِ شاں مؤاخذہ کردے
لـفـعَـل بهـم مـا فـعَـل قبـلهـم بـعـلـمـاء اليهـود، ولـكـن يـؤخّـرهـم إلـى ﴿۳۳﴾
البتہ بایشاں ہماں کار کردے کہ قبل ایشاں بعلماء یہود کردہ بود۔مگر او ایشاں را تا
الأجـل الـمـوعـود، أجـل مـسـمّـى، لـعـلـهـم يـنـتـهـون ويـتـوبـون إلـى الـلّٰـه
وقت موعود مہلت می دہد تا مگر ایشاں از کارہائے زشت خود بازآیند و سوئے
الـودود، ولـعـلـهـم يـتـفـكّـرون .ألا يـرون أنهـم لـمـولاهـم
خداتعالیٰ کہ محبّ نیکوکاران است رجوع کنند و تا شاید فکر کنند۔آیا نمی بینید کہ ایشاں برائے خدائے خود
مـا عـمـلـوا، ولـيـوم الـديـن مـا استـبـضـعـوا، ولـيـنـظـرُ كـلُّ امـرء
چہ کارہا کردہ اند و برائے روزجزا چہ بضاعتے گرفتہ اند و باید کہ ہرانسانے دریں نظر کند
أيـمـشـى قـويـمَ الـشـطـاطِ أو مُـكِـبًّـا كـالأنـعـام. وليتـدبّـرُ أنـه
کہ او راست قدمی رود یا ہمچو چارپایاں سرنگوں۔ و تدبر کند کہ

سُـرَّ بعين الزلال أو بملامح السراب والجِهام؟ انظروا كيف
بچشمۂ شیریں خوش شدہ یا بروشنی ہائے نمائش آب و ابرِ بے باراں بہ بینید کہ چگونہ
تكابدون الصعوبة لدنياكم، فأَنّى كَربُكم كَهٰذا الكرب لمولاكم
سختیہا برائے دنیائے خود مے کشید۔ وبرائے خدا آں بیقراری کجاست کہ ہمچو ایں بیقراری ہا باشد
ويشهد كلُّ امرء إنْ شاء أنه رجلٌ سعى في سُبُل نفسه
و ہر شخص گواہی می دہد کہ او چنیں مردے است کہ در راہ ہائے نفس خود دویدہ
وما وَنٰى، ليحصل ما قصَد من الهوى، وما امطّ عنه قطُّ
و درماندہ نشدہ تا مگر خواست او حاصل شود و گاہے دور نہ شد ازو سختی و
وَعُثاؤه وعَناؤه للدنيا ولِلّٰهِ ما عنا. وبادرَ في هيئة
مشقت او و رنج اوکہ برائے دنیا بود و برائے خداتعالیٰ گاہے فروتنی نہ کرد و بصورت فروتنی
الخاشع إلى الحكام، وما بادرَ خائفًا كمثله إلى الصّلٰوةِ والصّيام.
سوئے حاکمان ہمیشہ می رفت و سوئے نماز و روزہ بمشابہ آں خوف گاہے جلدی نکرد
وقصَد مجالسَ البَطَر والمِراح والفسق والرياء ولو كابدَ
و مجالس خودستائی و شادمانی و فسق و ریاء را قصد کردند اگرچہ برائے
لتلك الأسفار الصعوبةَ، وما حضَر في سِكّتِه صلٰوة عَروبةٍ.
ایں سفرہا مشقت برداشت و درکوچہ خود برائے نمازجمعہ حاضرنشدہ
وإنْ كان هذا الرجل من العلماء، فيشهد عليه نفسه ﴿۳۴﴾
و اگر ایں شخص از علماء باشد۔ پس نفس او برو گواہی می دہد
أنه أنفد عمره في الرياء، وما ارتقى قطُّ في منبر الوعظ
کہ او عمر خود در ریا بسر کردہ است و گاہے بر منبر وعظ بالا نہ برآمد
و النصيحة و الدعوة، و ما مثُل بالذِروة، وما بكى و ما صاح
و نہ بر بالا تر جائے از منبر بایستاد۔ و در وقتے نعرہ ہا نہ زد

عند اکتظاظ الجامع بحفله، وما أری هناک رَعْدَ
کہ مسجد بجماعت خود تنگ و پُر شدہ بود و نہ آنجا آواز ابر بے باراں
جِهامه وجَفْلِه، وما برَز خطیبًا فی أُهْبة الأئمة، وما
خود بنمود و برائے خطبہ خواندن بطور اماماں طیار شدہ ظاہر نشد
سلّم علی عصبة الحاضرین عند تأهُّب الخُطبة، إلّا و
و بر جماعت حاضرین بر وقت طیاری خطبہ سلام نگفت مگر
کان قلبه مملوءًا بأنواع الهویٰ، وکان یستکِفّ أکُفَّ الندیٰ
دل او بگوناگوں خواہش ہا پُر بود۔و بود چکیدن مے خواست کفہائے مجلس را
بالندیٰ. وما قال: الحمد للّٰه المعطی فی بدو خطبته، إلّا
بہ بخشش و گاہے در ابتدائے خطبہ ایں نگفت کہ حمد خدائے راکہ عطا کنندہ است مگر
ترغیبًا فی العطاء وتشویقًا لعُصبته .وما قال: اللّٰهُ الّذی
اینکہ در دل میداشت کہ مردم مرا چیزے دہند و گاہے درخطبہ ایں نگفت کہ خدا
یقضی الحاجات ویحسِم أنواعَ اللاواء ، إلّا لیحث الحاضرین
ہماں خدااست کہ حاجت براری ہا می کند وسختی ہا را می برد و ایں ہمہ ازبہرایں باشدکہ تامردم را
علی الإعطاء والإرواء .وما قال إن اللّٰه یحبّ أهل السماح
از بہرداد و دہش ترغیب دہد و می گوید کہ خدا اہل جود و بخشش و کرم را
والجُود والکرم، ویُهلِک البخیلین کما أهلکَ عادًا وإرَمَ.
دوست می دارد۔وبخیلاں را ہلاک می کند چنانچہ عاد را و ارم راکہ قوم ہود علیہ السلام
إلّا لیرغّب المصلّین فی الطَول والإحسان، لیملأوا ﴿۳۵﴾
بود ہلاک کرد۔و ایں ہمہ ازبہرایں باشد کہ نمازیاں را رغبت عطا و احسان کند تا کیسہ او را
کِیسه بالفضّة والعِقْیان. وإن کان هذا الرجل من الصوفیة
بہ زر و سیم پُرکنند۔ و اگر ایں شخص ازاں گروہ صوفیہ باشد

الـذيـن يبـايـعهـم الـنـاسُ لِيُثبِّتهـم اللّٰـه عـلى التوبة، ويـكتُـب فـى
کہ ازمردم بدیں غرض بیعت می گیرند کہ تادلہائے او شاں بر توبہ ثابت شوند و تا خداتعالیٰ
قـلـوبهـم الإيـمـان ويغـرس فيهـا أشـجـار الـمـحبّة، ويـزيّـن التقـوى
در دلہائے ایشاں ایمان را بنویسد و درآنہادرختہائے محبت بنشاندوتقویٰ را در چشمہائے شاں
فـى أعيـنهـم ويشـرح صـدورهـم لأعـمـال الـخيـر والبرّ والـصـلاح
زینت دار نماید و سینہ ہائے ایشاں را برائے اعمال خیر و صلاح و عفت منشرح
والـعـفّة، فـلا شك أن قـلـب هـذا الـمـرء وزَرْعَــه الإيـمـانـى
کند۔پس ہیچ شک نیست کہ دل ایں شخص و تخم ایمانی او ملامت کند
يشهـد عـليـه ويـلـومـه، ويـلعَـنـه بـمـا يـخـالف ظـاهـرُه بـاطـنَـه
او را و برو لعنت کند زیرانکہ ظاہر او مخالف باطن اوست
ويـقـول لــه يــا هــذا مــا هـذا الشَـرَك الـذى نـصبتَــه والشِـرك
و بگوید اے فلاں ایں چہ دامے است کہ بگستردۂ و ایں چہ شرکے
الــذى ارتــكبتَــه. ألا تـعـلـم أنك رُجَـيـلٌ مــا حـظِـيـتَ مثـقـال
است کہ ارتکاب آں کردہ۔ آیانمی دانی کہ تومردکے ہستی کہ یکذرہ ازعلم فقرا
ذرّة مـن علم الفقراء و لا من حلم الصلحاء و ما أُعطى
وحلم صالحین ترا بہرہ نیست۔ و نہ ترا
لك سـرّ مـن أسـرار الـديـن، ومـا مـسّ قـلبَك نـورٌ من أنـوار الشـرع
رازے از رازہائے دین بخشیدہ اند۔ و نہ دل ترا نورے ازنورہائے شرع متین
الـمـتيـن، ومــا شُــرح صــدرُك ومــا أثـمــر سِـدُرك، ومــا ﴿۳۶﴾
مس کرد۔و نہ سینۂ تو منشرح کردند و نہ درخت کنار تومثمرگردید و
عـلّـمك الـلّٰـه عـلـمًـا مـن عـلوم الـمـعـرفة، ومـا آتـاك رحـمة
خدا از علوم معرفت ہیچ علمے ترا نہ بخشیدہ است۔ و ہیچ رحمتے خاص

من عنده وما كنتَ مُجلِّي الحَلْبةِ، وما تحقّقت فيك آثارُ كامل
از نزد خدا ترا داده نشده و تو از اسپان دونده ایں راه اول اسپ نیستی و در تو نشانہائے کامل و مکمل
ومكمّل، وما استُجيبَ بك دعاءُ مؤمّل، ولست من الذين
ثابت نشده و بذریعه تو دعائے امید دارنده قبول نشده۔ و تو از آناں نیستی
أُيّدوا من جناب الحق في وقتٍ لا رِدْءَ معهم ولا مُساعِدَ.
که در وقتے تائید حق یافتند که باوشاں ہیچ یاری کننده نبود و نه موافقت کننده
ولا من الذين فهّموا الناسَ أسرارَ الدين وأصوله والقواعدَ.
و نه از آناں که مردم را از رازہائے دین و اصول و قواعد آں خبر دادند۔
الذين كانوا للإسلام ممهّدين، وللملّة موطّدين، ولأدلّة
آناں که اسلام را پہنا کننده بودند وملت را استوارکننده وبرائے دلائل
الرسل مؤكّدين، ولقلوب الطالبين مسدّدين، والذين حفظوا
پیغمبراں تاکید کنندگان وبرائے دلہائے طالبان تقویت دہندگاں۔ آناں که قوم را
الأقوام من الوساوس الشيطانية، والذين وصلوا الأرحام بالمنن
از وساوس شیطان نگہداشتند و آناں که باحسانہائے روحانی خویشی ہا را
الروحانية. ثم تسأله نفسه أيُّ فضيلة توجد فيك لتُعَدَّ
پیوند دادند باز نفس او ازو سوال می کند که کدام فضیلت در تو یافته می شود تا ترا
من الأئمّة، وليتبعَك الناس لاستفاضةِ أنوار تلك الفضيلة.
از اماماں شمرده شود۔ و تا مردم برائے حصول انوار ایں فضیلت پیروی تو کنند
أأُعطيتَ معارفَ لا توجد في غيرك من العلماء والفقراء.
آیا تو آں معارف داده شده که در غیر تو از علماء و فقراء یافته نه می شود
أو تُفاض عليك أسرارُ الغيب أكثرَ من غيرك من حضرة الكبرياء. ﴿۳۷﴾
یا بر تو فیضان اسرار غیب زیاده تر از دیگراں مے شود۔

أو فیک قوّة قدسیّة فتُردَع الأهواءُ باتّباعک، و مَن ورِثک
یادرتوقوت قدسی است کہ حرصہائے نفس ازپیروی توبازداشتہ می شوند و ہرکہ
ببیعتہ یجد متاعًا من متاعک، ثم بعد هذا الإرث
بہ بیعت کردن وارث توشد او از متاع تو متاعے یابد۔بازپس ازیں وراثت یافتن برائے
یُعدّ للرحلة إعدادَ السعداء، ویرحمہ اللّٰہ من عندہ فیصیر
کوچیدن ہمچو نیکاں آمادگی میکند۔و خدا بر و رحم کردہ از صلحاء او را
من الصلحاء، فیَدَّرِعُ حُلَلَ الورع، ویداوی علّةَ العِثار
مے گرداند۔پس پیرایہ ہائے پرہیزگاری می پوشد۔و بیماری لغزش و بیہوشی را
والصَّرَع، ویسوّی کلَّ أَوَدِ العمل والاعتقاد والأخلاق. و
علاج می کند۔و ہر کجی عمل و اعتقاد و اخلاق را راست مے گرداند۔و
ینجو من سلاسل النفس وأغلالها وینزل لہ أمرُ الإعتاق.
ازسلاسل نفس وغل ہائے آں نجات مے یابد و برائے اوحکم آزاد کردن فرود می آید۔
وإن كنتَ ما أُعطیتَ کمثل هذہ الصفة ونوع الكمال. فبیّنْ
و اگر ایں صفت و ایں کمال ترا نہ دادہ اند پس بیان کن
أیّ کمال أُخفِیَ فیک إن کنتَ صادقًا فی المقال. أأُعطیتَ
کہ کدام کمال در تو پوشیدہ است۔ اگر تو در قول خود صادقی۔ آیاعصاہمچو
عصًا کعصا موسٰی، أو آیةَ الدم لمن عصٰی، أو یدَہ البیضاء
عصائے موسیٰ ترا دادہ اند یا نشان خون برائے نافرماناں یا دست سفید او برائے
لمن یریٰ؟ أو أُعطیتَ إعجازًا کإعجاز القرآن، أو وُهِبَ
آں کہ بہ بیند۔ یا ترا معجزہ ہمچو معجزہ قرآن دادہ شد۔ یا بلاغت بیان ترا
لک بلاغةٌ کبلاغة رسول آخر الزمان. فإنّ الولیّ یأتی علی قدم الرسول
بخشیدہ شد ہمچوبلاغت بیان پیغمبر آخرالزمان۔زیراکہ نبی برقدم رسول خودمے آید

ویُعطٰی لہ من الخوارق ما أُعطیَ لرسولہ المتبوع المقبول. و ﴿۳۸﴾
و اُو را ازاں خوارق دادہ مے شود کہ رسول متبوع را عنایت شدہ۔ و
قد اتّفق أھل القلوب علی أن الولایة ظِلٌّ للنبوة، فما کان
اہل دلہا بریں متفق اند کہ ولایت ظلّ نبوت است۔ پس ہرچہ
فی الأصل من أنواع کمال یُعطَی للظِلِّ علامةً للظِلّیّة. و
اصل را از انواع کمال باشد ظل را نیزے دہند تا آں نشانِ ظلیہ باشد۔ و
کان من کمالات رسولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم معجزةُ حسن البیان
ازکمالات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یکے ایں بود کہ او را معجزہ حسن بیان دادہ بودند
کما ھو تجلّی فی مرآة القرآن، فمِن شرائط الولایة الکاملة
چنانچہ ایں امر از آئینہ قرآن ظاہر است۔ پس از شرائط ولایت کاملہ ایں است
إعجازُ الکلام، لیتحقق الظلّیّةُ بالتشبّہ التامّ. و
کہ ولی را اعجاز در کلام باشد۔ تا بوجہ تحقیق ظلیت تشبہ تام حاصل گردد۔ و
لا یختلج فی قلبک أن ھذا الأمر یقدَح فی معجزة کتاب
در دل تو ایں وسوسہ نہ گذرد کہ بدیں نوع کرامت کہ بلاغت بیان است درمعجزہ قرآن
اللّٰہ المجید، فإن الظلّ لیس بشیء بل یتراءی بلباسہ الأصلُ.
قدحے واقع می شود۔ چراکہ ظل بذات خود چیزے نیست وظل در ماہیت خود ہماں اصل است
ویتجلّی ھویّةُ الأصل فی مرآة الظلّ کما لا یخفٰی علی الرشید.
کہ بصورت ظل ظاہر شدہ مثل صورتہا کہ درآئینہ منعکس می شوند۔
ولو فُرض القدحُ لبطُلت المعجزات کلھا بالکرامات، فإنھا
واگر فرض کنیم کہ ازیں قسم کرامت قدحے دراعجاز قرآن کریم لازم مے آید۔ پس ازیں خیال
قد شابھھا فی صورِ ظھورھا علی وجہ الخرق وکونھا فوق العادات.
ہمہ معجزات بکرامات اولیاباطل مے گردندزیراکہ آں ہمہ کرامات دربودن آنہاخارق عادت مشابہ بہ معجزات افتادہ اند

﴿۳۹﴾ فلا شک أن هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الأغلوطات.
پس ہیچ شک نیست کہ ایں وہم بہ بداہت باطل است و از قبیل مغالطہ ہا است۔
ولا یزعم کمثل هذا إلا الغبیّ الذی ذهب عقله بسیل
وہیچ کس چنیں زعمے نہ کند مگر آنکہ سیل تعصّبات عقل او بردہ باشد
التعصّبات. و لیس عندنا جوابُ قریحة جامدة، وفطنة
و نزد ما جواب طبیعت بستہ و زیرکی فرو نشستہ نیست
خامدة، و لا حاجةَ إلی ردّ هذه الخرافات. و لو کان
و حاجت ردّ ایں خرافات نیست۔ و اگر ایں
لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب، فکان من الواجب
اعتراض را موردے متحقق از موارد صواب بودے۔ پس بر رسول
أن یمنع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صحابتَه مِن تکلُّمِهم
صلے اللہ علیہ وسلم واجب شدے کہ صحابہ خود را گفتگوئے شان
ببلاغة البیان وفصاحة التبیان سدًّا للباب، ولٰکن الرسول
ببلاغت بیان و فصاحت تقریر برائے سدباب منع فرمودے۔ مگررسول خدا
صلی اللّٰه علیه وسلم ما منعهم وما أشار إلی أن ینتهوا من
صلی اللہ علیہ وسلم ایشاں را منع نکرد و نہ بدیں اشارت فرمود و ایں ظاہر نہ کرد
هذه العادة، و ما ندّد بأنه من مناهی الشرع لما فیه رائحة
کہ ایں عادت از منہیات شرع است چراکہ دریں بوئے از شرکت
من الشِرکة، بل حث علیه فی مواضع فما استقالوا منه
یافتہ می شود۔بلکہ درچندمقام بریں رغبت داد پس صحابہ ازیں خدمت در گذاشتن
لیتأدّبوا مع کلام حضرة العزّة، بل تصدّوا للنظم والنثر
نخواستند وایں معذرت پیش نہ کردند کہ طریق بلاغت وفصاحت دوراز ادب کلام ربّ مجید است بلکہ

وکثُر شغلُهم فی هذه المهجّة، ولهم أشعار وقصائدو
برائے نظم و نثر پیش آمدند و دریں راہ شغل ایشاں بسیار شدو مر ایشاں را شعرہا و قصیدہ ہاو
عبارات ساقوها علی نهج البلاغة، ودُوّنتْ فی الکتب المشهورة. ﴿۴۰﴾
عبارات اندکہ بر طرز بلاغت آں ہا را راندہ اند۔ و در کتب مشہورہ نوشتہ شدند
ومن المعلوم أنه کان طائفة من الشعراء الماهرین والفصحاء
و معلوم است کہ طائفہ ازشعراء وتقریر کنندگان درحضرت نبوت
المتکلّمین موجودین فی حضرة النبوّة .ثم اعلم أن کلام الأولیاء
موجود بودند۔ باز بداں کہ کلام اولیاء
ظِل لکلام الأنبیاء کأشکال منعکسة ومرایا متقابلة، وهما
برائے کلام انبیاء ہمچو سایہ است مثل اشکال منعکسہ و آئینہ ہائے باہم مقابل۔وہردو
یخرجان مِن عین واحدة، و ما هو ثابت للأصل ثابتٌ للظلّ
از یک چشمہ بیروں مے آیند۔وہرچہ برائے اصل ثابت است برائے ظل نیز ثابت
مِن غیر تفرقة، ولا یُعرَف کلامُ الولایة إلا بمشابهته
است وتفرقہ جائز نیست وکلام ولایت شناختہ نمی شود مگر چوں بکلام نبوت
بکلام النبوّة، فی کل صفة وهیئة .وکفاک هذا إن کان لک
در ہیئت و صفت مشابہت داشتہ باشد و ترا ایں قدر کافی است اگرترا
حظٌّ من معرفةٍ.ثم نرجع إلی أول الکلام، فاعلمْ أن
بہرہ از معرفت باشد بازماسوئے کلام اول رجوع می کنیم پس بداں کہ
الزمان قد تغیّرَ بالتغیّر التامّ ، و کثُرت المُعاصاة، و قلت
زمانہ تغیر تام پذیرفتہ۔وگناہاں بسیار شدند۔ و غمخواری
المواسات ، و ازدُری أهلُ القلوب مع حلول الأهوال
کم کردید۔ و اہل دل تحقیر کردہ شدند باوجود فرود آمدن ترس ہا

و مساورة الأعداء و حمل الأثقال. لا يرضى العدو
و جستن دشمناں و برداشتن بارہا۔دشمن راضی نمی گردد
إلا بسَكْرةِ مَصرَعِهم، وإعدامِ أثرِ مَطلَعِهم، وجَعْلِ اللحدِ ﴿۴۱﴾
مگر بہ سختی جائے افگندن او شاں و بدورکردن نشان طلوع ایشاں۔وگردانیدن شگاف قبر
مُودَعَهم، ويريد الحاسدون أن يطمِسوا مَعلَمَهم. و
جائے سپردن ایشاں حاسداں می خواہند کہ جائے بلند ایشاں را ناپدید کنند و
يُمِرّوا مَطعَمَهم. طالت ألسُنُ كلِّ سفيه ورَعاعٍ، وغلب
طعام ایشاں را تلخ گردانند۔زبان ہائے ہریک سفلہ ومردم ناکس دراز شد وہر کہتر
كلُّ مَسُودٍ على مُطاع. وعقوقُ الأبناء أنقضَ ظهر الآباء.
برمہتر غالب شد۔ و نافرمانی پسراں کمر شکست پدراں را
وولّد دواؤهم أنواعَ الدّاء. وتعوّدَ أكثر الناس مواصلةَ اللهو.
و دواء ایشاں گوناگوں بیماری ہا پیدا کرد وعادت گرفتند اکثر مردم پیوستگی بازی کردن را
وعوّدهم عُجبُهم مداومةَ الزهو، وعكس الآمالَ تعليمُ
وعادت گردانید ایشاں را عجب ایشاں ہمیشگی کبروناز و واژگوں نمود امیدہا را تعلیم صبیان
الصبيان، وصار حصادَ الأخلاق والإيمان، وغيَّر الهيئةُ هيئةَ
و وردکنندہ شد اخلاق وایمان را و علم ہیئت ہیئتِ نوجواناں را
الأحداث، وأحاط الطبعيّة طبيعتَهم فملكوا طرقَ
متغیر کردہ است وعلم طبعی طبیعت شاں را تبدیل کرد۔پس ہمچو وارثان مالک
الإلحاد كالميراث، ونسوا اللّٰه وقدرَه، واتّخذوا الأسباب
طریق ہائے الحاد شدند و فراموش کردن خدا را و تقدیر او را و اسباب را خدائے خود
إلهًا وحسبوها كالغَوّاث، ويسخَرون من الذين آمنوا
گرفتند و فریاد رس خود دانستند۔ و بر مومناں استہزاء می کنند

ویحسبونهم جاهلین ناقصین کالإناث، ودخلوا فی بطن
و ایشاں را ہمچو زنان احمق و ناقص می دانند و در شکم فلاسفه
الفلاسفة کدخل الأموات فی الأجداث. ولم یبق لقوم
چناں داخل شدن که مرده ہا در قبرہا داخل می‌شوند۔ و باقی نماند ہیچ قومے را
شرحُ الصدر للإیمان لِما ھبَّ ریحُ الفسق وقسی القلوب ﴿۴۲﴾
شرح صدر برائے ایمان چراکه باد فسق وزیده است و دل ہا سخت شدند
بهذا الطوفان، إلا قلیل من عباد الرحمن. وکل ما کان من
بباعث ایں طوفاں مگر اندک مردم از بندگانِ خداتعالیٰ و ہر قدر که
أخلاق فاضلة و شمائل محمودة مرضیة، فقد رکدتْ فی
اخلاق فاضله بودند۔ و سیرتہائے بہتر و پسندیده بودند پس ہوائے آں دریں
ھذا العصر ریحُها، وخبَتْ مصابیحُها، وقَلَّ التقوی
زمانه بایستاد و چراغہائے آں مردند و کم شد تقویٰ
والتوکّل علی اللّٰه القدیر، وأفرط الناس فی استقراء
و توکل بر خدائے قادر و مردم در تلاش
الحیل وتجسس التدابیر. لا یؤمنون باقتدار اللّٰه و
حیله ہا و تجسس تدبیر ہا از حد درگذشتند ۔ و ایمان نمے دارند بریں که خدا قادر است
یوم الأثام، ولو کانوا مؤمنین لما اجترؤوا علی الاجترام.
و مجرمان را سزا خواہد داد۔ و اگر اہل ایمان بودندے برگناه کردن جرأت نکردندے
ما بقی خوف اللّٰه فی قلوبهم، فلأجل ذالک طغی سیل ذنوبهم
خوف خدا در دل ایشاں باقی نمانده است پس ازہمیں سبب سیلاب گناہانِ شاں ازحددرگذشت
وعصفتْ بهم ھَوجاءُ عصیانهم، وصارت عیشتُهم کلها
و تندباد نافرمانی شاں سخت وزید و تمام زندگی ایشاں برائے

لنفسهم وشيطانهم. أَسلمَتْهم دنياهم للكُرَب، وألقاهم
نفس ایشاں و شیطان گردید۔ سپرد او شاں را دنیائے او شاں باندوہ ہا۔ و انداختن
طلبها في نار النُوَب، يتعلّمون لها كثيرا من العلوم
ایشاں را جستن دنیا در آتش مصیبت ہا می آموزند برائے دنیائے خود بسیارے از علوم
النُخَب، كمثل الهيئة والطبعيّة وفنون الأدب، فإنْ
برگزیدہ ہمچو علم طبعی و ہیئت و فنون ادب۔ پس اگر
لم يُرفَعوا عند الامتحان وأُقعِدوا في الصَبَب، فكادوا ﴿۴۳﴾
پاس نشدند در وقت امتحان و نشانیدہ شدند در نشیب یعنی فیل شدند۔ پس قریب است
يُهلِكون أنفسهم وتصعَد زفرتُهم كالسحب، وإنْ فازوا
کہ خودکشی کنند و نالہ و آہ شاں ہمچو ابر بلند تر گردد۔ و اگر در امتحان پاس
بمرامهم فيتمَرْمَرون عند نَجْحِ الإرب، و يرون قُرّة
شوند پس از نشاط می جنبند بوقت بر آمدن حاجت و می بینید خنکی
عينهم في المال وسكينتهم في النَّشَب، هذه هممُهم
چشم شاں در مال و آرام شاں در متاع۔ ایں نمونہ ہمت ہائے ایشان است
في منتجع الهوى ومرمى الطلب. يقرؤون الكتب بشِقّ
در جستن خواہشہائے نفس و اندازہ طلب از بہر آں۔ می خوانند کتاب را بمشقت
الأنفس والوَجى والتعب، ويبيتون مُدّكِرين ومفكّرين
نفس ہا و بسودن و ماندہ شدن و شب می گذرانند در یاد گرفتن سبق و در فکر
فيما ادّرسوا ويسبق بعضهم بعضًا في الخَبَب، ويُنضُون
معانی آں و در دویدن بعض بر بعض سبقت می کنند۔ و لاغر می کنند
فيه ركابَ طلبِهم حتّٰى يُخاف عليهم دواعيَ العَطَب.
دریں کارشتران طلب خود را تا آنکہ خوف آں اسباب و امراض پیدا می شود کہ ازاں ہلاک شوند

ویرید کلّ أحد منهم أن یکون حَظِیًّا ومالِکَ الفضّةِ و
و ارادہ می کند ہریک ازایشاں کہ صاحب قدر و دولت اقبال ومرتبت ومالک زروسیم باشد
الذھب، فیسعی لہ بجھد النفس فی لیلہ ونھارہ و
پس مے دود برائے آں در شب و روز و
یُذیب جسمَہ فی مطالعة الکتب، وترٰی کثیرًا منھم
می گدازد جسمِ خود را در مطالعہ کتابہا۔ و بسیارے را از ایشاں خواہی دید
أَسَلَّھم شدّةُ جھدھم أو أخَذھم الصَرَعُ بھذا السبب.
کہ سخت محنت شاں او شاں را مسلول کرد یا مصروع شدند
و ذھبَ الحیاةُ فی ھوی الذھب، وماتوا وغابت أشباحھم ﴿۴۴﴾
و زندگی در حرص زر برباد رفت و مردند و کالبدہائے شاں چوں
کالحُبَبِ، وانسدّت الحیَلُ ثم نزل الأجل فخلَس أرواحھم
حباب ہا ناپدید شدند۔وبستہ شدندحیلہ ہا بازفرود آمد موت پس ربود جان ہائے ایشاں را
بید الحَرَب، فھذہ مآل الدنیا و مآل شدّة الجھد لھا
بدست غارتگری۔ پس ایں انجام دنیاست و انجام کوششہاازبہرآں است و
ونموذج شعبةٍ من الشعب. یا حسرة علی الذین اغترّوا
نمونہ شاخ است از شاخہائےآں۔اے حسرت بر آناں کہ بر شیرینی
بحلاوتھا ونضارتھا ونسوا مرارة المنقلب، وإذا قیل لھم
و تازگی دنیا فریفتہ شدند و تلخی بازگشت را فراموش کردند۔وچوں ایشاں را گفتہ شود
اتقوا اللّٰہ ولا تنسوا حظّکم من العقبیٰ، قالوا ما العقبیٰ
کہ از خدا بترسید و بہرہ خود را از روز جزا فراموش نکنید میگویند کہ روز جزا چیست
إنْ ھی إلا قصص نحتتُھا أھل العجم والعرب. وأفرط
ایں ہمہ قصہ ہا ہستند کہ اہل عجم و عرب آنہا را از خود تراشیدہ اند۔ و اکثر

كثيــر مــنهــم فــی الـطبــا ع الـذميـمة، وفسـدتْ نـفوسهـم ورعـَنــتْ
نفس ہا در سرشت نکوہیدہ ازحد درگذشتہ اند و فاسدشدند نفسہائے شاں و خالی شد
رؤوسُهـم ومـالـوا إلـی الـخسّة و الـدناء ة والبخل و الشحّ و
از مادۂ عقل سرہائے شاں۔و سوئے کمینگی و فرومایگی و بخل و حرص و
الـكبـر والـفسـوق والـمـعـصية، ورذائـل أخـرى مـن الـريـاء
کبر و بدکاری و نافرمانی و رزائل دیگر مثلِ ریا و
والشـحـنـاء والـغيبة والـنـميـمة .ولا تـرى نـفسًـا ولّـی وجهَهـا
بغض و گلہ و غمازی میل کردند و نخواہی دید نفسے راکہ سوئے
شَـطْـرَ الـحضـرة، إلا قليل من الأتقياء الّذين هم كالنادر ﴿۴۵﴾
حضرت عزت رو کردہ باشد مگر اندکے ازاں پرہیز گاراں کہ ایشاں بمقابلہ ایں مردم کثیر
الـمعـدوم فـی هـذه الطوائف الـكثيـرة الـمستـكثـرة .وتـرى ألـوفًا من
ہمچو نادر و معدوم اند۔ و خواہی دید ہزار در ہزار
الأحـداث و الشبّـان، الـذيـن تـعـلّـمـوا الـعـلـوم الـجديدة و
نو عمراں و جوانان را آناں کہ علوم جدیدہ و فنون
فـنـون أهـل الـصـلبـان، مـا انـقـاد قـلـوبُهـم لـربّ الـعـالـمين
رواج دادہ عیسائیاں را آموختہ اند۔دلہائے ایشاں فرماں بردار خداوند عالمیاں نماندہ اند
وظـلـمـوا أنـفسهـم بـإنـكـار خـالـق السّـمـاء والأرضين.ومـا
و بہ انکار ذات پیدا کنندہ زمین و آسمان برنفسہائے خود ظلم کردند۔و
تـقيّـدوا بـقيـود الشـرع وشِـعـار الإسـلام، وخـلـعـوا خِـلْـعةَ
بقیدہائے شرع و شعار اسلام مقید نماندند۔ و خلعت فاخرہ ملت اسلام
الـمـلّة وصـاروا كـالأنـعـام .ومـا بـقـی اعـتـقـادهـم فـی الـلّٰـه
را از برکشیدند و چوں چارپایاں شدند و اعتقاد او شاں در خدا تعالیٰ

كـمـا هـو فـي الـمـلة الإسـلامية، بـل خـرجـوا من حُكـم اللّٰـه
ہمچو عقائد اسلام نماند بلکہ از حکم باری تعالیٰ بیرون شدند
ودخـلـوا تـحـت حـكـم الـفـلاسـفة، وسـلّـمـوا نـواصيَهـم إلـى
و تحت حکم فلاسفہ در آمدند۔ وپیشانیہائے خود را در
أيـدى الـملاحدة الغربيّين، و أعرضوا عن الحكمة اليمانية
دستہائے ملحدان مغربی سپردند۔ و از حکمتِ یمانی یعنی حقائق قرآنی و
و عـرفـان العربيّين. فـجَـرَّهـم الـمـلاحـدة حيثما شاؤوا، و بعدوا
معرفت مومنان اہل عرب اعراض کردند۔پس ملحدان او شاں راکشیدند بہرجاخواستند و از
مِـن رُحـم الـلّٰـه وبـغـضـب مـن الـلّٰـه بـاؤوا .و أشـاطَهـم
رحم خداتعالیٰ دور افتادند و زیر غضب خداتعالیٰ آمدند وبکشتن پیش آوردند
شيـاطيـنُهـم، ومـزّقهـم سـراحيـنُهـم، وأضـلّتْهـم طـواغيتُهـم
ایشاں راشیطانہائے ایشاں۔وپارہ پارہ کردایشاں راگرگہائے ایشاں وگمراہ کردایشاں راطاغوتہائے ایشاں
وشـنّـتْ عـليهـم الغارة و نزعتْ منهم يواقيتهم، و قاموا ﴿۴۶﴾
و ازہرطرف برائے غارت بر ایشاں افتادند۔و یاقوتہائے ایمانِ ایشاں ربودند۔و سوئے
إلـى شَـنِّ إيـمـانهـم فـأَهـراقـوا مـاء هـا، ومـا تـركـوا فيهـا إلّا أهـواء هـا.
مشک ایمان ایشاں برخواستند ۔پس ہمہ آب آں ریختند وہیچ چیز دراں بجز ہوائےنفس امارہ آں نگذاشتند
فبـعـث الـلّٰـه فيهـم مـصـلـحًـا مـنهـم ليـردّ إليهـم أمـوالهـم
پس خداتعالیٰ درایشاں ہم از ایشاں مصلح مبعوث فرمودتامال ہائے ایمان ایشاں سوئے ایشاں ردکند
ويـفيـض الـمـال ويـؤمِـنهـم مـن أهـوالهـم، فـإن الـمـخـالـفين
وآں مال ایمانی را بکثرت درایشاں پیدا کندوازخوفہا درامن آرد۔چراکہ مخالفان قومے ہستند
قـوم لـم يـكـونـوا مـنـفـكّـين مِـن غيـر حـجّة بـالـغة، وضـربة
کہ بغیر حجت بالغہ و ضرب شکندہ سر از شرخود باز آیندہ نہ بودند

دامغة، بما بلغوا فی نشأتهم الظلمانية إلی هويّة إبليسية، واحتاجوا
چرا کہ او شاں درپرورش ظلمانی خود تا بماہیت ابلیسیہ رسیدہ بودند و محتاج شدند
إلی عصا ثامِغةٍ .وإنهم تبعوا الفلاسفة فی جميع ما رقمه
سوئے عصائے شکنند ہچرا کہ ایشاں درجمیع آں امور پیروی فلاسفہ کردند کہ سرانگشت فلاسفہ آں را
بنانُهم، ونطق به لسانهم، ودخلوا بطونَهم، واستيقنوا ظنونَهم.
نوشت و زبان آناں بآں گویا شدو درشکم ہائے ایشاں داخل شدند۔وگمانہائے ایشاں رایقین
واستحسنوا شؤونهم، واستبدلوا الزَقُّومَ بالتی هی لُهْنةُ الجنّة و
پنداشتند وکارہائے ایشاں رانیکوشمردند۔وزقوم رابعوض آں طعام گرفتند کہ قبل از طعام بہشت
أخذوا الخَزَفَ و أضاعوا وِشاحَ دُررِهم اليتيمة الفريدة.
بطورنمونہ دادہ شد و سفال راگرفتند و حمیل در ہائے یگانہ ضائع کردند
وقالوا :ما انحلّتْ عُقَدُنا وما انكشفَ غطاؤنا إلا بكتب
و گفتند کہ عقدہائے ما حل نشدند و پردہائے ما منکشف نشدہ مگر بکتابہائے
الفلسفة، وإنْ هی إلا حيل كاذبة، وكلمات مخلوطة بالمكر ﴿۴۷﴾
فلسفہ و ایں ہمہ حیلہ ہائے دروغ و کلمات آمیختہ بہ مکر
والفِرْية، بل ما حصلتْ لُبانةُ نفوسهم الأمّارة إلا فی طرق
و افترا ہستند بلکہ حقیقت این است کہ حاجت نفس امارۂ شاں بجز ایں امر
الإباحة والخروج من الربْقة الملّيّة .ولا يعلمون أن
حاصل نمی شد کہ از ربقہ ملت و مذہب بیروں آیند۔ و نمی دانند کہ
شرائع الأنبياء قد هدَتْ إلی حضرةٍ غفَل عنها عقولُ الحكماء.
شریعتہائے انبیاء سوئے آں درگاہ ہدایت کردہ اند کہ ازاں عقول حکما غافل اند
وأوضحتْ أسرارًا لم يزل الفلاسفة فی ظلماتٍ منها لا يعلمون
و واضح کردند آں رازہا را کہ ہمیشہ بودند فلاسفہ در تاریکی ہا ازاں نمی دانستند

طـرق الاهتـداء .والسـرّ فيـه أن الأنبيـاء يُـلَـقَّـون الـعـلـومَ مـن الـلّٰـه
راہ ہدایت را و دریں راز حقیقت این است کہ انبیاء علیہم السلام از خدائے علیم وحکیم
العليـم الـحـكيـم، واللّٰـهُ لا يـغـفـل عـن الـنهـج الـقـويـم، بـل يجمع فـى
علم می یابند و خداتعالیٰ از راہ ہدایت غافل نمی شود و جمع می کنند در
بيـانـه عـلـومًـا صحيحة ودلائل مبـصـرة تُـوصِـل إلـى الـصـراط المستقيم
بیان خود علوم صحیحہ و دلائل روشن را کہ تا صراط مستقیم مے رساند
لِـمـا لا يـجـوز عـلـيـه الـذهـول .وهـو نـور كـامـل تَـنـزَّهَ شأنُـه عـن
چراکہ برو غفلت جائز نیست و او نور کامل است و شان او از
ظـلـمـة الـرأى السـقيـم .وأمـا الـعـبـد فـلا بـدّ لـه أن يـغـفـل عـن شـيء
ظلمت رائے بیمار پاک است۔مگر بندہ پس برائے او ضرور است کہ اگر چیزے را نگہدارد
دون شـيء ، ويـذهَـل عـن أمـر عـنـد أخـذِ أمـر آخـر، ولـيـس فـى يـده
از چیزے دیگر غفلت کند و اگر امرے را بگیرد امر دیگر ازو فراموش ماند۔چرا کہ در دست او
قـانـون عـاصـم مـن الـذهـول والـخـطـأ .وأمّـا صـنـاعة الـمـنـطـق ﴿۴۸﴾
قانونے نیست کہ از نسیان و خطا محفوظ تواند داشت۔ مگر صناعت منطق
فـمـتـاعٌ سَـقَـطٌ، ولـيسـتْ بـعـاصـمـة قـطُّ مـن هـذه الهَـوجـاء.و
پس ایں متاع ہیچ و ردی است و ہرگز ازیں باد تند محفوظ نتواند داشت۔ و
قـد ضـلّـت الـحـكـمـاء الـفـلاسـفةُ مـع اتـخـاذهـم هـذه الـصـنـاعة
حکما باوجودیکہ صناعت منطق را امام خود گرفتند باز گمراہ شدند۔
إمـامًـا، وكثـرت فـى آرائهـم الاختلافـات والتـنـاقـضـات والشبهـات، فـمـا
و در رائے ہائے ایشاں بکثرت اختلافات و تناقضات پدید آمد
استـطـاعـوا أن يـقـطـعـوا بهـا خـصـامًـا، فـلـذالـك تـجـد الـفـلاسـفةَ
پس نتوانستند کہ بمنطق قطع آں پیکار کنند۔و از ہمیں سبب فلاسفہ را می بینی

يُخالف بعضُهم بعضًا فی الآراء ، وكلُّ أحدٍ منهم يدّعی كمال
کہ در رائے ہائے خود بیکدگر اختلاف می دارند و ہریک ازایشاں دعویٰ کمال فرزانگی
الدهاء ، وهذا هو الأمر الذی يتميّز به النبی ومَن
میکند و ایں ہماں امر است کہ بدو متمیّز می‌شود پیغمبر وہرکہ
تبِعه عن الفلسفی، فإيّاک أن تغفل عنها وتبعد من
تابع او باشد از فلسفی پس خود را ازیں نگہ دار کہ ازیں امر غافل شوی و از
حضرة العليم العلیّ و قد عثرتَ علٰی أن هذا الزمان
حضرت علیم و علی دورگردی۔ و تو بریں مطلع شدہ کہ ایں زمانہ
زمانُ الفتن والإلحاد والبدعات، ومُلئت الأرض ظلمًا و
زمانہ فتنہ ہا و کجروی و بدعت ہاست۔ و زمین از جور و ظلم پُرشدہ
جورًا وقَلَّ عدد الصالحين والصالحات، ومِن أعظم المصائب
است و مردان و زنان نیک کم شدہ اند۔ و از بزرگ تر مصیبت ہا
علی الإسلام أن الذرّية الجديدة الذين ورِثوا شيوخهم المسلمين
براسلام این است کہ ذرّیت جدیدہ کہ بداں پیرانِ خود را وارث شدہ اند
يجهّلون أهلَ الإسلام بأجمعهم ويقولون إن الفلاسفة من الصادقين. ﴿۴۹﴾
نسبت بہ جہل میکنند تمام مسلماناں را و میگویند کہ فلسفیاں بر راستی ہستند۔
وقالوا إنهم فازوا بدرجة التحقيق، وشربوا مستوفِين
وگفتند کہ فلاسفہ بہ درجۂ تحقیق رسیدہ اند۔ و ازیں
من هذا الرحيق، وأمّا الأنبياء فأصابوا بعضًا وأخطأوا بعضًا
شراب خالص سیراب شدہ اند۔و نعوذ باللہ کلام انبیاء علیہم السلام بہ صحیح و غلط
وكلامهم مخلوط بسديد وغير سديد. وكانوا فی الأمور الحِكَمية كغبیّ و
مخلوط شدہ و در امور حکمیہ ہمچو غبی و

بـلـيـد .فـانـظـروا إلـى أىّ حـدّ بـلَـغ أمـرُ تـوهـيـن الإسـلام.و
بلید بودہ اند پس بہ بینید کہ تا کدام حد امر توہین اسلام رسیدہ است و
إنّ هـذا لهـو البـلاء الـمبيـن ومـن الـدواهـى العـظـام .ويـقـتـضـى
ایں بلا ظاہر و از مشکلات بزرگ است۔و ایں مقام
هـذا الـمـوطـن أن يـنـزل نـورٌ مـن الـسـمـاء ، كما خرجتُ ظلمات مخوّفة
مے خواہد کہ نورے از آسمان نازل شود۔ ہمچنانکہ تاریکی ہائے ترسانندہ
مـن أرضِ قـلـوب الـعـمـيـان والـجـهـلاء ، لِيُـوفـى الـلّٰـه الـمـوطـنَ حقّه و
از زمین دلہائے کوراں وجاہلاں بیرون آمدہ تا کہ خداتعالیٰ ایں حالت موجودہ راحق او
يُـدرک الـذيـن كـانـوا عـلـى شـفـا التـبـاب، وهـذا من سُنن اللّٰه كما لا
بکمال وتمام دہد وتدارک کسانے فرماید کہ برکنار ہلاکت افتادہ اند۔وایں از سنتہائے خداتعالیٰ
يـخـفٰـى عـلـٰى أولـى الألـبـاب.ولا شک أن هـذه السموم قد بلغتْ إلى
است چنانچہ بردانشمنداں پوشیدہ نیست۔و ہیچ شک نیست کہ ایں زہرہا بحدے رسیدہ اند
حـدّ أحـسّـتْ بـهـا قـلـوب الـنسـوان والـصـبـيـان، فـضلًا عـن عـقـول ﴿۵۰﴾
کہ دلہائے زنان و کودکان نیز آنہا را محسوس کردہ اند۔ قطع نظر از
أهل البصيرة و العرفان، و ما كان أمرُها هيّنًا بل لا يوجد
اہل عقل و معرفت و کار ایں زہرہا آسان نیست بلکہ نظیر آں
نـظـيـرهـا مـن بـدو الـخِـلـقـة إلـى هـذا الأوان، وأهـلـكـتْ
در ہیچ زمانہ یافتہ نشدہ۔ و ہلاک کرد زیادہ تر از آنچہ
أكثـرَ مـمـا أهـلـكـتْ سـمـومُ سابق الزمان .ومـا بـقـى خـوف اللّٰه فى زاوية
ہلاک کرد زہر ہائے زمانۂ سابق۔ و درکرانہ از کرانہ ہائے دل ہا خوف خداتعالیٰ
مـن زوايـا الـقـلـوب، ووسِـعـهـا حبُّ الدنيا وشغفها كالمحبوب .فـخلَق فى
باقی نماند۔ و درگرفت تمام تمام صحن دلہا محبت دنیا و اندرون را شگاف کردہ داخل شدہ۔پس

السماء بحذاءِ ما حدثت فی خواطر الناس، لیکون الأمر للّٰہ الواحد القهّار
درآسمان آں امر پیداکردہ شد کہ در دلہائے مردم پیداشدہ بود تا کہ ہمہ امرخدا را شود
و یقطَعَ ما نسجه أیدی الخنّاس. فإن الغَیرة الإلٰهیة لا
وہرچہ خناس بافتہ است آنرا قطع کردہ شود چراکہ غیرت الٰہی
تُعطِی الضلالاتِ عمرًا طویلا، وتنزل منه حربةُ الصدق ویقتل
گمراہی را عمرطویل نہ می بخشد۔و نازل مے شود ازو حربہ صدق پس قتل میکند
ما دجل الحقَّ حجةً ودلیلًا .ولا تحسبن اللّٰه مُخلِفَ وعدِه رسلَه
آنرا کہ پوشیدحق رالیکن نہ قتل جسم بلکہ ازروئے اتمام حجت۔وگمان مکن کہ خداتعالیٰ تخلف وعدہ خود
أو مُنسِیَ سُننِه وسبلِه، فإنه جواد کریم، یرحم عباده عند المصائب
کند یاسنتہا وراہ ہائے خودرافراموش کند۔چراکہ صاحب جودوکرم است بروقت مصیبت بربندگان خودرحم
ویُنزِل رُحمه عند انتیاب النوائب، وکذالک جرتُ عادته ﴿۵۱﴾
می فرماید وچوں مصیبت ہاپے درپے بیایندرحم اونازل میشود وہم چنیں ازابتدائے پیدائش ہمیں
من بدو الخلقة، وقد توعّدَ علٰی إنکار هذه العادة.فَتحسَّسوا
عادت اوجاری ماندہ است۔و بر انکار ایں عادت وعید فرمودہ است۔پس خبر پرسید
مِن مجدّدٍ أین هو عند هذه الفتن وهذا الزمان؟ وقد
از آگاہاں کہ بوجود ایں فتنہ ہا و ایں زمانہ مجدد دین کجاست۔و
انقضتُ علٰی رأس المائة مِن سنین وثُقّبت الملّةُ بأسنّةِ
بر سر صدی سال ہاگذشتند ملت محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از نیزہ ہائے
أهل العدوان . ولا یترک اللّٰه مدینة دینه کعمارة خُرّبتُ.
ظالمان سوراخ کردہ شدہ۔و خداتعالیٰ شہردین خود را ہمچو عمارتے نمی گذارد کہ خراب شود
وجدران هدّمتُ، بل یبنی سُورَها ویُنجِی محصورَها.
ونہ ہمچو دیوار ہائے کہ منہدم شوند بلکہ فصیل گرداگرد آنرابنا می کند وآنانکہ درمحاصرہ اندآناں رانجات

ویدُعّ صَولَ الأعداء ، ویُطفئ ما ظھر من نار المِراء ، حتّی
می بخشد۔ و دور می کند حملہ دشمناں را۔ و فرو می نشاند آنچہ ظاہر شد از آتش خصومت تا
لا یبقی لمسلم من أیدی العِدا فزعٌ، ولا فی ھدمِ بیت الدین
باقی نماند برائے مسلمانے از دست دشمناں ترسے و خوفے و نہ کافرے را در منہدم کردن
لکافر طمعٌ .وھکذا تمشّی أمرُ اللّٰہ علی ممرّ الدھور.
خانۂ دین طمعے و امیدے۔ و ہمچنیں امر الٰہی از قدیم جاری ماندہ
ولزِم ظھورَ المفاسِدِ لمعانُ ھذا الظھور .وإن کنتَ لا تعرف
و لازم ماندہ است ظہور مفاسد را روشنیِ ایں ظہور و اگر تو ایں سنت الٰہی را
ھذہ السُنّة فاقرأ فی القرآن ما قیل لموسٰی ” اِذۡهَبۡ اِلٰی ﴿۵۲﴾
نمی شناسی پس قرآں را بخواں و بہ بین کہ موسیٰ را چہ گفتہ اند کہ برو سوئے فرعون
فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی “[1] .فانظرُ کیف اقتضی طغیانُ فرعون وجودَ
کہ او طاغی شدہ است۔ پس نظر کن کہ چگونہ طغیان فرعون وجود کلیم علیہ السلام را
الکلیم، و کیف أرسل اللّٰہ رسولہ عند غُلوّ ھذا الکافر اللئیم.
بخواست۔ و چگونہ اللہ تعالیٰ رسول خود را بوقت غلو ایں کافر لئیم فرستاد۔
ثم لما ظھر الفساد وکثرت أحزاب المفسدین فی زمان
باز چوں در زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء بودند فساد غلبہ کرد و گروہ ہائے مفسداں
خاتم النبیین، وعُبِدت الأصنام، وتُرک القدیر العلّامُ، و
زیادہ شدند۔ و پرستش بت ہا شد و خدائے قادر و غیب داں را ترک کردند۔ و
وقع فی دَوکةٍ وبَوحِ الأقوامُ، وأباحَ الفسقَ والمعصیةَ
امرتمام قوم ہا مختلط ومشتبہ گردید۔ و مردمان دون فسق و معصیت را بر خود
اللئامُ، وما بقی شغلُھم إلا الأکل والشرب کأنّھم الأنعام.
حلال کردند۔ و بجز خوردن ونوشیدن ہیچ شغل شاں نماند گویا ایشاں چارپایاں ہستند۔

[1] طٰہٰ: ۲۵

بعث اللّٰه رسوله الكريم من الأُمّيّين، وأرسله إلى

انگاہ خداتعالیٰ رسول خود را از امیّان پیدا کرد۔ وسوئے جہانیاں او را فرستاد۔و فرمود کہ

العالمين وقال: قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

برخیز ومردم را بترساں کہ گناہ ایشاں غضب خدا را برانگیخت وچندانکہ توانی بزرگی خداتعالیٰ را ظاہر کن یعنی

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [1]

جلال خدا کہ بتاں را دادہ شد بازستاں وجلال الٰہی ظاہر کن دریں اشارت است کہ بردست او بتاں مقہور

خواہند شد وجلال وعظمتِ الٰہی ظاہر خواہد شد۔ واز پلیدی ہا جدا باش۔ایں اشارت است سوئے اینکہ

از ہر قسم پلیدی دور باید ماند ونیز سوئے ایں اشارت است کہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ از صحبتِ مشرکاں

کہ نجس اند ترا جدا کند وشرک را از زمین مکہ بردارد۔وجامہ ہائے خود را و دل خود را پاک کن (ثوب بمعنی

دل نیز آمدہ) ایں اشارت است سوئے اینکہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ دلہا را از ہر قسم شرک وظلم والتفات

الیٰ ماسوی اللہ پاک کند۔ونیز ایں ہم دریں آیت ہا اشارہ می کنند کہ ایں شریعت بریں ہمہ اجزا

مشتمل است۔

فحاصل الكلام أن نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم أُرسل لهذا

پس حاصل کلام این است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم برائے ایں غرض

الغرض المذكور من رب العباد، وما كان من نبي ولا

مذکور فرستادہ شد۔ و ہیچ نبی و رسولے نیامدہ

رسول إلا أنه أُرسل عند فرعٍ مِّن فروع الفساد، واجتمعت ﴿۵۳﴾

کہ از بہر شاخے از شاخہائے فساد نیامدہ باشد۔و ایں ہمہ شاخہا

الفروعُ كلها في زمن نبيّنا الحمّاد السّجّاد. ثم جاء زماننا هذا

در زمانہ جناب پیغمبر ما مجتمع شدند۔ باز زمانۂ ما آمد

فلا تسأل عما رأينا في هذا الزمان، واللّٰهِ قد تمّتْ في

پس ہیچ مپرس کہ دریں زمانہ چہ دیدیم و بخدا کہ دریں زمانہ

---

[1] المدثر:۳تا۶

هذا الزمان دائرةُ الفسوق والفحشاء والشرک والعدوان، وما
دائرہ فسق و بدکاری و شرک و ظلم بکمال خود رسیدہ است۔
ترَک الناس صغيرةً و لا كبيرة فما أصبرَهم على النيران. يستحسنون
نیک می شمارند
السيئاتِ ويستَحلُون مُرًّا ويأكلون سمَّ العصيان.وكثر رعاعُ
بدی ہا را و شیریں مے پندارند تلخ را و می خورند زہر نافرمانی را۔و بسیار شدند مردم
الناس وقلّ شرفاؤهم من أهل التقى والإيمان، وأنبتوا نباتًا
سفلہ و کم شدند مردم شریف از اہل پرہیز و ایمان۔ و بر بہ خبیث روئیدگی
خبيثًا ونشأوا في مجالس الإلحاد والارتداد والكفران، وأعطوا
روئیدند و در مجلسہائے الحاد و ارتداد و کفران نعمت پرورش یافتند۔ و حق ہائے
حقوق اللّٰه غيرَه وأخذوا طريق الطغيان، وما بقي مِن قوة
خداتعالیٰ را بغیر او دادند و طریق طغیان گرفتند۔و ہیچ قوتے نماند
ولا خُلُقٍ إلا أعطوها لغير اللّٰه الديّان .مثلًا كانت المحبّة
و خلقے کہ غیر حق را نہ دادہ باشند۔ مثلاً محبت در انسان
جوهرًا شريفًا وخُلقًا أعظم في الإنسان، وأودعَه اللّٰه تعالٰى إيّاها ﴿۵۴﴾
جوہر شریف و خُلق اعظم بود۔و خداتعالیٰ در انسان قوتہائے محبت برائے این
ليُفني نفسَه في تصوُّرِ جمالِ ربّه المنّان، وليكون له
ودیعت نہادہ بود تا کہ ایشاں نفس خود را در اطاعت رب خود فنا کنند۔وتا کہ از
بالروح والجَنان، وليترقّي في سبل حبه ولا يبقى منه أثرٌ
دل وجان مرخدا را باشد و تا کہ در راہ ہائے محبت او ترقی کند و از وجود او اثرے
ويذوبَ وجودُه بنار العشق والوَلَهان، ولٰكن العميان بذلوا
نماند و وجود او بہ آتش عشق و محبت الٰہی بسوزد۔ ولیکن نابینایاں این صفت شریف

هذه الصفة الجليلة الشريفة فی غير محلّها وأضاعوا دُرّةَ الإيمان.
وبزرگ را درغیر محل آں خرچ کردند وگوہر بزرگ ایمان را ضائع کردند۔
ووضعوا محبّة اللّٰه فی مواضع أهواء النفس عند غليانهاو
و محبت الٰہی را در محل ہوا ہائے نفس و جوش آں نہادند۔
الهيجان، ونسوا اللّٰهَ وحبَّه وشُغفوا بالغلمان المُرْد والنسوان.
و خدا را و محبت او را فراموش کردند و شیفتہ جمال امرداں و زنان شدند
وغابوا عن حضرة الحق و جهلوا حُسْنَها، فويل للعميان. لهم
وازجناب باری غائب شدند وحسن آں درگاہ را فراموش کردند۔پس واویلا بریں کوراں
أعين لا يبصرون بها، ولهم قلوب لا يفقهون بها، فتهوی تلک
ایشاں را چشم ہائے ہستند کہ بداں نمی بینند و دلہا کہ بداں نہ می فہمند پس ایں دلہائے شاں
القلوب غيرَ الرحمٰن. ولصِق بها طائفُها فلا يترُكها فی حين
بغیررحمان محبت می کنند۔و بدلہائے او شاں خیال ہائے ناپاک چناں چسپیدہ اند کہ
من الأحيان. يفعلون سيئاتِهم بالحريّة والاجتراء، حتی ﴿۵۵﴾
ہیچ وقتے از ایشاں جدا نمی شوند بداں آزادی و دلیری بدی می کنند۔ تاآنکہ
لا يُفهَم منه قطُّ أنهم يؤمنون باللّٰه ويوم الجزاء، ولا يُتخَيّلُ
ازاں فہمیدہ نمی شود کہ ایشاں بخدا و روزجزا ایمان می دارند۔ و بدیدن اعمال شاں
برؤية أعمالهم أنهم يخافون مثقال ذرّة حضرة الكبرياء. فهذا
درخیال نمی گذرد کہ ایشاں بقدر ذرہ ہم از خدا می ترسند۔ پس
هو الأمر الذی اقتضی مصلحًا ينزل بينهم من السّماء، و
ہمیں امر است کہ تقاضاکرد کہ یک مصلح از آسمان بر ایشاں نازل شود۔و
كذالک جرت عادة اللّٰه فی السابقين من أهل البغی والغلواء.
ہم چنیں درپیشینیاں از اہل جرائم ہمیں عادت خدا تعالیٰ جاری ماندہ

وقد كتب اللّٰه قصة قوم نوح وقوم إبراهيم وقوم لوط و
وخداتعالیٰ درکتاب خوداز بہر ہمیں امرقصہ قوم نوح و قوم ابراہیم و قوم لوط
قوم صالح فی القرآن، وأشار إلى أنهم أُرسلوا كلهم عند الفتن
و قوم صالح نوشتہ است۔ و اشارہ کردہ است کہ ایں ہمہ انبیاء در وقت فتنہ
والفسوق وأنواع العصيان، وما عُطِّلتْ هذه السُنّة قطّ
و بدکاری ہا فرستادہ شدند۔ و ایں سنت گاہے معطل نماندہ
وما بُدّلتْ، وما كان اللّٰه نَسِيًّا كنوع الإنسان. فكفاك هذا
و نہ تبدیل یافتہ و خداہیچو انسان فراموش کنندہ نیست و ترا ایں قدربیان ما
لمعرفةِ سُننِ اللّٰه إنْ كنتَ تطلب دليلا، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
کفایت می کند اگر طالبِ دلیل ہستی چراکہ سنتہائے خدا را
تَبْدِيْلًا.[1]
تبدیل نیست۔

ثم اعلموا رحمكم اللّٰه أني امرؤ قد أعطاني ربّي كلَّ ما هو
باز بدانید خدابرشما رحم کند کہ من چناں مردے ہستم کہ خدائے من مراآں ہمہ
من شرائط المصلحين، وأراني آياته وأدخلني في عباده
چیزہا داد کہ ازشرائط مصلحاں می باشد۔و مرا نشانہائے خود بنمود و دربندگان
الموقنين. وإنّه أنزل عليّ بركاتٍ وأنار مكاني، وما بقي ﴿۵۶﴾
اہل یقین مرا داخل کرد۔و او از ہرگونہ برکت ہا برمن نازل فرمود و مکان مرا روشن کرد۔و
لي مِن مُنيةٍ إلّا أعطاني. ويتمنّى الإنسان أن يكون من
ہیچ آرزوئے من نبود کہ مرا نداد۔ و انسان آرزو می دارد کہ از خاندان ریاست
بيت الرياسة والإمارة، ويكون له حسب ونسب، فأعطاني ربّي
و امارت باشد و او را حسب و نسب بود پس خدائے من

[1] الاحزاب:۶۳

هـذا الشــرف كـلّـه ومـا بقى لى طلب .وكـذالک يتمنّى الإنسـان
ایں شرف بتمام و کمال مرا داد و ہیچ طلب مرا نماند و ہم چنیں انسان آرزو میدارد
أن يـكـون لــه وجـاهة فى الـدنيـا والـديـن، وكـرامة وعـزة فـى أهل
کہ او را در دنیا و دین وجاہتے باشد۔ و نزد اہل آسمان
السّماء و الأرضين، فوهب لى ربّى عزة الدارين و شرّفنى
و اہل زمین او را عزتے باشد۔پس بخشید مراپروردگار من عزت ہردوجہاں و مرا بزرگی
بشـرف الـكـونين .وقـد لا يـرى الإنسـان مَـوالِيَـه من ورائـه.
ہردوجہاں مشرف فرمود۔و گاہے انسان نمے بیند کہ بعد از مردن
ولا يـكـون لــه ولـدٌ يـرثـه بـعـد فـنـائـه، فيـأخـذه غمّ وضجـر و
او را فرزندے است کہ وارث اوست۔پس می گیرد او را غم و بے قراری
كـآبة لـعـدم أبـنـائـه، ويعيـش حـزينًـا ويبكـى فـى مسـاءه و
دل وشکستگی بوجہ نبودن فرزنداں۔وغمناک زندگی بسرمی کند و می گرید درشام و صباح
رَواحـه، فـمـا مَسَّـنـى هـذا الـحـزن لطـرفة عين بـفـضـل اللّٰـه
و بفضل الٰہی و رحمت او ایں غم مرا تا یک چشم زدن ہم مس نکرد
ورحـمتـه، وأعـطـانـى ربّـى أبـنـاءً لـخـدمة ملّتـه .وقـد يهوى ﴿۵۷﴾
و پروردگار من برائے خدمت دین خود چند پسر عطا فرمود۔ و گاہے
الـمـرء أن يُـعـطَـى لـه دُرَرُ مـعـارف وعـلـومٌ نُـخَـبٌ، وأن
دوست می دارد انسان کہ او را گوہرہائے معارف و علوم برگزیدہ دادہ شود و آنکہ
يـحـصُـل لـه نُـضـار وعَـقـار ونَشَـبٌ، فوهب لى ربّى هـذه كـلها
زر و زمین و مال او را حاصل گردد۔پس مرا خدائے من باحسان و منت خود
بـكـمـال الإحسـان والـمـنّة، وأنعم علىّ بنعم هـذه الـدار ونعـم
ایں ہمہ داد۔ و برمن نعمت ہائے ایں دنیا و نعمت ہائے

الآخرة، و أتمّ علیّ و أسبغَ مِن کل نوع العطیّة، وأعطانی
آخرت انعام کردند و برمن از ہرقسم داد و دہش نعمت خود را تمام کرد۔ وبے انکہ
فی الدارَین حسنتَین من غیر المسألة .وقد یودّ الإنسان
ازو بطلبم درہر دو جہان خیر و خوبی مرا بخشید۔ و گاہے انسان دوست میدارد
أن یُعطی له محبّةُ اللّٰه کالعاشقین الفانین، ویُسقی مِن
کہ او را محبت الٰہی ہمچو عشاق فناشدہ دادہ شود و از جام
کأس المحبوبین المجذوبین، وقد یحبّ أن یُفتَح علیه أبواب
محبوبان و مجذوبان نوشانیدہ شود و گاہے دوست میدارد کہ برو درہائے
الکشوف والإلهامات، وأخبار الغیب والآیات، وتُستجاب
کشف و الہام و اخبار غیب و نشانہا کشادہ شوند و دعاہائے او
دعواتُه بأسرع الأوقات، وتصدر منه عجائب الخوارق والکرامات.
جلد ترقبول شوند۔ و ازو عجائب خوارق و کرامات صادر شوند
ویکلّمه ربُّه ویشرّفه بشرف المکالمات والمخاطبات، فالحمد للّٰه
و او را پروردگار او شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشد۔ پس حمد
علی أنه أعطانی ذالک أجمعَ، ووهب لی کلَّ نعمة کنت ﴿۵۸﴾
خدائے را کہ او ایں ہمہ نعمتہا مرابخشید۔ و ہرنعمتے کہ ذکر آں
أقرأ ذِکرها فی الکتب أو أسمع، وجعلنی من المقرَّبین. و
در کتاب ہا می خوانم یا شنوم مرا ارزانی فرمود۔وازمقربان مرا گردانید۔
وهب لی علم الأوّلین والآخرین، و حلَّ عقدةً من لسانی
و مرا علم اولین و آخرین عطافرمود۔ و از زبان من عقدہ برداشت
وأَمْلَأَ بمُلَحِ الأدب بیانی، وحلّی کلامی بحُلل البلاغة
و بہ نمکین گفتارہائے ادب بیان مرا پُر کرد۔ و آراستہ کرد کلام را بحلّہ ہائے بلاغت

وقوّی سُلطانی. فواللّٰہِ إن کلامی أبلغُ فی قلوب الناس
و قوی کرد حجت مرا۔پس بخدا کہ کلام من در دلہا آں اثر می کند
من مائة ألف سیفٍ، فھذا ھو الذی وضعتُ الحرب بھا
کہ صدہزارشمشیر نتواندکرد۔پس ایں ہماں چیزے است کہ بدو ضرورت جنگ نماند
وفتحتُ الحصونَ مِن غیر جبر وحیفٍ، وما کان لمخالف
و قلعہ ہا را بغیر جبر و ظلم فتح کردہ ام۔ و ہیچ مخالف را مجال نیست
أن یبرُز فی مِضْماری، ومَن برَز فمات قَعْصًا بإنکاری.
کہ در میدان من بروں آید۔ و ہرکہ بروں آمد پس بلاتوقف بوجہ انکارمن بمرد۔
فالحاصل أن اللّٰہ کرّمنی بأنواع الصنیعة، ورزقنی
پس حاصل کلام این است کہ خداتعالیٰ مرا بقسماقسم احسانہامکرم کردہ است۔و مرا
من نِعم الدنیویّة والدینیّة، وراعَی أموری بالفضل و
از نعمتہائے دنیاودین رزق دادہ است۔ و از راہ فضل و بخشش
الکرامة، وأحسن مثوای بالتحنّن والرحمة، وبشّرنی بأن
رعایت امورمن فرمودہ است وجائے آرام مرابرحم ومہربانی نیکوکردہ است۔و مرا بشارت دادہ
عیونہ علیّ فی خَلْوتی ومُشاھَدی وفی کل حالی، وإنہ یرحمنی ﴿۵۹﴾
است کہ چشم او در وقت خلوت وجلوت و بہرحال برمن است۔ و او برمن رحمت میکند
ویمنّینی ویؤمّلنی عند أھوالی. وإنی أری کلَّ ما ھو عندہ
و بہ آرزو می آرد و امید می دہد در وقت خوفہائے من۔و می بینم کہ ہرچہ نزد اوست
کأنہ ھو عندی وفی یدی، وإنہ کھفی وملجأی وتُرسی
گویاآں نزدمن است و در دست من است۔و اوپناہ من است وجائے گریز من وسپرمن
وعَضُدی. وإنہ سَرَی فی قلبی وعروقی ودمی، و إنّی منہ
وبازوئے من۔و او سرایت کردہ است در دل من و رگہائے من و خون من۔ومن ازو

بمنزلة لا يعلمها الخَلق من عربی وعجمی وإنه خلقنی و
بداں منزلت ہستم کہ ہیچ انسانے آنرا نمی داندگو عربی باشد یا عجمی۔ و او مرا و تمام
خَلَقَ كلَّ قوّتی. فرجعتُ إليه مع هذه القوافل، وانهمرتُ
قوت ہائے مراپیدا کرد پس من بااین قافلہ ہاسوئے او بازگشت کردم وسوئے او چناں رواں شدم
إليه كما ينهمر الماء من قُنن الجبال إلى الأسافل. وأحاطنی
کہ آب از بلندی ہائے جبال سوئے زیر می آید۔ و او بر من احاطہ کرد
فغُشّيتُ تحت ردائه، ومتّعنی بأنوار جماله فأعرضتُ
پس من زیر چادر او پوشیدہ شدم۔ ومرا با نور ہائے جمال خود متمتع فرمود۔ پس من از دشمنان خود
عن أعدائی وأعدائه. وإنه نزَع عنی ثيابَ الوَسَخ والدَّرَن.
و دشمنان او اعراض کردم و او جامہ ہائے چرک وریم از من دورکرد۔
ثم ألبسنی حُلَلَ النّور واصطفانی لِذَاتِه فی هٰذا الزمن، وما
باز حلّہ ہائے نور مرا پوشانید و دریں زمانہ برائے ذات خود مرا برگزید و
أبقی لی غیرَه وهذا أعظمُ المنن ومن آلائه أنه شرح صدری
برائے من دیگرے را نگہداشت و ایں بزرگتر احسان اوست۔ واز احسان ہائے او یکے ایں است کہ
وكمّل بدری، فما أصابنی ضجرٌ قط لأفكار الدنيا وهجومها ﴿۶۰﴾
او سینہ مرا منشرح کرد و بدر مرا بکمال رسانید۔ پس مرا برائے فکر ہائے دنیا گاہے دل تنگ نشدہ
وما أَحَسَّ أحدٌ كآبةً على وجهی وجبينی لِهُمُومِهَا وغمومها.
و ہیچ کس بر رو و جبین من از بہر دنیا شکستگی را مشاہدہ نہ کرد
وإنّه جعلنی مسيحًا موعودًا ومهديًّا معهودًا، ففرَط
پس او تعالیٰ مرا مسیح موعود و مہدی معہود گردانید۔ پس
العلماءُ علیّ وقالوا مزوِّر كذّاب، وآذونی مِن كلّ باب.
علماء ایں دیار برمن زیادتی کردند وگفتند کہ دروغ آرایندہ کذاب است واز ہر جہت مراایذا دادند

وكذّبوني وفسّقوني وجهّلوني وما خافوا يوم الحساب. و
وتکذیب کردند و نسبت بہ فسق و جہل کردند۔ و از روزحساب نترسیدند۔ و
سرَبوا إلى جهة وما تدبّروا الأحاديث وما فى الكتاب. وجُذِبَ
بطرفے واحد رفتند و در قرآن و حدیث تدبر نکردند۔و مردم
القوم إلى هذه الصائتين وما استَقْرَوا طرقَ الصواب. و
قوم مسلماناں سوئے ایں آواز کنندگان کشیدہ شدند و راہ ہائے صواب را نجستند و
فرَضوا لهم من أموالهم وسُيوبهم ليداوموا على رَدِّ كُتبى و
برائے او شاں از مالہائے خود معین کردند تاہمیشہ رد کتب من کردہ باشند و
ليكتبوا الجواب، فما كان جوابهم إلا السبّ والشتم والذكر
تاجواب بنویسند۔پس جواب ایشاں بجز ایں ہیچ نبود کہ دشنام ہا دادند و
بأسوأ الألقاب. ودعوتُهم ليبارزونى فى الميدان بفرسانهم
بہ بد لقب ہا یاد می کردند۔ و ایشاں را خواندم تابسواران خود در میدان بیایند
وليسألوا عنّى ما اختلج فى صدرهم، وما خطر فى أمرى
وہرشک و شبہ کہ در سینہ ایشاں است وہرچہ در دل ایشاں گذشتہ ہمہ از من
بجنانهم، فما خرجوا من بابهم، وما فصَلوا عن غابهم. ﴿۶۱﴾
پرسند۔پس از در خود بیرون نیامدند و از خانۂ خود جدا نہ شدند
وكان من شأنهم أن يُسفِر وجوهُهم ويتلألأ جباهُهم
و می بایست کہ او شاں ازیں دعوت من خوش شدندے و روئے شاں و جبین شاں
بالمسرّة عند هذه الدعوة، و أن يبادروا إلىّ و يُفحِمونى
از خوشی روشن شدے۔ و نیز می بایست کہ سوئے من جلدی کردندے و بکتاب
بالكتاب و السُنّة، و إنّ الحق يشجّع القلوب المزءُودة و
وسنت مرا ملزم کردندے۔وبہ تحقیق حق دلیری می گرداند دلہائے ترسندہ را ۔و

يفتح الأبواب المسدودة، و لكنهم كانوا كاذبين فی أقوالهم.
می کشاید باب‌ہائے بستہ شدہ را مگر ایشاں در اقوال خود کاذب بودند
ففرّوا مع عصيّهم وحبالهم . وقلتُ لهم جادِلونی بالكتاب
پس با عصاہا و رسن ہائے خود بگریختند و من او شاں را گفتم کہ از روئے کتاب
والسنّة، وإنْ لم تقبَلوا فبالأدلّة العقلية، وإن لم تقبلوا
وسنت بامن بحث کنند۔و اگر ایں طریق قبول کنند پس بدلائل عقلی بحث کنند و اگر ایں ہم قبول
فبالآيات السّماوية، فما قبِلوا طريقًا من هذه الطرق الثلاثة
نمی کنند پس بہ نشانہائے سماوی مقابلہ کنند۔پس ایشاں ازیں ہرسہ طریق اختیار نہ کردند
وأخذ بعضهم يعتذرون إلیّ اعتذارَ الأكياس، وجاء ونی تائبين وبايَعونی
وآغاز کردند بعض اوشاں کہ عذری آوردند سوئے من ہمچو دانایاں۔ و نزد من
ونجّاهم اللّٰه من الوسواس الخنّاس . والبعض
تائب شدہ آمدند۔ و خداتعالیٰ ایشاں را از شیطان نجات داد۔ و بعض
الآخرون أصرّوا على تكذيبی، وهمّوا بتمزيق جلابيبی، وقالوا
دیگر بر تکذیب من اصرار کردند۔ و قصد کردند بپارہ کردن چادرہائے من و گفتند
كذبتَ فيما ادّعيتَ، وكبُر ما افتريتَ، وإن كنتَ تزعم ﴿۶۲﴾
دروغ گفتی در آنچہ دعویٰ کردی و بزرگ افترا آوردی۔ اگر تو گمان می کنی
أنّك من الصادقين، فأْتِنا بآية توجب اليقين . وأصرّوا على
کہ از راستاں ہستی۔پس آں نشانہا بنما کہ یقین را پیدا کنند۔ و بر سوال اصرار
سُئُلِهم وأبرمونی، وأحرجوا صدری وآذونی، فأراهم اللّٰه
کردند و براں زور دادند۔ و مرا دل تنگ کردند و ایذا دادند۔پس خداتعالیٰ ایشاں را
آياتٍ صريحةً من السّماء ، فأبَوا وأعرضوا كما هی سيرة الأشقياء.
نشانہائے صریحہ از آسمان بنمود۔پس سرزدند واعراض کردند چنانچہ سیرت اشقیا است

وجـحـدوا بهـا واستيـقـنتهـا أنفسُهم ومـا آثروا طـريق الاهتداء.
و انکار کردند و یقین کردہ بود دلہائے شاں و طریق ہدایت اختیار نہ کردند
بيد أنهم نـزَعـوا عـن إرهـاقـي، بـعـدمـا رأوا خـوارقَ خَلّاقـي، وقَـلَّ
مگر ایں است کہ او شاں جدا شدند از تنگ کردنِ من۔ بعد ز انکہ خوارق خدائے من دیدند۔ وکم
احتدادُ اللَّدَدِ و شـدّة الخصام، بل جعل بعضُهم يخضعون
شد تیزی خصومت و سختی پیکار۔ بلکہ بعض ایشاں در کلام نرمی اختیار
بـالـكـلام، واتـخـذوا الأدب شِـرعةً، والتـواضـعَ مهـجّةً .وحُبِّـبَ
کردند و گرفتند ادب را طریقہ و تواضع را طریق و دوست داشتہ
إلـيّ مُـذْ أُمـرتُ مـن الـلّـه ذي الآيـات، أن أعـاشـر النّـاس بـالـصبـر
سوئے من از وقتیکہ مامور شدم از خدائے صاحب نشانہا کہ بامردم بہ صبر و مدارات
و المداراة، و أن أبدي الاهتشاش، لمن جاءني وترَك
معاشرت کنم۔ و اینکہ ظاہر کنم خورسندی و سرور را برائے آنکہ نزدم آمد
الاختـراش .واتـخـذتُ لـي هـذه الشِـرعة نُـجْـعةً، ورجـوتُ بــه ﴿۶۳﴾
و عادت خراشیدن را ترک کرد۔ و گرفتم ایں طریق را برائے خود غذا۔ و امید داشتم بدیں عادت از
من العِدا تُؤدةً. فَتَعرَّى كبرُهم كتعرِّي الجبال بعد انجياب
دشمنان آہستگی۔ پس کبر ایشاں چناں ظاہر شد کہ بعد از انشقاق برف کوہ ہا ظاہر
الثـلـوج، ومـا بـقـي فيهـم مـن الأدب الـمـعـروف الـمـروج.
می شوند۔ و در ایشاں آں ادب نیز ہم نماند کہ معروف و رواجی است۔
وعـجبـتُ مـن قـلـبي كيف يأخذني الرُحمُ على هذه العِدَا.على
و من از دل خود تعجب می کنم چگونہ مرا بر ایشاں رحم می آید باآنکہ
أنّـي لـم ألْـقَ مـنـهـم إلا الأذى .وقـد أرادوا سـفـك دمـي و
تحقیق من از ایشاں بجز ایذا ہیچ ندیدم۔ و ارادہ کردند کہ خون من بریزند و

هتک عِرضی وکَلّمونی بکلمٍ کالقَنا، ولبِسوا الصفافة، وخلعوا
عزت مرا بدرند و مرا بسخن ہائے ہمچو نیزہ ہا خستہ کردند و پوشیدند بے شرمی را و کشیدند از خود
الصداقة، وأقبلوا علیّ إقبالَ سباعِ الفلا، إلا الذین تابوا و
جامۂ راستی را و ہمچو درندگان بیابان برمن حملہ کردند۔مگر آنانکہ توبہ کردند و
أصلحوا وکفّوا الألسن وعاهدوا أن یجتنبوا الفحش وأن
اصلاح دلہائے خود کردند و زبانہائے خود بند کردند و عہد کردند کہ از بدی پرہیز خواہند کرد و
لا یترکوا التقٰی .وما أسألهم من أجرٍ لِیُظَنَّ أنهم مِن
پرہیزگاری را از دست نخواہند داد۔واز ایشاں اجر خود طلب نمی کنم تا کسے خیال کند کہ ایشاں از
مغرمٍ مثقَلون، وما أمثُلُ بین یدیهم لیُعطونِ، ولی
تاوانے زیربار مے شوند۔ و نہ روبرائے ایشاں می استم کہ مرا چیزے دہند و مرا
ربٌّ کریم یُکفّلنی فی کل حین، وأرجو أن أرحل من الدنیا
خداوندے کریم است کہ ہروقت متکفل حالِ من است۔و امید دارم کہ ازیں جہان بگذرم
قبل أن أحتاج إلی الآخرین.ووالله إنی جئت الناس
پیش زانکہ کہ محتاج دیگرے شوم۔ وبخدا من برائے ایں آمدم کہ تا مردم را
لِأَجُرَّهم من المَحلِ إلی غزارة السُحب، و مِن الجهل ﴿۶۴﴾
از خشک سال سوئے بسیاری ابرہا بکشم۔ و از جہل ہا
إلی العلوم النُخَب، ومن التقاعس إلی الطلب، و
سوئے علم ہائے برگزیدہ۔ و از باز پس رفتن سوئے جستن۔ و
من الهزیمة المخزیة إلی الفتح والطَرَب، ومن
از شکست رسوا کنندہ سوئے فتح و شادمانی۔ و از
الشیطان إلی الله ذی العجب، وأرید أن أضع مَرهَمَ عیسٰی
شیطان سوئے خدائے صاحب عجب و می خواہم کہ درجائے خارشہا مرہم عیسیٰ بنہم

مَواضِعَ النُقَبْ☆. ولٰکنهم ما صالحوا ولفتوا وجوههم إلى الخصام
کہ خارشہارا زبس مفید است۔ مگر او شاں مصالحت اختیار نہ کردند وسوئے پیکار روئے خود
ونصّلوا إلىّ أسهُمَ الملام، وصاروا سِباعًا بعد أن کانوا کالأنعام.
بگردانیدند ونہادند پیکانہا برائے من تیرہائے ملامت را و از حالت چارپایاں درندہ شدند
إلا قليل من الکرام. وإنّی جئتهم بآيات وقمتُ فيهم مقامَ المبلِّغين
مگر اندکے از کریماں۔ ومن نزد شاں بہ نشانہا آمدہ ام ودر ایشاں بجائے حکم رسانندگان ایستادم
ونصحتُ لهم نصحَ المبالغين، وکانوا من قبل يطلبون هذه الأيام
وبکوشش بسیار ایشاں را نصیحت دادم۔ وپیش زیں طلب می کردند ایں روز ہا و اقبال
وإقبالها، ويستَقْرُون دولةَ السماء ليتفيّأوا ظلالَها، ثم إذا أفضى
ایں روزہا را و می جستند دولت آسمان را تا بسایۂ او در آیند۔ پس چوں حق
الحقُّ إلى ديارهم، ونزلت الرحمة على دارهم لانتظارهم، فحرِجتُ
تا ولایت ایشاں رسید و رحمت بر ایشاں از وجہ انتظار ایشاں۔ تنگ شدند
صدورهم، وانطفأت نورهم .وإنّنا ألْفَينا کثيرا منهم فی سجن ﴿۶۵﴾
دلہائے شاں وفرو مرد نور ایشاں۔ وما اکثرے را از ایشاں در زندان
الجهل وترکِ الاقتصاد، فلا يريدون أن يتخلّصوا من هذا
جہالت وترک طریق میانہ روی یافتیم۔ پس نمی خواہند کہ ازیں زندان خلاص شوند
السجن ويتّخذوا سبل السَّداد، بل له باب من حديد التعصّب
وطریقہ درستی اختیار کنند بلکہ آں زندان را از آہن تعصّبات
والإعراض والعناد، فلذالک أوسعونی سبًّا وأوجعونی عتبًا.
اعراض وعناد درے است۔ پس ازہمیں سبب بسیار در بسیار مرا دشنام دادند۔ و بخشم گرفتن مرا دردمند کردند۔

☆ انّ مرهم عيسٰی ينفع انواع الحکّة والجرب والطاعون والقروح والجروح وغيرهامن الامراض التی تحدث من فساد الدم رکبه الحواريون لجروح عيسٰی عليه السلام التی اصابته من الصليب. والمراد هٰهنامن الحکة حکة الشکوک والشبهات کمالايخفی على اللبيب. منه

فمثلهم كمثل الرجل الذى كان يُنفِد عمره فى كَمَدٍ، لخلُوِّه عن
پس مثال او شاں مثال آں کسے است کہ عمر خود در اندوہ مے گذراند چراکہ اوراہیچ فرزندے
ولدٍ، وكان يحضُر الفقراء والعرّافين، ويستقرى حيلةً بدعاء
نبود۔ وبود کہ ہمیشہ در خدمت فقیراں وطبیباں می رفت وبرائے فرزنداں بہ دعا یا دواحیلہ
أو دواء للبنين، فلما منَّ اللّٰه عليه بحمل زوجته، وتحقّقَ أمر
مے جست۔ پس چوں خدا تعالیٰ بحمل زن او بروے رحم کرد و امر حصول مراد او
حصول مُنيته، رغِب فى الإسقاط قبل النتاج، ليضيع الولد
متحقق شد۔ رغبت کرد در ساقط کردن بچہ قبل از زادن۔ تاکہ ضائع کند بچہ را
لشهواتٍ أرادها وليكسر الجنين كالزجاج. فالحق والحق أقول
برائے شہوتہا کہ ارادہ آں کرد وجنین راہمچو آبگینہ بشکست۔ پس راست راست می گویم کہ
إن هذا هو مثل الذين يؤذونني من العدوان، ويَعْتَتِبون
کہ ایں خیال آں مردم است کہ از راہ ستم مرا ایذا می دہند۔ وبر راہ دشوار ومشکل
الطريق ولا يطأون أقوَم الطرق وأسهلَها للعرفان. وكانوا
مے روند و راست تر طریق را نہ میگیرند کہ بسہولت تمام تا برمعرفت مے رساند وبودند
يطلبون من قبل ويدعون اللّٰه كالعطشان، ثم شاهت الوجوه
کہ می جستند پیش زیں و می خواندند خداتعالیٰ را ہمچو تشنگاں باز بروقت خروج من
عند خروجى بقدر الرحمٰن. وكم من داعٍ أَعْوَلُوا كماخِضٍ ﴿۶۶﴾
روہا زشت شدند بتقدیر خدائے رحیم۔ وبسیاردعا کنندگان کہ ہمچو کہ زن درد زہ گرفتہ
فى البكاء عند الدعاء، وبلغت رَنَّتُهم إلى السماء. فاندلقتُ
بوقت دعا بہ بلند آواز گریہ ہا کردند۔ وآواز شاں تا بآسماں رسید پس بزودی بیروں آمدم
عند هذه الدعوات، وبرَز شخصى بتلك الجذبات. وكنتُ
در وقت ایں دعا۔ و بروں آمد جسم بدیں جذبہ ہا و من

غـائبًـا معـدومًـا مـا ملكتُ لفظَ "أنـا"، فـكـانـت دعـواتُهم مـا أبرَزَنـا و
غائب ومعدوم بودم مالک نبودم لفظ انا را۔پس دعاہائے شاں بودند کہ بیروں آوردند مارا
هَـلُـمَمَ بـنـا .ولـمـا جـئتهـم كـان مـن شـأنهـم أن يـمـتـلـئـوا حبـورًا.و
و خواندند ما را۔ و چوں نزد شاں آمدم پس ازشان ایشاں بود کہ ازخوشی پرشدندے و
أن يـحـمـدوا الـلّٰـه عـلـى بعثي ويهـنّئ بـعـضهـم بـعـضًـا سـرورًا.و
اینکہ بربعث من ستائش خدا تعالیٰ کنند ویک دگر را از خوشی مبارکباد گویند
لـكـنهـم أنـكـروا وسبّـوا، وسعـوا فـى سبـل الـتـكـفيـر وخبّوا، حتـى تبيّن
مگر او شاں انکارکردند و مرا دشنامہا دادند و در راہ تکفیر شرافتند تا آنکہ روشن شد کہ
أنهـم مـن الأعـداء لا مـن الـطـلـبـاء .فـأعـرضــتُ عـنـهـم كـالـيـائسيـن.
ایشاں از دشمناں اند نہ از طالباں حق۔پس ازایشاں نامید شدہ روگردانیدم
لـمـا رأيـتُ فـى صيـاغتهـم دَجَـلَ الـغـاشّيـن .وسيـأتـى زمـان يتـعـلـق
چراکہ من در زرگری ایشاں طمع خیانت کنندگاں دیدم۔ وعنقریب آں زمانہ خواہد آمد کہ
عـالَـمٌ بـأهـدابى، ويتبـرّك الـمـلـوک بـمسـاس أثـوابـى .ذالک قَـدَرُ
جہانے بدامن من خواہد آویخت وبادشاہاں بسودن جامہ ہائے من برکت خواہند جست۔ایں تقدیر
الـلّٰـه ولا رآدَّ لـقَـدَرِه .ومـا قـلـتُ هـذا القـول مـن الهـوىٰ، إن هـو
الٰہی است وہیچ شخص اورا ردّ نمی تواند کرد۔وایں قول را از ہوائے نفس نگفتم ایں چیزے نیست
إلّا وحـى مـن ربّ السـمـاوات العُلى .و أوحـى إلـيّ ربّى ووعدنى أنـه ﴿۶۷﴾
مگر وحی خدائے آسمان ہا و وحی فرستاد رب من سوئے من و وعدہ فرمود کہ
سيـنـصـرنـى حتـى يبـلـغ أمـرى مشـارق الأرض ومـغـاربهـا، وتـتـمـوّج
او مرا مدد خواہد داد تا بحدے کہ امرمن بہ مشرق و مغرب خواہد رسید۔و دریاہائے راستی
بحور الحق حتى يُعجِب الناسَ جُبابُ غواربها.
بموج خواہند آمد تا آنکہ حبہ ہائے برترطبقہ ہائے موج اومردم را درتعجب خواہند انداخت۔

هـذا مـا أردنـا أن نـكتـب شيئـا مـن مـفـاسـد هـذا الـزمـان. و
ایں آں سخنانے اند کہ ارادہ کردیم کہ آنہارا دربارہ مفاسد ایں زمانہ بنویسیم۔ و
نـزّهْـنـا كـتـابـنـا هـذا عـن إزراء الأخيـار الـذيـن هـم عـلـى ديـن مـن
ما ایں کتاب را از عیب گیری آں گروہ نیکاں منزہ داشتیم کہ بر دینے از ادیان
الأديـان، ونـعـوذ بـالـلّـه مـن هـتـك الـعـلـمـاء الـصـالـحـيـن، وقـدح
قائم اند۔ و ما پناہ بخدا بجوئیم کہ ہتک علماء صالحین کردہ باشیم یا عیب گیری
الشـرفـاء الـمـهـذّبـيـن، سـواء كـانـوا مـن الـمـسـلـمـيـن أو الـمـسـيـحـيـيـن
شریفاں اہل تہذیب کنیم خواہ از مسلماناں باشند یا عیسائیاں یا
أو الآرية، بـل لا نـذكـر مِـن سـفـهـاء هـذه الأقـوام إلا الـذيـن
از قوم آریہ بلکہ ماز سفیہان ہرقوم ذکر ہماں فرقہ سفہا مے کنیم کہ در زیادت
اشتهـروا فـي فـضـول الـهَـذَر والإعـلان بـالـسـيـئة. والـذي كـان
بیہودہ و اعلان بدی مشہور اند۔ و آنکہ از عیب
هـو نـقـيَّ الـعِـرض عـفيف الـلـسـان، فـلا نـذكـره إلا بـالـخـيـر ونُـكـرمـه
سفاہت و بدزبانی بری باشد۔ ما او را بجز خیر یاد نمے کنیم۔
ونُـعـزّه ونـحـبّـه كـالإخـوان، ونـسـوّي فـيـه حـقـوق هـذه الأقـوام
وایں حق ایں ہرسہ قوم مسلماناں و عیسائیاں وہندوآں
الـثـلاثـة، ونـبـسـط لـهـم جـنـاح الـتـحـنـن والـرحـمـة، ولا نـعـيـب
را می دہیم وبرائے او شاں بازوئے مہربانی و رحمت مے گستریم۔ و ایں بزرگاں را
هـؤلاء الـكـرام تـصـريـحًـا ولا تـعـريـضًـا رعايةً للأدب، فإن في المَعاريض ﴿۶۸﴾
نہ بہ تصریح و نہ بطور اشارۂ بد یاد می کنیم تا از ادب دور نیفتیم۔ زیرانکہ در طریق اشارات
لـمـنـدوحةً عـن الـكـذب. ولا نـغـتـاب الـمـسـتـوريـن قـط، ولا نـأكـل أبـدًا
نیز ہم رنگے از دروغ است و ما ہرگز عیب آناں نمی برآریم کہ بظاہر صورت نیک اند و ما

لحم العبيط من غير العارضة، الذين عرضوا أنفسهم لكل نوع السيئات

گوشت تندرست جانور ہرگز نمی خوریم۔ہاں گوشت بیماراں خوراک ماست ومراد از عارضہ آں گروہے است کہ ہرقسم بدی را

وأعلنوها على رؤوس الشاهدين والشاهدات، ولا يزالون يقعون

بلا تکلف مے کنند وبطور علانیہ ارتکاب فسق مے کنند۔وہمیشہ قصد شاں ہمیں مے ماند کہ مردم را

في أعراض الناس، ويجعلون دينهم تُرسًا عند إظهار هذه الأدناس.

بے آبروکردہ باشند۔و دین خود را بوقت ظاہرکردن ایں ریمناکی ہا بطور سپر مے کنند۔

وتجد في كل قوم كثيرا من هذه الفِرقة، فإن كنت لا تعرف

و در ہر قوم بسیار کس ازیں فرقہ خواہی یافت۔پس اگر تو ایں را نمی شناسی

فاستعرِض الأقوام كلهم، وسَلْ مَن شئت عن هذه الحقيقة.

پس ہمہ قوم ہا را پرس و ہر کرا خواہی ازحقیقت ایشاں سوال کن

وإنهم مِن عُرُض الناس وعامّتهم، ليس لهم قدر في أعين شرفاء

و ایشاں از عامہ مردم ہستند و درچشم شرفاء قوم ہا ہیچ قدر شاں نیست۔

الأقوام، يسبّون الأكابر ويُكثِرون اللَغَطَ بوهم من الأوهام.

اکابر را دشنام ہا می دہند و بادنی وہمے بسیار شور مے افگنند۔

تراهم باكين تحت ذلّة وخصاصة، ويكون مدار مذهبهم

خواہی دید ایشاں را گریہ کنندگان زیر ذلت و درویشی۔ومدار مذہب ایشاں

حطامَهم فيبدّلونه به ولو بقُصاصة. فالحاصل أنا ما ذمّمنا ﴿۶۹﴾

مال حقیر دنیامی باشد پس باندک چیزے تبدیل مذہب می کنند۔پس حاصل کلام ایں است کہ ما دریں رسالہ

في هذه الرسالة، إلا الذين يجاهرون بمعاصيهم ويجترؤون

ہماں مردم را بدگفتیم۔کہ علانیہ ارتکاب معصیت می کنند و ہمچو زنان بازاری

كالبغايا على أنواع الخباثة، ويُظهِرون عيوبهم وعاداتِهم الشنيعة

بر ہر نوع ناپاکی دلیری مے نمایند۔ و عیب ہا عادات قبیحہ خود را

فی وسط الأسواق، ویکشفون ما ستر اللّٰہ علیھم ویبلّغون خفایا
در وسط بازارہا ظاہر می کنند۔و مردم را آں گناہہا وانمایند کہ خدا برایشاں پوشیدہ است
عیوبھم إلی الآفاق .فلا غِیبةَ لفاسقٍ مجاھِرٍ عند العاقلین.
وعیب ہائے پوشیدہ خودرا تادوردراز ملک ہاشہرت می دہند۔پس نزدعاقلاں ہرچہ دربارہ کسے گفتہ شود کہ خود گناہ خود
فإنھم خرّبوا بیوتھم بأیدیھم کالمجانین .وکلّ ما قصصنا
فاش میکند آں عیب نیست۔زیراکہ او شاں خودخانہ ہائے خودرا ہمچو دیوانگاں خودراخراب کردہ اند۔وہمہ آں قصہ ہا
علی الخَلق مِن قصصِ أشرار ھذہ الزمان فی الکتاب، فلا نعنی بھا
کہ دریں کتاب بہ نسبت اشرار ایں زمانہ بیان کردیم۔ پس مرادما ازاں
إلّا نفوس ھذہ الأحزاب .وإنّا بَراءٌ مِّن تھمة ذمّ المستورین
ہمیں گروہ ہا ہستند۔ و ما ازیں تہمت بری ہستیم کہ مردم مستور را
القلیلین، و نُفوّضھم إلی عالِم العالمین، وإنما نذمّ الذین
کہ قلیل اند بدیاد کردہ باشیم۔و او شاں را بسوئے خدامی سپریم۔ وما مذمت آناں می کنیم
یفعلون السیئات معلنین وأیّ رجل یشکّ فی ھذاأن
کہ بطورآشکارا ارتکاب بدی ہا میکنند۔وکدام انسان دریں شک تواند کرد کہ
السیئات قد کثرت فی زمننا ھذا مع فساد العقائد، وما
بدی ہا دریں زمانہ بسیارشدہ اند و با ایں ہمہ عقائد نیز فاسد گشتہ۔و
فینا إلا من یصدّق ھذا، فسَلْ من العامة والعمائد.و ﴿۷۰﴾
در ما ہیچ کس چنیں نیست کہ تصدیق ایں امر نکند پس از عوام و خواص پرس۔و
کثرت الفِرق الضالّة، وتراء ت فی کل طرفٍ الضلالةُ.
فرقہ ہائے ضالہ بسیارشدند۔ و درہرطرف ضلالت پدید آمد
وأکل المتعصّبون القذر کما تأکل الجَلّالةُ .والأصل فی ذالک
ومردم متعصّبان خوردن نجاست رواداشتند چنانکہ گاوپلید خوارنجاست می خورد۔ واصل دربیان ایں ضلالت ہا

ما رُوی عن سیدنا خیر الأنام، وأفضل الأنبیاء الکرام، وهو أنه قال صلی اللّٰه
آں حدیثے است کہ از بزرگ ترین پیغمبراں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی شدہ۔ و او ایں است
علیه وسلم حین أخبر عن أواخر الأیام: لَتَسْلُکُنَّ سُنَنَ مَن قبلکم
کہ آنجناب درحالات زمانہ آخری چنیں فرمودہ است۔ شما بر طریقہ کسانے خواہید رفت کہ پیش
حَذْوَ النعل بالنعل. وأراد علیه السلام مِن هذا أن المسلمین
از شما گذشتہ اند۔ و ایں متابعت ہمچو برابری نعل با نعل خواہد بود و ازیں حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں ارادہ فرمودہ
یشابهونهم فی جمیع أنواع الدجل والجُعْل، وقال لتأخُذُنّ مثلَ
است کہ ہرچہ پیشینیاں از جعل و دجل وفسق وفجور کردہ اند شما نیز ہم آں ہمہ خواہید کرد۔ و فرمود کہ شما خواہید گرفت
أخذِهم إنْ شِبرًا فشبرًا وإنْ ذراعًا فذراعًا، وإنْ باعًا
دراعمال واقوال ومذہب مانند گرفتن ایشاں اگر یک بالشت بود۔ پس شما ہم بالشت و اگر بقدر درازی دست بود پس
فباعًا، حتی لو دخلوا جُحْرَ ضَبٍّ لدخلتموه معهم. ولا یخفی
شما ہم بقدر درازی دست تجاوز خواہید کرد بحدے کہ اگر اوشاں در سوراخ سوسمار خزیدہ باشند شما ہم خواہید
علی العالمین أن بنی اسرائیل قد افترقوا علی إحدی وسبعین فرقة
خزید۔ و بر عالماں پوشیدہ نیست کہ بنی اسرائیل بر یک وہفتاد فرقہ تقسیم شدہ بودند
فأوجبَ منطوقُ هذا الحدیث أن تکون کمثلها فرقُ أُمّةِ ﴿۱۷﴾
پس منطوق ایں حدیث واجب کرد کہ فرقہ ہائے سیدنا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا خاتم النبیین عِدّةً. وهذا الافتراق لم یکن فی القرون
ہم بریں مقدار باشند۔ و ایں اختلاف فرقہ ہا در قرون
الثلاثة من قرن النبوّة إلی قرنِ تَبَعِ التابعین، بل ظهر بعد
ثلاثہ کہ تا زمانہ تبع تابعین ست نبود۔ بلکہ بعد از گذشتن
تقاد☆ الأعوام والسنین، ثم ازداد یومًا فیومًا حتی کمل فی هذا الزمان.
سالہا پدید آمد۔ بعض روز بروز زیادہ شد بحدے کہ دریں زمانہ بکمال رسید

☆ بمطابق ایڈیشن اول۔ درست لفظ ”تقادم“ ہے۔ سہو کتابت سے ”م“ لکھنا رہ گیا ہے۔ (ناشر)

بـمـا زاد الـغِـلُّ ونُـزِعَ الـعـلـم من صـدور الـرجـال والـنسـوان، واتـخـذ
چراکہ کینہ زیادہ شد وعلم ازسینہ ہائے مرداں و زناں کشیدہ شد۔ومردم آناں
الـنـاس أئـمّتَهـم جُهّـالًا، الـذيـن مـا أُعـطُـوا عـلـمًـا ولا كـأهـل القلوب
را امام خود گرفتند کہ علم وعقل نہ می داشتند و نہ او شاں ہمچو اہل اللہ حال می داشتند
حـالًا، فـضـلّـوا وأشـاعـوا ضـلالا .ونـرى أنّ شـوكة الـديـن وصِيـتَ
وگمراہ شدند وگمراہی راشائع کردند۔ و می بینیم کہ شوکت دین و آوازۂ بزرگی
جَـدِّ رَبِّـنـا قـد أَرَزَتْ إلى الـحـجـاز، كـمـا تـأْرِزُ الحيّةُ إلى جُحرِها عند
ربّ ما بازپس آمد سوئے مکہ ومدینہ ونواح آں چنانکہ مارباز سوئے سوراخ بوقت سختی ہا بازپس
الأوشـاز، مـا بـقـى عـظمةُ الدين وعـزّة حـدوده إلا فـى مـكّة والـمدينة
می آید۔باقی نماندہ است عظمت دین و عزت حدود او مگر در مکہ و مدینہ
وتـرى فيهـمـا أطـلال هـذه الـعـمـارة كـعقيـانٍ قـليـلٍ مـن الـخـزينة.
و دریں ہردوشہر آثارباقیہ ایں عمارت خواہی دید مانند زر قلیل یا زر خزینہ
وإن كـنّـا نـرى بـعـض بـدعـاتٍ أيضا فى هذه الديار فى قـليـل مـن العباد ﴿۷۲﴾
واگرچہ مابعض بدعات دریں ملک ہم در بعض مردم مے بینیم در اندک مردم
ولـكـن قـد طـرأ أضـعـافُ ذالـك عـلى غيـرهـا من البلاد .ثـم مع ذالـك
مگر در دیگر بلاد چند درچند ازاں زیادہ ایں بدعات رامے یابیم۔باز با ایں ہمہ
لا نـجـد ريح قـوّة الإسـلام وعِـرضـه إلّا فـى تـلـك الأرض الـمقدسة.
خوشبوئے قوتِ اسلام و رائحہ طیبہ آں درہمیں زمین پاک مے یابیم۔
وأمـا الأرضـون الأخـرى فـلا نـراهـا إلّا كـالأمـاكـن المنجّسة فـالحـاصل
وزمین ہائے دیگر کہ ہستند می بینیم کہ ہمچومکان ہائے نجس نمودارشدہ اند۔پس حاصل کلام ایں است
أن الـذنـوب كـثـرت فـى هـذا الـزمـان مـع تـرك الحياء ، بل هي أُدخلتْ
کہ دریں زمانہ گناہاں بسیار شدند و ترک حیا علاوہ براں بلکہ ایں گناہاں

فی العقائد والآراء، وجاهرَ الناس بها وصار الزمن كالليلة
درعقائدوارائے ہاداخل کردہ شدند۔ومردم علانیہ ارتکاب آں می کنند۔پس ایں زمانہ چناں شدہ است
الليلاء. وعلى ذالک ترى القسوس يُضِلّون الناس بأغلوطات
کہ شب تاریک کہ دراں ہیچ نورے نباشد۔وبالائے ایں ہمہ می بینی کہ پادریاں گمراہ مےکنند مردم رابہ مغالطہ ہا
فی تحرير وبيان، ويعرِضون على الناس أموالهم وبناتًا من
درتحریر وبیان وپیش می کنند برمردم مال ہائے ایشاں را و دختران عیسائیاں۔
أهل صلبان، ويرغّبونهم فی ملّتهم بعقار وعِقيان، ويزيّنون
و در مذہب خود ایشاں را بزر و زمین می دہند۔ و زینت می دہند
حُرّيّتَهم فی أعينهم ويسقُونهم من ألطفِ مُدامة، فيرى
درچشم اوشاں آزادی وبے قیدی خودرا و لطیف ترشراب ایشاں را می نوشانند۔پس می بینند
المرتدّون أن الصوم والصلاة و العفّة كانت عليهم كغرامة.
مرتداں کہ صوم و صلوٰۃ و پرہیزگاری بر ایشاں ہمچو تاوانے بود۔
فالملخص أنّ الكفر يحارب كمثل هذا والحرب سِجال. ﴿۷۳﴾
پس حاصل کلام این است کہ ازطرف مخالفاں ایں قسم جنگ شروع است ودرجنگہا ہمیں اصول است کہ ہیچ فریق
والله غيور لدينه فكيف يصدر منه اعتزال.
فارغ نمی نشیند بلکہ ہرحملہ رابمناسب آں جواب می دہد۔وخدابرائے دین خود غیرت می دارد۔پس چگونہ ازو کنارہ کشی صادرشود وہیچ
وما ينقضی يوم إلا والبدعات تتجدّد، والعدوّ
روزے نمی گذرد مگر بدعات تازہ می شوند۔ و دشمن تحریف
يحرّف الكلم ويتزيّد. وافترقت الأُمة الإسلامية وركِب
می کند و از پیش خود زیادتی ہا می تراشد۔ و فرقہ فرقہ شد گروہ مسلماناں وہریکے در
كلّ أحد جُدّةً من الأمر، فذهب رجال إلى قوانين القدرة
امردین راہ دیگر اختیارکرد۔پس بعض مردم از گروہہا بر مذہب نیچریہ

والفطرة من الزُمَر، وقالوا لن نقبل معجزاتِ الأنبياء والكرامات، فإنها
رفتند۔ وگفتند کہ ما معجزات انبیاء وکرامات ہرگز قبول نمے کنیم چراکہ ایں ہمہ
قصص لا يصدّقها قانون الفطرة ولا نجد نموذجًا منها فی سلسلة
قصہ ہا ہستند و قانون فطرت آنرا تصدیق نمے کند و ہیچ نمونہ آنہا در سلسلہ مشاہدات نہ می یابیم
المشاهدات. واختار قوم سوادًا أعظمَ ولو جمع الأشرارَ، و
و قومے دیگر گروہ عظیم را اختیار کردند گو آں گروہ از مردم شریر پر باشد۔ و
قالوا مَن سلك الجَدَدَ أمِنَ العِثارَ.☆ ولا يعلمون
گفتند ہر کہ طریق مستوی را اختیار کرد یعنی پنجہ بِاجماع زد او از لغزشہا در امن بماند۔ ونمی دانند
أنّ الإجماع قد كان إلى زمن الصحابة، ثم حدث الفَيجُ الأعوجُ
کہ اجماع تا زمانۂ صحابہ رضی اللہ عنہم بود۔ باز فیج اعوج پیدا شد
و انحرف كثير منهم من الجادّة، و لذالك اشتدّت
و بسیار کس از صراطِ مستقیم منحرف شدند۔ و از ہمیں سبب ضرورت

☆ هٰذا مَثل من أمثال الجاهلية، يُضرَب حثًّا على الاتّباع، والغرض منه مدحُ الإجماع. و
ایں مثالے است از مثالہائے زمانہ جاہلیت کہ می زنند تا رغبتِ عمل آں دہند۔ وغرض ازاں ستائش اجماع است۔ و
قالوا مَن شذَّ وانفرد عن الجمهور، فمَثله كمثل رجل نزل بتَلْعةٍ وما نزل بنَجْدٍ من
گفتند کہ ہر کہ منفرد ماند واز جمہور علیحدہ ماند۔ پس مثال او مثال آں کسے است کہ درزیرِ نشیبے شامل شد کہ آنجا سیلاب از بالائے کوہ
الحُسور، فجاء السيل وجرَف به مع جميع ما كان من البَعاع؛ فالغرض أن المرء على خطر
می آید وزر ماندگی بر زمین بلند فروکش نشد۔ پس سیلاب آمد و او را وہمہ متاع او را بیکبارگی برد۔ پس غرض ازیں مثل ایں است کہ
فی الانفراد وفی التِلاع. هذا وأنا أقول إن هذه الأمثال ليست فی كل محلّ واجبة الاتّباع، وإنهم
انسان در حالت تنہائی ودر حالت نزول در مکان نشیب وادی وسیلاب گاہ جبال در خطرہ می باشد۔ ایں مثل است مگر من میگویم کہ
ما فهموا مواردها وما نطقوا إلا كالشاع. وما آمنوا بالنبيين الصادقين المنفردين وصالوا عليهم كالسباع. منه
ہمچو ایں مثال در ہر جا واجب العمل نیستند۔ ندانستند کہ موردہائے ایں مثالہا چیست وہمچو نادانے سخن گفتند۔ وانبیا را منفرد
وتنہا دانستہ بدو شاں ایمان نیاوردند وہمچو درندگان حملہ کردند۔ منه

﴿۷۴﴾ الضرورة إلى بعث الحَكَمِ من الرحمٰن، وكان ذالک وعدٌ من اللّٰه
شدکہ خداتعالیٰ برائے رفع اختلافات حکم کنندہ را بفریسد۔و ایں ازطرف خداتعالیٰ وعدہ بود
المنّان. فإنّ القوم جعلوا القرآن عِضِينَ، وادّعٰى بعضهم أنهم من
چراکہ قوم مسلماناں قرآن را پارہ پارہ کردند۔و قومے دعویٰ کرد کہ ایشاں از محدثاں
المحدِّثين، وشمّروا عن ذِراعَيهم لتخطية المقلِّدين، وقوم
ہستند۔و برائے خطاوار قرار دادن مقلدین آستین از ہر دو دست خود برجنبیدند و قومے
آخرون يقولون إن الإسلام قد بطُل في هذا الزمان شَرْعُه.
دیگر پیدا شدہ اند کہ میگویند کہ شرع اسلام در ایں زمانہ باطل شدہ است۔
وتجدّدَ ضَرْعُه، وقالوا ما هو إلا كسَمَرِ البارحة، وليس كمَرْهَمِ
ودرپستان اوہیچ شیرنماندہ۔وگفتند کہ شریعت ہمچو افسانہ شب گذشتہ است وہمچو مرہم زخمہا
القروح بل كالأشياء القارحة. وقد بثّوا تلك الآراء، ونشّوا
نیست بلکہ خودزخم پیداکنندہ است۔واوشاں ایں رائے ہا را در مردم شہرت دادہ اند۔و ایں
هذه الأهواء. فانظر كيف تمادَى اعتياصُ المسير، وسرَتْ
ہواہائے نفس را فاش کردہ اند۔پس بہ بیں کہ چگونہ پیچیدگی راہ و دشواری آں دراز شد۔و
هذه العقيدة في أكثر الناس من الفقير و الأمير، و صارت
ایں عقیدہ در اکثر مردم از فقیر و امیر سرایت کردہ است۔و
الشريعة كبئر معطّلةٍ ومِصرٍ حصيدٍ في أعين الحكام.
شریعت ہمچو چاہ بیکار و شہر ویران گردید در نظر حکام۔
فلا يُحرَزُ جَنَى عُودِها كما هو حقُّها مِن دُوَل الإسلام، وما
و حاصل نمے شود میوہ شاخ او از دولتہائے اسلام چنانکہ حق اوست۔ و
نرى مَلِكًا من ملوك ملّتنا عند الأثام أن يراعي
ہیچ شاہے از شاہان اسلام بوقت سزائے گناہ نہ می بینیم کہ بر وقت

حدود الشريعة عند تنفيذ الأحكام، بل يتوغّرون غضبًا ﴿۷۵﴾
صادر کردن احکام رعایت حدود شریعت کند۔ بلکہ ازغضب افروختہ مے شوند
إذا وُعظوا لهذه السبيل، ولا يخافون قهر الرب الجليل.
چوں برائے ایں راہ وعظ کردہ شود۔و از قہر خداتعالیٰ نمے ترسند۔
يقطعون الأنوف ويفقؤون العيون، ويحرقون بأدنى جرمٍ و
بینی ہا مے برند و چشم ہا کور مے کنند۔ و بادنیٰ جرم میسوزانند
يُغرِقون، ومع ذالک لا يستَقُرُون اليقين ويتّبعون الظنون.
وغرق میکنند۔ و بایں ہمہ یقین را نہ می جویند وپیروی ظن می کنند۔
يُذبَح كثير من الناس عند اشتعالهم، وقلَّ مَن غُمِرَ بنوالهم.
بسیار مردم وقت غضب شاں ذبح مے شوند۔و کمتراست آنکہ از عطیۂ شاں بہرہ داشتہ
يقتلون الناس بقُصاصة، ولو كانوا من ذوى خصاصة.وإذا
باشد۔مردم را برائے اندک چیز قتل می کنند۔اگرچہ ازناداراں ومفلساں باشند۔وَ ہرگاہ
اعترتْهم شبهة فى خيانةِ رجل من الرجال، فليس عندهم
اوشاں را بہ خیانت کسے شبہ پیدا می شود۔ پس نزد شاں
جزاءه مِن غير سفک الدم والاغتيال. يُسلِمون البَراءَ للكُرَب.
سزائے آں شخص بجز خون ریختن وکشتن ہیچ نیست۔مردمان بے گناہ وپاک را بہ اندوہ ہا می سپرندواز
ولا يخافون اللّٰه ويوم نزول النُوَب. لا يراعون العدل عند
خدا و از روز فرود آمدن مصیبت نہ می ترسند۔در وقت پاداش رعایت عدل
المكافأة، و لا يميلون من المَصافّ إلى المصافاة.لا يعلمون
نمی کنند۔وازجنگ سوئے صفائی محبت میل نمی کنند۔نمی دانند کہ
شرائط أرباب الأمر والسياسة، وما أُعطوا حظًّا من الفراسة. ﴿۷۶﴾
اہل حکومت وسیاست را برکدام شرائط پابند باید بود۔وہیچ بہرہ ازدانست ایشاں را نہ دادہ شد

يقولون إنّا نحن المسلمون، ويعملون على رغم وصايا الإسلام ولا
می گویند کہ ما مسلمان ہستیم۔ و برعکس وصیتہائے اسلام عمل مے کنند و
يخافون. يداومون على السِيَر التى تُباينُ الورع والتقاة، و
نمی ترسند۔ براں سیرتہا مداومت می کنند کہ مخالف تقویٰ وپرہیز گاری ہستند۔ و
لا يبالون الصوم ولا يقربون الصلوٰة .لا يأخذون سبل العدل عند
حاضر مسجدہا نمی شوند و نماز را قریب نمی آیند۔ بروقت دیدن لغزشہائے مردم
رؤية عثرات الناس، ولا يحزُمون عند تطلُّب المَثالب و
راہ عدل نہ می گیرند۔ وبرجستن عیب ہا ہمہ زور خودمی افگنند ودروقت عیب جوئی طریق احتیاط نگاہ نمی ورزند
يتّكئون على السُّعاة الذين هم كالخنّاس .وكثير منهم ينفدون
و بر بدگویاں تکیہ می کنند کہ ہمچو شیطان اند۔و بسیارے ازیشاں مال ہائے
أموال الرعايا فى الشهوات، ويأخذون بالظلم ثم ينفقونها
فراہم آمدہ از رعیت را درشہوات خرچ میکنند۔وبظلم مے گیرند باز در جاہائے بدی
فى مواضع الهَنات .ولا يراعون مواقعَ البِرّ ويتمايلون على
خرچ مے نمایند۔ و محل نیکی را رعایت نمی کنند و بر اسراف
الإسراف، وما تراهم إلا فى مواضع اللعب واللهو لا على سُرر
زورے دہند۔ و ایشاں را نخواہی دید مگر بر در مکان ہائے لہوولعب نہ بر تخت ہائے
الإنصاف .ولا شك أن سيئات الملوك ملوكُ السيئات
انصاف۔پس ہیچ شک نیست کہ بدی بادشاہاں بادشاہ بدی ہاست
لِما يبلغ أثرها إلى العجائز والأيتام والصالحين والصالحات.
چراکہ اثرِآں بدیہا تا بیوہ زنان ویتیمان ونیک مردان ونیک زناں مے رسد
وكم من رجال يخمُلون بظلمهم بعد النباهة، ويُزدَرون ﴿۷۷﴾
وبسیار مردم اند کہ بباعث ظلم ایشاں پس از ناموری وبزرگی گمنام می شوند بوجہ رد کردن ایشاں

لِـرَدِّهـم بـعـد الـوجـاهة .وتـراهـم يـضيّـقـون عـلى الـنّـاس سبيل
بعد ازوجاہت حقیر شمردہ می شوند۔وبرمردم راہ ملاقات بدربانان تنگ مے کنند۔
لـقـائهـم بـالـبـوّابيـن، فيـجـد إلـى السِّـعـاية طـريـقـا كثيـرٌ من
پس غمازاں موقع غمازی مے یابند۔
السـاعيـن، ويـأتـون أبـوابهـم ويـدّعـون ثبـوتـا وتـحـقيـقًـا، ليـطـلُـبـوا
و بر در او شان آں غمازاں مے آیندو مے گویند کہ ما فلاں امر را ثبوت رسانیدیم تا کاروبار
لشَـمْـلِ غـريـبٍ تـفـريـقًـا .ويـخـتـلـقـون أضـاليـل ويـلـفّـقـون أبـاطيـل
وسلسلہ مظلومی را برہم زنند۔وسخنانے دور ازراستی می تراشند وامور باطلہ راباہم پیوند می دہند
فيُـجـهِـزون بهـا الـضـعـفـاءَ الـمـجـروحيـن، ويـؤلـمـون الـمـتـألّـميـن.و
پس بداں افتراہا مردمان ضعیف خستہ حال رامے کشند و دردمنداں را درد مے رسانند
يـعـقّـبـون الأزواجَ عـلـى أزواج، ولا يـراعـون حـقـوقهـن ويـذبـحـونهـن
و زن ہا بر زن ہا مے کنند۔ و رعایت حقوق شاں نہ می کنند و ہمچو میش ہا
كـنِـعـاج .لا يـنـظـرون إلـى الـبـلاد كيف خـربـتْ وتـشـعّـثـتْ، وإلى الرعـايـا
ذبح می نمایند۔سوئے ملک نمی بینند کہ چگونہ خراب شد وپراگندہ شد و نمی بینند سوئے رعایا
كيف تـعـكّـسـتْ وتـعـلّـثـتْ، وإلـى الأجـنـاد كيف نـصَـبـتْ ووصَـبـتْ
چساں برجائے خود خشک شدندوامرشاں مختلط گردید۔وسوئے لشکر ہا کہ چگونہ دررنج وتکلیف اند
وإلـى الـجـيـاد كيف عـطـلَـتْ وعـطِـبـتْ .ولا يتـركـون درهـمـا مـمّـا
وسوئے گردنہا چگونہ معطل شدند و در رنج افتادند۔و نمی گذارند یک درہم ازاں مال
وظّـفـوا عـلـى ضِـيـاع الـرعـيّـةِ ولـو هـلـكـتْ دوابّـهـم وضـاعـت ﴿۷۸﴾
کہ برآب و زمین رعیت مقرر کردہ اند و اگرچہ مویشی ایشاں مردہ باشند و زراعتہا
زروعهـم مـن الآفـات الـسّـمـاوية أو الأرضية، ويـعـاقـبـون لـلـخـراج
ضائع شدہ باشند از آفاتِ سماوی یاارضی۔ و در شکنجہ می کشند برائے خراج

ولو لم يتعهّد الأرضَ العِهادُ، وأمحَلَ المُلكُ وذابت من
و اگرچہ بروقت باراں نباریدہ باشد۔و اگرچہ خشک سال عام بودہ باشد و جگرہا
الجوع الأكبادُ، ولو أعوزَت العُلوفات، وعزَّت الأقوات. و
از گرسنگی گداز شدہ باشند۔و اگرچہ چارۂ مواشی نایاب گردیدہ باشد قوت مردم عزیز الوجود گردیدہ
لا يبالون حتى تهلِك الرعايا أو تلفَظهم أرضٌ إلى أرض لشدائد
و ہیچ پروا نمی دارند تا بدیں نوبت رعیت مے میرد۔یا از زمینے سوئے زمینے افگندہ می شود برائے
امتراءِ المِيرة، و يتيهون مع صبيانهم سائلين على ضعفٍ
سختی ہائے حاصل کردن رزق۔وبردرہا مع بچگان خود سوال کنندگان مے گردند باوجود ضعف
من المريرة، و لا يملكون فتيلا و لا يجدون إليه سبيلا.
وناتوانی ازقوت نفس ومالک نمی باشند خستہ خرمارا۔و نہ بداں راہ مے یابند۔
لا يبقى لهم متاع ليستظهروا به على الأيام، ولا ضِياع
باقی نہ مے ماند ایشاں را متاعے تا بداں برروزہائے گردش خود مدد جویند و نہ زمین باقی ماند
لِما ينهَبه سَنَةُ جَمادٍ وجوعٌ صائلٌ كالضِرغام، وعدمُ الرِّيف
چراکہ سال بے باراں او را غارت میکند و گرسنگی ہمچو شیر حملہ میکند۔ونیز زمین بے کشت مے باشد
ومنُعُ بيعِ الأرض مِن الحكّام. وتشتدّ البليّة حتى تُسقِط
علاوہ براں از فروختن زمین ممانعت می کنند۔وبلا بدرجہ غایت سخت می گردد تا بحدے کہ زنان
النساءُ الأَجِنّةَ، ويُعوِل الأبناءُ ولا يجدون المِيرة. ومع ذالك
بچگان را می افگنند۔ و فرزندان فریاد مے کنند و رزق نمے یابند۔وبایں ہمہ
يستَقْريهم الشرطيّون لخراجِ المَلِكِ و يأخذونهم أخذةً رابية.
ایشاں را سپاہیاں خراج گیر تلاش می کنند و می گیرند ایشاں را سخت گرفتنی۔
ويعاقبون ويقولون أين تفرّون وعليكم هذه باقية. ﴿۷۹﴾
و درشکنجہ مے کشند ومیگویند کجا مے گریزید و برشما ایں قدر روپیہ باقی است۔

فیبکون ویقولون یا لیت المَنیّة کانت القاضیة .و
پس ایں بیچارگان گریہ می کنند و می گویند کاش امروز موت فیصلہ ایں زندگی ما کردے۔و فریاد
لا یسمعون زفیرهم ولو ألقوا معاذیرهم .هذه عِیشة رعایاهم
ایشاں نمے شنوند۔اگرچہ از ہر گونہ عذرہا کنند۔ایں زندگی رعیت ایشاں
وهم علی الأرائک یضحکون، ویشربون الخمر ویتمَرُمرون.
وایشاں بر تختہا مے خندند۔ و شراب مے نوشند و از خوشی مے جنبند
وبالجواری یلعبون، وفی اللیالی یزنون، وفی النُّهُر یظلمون.
و با زنان بازی مے کنند۔ و در شب ہا بدفعل می کنند۔ و در روزہا ظلم مے کنند
وإذا جاء هم أحدٌ من الذین أصابتهم مصیبة وأخذتهم
و اگر یکے از آناں نزد ایشاں بیاید کہ مصیبت زدہ و حوادث رسیدہ اند
داهیة فیشتمون ویدُعّون، وإذا عرض علیهم قصّة مصیبتهم
پس دشنام مے دہند و دفع کنند۔وچوں قصہ مصیبت خود را بہ تضرع
تضرّعًا وآدابًا، فیُعرِضون ساکتین ولا یردّون علیهم جوابًا و
و ادب عرض میکنند پس خاموش مے مانند و جواب شاں نہ مے دہند۔و
لا یعبأون بمقالهم، ولا یبالون تضرُّعهم وما نزل لهم من
ہیچ پروائے گفتگوئے شاں نمی کنند و نہ پروائے تضرع و مصیبت شاں مے نمایند۔
أهوالهم .ولم یزل أمرُ الظلم یزداد، والنفوس تُصاد، حتی
و ہم چنیں ظلم زیادہ مے گردد۔ و جان ہا شکار مے شوند۔ تا آنکہ
یبور الرعایا وتخرب البلاد .وإنهم من ملوک المسلمین.
ہلاک میشود رعیت و خراب میشوند شہرہا۔ و ایشاں از بادشاہانِ اسلام اند۔
ولا نقصّ علیکم قصة الآخرین.فندعوک یا قدرَ السماء. ﴿۸۰﴾
وقصہ دیگراں بر تو نمے خوانیم۔پس اے تقدیر آسمان ترا می خوانیم

أین أنت من هذه الأمراء ؟ الرعایا یُصلِحون الأرض بشِقّ الأنفس
ازیں امیراں کجا دور می مانی۔مردم رعیت زمین را بصد مشقت قابل زراعت
للزراعة والغراسة، وإذا استُخرجتْ فیکتبون الخراج علیهم
و نصب درختاں می کنند۔وچوں قابل زراعت شد پس ایں امرا برو خراج خود مقرر
ولا یؤدّون شرائط السیاسة .ومن المعلوم أن الرعیّة تؤدّی
میکنند بغیر اینکہ شرائط رعیت بجا آرند۔و ایں معلوم است کہ رعیت خراج حاکمان
الخراج إلی الوُلاة، لکونهم من الحُماة، وإذا فاتتْ شرائط
ازیں وجہ مے دہد کہ ایشاں حامیان و حافظان ایشاں ہستند۔پس چوں شرائط حمایت
التعهد والتکفّل والحمایة، فزال الحق کأن الرعایا خرجتْ
و ذمہ داری و نگہبانی محفوظ نماند۔پس حق زائل شد گویا مردم رعیت دریں
من تلک الولایة، بل الخراج ما بقی خراجًا الذی یوظَّف علی
ولایت نماندند۔ بلکہ دریں صورت آں خراج نماند کہ بر مردم زمینداراں مقرر
الفلّاحین، وصار کالجزیة التی تُضرَب علی رقاب أهل الذمّة
کردہ میشود۔وہمچو آں جزیہ شد کہ برگردن ہائے اہل ذمہ مقرر کردہ مے شود۔
المغلوبین.فالحاصل أنهم یأخذون خراجهم إن أصاب المطرُ
پس حاصل ایں است کہ او شاں خراج خود از زمینداراں مے گیرند اگر بارش شود
أرضَ الفلّاحین أو لم یُصبْ، وهذا عدلُهم فانظرْ واعجَبْ.
یا نہ شود۔ و ایں عدل ایشاں است پس بہ بیں و تعجب کن
وکذالک لهم عادات أخریٰ لا یمکن شرحُها، ولا یُوسَی جرحُها.
وہم چنیں ایشاں عادت ہائے دیگر نیز دارند کہ شرح آں ممکن نیست۔و نہ زخم آنہا قابل علاج
تمرّ لیالیهم بالخمر والزَّمْر، ونُهُرهم فی النَرْد والقَمْر.و ﴿۸۱﴾
شب ہائے او شاں در خمر و مزمار زدن می رود۔ و روزہائے شاں در نرد و قمار می گذرد و

مع ذالک یتمنّی کل منهم أن یکون مَهیبًا فی أعین الناس. و
باوجود ایں ہریکے از ایشاں آرزو می دارد کہ در چشم مردم با ہیبت باشد۔ و
مظفَّرًا عند البأس. وتجدهم عظیمة النَّهْمة فی الشهوات الدنیا
در وقتہائے جنگ مظفر ومنصور بود۔و تو ایشاں را در شہواتِ دنیا ولذت ہائے آں شدید الحرص
ولذّاتها، ومستغرقین فی ملاهیها وجهلاتها. لا یفارقون
خواہی یافت۔و در لہو لعبِ دنیا و کارہائے جہالت آں غرق خواہی دید۔ از جام ہائے
کأس الصهباء، ولا أدناس الندماء. لا یُطیقون أن یسمعوا
شراب جدا نمی شوند واز ناپاکی صحبت ہم نشیناں و ہم کاسہ شراب دوری و احتراز نمی کنند۔طاقت
نصیحة أو یحتملوا من الوعظ کلمة فیأخذهم عزّة. و
نمی دارند کہ نصیحتے را بشنوند یا برداشت یک کلمہ وعظ کنند۔پس خیال بزرگی خود ایشاں را می گیرد و
یتوغّرون غضبًا و غیرة و یکون أکرمَ الناس علیهم مَن
سینہ شاں از غضب و غیرت پر می گردد۔و بزرگ تر نزد ایشاں کسے است کہ
زیّن لهم حالَهم وحِمدهم وأعمالهم. یجدون الإمارة والدولة
حالات بد ایشاں را نزد شاں نیک نماید وتعریف ایشاں وکارہائے ایشاں کند۔فرمانروائی دولت را
فی حداثة السنّ وعنفوان الشباب، فیجُرّهم أهواؤهم و
در اوائل جوانی خود می یابند۔ پس خواہش ہائے نفسانی شاں و دوستان
ندماؤهم إلی طرق التباب. لا یکون لهم معرفة بتدبیر الناس
ہم پیالہ شاں ایشاں را سوئے راہ ہلاکت می کشند۔نمی باشد ایشاں را معرفت وتدبیر مردم ونہ ایں عقل
وضبط أمورهم، ولا یطّلعون علی ضمائرهم ومستورهم.
کہ چساں امور رعیت منضبط می باید کرد وبرخیالات پوشیدہ شاں اطلاع نمی دارند
ولا یُعطَی لهم دهاءٌ یُحفَظ به اقتصادٌ وتوسّط واعتدال. ﴿۸۲﴾
و آں عقل ایشاں را نمی دہند کہ بداں طریق اعتدال را رعایت کردہ باشند۔

فيُسرِفون وتكون ذخائر الدنيا وخزائنها عليهم وبال. وإنْ أصابهم
پس اسراف می کنند و ذخیره ہائے دنیا و مالہا بر ایشاں وبال مے گردد۔ و اگر ایشاں را
غمّ فلا يكون لهم صبر واستقلال، وربما يذهبون إلى نَهابِرَ
غمے رسد پس صبر و استقلال از دست می دہند۔وبسا اوقات دیدہ و دانستہ درہلاکتہائے
بأقدامهم فيحلّ عليهم غضب اللّٰه ويأتي زوال. لا يرضَون
افتند پس غضب الٰہی بر ایشاں نازل مے شود۔و زوال مے آید۔ از دانشمندے
عن نِحْرِيرٍ أتقَنَ أمور السلطنة، ويتّخذون الرَّعاع أخدانًا
راضی نہ مے شوند کہ امورسلطنت را بہ ضبط آوردہ است۔و ہمچو زنان مردم کمینہ را دوست
كالنّسوة، فيكون آخر أمرهم الانتحار، أو الجنون أو الفضيحة
مے گیرند۔پس آخر امرِ ایشاں خود کشی مے باشد یا جنون یا رسوائی
والتبار. لا يُعطَون فراسة صحيحة، ولا كالعقلاء قريحة.
و تباہی ایشاں را فراستِ صحیحہ نہ مے دہند و نہ طبیعتے ہمچو دانشمنداں
وتعلَمُ أن من شرائط الوالي ذي المعالي، أن يُعطى له من
و مےدانی کہ از شرائط فرمانروا این است کہ دماغ او بلند باشد۔
دماغ عالي، وعقل يبلغ إلى الأعماق والحوالي، ونور يحيط
و او عقلے دارد کہ تاعمیق در عمیق و گردا گرد برسد۔ و نورے دارد کہ
الأسافل والأعالي، وأن يعرِف ضميرَ المتكلّم، ويفرّق بين
احاطہ اسفل و اعلیٰ کند۔و اینکہ نیت پوشدہ کلام کنندہ را بشناسدودرمتکلف و
المتكلّف والمتألّم، ويكون على بصيرة كأنه نُوجِيَ بذات
دردمنداں حقیقی فرق تواندکرد۔و او را چناں بصیرت دادہ باشند کہ گویا او را از راز دل
الصدور، أو تكهّنَ بما كان من السرّ المستور. ومن شرائط ﴿۸۳﴾
آگہی دادہ شد یا بکہانت دانست آنچہ راز پوشیدہ بود۔و از شرطہائے

الإمارة أن يفرّق الأمير بين الورَم و الوَثارة، وأن يفهم دقائق
فرماں روائی ایں است کہ فرق کند امیر در آماس و فربہ شدن بکثرت پیہ و باریکی ہائے
الأمور السياسية و يفُوقَ رأيُه آراءَ جميع أركان الوزارة.
امور رعیت پروری بفہمد۔و بر رائے ہمہ وزیراں رائے او غالب باشد۔
وأن يعظُم رعبُه و تُنفَّذ أحكامُه بالإشارة، وأن يقدر
و رعب او عظیم باشد و بیک اشارہ احکام او نافذ شوند۔و اینکہ قادر بود
على ضبط الأمور والأخذ فيها بالثقة، وأن يؤدّيها بالتروّی
بر ضبط امور و باعتقاد تمام کارہائے سلطنت تواند کرد و اینکہ امور سیاسیہ راچناں ادا کند
والمَضاء فيها على وجه البصيرة الصادقة، وأن تكون له أنوارُ
کہ اندروں آں بخزد و درآنہا بوجہ بصیرت فرو رود و اینکہ ہمچو خضر نورہائے دانش
دراية القلب كالخِضَر عند اعتياص المسير، وعند القَحُم
دل او در راہ ہائے پیچیدہ و در وقت داخل شدن
فى السبل الخوفة من دقائق التدابير. ولٰكن كيف يدركون
درراہ ہائے خطرناک ازقسم تدبیر ہائے باریک یاور او باشد۔مگر ایں مردم چگونہ ایں مقام را بیابند۔
هذا المقام، ولا يخافون ربَّهم العلّام، ولا يتكلّمون بوجه طليق
و ایشاں از خدائے دانندہ غیب نمی ترسند۔ و بہ روئے کشادہ گفتگو نمی کنند
ولا ينطقون إلا بعبسٍ ولسان ذليق؟ فلذالك يلتبس عليهم
کلام نمے کنند مگر چیں برجبیں و بہ زبان تیز۔پس ازبہر ہمیں رازِ مردم برایشاں
سرُّ الناس، ولا يطيقون أن يزِنوا الناسَ وَزْنَ القسطاس.
پوشیدہ می ماند۔و نمی توانند کہ ہمچو وزن ترازو مردم را وزن کنند۔
فيتوغّرون غضبًا على من يستحقّ الرحمَ ويرحمون مَن هو ﴿۸۴﴾
پس پُرمیشود سینہ شاں ازغضب برکسے کہ مورد رحم است و رحم مے کنند برکسے کہ

كـالـخنّـاس. يُـودِعـون الـمستـحقّيـن لهبًـا، ويُـعطُـون البـطّـالين ذهبًـا.
ہمچو شیطان است۔ می سپارند اہل استحقاق را گرمی آتش و بے کاراں و بدروشان را زر می دہند۔
يـحـارب الـلّٰـه قـلـوبُهـم ويسُـرّ الشيـاطينَ ذنوبُهم. والـذيـن يُتَخَيّـرون
جنگ می کنند با خدا تعالیٰ دلہائے شاں وخوش می کنند شیطان ہارا گناہ ہائے شاں وآناں کہ درحالت کودکی شاں
لتـأديبهـم وتهـذيبهـم فـي عهـد الـصبـا، فهـم يـرغّبـونهـم فـي الـخـمـر
برائے تادیب وتہذیب ایشاں منتخب می شوند۔ پس ایشاں برائے شراب ومزامیر ایشاں را
والـزَّمُـر وعـلـى مـنـادمةٍ عـلـى الـرُّبٰـى. ويستَـقْـرون حِيَلًا لـذالك
رغبت می دہند کہ تا بر بلندی کوہ و پشتہ ہا باہم شراب بنوشند۔ وبرائے ایں کار در وقت
فـي أوقـات الـمـطـر وعـنـد هـزيزِ نسيـم الـصبـا. فيَتَـوَتَّحـون مـن
بارش و وزیدن نسیم صبا حیلہ ہا مے جویند۔ پس اندک اندک از شراب
الشـراب فـي بـعـض الأوقـات، ثـم يـزيـدون ويداومـون ويُـنشَّـأون
دربعض اوقات می نوشند۔ باز زیادہ مے شوند وبراں ہمیشگی می کنند و درہمیں عادات
فـي مثـل هـذه الـعـادات، ويقـولـون هـل مـن مـزيـد عـنـد المنـادَمـات.
نشوونما مے یابند۔ و درمجلسہائے شراب میگویند کہ اگر زیادہ است آں ہم بیارید
ويـحـفـدون إلـى استيـفـاء اللّذّات. وكـذالك يسـوِّدون كتـاب أعمـالهـم
و سوئے کامل کردن لذات مے شتابند۔ وہم چنیں نامہ اعمال خود را سیاہ می کنند
قبـل أن يـخـضَـرَّ إزارُهـم، ويَـبْـقُـل عِـذارُهـم. ويتعـوّدونـه يـومًـا فيـومًـا.
قبل اینکہ سیاہ شود پاجامہ ایشاں یعنی موئے زہار برآیند وسبز گردد بروت ایشاں۔ وہر روز عادت خمر مے کنند۔
ولا يبـالـون لـعـنًـا ولا لـومًـا. ويـزعـمـون أن الـخـمـر يقـوّى أبـدانهـم
وازلعن کسے پروا ندارند۔ وگمان مے کنند کہ شراب بدن ہائے ایشاں را تقویت می بخشد
ويـوقـظ ثـعـبـانهـم، ويُـغـرِى عـلـى البـغـايـا شيـطـانَهـم. ويـظـنـون ﴿۸۵﴾
وماراِیشاں را بیدار می کند۔ و شیطان ایشاں را بر زنان فاسقہ می انگیزد۔ و گمان مے کنند

أن الخمر تحُطُّ عنهم ثِقل الهموم، وتضع عنهم عِباءَ الغموم.
کہ شراب از ایشاں بار غمہا دور می کند۔ و بارگراں غمہارا ازسرشاں فرو مے آرد
ويقولون إنّها تفرّح البال، وتُزيل اللغوب والاضمحلال.
ومیگویند کہ شراب دل را قوت می دہد۔ و ماندگی و نیستی را دور مے کند۔
وإذا شربوا فيَهْذُون طول النهار، ويصرّون على من لم
وچوں نوشیدند پس ہمہ روز بیہودہ گوئی مے کنند۔ و ہر کہ گاہے نہ نوشیدہ است
يُذق من الأحباب والأنصار، ويقدّمون إليهم كأسًا بأيديهم
از دوستاں ومددگاراں برو اصرار مے کنند کہ اوہم بنوشد و پیالہائے شراب بدست خود
ويسقون بالإصرار، فيشربون ما أُحضرَ كراهةً أو بالانقياد.
پیش مے آرند و بہ اصرار مے نوشانند۔پس می نوشند ہر چہ حاضر کردہ باشد بکراہت یا باطاعت
ثم يتعوّدونها فتدور الكأس كلّ ليل حتى يسقطوا كالجَراد.
بازعادت میکنند او را و ہر شب دور شراب میشود تا بوقتے کہ ہیچو ملخ می افتند۔
ويجعلون النهارَ للزينة واللباس، والليلَ للكأس. وقد
و روز را برائے زینت و لباس خاص مے کنند وشب را برائے خوردن شراب و گاہے
تجتمع إليهم في بعض لياليهم بغايا السوق، ويُكْرَمْن
دربعض شب زنان بازاری مے آیند۔ پس باعزت نشانیدہ می شوند
ويُعْظَمْن وتُقدَّم إليهن كؤوسٌ من الغَبوق. فلا يزالون
و تواضع می کنند ایشاں را بشراب شب انگاہی۔پس ہمیشہ
يتعاطَون الأقداح، ولا يفارقون الراح، ويُظهرون بالقهقهة
جام شراب مے نوشند۔و جدا نمے شوند شراب را۔و بقہقہہ خوشی خود ظاہر مے کنند
المِراحَ، ويتذاكرون في مدح الملاهي وأنواع اللّذّات، فقد
و باہم ذکر مے کنند در مدح اسباب لہو و انواع لذات۔پس گاہے

﴿۸۶﴾ يـجـرى الـكـلام فى ألطفِ نوع الخمر وقد يدور القول فى مدح
کلام در لطیف ترقسم شراب جاری میشود وگا ہے سخن در وصف زنان سرودگویان باہم
المغنّيات. ويقول أحدٌ: إنى آليتُ أن لا أتزوج إلا هذه
میکنند۔ ویکے ازایشاں میگوید کہ من سوگند خوردہ ام کہ ہمیں زن فاحشہ را بنکاح در آرم۔
البَغِيَّ، ويقول الآخر: إنْ فُزتَ فقد وجدتَ الكوكب الدُرّىّ
و دیگرے میگوید کہ اگر دریں کامیاب شدی پس ستارۂ درخشاں رابدست آوردی
ويتزوّجون البغايا فيسرى سِيَرُهنّ فى وُلْدِهنّ، ويصدر
ودرنکاح خود مے آرند زنان بازاری را۔ پس سیرت آں زناں در بچہ ہائے شاں سرایت می کند۔ وطبعًا
منهم الرزائل طبعًا لا من الإرادة، و لا يوجد فيهم كأمّهاتهم
کمینگی ہا از ایشاں صادر میشوند نہ ارادتاً۔ و ہمچو مادرہائے شاں در اوشاں خلق نیکو یافتہ
خُلقٌ حسنٌ و لا رائحةٌ من العفّة والزهادة. نعمْ يوجد
نمے شود و نہ بوئے از عفت و زہادت۔ ہاں ہمچو زنان بازاری
كالبغايا نوعٌ من الجَلادة، مع القرائح الوقّادة، و حُبِّ
قسمے ازچالاکی در ایشاں یافتہ مے شود۔ باطبیعتہائے تیز و خواہش
الزينة و هوى السَيدودة و السيادة، فيتكبّرون و يهلكون
زینت و سرداری۔ پس تکبر می کنند و ہلاک می شوند
وقلَّ أن يُختَم لهم بالسعادة. و يبرُز أكثرهم على عادة
و کمترے افتد کہ خاتمہ او شاں بر سعادت گردد۔ و اکثر ایشاں بہ عادت
الغمّازين والنمّامين، وكالجوارى الزانيات مُعجَبين متوغّرين
غمازاں و نماماں ظاہر مےشوند۔ و ہمچو دختران زانیہ عادت خودبینی وخشم
مستشيطين، وبالكبر رقّاصين. لا يوجد فى بطونهم إلّا
و اشتعال دارند۔ و از کبر مے جنبند۔ یافتہ نمی شود در دلہائے شاں مگر

صـديـد البخل والغِلّ والعناد، ولا يرضون إلا بالتفرقة والفساد ﴿۸۷﴾
ریم بخل و کینہ و عناد۔و راضی نہ می شوند مگر بتفرقہ و فساد

لا يصنعون بعباد اللّٰه إلّا شرًّا، ولا يُضمِرون إلّا ضرًّا يتباهَون
نمی کنند بابندگان خدا مگر شرارت و در دل نمی دارند مگر بدی را۔فخر می کنند

بفوز الدنيا الدنيّة، مع دعاوی الرهبانية. يعادون الصدق
بمرادیابی دنیائے ناکارہ۔باوجود دعویٰ ہائے قطع تعلق از دنیا۔دشمن میدارند۔صدق را

وبنيه، ويَلحَقون بمن يناويه. يُنبَّهون على خطئهم، ثم
و اہل آنرا۔و می پیوندند بکسانے کہ دشمن می دارند صدق را۔متنبہ کردہ میشوند بہ خطائے ایشاں باز

لا يندمون على بادرة إزرائهم. ومَن تصدّى لاستبراء زَنْدِهم.
پشیمان نمی شوند برشتابی نکوہیدن خود۔وہرکہ برائے بر آوردن آتش چقماق شاں پیش آید

واستشفافِ فِرِنْدِهم، فلا يجدهم إلا سقَطًا خاليًا من
وبتامّل نگریستن خواہد درجوہر شمشیر شاں۔پس ایشاں را از خیر دنیا و آخرت خالی خواہد یافت۔

خير الدنيا والآخرة، ومِن أَوتَحِ الناس ومِن أسارى الخنّاس، ومن
و از حقیر تر مردم و از قیدیان شیطان و از

الفئة المفسدة. وكيف كان على رشد مَن خرج من رحم الزانية.
گروہ فساد کنندگان باشد۔ و چگونہ کسے رشید باشد کہ ولدالزنا است

فلا شكّ أن البغايا قد خرّبن بلداننا، وأضللن شبّاننا، و
پس ہیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک ماراخراب کردہ اند۔و جوانان ما را گمراہ کردہ۔و

بهن وبوُلْدِهن حَقَّ قولُ نبيِّنا المصطفٰى كما تعلم وترى.
بہ ایں زنان و بہ اولادِ شاں منطوق حدیث نبوی بظہور آمدہ چنانکہ می بینی و مے دانی

وصدَق ما قال سيّدُنا ونبيُّنا في علامات آخر الزّمان. ﴿۸۸﴾
و راست شد آنچہ گفت سیدنا و پیغمبرما در علامات آخری زمانہ ۔

فإن نطفة البغايا قد خامرَ أكثرَ وُلْدٍ وتُمْلأُ منه أكثرُ البلدان، وما
چراکہ نطفہ زنان بازاری باکثر بچگان مخلوط شدہ۔ و ایں زنان بازاری
نقَصنَ بل يزددن كَمًّا وكَيفًا خُبثًا وضرًّا، وكلّ يوم
کم نشدہ اند بلکہ ازروئے کیف وکم و خبث ضرر در زیادت اند۔وہرروزحال شاں
هلمّ جرًّا .وهذا ما قدّر اللّٰه لهذا الزمان وأتاح
سوئے کثرت و شدت منجراست۔وایں آں امراست کہ خداتعالیٰ برائے ایں زمانہ مقدرکردہ است۔
وطوبٰى لمن أعرض عنهن وراح .وويل للذين تمايلوا
وخوش قسمت کسے کہ ازیں زناں اعراض کرد و رفت۔پس واویلا براں کساں کہ برمرغوبات شہوت
على رغائب الشهوة، ومالوا إلى هذه الفئة الفاسقة، بدون
خود را افگندہ۔و سوئے ایں فرقہ فاسقہ میل کردہ و سوئے انجام کار نظر نہ کردہ
نظر إلى العاقبة .يموتون لاستيفاء اللّذّة، ويتلُون تِلْوَ البغايا
برائے حظ کامل لذت ے میرند۔ و پس زنان فاسقہ
كسكارى الحانة، وينهضون على أثرهن كجدايا الظَّبْية و
ہمچومستان شراب خانہ می روند۔وپس ایشاں برمے خیزند ہمچوبچگان آہومادہ پس آہومادہ ہمچو
أَجْرِيةِ الكلبة، ويدورون بهن كما يَدُرْنَ في أهواء
بچگان سگ مادہ پس سگ مادہ و بخو یکہ ایں زنان گردش میکنند درخواہش ہائے
النفس الأمّارة، وقد سمّاهن رسولنا صلى اللّٰه عليه وسلم
نفس امارہ۔وجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام ایں زناں ظبیۃ الدجال
ظَبية الدجّال، وقال قد قُدّر خروجهن قُدّامةَ هذا المحتال.
نہادہ است ، و فرمودہ است کہ خداتعالیٰ مقدرفرمودہ است ایں زنان فاسقہ ہمچوآہومادہ
لِيُنذِرنَ بظهوره كدلالةِ كثرة الفأر على الطاعون الأكّال.
خودراآرایندہ پیش ازدجال ظہورخواہندکرد۔وہمچوکثرت موشاں کہ برطاعون دلالت مے کند

والسرّ فيه أن البغايا حزبٌ نجسٌ فی الحقيقة، ويُظهرن علی ﴿۸۹﴾
و راز دریں این است کہ زنان فاحشہ درحقیقت پلید اند۔و بر مردم پاکی
الناس طهارتهن ونظافتهن بأنواع الزينة والألبسة والتهاب
و نظافت خود را بزینت و لباس و سرخی رخسار
الخدّ والنعومة .وهذه دجلٌ منهن كالدجّال وشابَهْنَه بأتمّ
ونازکی مے نمایند۔و ایں دجل ایشاں است ہمچو دجال و ایں زنان بدجّال
المشابهة، فجُعلن كإرهاص له علامةً لهذه المماثلة .ثم إن
مشابہت تام دارند پس دجال را بطور پیش خیمہ قرار دادہ شدند بوجہ ایں مماثلت کہ
الدجّال ليست أفعالُه كالرجال، بل يستُر وجهه الكاذب
درمیان است۔باز ایں ہم سر است کہ کارہائے دجال ہمچو مرداں نیست بلکہ دجال ہمچو زنان روئے دروغ خود را
كالنساء ويُرِی نفسَه كالصادقين لصيد الجهّال، ويُخفی
مے پوشد وہمچو صادقان برائے شکارِجاہلاں خویشتن رامی نماید و فریب ہائے خود را
مكائده كقَحْبةٍ يُخفِی شَيبَها بالادّهان والخضاب وأنواع
ہمچوآں زن پوشیدہ می دارد کہ پیرانہ سالی خود را بمالش دہن و خضاب وغیرہ اعمال می پوشد۔
الأعمال. ففی هذه إشارة إلی أن للدجّال و البغايا لَسيرةً
و دریں مثال اشارت است کہ زنان فاحشہ و دجال را
واحدة و هذه الفرقتان تشابهان فی الحيل و الأفعال. و
در حیلہ جوئی و کارسازی مشابہت مے دارند۔ و نیز
تماثلان فی الافتعال وجذب القلوب بلين المقال .وتری
بہ دروغ گوئی وبہتان تراشی وکشیدن دلہا بہ نرم گفتگو مشابہت شاں باہم واقع است۔و می بینی
بعض البغايا العجائز تُظهِر وجهَها بالتدهينات والتسويلات
بعض پیرہ زنان فاحشہ را کہ می نمایند روئے خود را بہ روغن مالیدن و خود را آراستن

وَالتـزيينـات كـالشبّـان، فيـحسـب الجـاهـلُ وجهَهـا الدميمَ كـالبدر ﴿۹۰﴾
وزینت دادن ہمچو جواناں۔پس نادانے روئے زشت او را ہمچو ماہ تاباں مے انگارد۔
فـي اللـمعـان .فـكـلّ مـا تـفـعـل البـغـيُّ بـالـمـكيـدة، وتـرِى جَلادتَـه
پس آں ہمہ کارہا کہ زن فاحشہ بمکرو فریب و ہمچو آہو مادہ چالاکی
كــالـظبية، كـذالك يـفـعـل الـدجّـال ويُـظهِـر زينةَ التقوى و
و سبکی خود مےنماید۔ ہمچنیں دجال زینت تقویٰ و عفت ظاہر مےکند۔
الـعـفّة فـي بـطـنـه يـغـلـي الـرحيـقُ، والـوجـهُ كـأنـه الـصِـدّيـق.
و درشکم او شراب جوش مے زند۔و رو چناں مے نماید کہ گویا مردے است راستباز
و يـحـجُـب طـوائفَ الأَنـام، بـزينـةِ تـمـلُّقِ اللسـان و إراء ة
و می‌پوشد و نابینا میکند طوائف انام را بچرب زبانی و نمودن تواضع
التـواضـع فـي الـكلام .فـقـد وقـع هـذه وهـذا كـالـمـرايا الـمـتـقـابـلـة
در کلام۔ پس زنان فاحشہ و دجال ہمچو آئینہ ہائے باہم مقابل اند
و فـي هـذا إشارة أخرى من الحضرة النبوية، و هي أن
و دریں اشارتے دیگر نیز است از درگاہ نبوت۔کہ چوں
سيـئة إذا كثـرتْ وكـمـلـتْ وطـغـتْ وتـمـوّجـتْ فهـي تُـحـدِث
یک بدی بکمال مے رسد و زیادہ مے شود و [1] و موج می زند پس آں بدی
سيـئةً أخـرى بـالـخـاصيّة، التـي تـحـاكـي الأُولٰى في ألـوان الـكيـفيّة.
کہ دیگررامشابہ اوست پیدامے کند انکہ بدی اول را در رنگہائے کیفیت مشابہ می باشد
وقـد جـرّبـنـا غيـرَ مرّة أن نساءَ دار إنْ كُنّ بغايا فيكون
و ما بارہا آزمودیم کہ اگر در خانۂ زنانِ آں خانہ فاسقہ باشند پس
رجـالُهـا دَيُّـوثيـن دجّـاليـن .وَهـكـذا وُجـد تـلازُمُهـمـا مـن ﴿۹۱﴾
مردان آں خانہ دیوث و دجال مے باشند و ہمچنیں تلازم ایں ہر دو

[1] مطابق اصل (ناشر)

الأولين إلى الآخرين، ففكّرْ إن كنتَ من العالمين.

ازاولین تا آخرین ہمیشہ موجود ماندہ۔پس اگر عقلمند ہستی دریں فکر کن۔

ثم نرجع إلى ذِكر الملوك☆ والأمراء، فنقول ما بقى على

باز ما سوئے ذکر ملوک و امرا رجوع مے کنیم۔پس میگوئیم کہ بر راز امرائے

أمراء هذا الزمان خَتْمٌ ولا حاجة إلى الإزراء، وإنهم انقسموا

ایں زمانہ ہیچ مہرے نماندہ و ہیچ حاجت عیب گیری نیست۔ و ایشاں در زمانہ ما

في زماننا هذا إلى أقسام، وتَنافَوا في فسق و إجرام، فتجد

بسوئے چند قسم منقسم شدہ اند و در بدکاری و ارتکاب مختلف افتادہ اند۔پس

بعضَهم مشغوفين بنساء ومُدام، وبعضهم بألوان طعام.

بعض را توفریفتہ زنان و شراب خواہی یافت بعض را سوئے طعامہائے رنگارنگ۔

﴿۹۲﴾ وتشاهد بعضهم مفتونين بِرَنّات المَثاني، ومطّلعين إلى

و بعض را فریفتۂ آواز تارہائے چنگ۔ و قصد کنندہ سوئے

☆ حاشیہ

هذا ما رأينا في بعض ملوك الإسلام، وأمراءِ هذه الملّة الذين

ایں آں امور اند کہ دربعض ملوک اسلام دیدہ ایم ۔و نیز در امیران ایں ملت کہ

صاروا كالأنعام. قصّروا همَمَهم على اللذّات. وتركوا حِمى الخلافة

ہمچو چارپایان شدہ اند۔ ہمت خود را بر لذات بستہ اند۔و گذاشتند مرغزارِ بادشاہی را

كالفلوات. ما بقى شغلُهم مِن دون الاصطباح. ولا ذريعة

ہمچو بیابان۔ شغل ایشاں بجز شراب خوردن ہیچ نماندہ۔ و نہ ذریعہ

راحتهم مِن غير الراح يشربون الكُمَيتَ الشَمسَ إذا حجَب

آرام شاں بجز شراب۔ مے نوشند تند را چوں ابر از ظہور

﴿۹۲﴾ الشمسَ المَواطرُ، وتراءى السحبُ وسُرّتْ بِشَيْمِها الخواطرُ

باز دارد آفتاب را۔ و ظاہر شوند ابرہا و بدیدن آنہا دلہا مسرور شدند

أغــاريــد الــغــوانــي والأغــانـي، ومستهـلـكيـن عـلـى صـوتِ بَـرَهُـرَهةٍ
آواز ہائے زنان خوبصورت و سرودہا۔ وہلاک شوندگان برآواز زن درخشندہ ازصفائی جلد
مــن الأدانـي .ومـنـهـم الّـذيـن يستـعـذبـون السـفـر الـذى هـو قـطـعـةٌ ﴿۹۳﴾
ازکمینہ و کم نژاد زنان۔وبعض ایشاں را سفر خوش مے افتد آں سفر کہ درحقیقت پارہ

وقـد فسـدتْ بـلادهـم مـن أنـواع الـفتـن.ونـزلـتْ عـلـى الـرعـايـا
و ملک شاں از گوناگوں فتنہا تباہ شدہ۔و بر رعیت شاں
ألـوان الـمـصـائـب والـمحن.المسالک شـاغـرة والقبـائـل متشاجـرة
گوناگوں مصیبت ہا و محنت ہانازل شدند۔راہ ہاترسناک اند و قبائل باہم اختلاف دارند
مـا كـان لأحـد أن يسـافـر فـى بـلادهـم بـالانـفـراد.فيُـنهَـب أو يُـقتَـل
طاقت کسے نیست کہ درملک شاں تنہا سفر کنند۔پس غارت کردہ میشود یاقتل کردہ میشود
ولا يـدركـه أحـد لـلإمـداد.لا يـرون هـؤلاء إلـى نـظـامِ حـكّـام الـدولـة
وہیچ کس مدد او نتواند کرد۔ایں مردم نمے بینند کہ چگونہ حکام دولت انگریزیہ
البـرطـانيةوحسـنِ صـفـاتـهـم ورزانة حَـصـاتـهـم.وأسـاليـبِ سيـاستـهـم
انتظام کردہ اند وچگونہ بطورثقہ منشی و آہستگی کارہامی کنند و طریقہ ہائے رعیت پروری شاں
وأعـاجيـب فـراسـتـهـم.عـالـجـوا كـل عـلـيـل ومـا تـركـوا مِـن داء دخيـل
وکارہائے عجیب فراست او شاں۔ ہر بیمار را علاج کردند وہیچ مرض اندرونی را نگذاشتند۔
يـدركـون كـلَّ مستـغيـث ومُـعْـولٍ.ويسـعـون إلــى كـل مُـعـضِـل.و
تدارک می کنند ہر مستغیث و گریہ کنندہ را۔و سوئے ہرکار مشکل مے دوند۔و
يُسـوُّون كـلّ أَوَدٍ بـأيـديهـم.ويـرحـمـون كـلّ مـظـلـوم بـأيـاديهـم. ﴿۹۳﴾
برابر میکنند ہرکجی را بدست خود۔ورحم مے کنند ہرمظلوم را بہ نعمت ہائے خود
يبـدؤون بـعـائـدة ثم ينتفعون بفائدة. يُنفِقون في أمور
اول خود بعطیہ آغاز کنند باز فائدہ آں مے بردارند در امور

بقية الحاشية

مــن الــعــذاب، لیــصــطــبــحُــوُا بــنــســاء الــمــغــرب ویــنــضّــروا بهــن
ازعذاب است۔ تا بزنان یوروپ شراب خورند و بہ ایشاں چشم ہائے خود
نــواظــرَهــم و یستــوفــوا مَــرَحَ الشبــاب. فتارةً یُغــرّبون و ﴿۹۴﴾
تازہ کنند و خوشی جوانی را بکمال رسانند۔پس گاہے سوئے یورپ مے روند و

بقیة الحاشیة

السیــاســة کثیــرًا مــن الــمــال .ثــم تــرجــع إلیهــم أمــوالهــم فــی الــمــآل.
آبادی رعیت بسیار مال خرچ می کنند۔باز آخرکار مال ہائے شاں سوئے شاں باز مے گردند یعنی
یــمــلِــکــون بــغــرسِ عــودٍ بستــانًــاوبــاستــمــالةِ جَنــانٍ جــنــانًــا.
فائدہ بردارند۔ملک میشوند بہ نشانیدن شاخ بستان را۔وبخوش کردن دلے باغے را
انــظــروا کیف أهــراقــوا الــمــال عــنــد دواهــی الطاعون.مع إساءة
بہ بینید کہ چگونہ بروقت حادثہ طاعون مال خرچ کردند۔باوجود بدظنی
الــظــن من الــجــهــلاء و کثــرة الــظــنــون.فــمــا کــانــوا أن یبــالــوا نــفــسًــا
جاہلاں و کثرت ظن ہا۔ پس چناں نہ بودند کہ پروائے ہیچ
أبیّةً.حتــی یــکــمّــلــوا رأیًــا و رَویّةً.وکــذالک أجــد طــریــقَ
سرکش کنند تا وقتیکہ رائے و حاجت خود را بتکمیل رسانیدند۔ وہمچنیں من طریق
ســلــطــان الــروم بــأقــاصیــه وأدانیــه.وأرجــو ألا یتــخــلّف ظــنّــی
سلطان روم بررعایا اعلیٰ و ادنیٰ می یابم۔وامید دارم کہ سلطان موافق ظن من باشد
فیــه. و لا شک أن أذکــار خیــره فــی الــعــرب ســائــرة.ومحــامده
ومخالف آں نباشد۔وشک نیست کہ ذکر خیر او درعرب مشہورومتعارف است۔وتعریفہائے او
عــلی الألسن دائرة. فندعو له وَ نظن فیه ظنّ الخیر. فإن ﴿۹۴﴾
برزبان جاری است۔پس برائے او دعا می کنیم و ظن نیک داریم چراکہ
بــلاده مــحــفــوظة من الــضیــر، وهــو عــلی خیــر کــمــا نسمع من الروایات
ملک او از گزند محفوظ است۔و او برخیر است مطابق آں روایات کہ رسیدہ اند

أخرى يشرّقون كالغراب، وينسون ممالكهم لفَرَطِ اللَّهَجِ بالشهوات.
گاہے سوئے ہندوستان ہمچو غراب۔و از زیادت حرص در شہوات ملک ہائے خود را فراموش

وإذا دعتُهم وزراؤهم لفصل بعض المهمّات، فيتعلّلون بعَسٰى ﴿٩٥﴾
میکنند و چوں وزراء ایشاں را برائے فیصلہ بعض مہمات بخوانند۔پس از روئے لاپروائی

و لعلَّ لعدم المبالات و يعيشون كالسكارٰى لَا طِلْعَ لهم ﴿٩٦﴾
بلیت و لعل دفع مے کنند۔ وہمچو مستاں زندگی مے کنند۔از نیک و بد ملک ہیچ

بقية الحاشية

وما لا نفهم من أموره فنؤوّل وإنّما الأعمال بالنيّات.وعليها
وآنچہ حقیقت بعض امور او نہ می فہمیم پس تاویل آں می کنیم۔واعمال وابستہ نیتہا ہستند۔وبراں

مدار الجزاء والمكافأة.ونرى أنه تجرى على يده حسناتٌ كثيرة
مدار پاداش و سزاست۔و می بینیم کہ بر دست او بسیار نیکی ہا جاری مے شوند

وهو خادم الحرمين.ونوّر اللّٰه عيناه ببركة هذه العينين.
اوخادم حرمین است۔و خدا ہر دو چشم او روشن کرد ببرکت ایں دو چشم۔

وللدين وحُماته وظائف مستكثرة فى حضرة دولته.فهذا هو
وبرائے دین و حامیان دین در دولت عالیہ او وظیفہ ہا بے شمار اند۔و ہمیں سبب

السبب لإقباله وعظمته وعزّته.بيد أنّا رأينا وشاهدنا أن
اقبال وعزت اوست۔ مگر ما دیدیم و مشاہدہ کردیم کہ

بعض أركان دولته قوم خائنون وما بقى الارتياب.وكلّما جرٰى
بعض ارکان دولت او خیانت پیشہ اند وہیچ شک باقی نماند۔وہر مصیبت کہ

عليه من المصائب فأقوى أسبابها هذه الأحزابُ.فالحاصل أنا ﴿٩٥﴾
برسلطان آمد پس ازقوی تر اسباب آں ہمیں مردم خائن اند۔پس حاصل کلام این است

لا نرمي السلطان بلائمةٍ، و لا نذكره إلا بمدح و محمدة
کہ ما سلطان را نشانہ ملامت ہا نمی کنیم۔ و او را بجز حمد و ثنا یاد نہ می کنیم۔

عـمّا شانَ و زانَ، ولا يبالون أمورَ الحلّ والعقد ولا

خبر ندارند۔و ہیچ پروائے امور حل و عقد نہ می دارند۔ و از

يفارقون النسوان، و لا يخرجون من مغارة و إنْ اغتالهم

زناں جدا نہ می شوند۔و از غار بیروں نہ مے آیند اگرچہ دشمن

عدوٌّ على غرارة. و ما أهلكهم إلّا البغايا، و الغَبوقُ مع

اوشاں را غافل یافتہ بکشد۔ وہلاک نہ کرد ایشاں را مگر زنان فاحشہ و شراب شب

حاشیہ

وندعو أن يهب الله له أزيدَ من هذا عِلْمَ دقائق السلطنة.

و دعاے کنیم کہ ازیں ہم زیادہ خداتعالیٰ علم باریکی ہائے سلطنت او را عطافرماید

و يقطع مادّة التغافل من أركانه و ينفخ فيهم روح

و مادہ تغافل از ارکان او برد و روح ہشیاری و چستی

و الجلادة. و يهب له عزمًا و همّة كما يليق لهذه

در ایشاں بدمد۔وسلطان المعظم را آں عزم و ہمت بہ بخشد کہ لائق ایں

المرتبة التی ھی ظِلُّ الحضرة. وقد جرتْ عادة الله بأن

مرتبہ است کہ ظل حضرت خداوند است۔وعادت خداوندی چنیں رفتہ است

غضبه يحلّ على الغافلين كما يحلّ على المجرمين. ويُسقَون

کہ غضب او ہمچناں برغافلاں فرودآید کہ بر مجرماں فرودآید۔ و از یک جام

من كأس واحدة من رب العالمين. و لا نريد أن نتكلم أكثر

ہر دو را مے نوشانند۔ و ما نمے خواہیم کہ ازیں زیادہ تر

من هذا في هذا السلطان. وقد بلغتْنا أخبار في بعض عمائد

دربارہ ایں سلطان بگوئم۔ و دربارہ بعض ارکان سلطان بما خبرہا رسیدہ اند

دولته فنخفيها تحت ذيل الكتمان. منه

پس آنہا را بدامن پوشیدگی پوشیدہ مے داریم۔ منه

التغذّی بقلایا الجدایا. لا یتوجّهون إلی الرعایا وفصل القضایا.
ولازمہ آں کہ کباب بزغالہ است۔سوئے رعیت و فیصل کردن مقدمات متوجہ نمی شوند
و قد کثرت البغایا لشِقْوة الناس فی ھذا الزمان، ورُفِع رسمُ
و برائے بد بختی مردم زنان فاحشہ دریں زمانہ بسیار شدہ اند۔و رسم پردہ
الحجاب فصِرْنَ وبالًا للشبّان، فأَمْطَنَ من الوجوہ لِثامَھنّ، و
نماند پس برائے جواناں وبال شدند پس از روہا برقع برداشتند۔و
من الأفواہ لِجامَھن. وتری الناس ینادمونھن علی الشراب فی
ازدہن ہا لگام را۔ و مے بینی کہ مردم بہ ہمراہ ایشاں در بازارہا شراب
الأسواق، ویتعاطون کالعشّاق. وربما تسقط بَغِیٌّ مِن کثرة
مے خورند۔وہمچو عاشقان با یکدگر تواضع پیالہ می کنند۔وبسااوقات زن فاحشہ ازکثرت
الخمر فی وسط السوق وممرّ الزُّمَر، فیحملھا مَن عَشِقَ علیھا
شرابخوری در وسط بازار وگذرمردم بیہوش میشود۔پس عاشق آں زن او را ہمچو خراں
کالحُمُر، و یمشی حاملا فی السوق کالخادمین، والناس ینظرون
بردارد۔پس او را برداشتہ ہمچو نوکران در بازار می رود۔و مردم سوئے او می نگرند
إلیه ضاحکین و لاعنین، وھو لا یبالی لوم اللائمین، فیمرّ ﴿۹۷﴾
و می خندند و لعنت می فرستند۔و ایں پروائے ملامت کسے نمی کند۔و
بکلّ سِکّة بھیئةٍ معجبة وکیفیة مخزیة.. العَجوزُ فی البطن
بہر کوچہ بصورت عجیبہ و کیفیت رسوا کنندہ می رود۔شراب درشکم
و الشابّةُ علی المتن . و یبذل فی مُداوات بَغِیٍّ جُھْدَ أَسِیٍّ و
وزن جوان برپشت۔ و خرچ میکند در علاج زن فاحشہ کوشش طبیب و
تشغفه حبًّا فیکون أَسْرَھا، وتجذب إلیھا قواہ بأسرھا.و
آں زن بدل اوفرومی رود واوازروئے محبت اسیراومی گردد۔وکشیدہ می شوندسوئے آں زن قوتہائے او

يستعذب تعذيبَها لالتهاب عِذارِها، ويصدّق زُورَها مخافةَ
بتمام وکمال۔وشیریں می پندارد عذاب کردن آنرا بوجہ سرخی و افروختگی رخسار آں فاحشہ و باور می کند
ازورارها. يقرُب بها وَشْكَ الرَّدیٰ، ولا ينتهج سبلَ الهدیٰ.
دروغ آنرا ازیں خوف کہ مبادا جدائی اختیار کند۔ از قریب بہلاکت می رسد ونمی گیرد راہ ہائے ہدایت
ويتلاشى الصحّةُ، ويختلّ البنيةُ، ويترُك عقيلتَه لها، و
وصحت در ہم برہم می شود۔ ودر بنیہ اختلال پدید می آید و برائے آں فاحشہ زن گرامی اصل خود را
إن التهبت أحشاؤها بالطَّویٰ. ومن علامات القيامة كثرة
میگذارد۔ واگرچہ رودۂ آں از گرسنگی افروختہ شود۔ و از علامات قیامت کثرت زنان بدکار
العاهرات وقلّة الصالحات، وإعلان الفسق والفجور وعدم
و کمی زنان نیکوکار است۔ و فسق و فجور را آشکار کردن و ہیچ پروا
المبالاة. فلا شک أن هذا الزمانَ زمانُ هذه السيئات، ولا
نہ داشتن۔ پس ہیچ شک نیست کہ ایں زمانہ زمانہ ایں آفتہا ست۔ وہیچ کس
يتّعظ أحد بما نابَ الناسَ من الوباء والقحط وغيرهما من
پند نمی گیرد بدانچہ فرود آمد مردم را از وبا و قحط و دیگر آفات
الآفات، ولا يتذكرون ما دهمهم من أنواع المصائب وَ ﴿۹۸﴾
و ہیچ کس یاد نمی گیرد آنچہ فرو گرفت شاں را از اقسام مصیبتہا و
ألوان النوائب، وتجلّت لهم العِبَرُ فلا يعتبرون فهذا من
رنگا رنگ حادثہ ہا۔ وظاہر شدند برائے شاں نشانہائے ترسانندہ پس نترسیدند۔ پس ایں
العجائب. يحاربون اللّٰه ولا يجنَحون للسَّلْم، ولا يتخذون
عادت شاں از عجائبات است۔ با خدا جنگ میکنند وسوئے آشتی نمی خمند۔ وطریقہائے صلاحیت و
سبل الصلاح والتُؤدة والحلم. والسرّ فی صدور هذه المعاصی
آہستگی و حلم را اختیار نمی کنند۔ و راز در صادر شدن ایں معصیت ہا

والخطيّات، أن الناس قد غفلوا عن اللّٰه جليل الصفات. و
وخطاہا ایں است کہ مردم ازخدائے بزرگ صفات خودغافل شدہ اند۔و
نسوا يوم المكافات، و كفَرت القلوب بوجود ربّ الكائنات.
روز مکافات را فراموش کردند۔ و دل شاں از وجود باری تعالیٰ منکر شدند۔
ثم اختلفت الذنوب باختلاف الدواعي والأسباب، وحدَث
باز گناہاں از وجہ اختلاف اسباب مختلف شدند۔ و پیداشد
كلّ ذنب بمناسبة المحرِّك والجذّاب. فمَن أُصلِيَ ببليّةِ
ہرگناہ بمناسبت حرکت دہندہ وکشندہ۔پس ہرکہ ببلاء گرسنگی
مجاعة، اضطرّ إلى طَرٍّ وسرقة، ومَن ثقُل حاذُه بعيالٍ و
گرفتارشد او سوئے کیسہ بری و دزدی مضطرگردید۔وہرکہ پشت اوبوجہ عیال و قرض
دَينٍ، اضطرّ إلى تخلُّفِ وعدٍ واحتيالٍ ومَينٍ، ومَن أصبا
گراں گردید او سوئے وعدہ خلافی و حیلہ گری و دروغ مضطرشد۔وہرکہ
قلبَه حسنُ جارية من الغِيد، اضطرّ إلى خائنة الأعين وتنجيس
دل او خوبصورتی دخترے اززنان نرم اندام برد او سوئے خیانت چشم ہا وپلیدکردن چشم
العَيْن بالتعويد، ونقضِ التوبة والعهد والمواعيد. فكذالك فرّط
بعادت کنانیدن وشکستن توبہ و عہدہا و وعدہ ہا مضطرشد۔پس ہم چنیں کوتاہی کرد
في جَنب اللّٰه كلُّ أحدٍ من الفاسقين والفاسقات، بتحريك ﴿۹۹﴾
در امر الٰہی ہر یکے از مرداں بدکار و زناں بدکار بہ تحریکے
من التحريكات. ثم إن للصُحبة والمُقانات تأثيراتٍ، وفي مجالس
ازتحریکات۔ باز صحبت و آمیزش را تاثیرہاست۔ و در مجلس ہائے
السوء سموم وآفات، ومن استحكَمَ شرُّه من المخالطات، فلا
بدی زہرہا و آفت ہاست۔وہرکہ شر او از مخالطت مستحکم گردد پس

يُرجى بُرُؤُه إلى يوم الوفاة. ومَن ضعف وهرم فی الشر
تابمردن امید بهتری او نیست۔ وہرکہ کمزور و کلان سال دربدی ہا شد
فشـرُّه قـویٌّ، وشَیبُـه عـصـیّ، ولا یُصـلِـح قـلـبَـه أسـیّ و
پس بدی او قوی است و پیرانہ سالی او سخت نافرمان است۔ وہیچ طبیب وحکیم اصلاح دل او
لا فـلـسـفـیّ، ویـمـوت عـلـی الـخبـث ولا یـنـزِع عن الـغـیّ، و
نتواند کرد۔ و بر خبث خواہد مرد و از گمراہی باز نخواہد آمد۔ و
لا یـفـیء مَـنْـشَـرُه إلی الطَیّ .فـإنـه وافـاه الشیبُ الـمـعـکِّـس فـمـا
نامۂ اعمال بد او پیچیدہ نمی شود چراکہ بدو پیری نگونسارکنندہ آمد پس
کـان لـه نـذیـرًا، وولّـی الـعـیـشُ الـنـضـیر فـمـا خـاف تـافهًا نـزیـرًا
او را نہ ترسانید۔ و عیش تازہ رو تافت پس اندک وحقیر کہ باقی ماندہ است
بـل زاد میـلانًـا إلـی أمـوال الـدنیا وعَـقـارهـا، وضِیاعها ونُضارهـا.
بلکہ رغبت او در مال دنیا و زمین آں و جائداد آں و زر آں۔
وحـدائـقـهـا وثـمـارهـا، وسـکـنِـهـا وسـکـینتهـا، وزَهْـرِهـا وزیـنـتهـا.
وباغ آں وبرآں وچیز ہائے آرام دہندہ آں و آرام آں۔ وگلہائے آں وآرائش آں زیادہ شد۔
والـمـوت وقف عـلـی رأسـه، وقـرُب وقـت نُـعـاسـه، ومع ذالک
وموت برسر او ایستاد۔ و نزدیک شد وقت خواب او یعنی وقت مُردن۔ با وصف آں
یـودّ أن یـکـون لـه کـلُّ مـا فـی الأرض من الـخـزائـن والـدفـائـن
دوست میدارد کہ ہرچہ در زمین است ہمہ او را حاصل شود چہ ازقسم خزائن چہ ازقسم دفائن
{۱۰۰} والـعـلـوم والـفـنـون، والـبـلاد والـحـصـون، والبـحـار والـعیون.
وہرقسم علم وفن وچہ ازقسم شہرہا و چہ ازقسم قلعہا وچہ ازقسم دریا ہا و چہ ازقسم چشمہ ہا
و الأفـراس و الـدواب، و الـمـحـامـد و الألـقـاب، و تـدابیر الـدنیـا و
وچہ ازقسم اسپ ہا وچہ ازقسم چارپایہ ہا۔ وچہ ازقسم محامد والقاب وچہ ازقسم تدبیر ہائے دنیا و

علم بواطنها، وحِكم الصنائع وأسرارها ومواطنها، وفتوح
علم باریکی ہائے تدابیر وچہ ازقسم صنعتہا و اسرار آں ومحل آں و ہرچہ ازقسم فتوح الغیب
الغيب، وعلاج الشيب، ونسخة الكيمياء، والعزائم المهلكة
وچہ از قسم علاجِ پیرانہ سالی وچہ ازقسم نسخۂ کیمیا وچہ ازقسم عزائم کہ ہلاک کنندہ
للأعداء، والأدوية المطوِّلة للحياة، وأعمال الحُبّ والتسخيرات.
دشمن باشند۔وچہ ازقسم دواہا کہ عمر را بیفزایند۔وچہ ازقسم عملہائے حب وتسخیرجن وغیرہ
ثم إنّ بعض العقائد مولِّدة للسيئات، و مؤكِّدة لخبثِ
بازبعض عقائد پیداکنندہ بدی می باشند۔و خبث عادت را مستحکم می کنند۔
العادات، كما أن مُشركي الهند جوّزوا النِّيُكَ على سبيل الحرام
چنانکہ مشرکان جماع حرام کاری را روا داشتہ اند در وقتیکہ بچہ
عند عدم الولد الذّكر والطمع في هذا المرام، فَيُرغِّبون نساءَهم
نر نزاید وامید بود کہ بطریق حرامکاری زن بچہ تواند شد۔پس زنان خود را رغبت
في اتخاذ الأخدان، لعلّ ولدًا يحصل به ولو بنُيوكٍ كثيرة
حرام کاری می دہند۔تا کہ بچہ حاصل شود و اگرچہ بعد از بدکاری ہائے کثیر
إلٰى برهة من الزمان. ويسمّون هذا العمل نَيوگًا☆.
و زمانہ دراز پیداگردد۔و ایشاں ایں عمل حرامکاری را نیوگ نام نہند
وكان بالحريّ أن يسمّى بَوُگًا. قد أُكِّدَ في هذا الزمان
و لائق این است کہ ایں عمل رابوک نام نہادہ شود کہ بمعنی برجستن خر برمادہ است۔ودریں زمانہ برائے ایں عمل بد

☆ اعلم انّ لفظ النيوک قد أُخذ من النَيُک اشارةً الى كثرة الجماع.
بداں کہ لفظ نیوگ ازلفظ نیک اخذکردہ شدہ است وایں اشارہ است سوئے کثرت جماع۔
فان النيوک جمع النَيُک. والجمع يدل على الكثرة والاجتماع. منه
چرا کہ نیوگ جمع نیک است و جمع بر کثرت دلالت مے کند۔ منه

لھذا العمل القبیح، وحثّوا علیہ ورغّبوا فیہ بالتصریح، وبما ﴿۱۰۱﴾
ہندوآں رابسیار تاکید کردہ اندومردم رابراں انگیختند و علانیہ درآں ترغیب دادہ۔وچوں ایشاں
أدخلوا ھذہ الأباطیل فی الاعتقاد، اضطرّوا إلی أن یُروّجوھا
ایں امور باطلہ را داخل اعتقاد خود کردہ اند۔سوئے ایں مضطرشدند کہ آں را رواج دہند
و یرقُبوا مواقعَھا رِقْبةَ أھلّةِ الأعیادو کذالک شاع فی
و انتظار کنند موقع ہائے ایں عمل راہمچو ہلال عید می کنند۔وہم چنیں دربعض فرقہ ہائے
بعض المسلمین بعضُ العقائد الفاسدۃ، ورُوّجتْ کرواج
مسلماناں بعض عقائد فاسدہ شائع شدہ اند۔وہمچو رواج یافتن چیز ہائے گمنام
الأمتعة الکاسدۃ، فمنھا أنھم یقولون إن المھدی یخرج علی
دریں زمانہ رواج یافتہ اند۔پس ازاں ہایکے ایں است کہ ایشاں مے گویند کہ مہدی از غارے
الناس من المغارۃ، ویأخذ المنکرین علی الغَرارۃ، و المسیح ینزل
برمردم ظاہر خواہد شد و منکران خود را در حالت غفلت شاں خواند گرفت ومسیح
من السماء، ومعہ ملائکة حضرۃ الکبریاء، ثم یُحیی الشیخان
ازآسمان بیاید۔وباوے فرشتگان خداتعالیٰ خواہند بود۔بازحضرت ابوبکروحضرت عمررضی اللہ عنہما
والأخروین☆ من الأعداء، فیقتلھما المسیحُ والمھدیُّ بأشدّ الإیذاء.
ودیگردشمنان اہل بیت را(بزعم روافض)زندہ خواہندکرد۔پس مسیح و مہدی ایشاں راسخت تر عذاب قتل خواہندکرد۔
ویومئذ یُعطَی لکلّ من کان من الفِرق الإمامیّة الجناحان
و در آں روز ہر یک را ازشیعان علی دو بازو ہمچو بازو ہائے صقرعطاخواہندکرد۔
کجناحَی الصقر بما أکلوا لحم صَحْبِ النبیِّ بالغِیبة، فیطیرون
بپاداش ایں نیکی کہ گوشت صحابہ رضی اللہ عنہم بغیبت می خوردند۔پس ایناں برائے استقبال
إلی السماء لاستقبال المسیح کالملائکة، ثم یتّکون أعناقَ کلّ
مسیح ہمچو ملائک پرواز خواہند کرد۔باز ہریک را کہ اہل سنت والجماعت باشد

☆درست لفظ ’’الآخرون‘‘ ہے کاتب سے سہواً ’’الاخروین‘‘ لکھا گیا ہے۔(ناشر)

مَن کان من أهل السُنّة، بما کانوا یُکرِمون صحابة خیرِ البریّة.
گردن خواہند زد ازیں جرم کہ چرا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بزرگ می دانستند۔
وبما کانوا یعادون الشیعةَ، ولا یدخُلون فی هذه الفرقة المعصومة ﴿۱۰۲﴾
وہم ازیں جرم کہ چرا بشیعان عداوت می داشتند۔و دریں فرقہ پاک داخل نشدند۔
المطهّرة، ویومئذ لا یسلَم مِن أیدیهم ولا یبقی حیًّا علی ظهر
و دراں روز از دست او شاں نہ سلامت خواہد ماند و نہ بر زمین زندہ باقی ماند
الأرض إلا مَن فضَّل علی جمیع الناس علیًّا، وحسِبه وصیًّا.
مگر کسے کہ علی را ازہمہ بزرگتر دانستہ باشد و او را وصی اعتقادکردہ
ولأمراض الناس أسیًّا، وآمنَ بخلافته الحقة من غیرِ فاصلة.
وبرائے مرض ہائے مردم طبیب انگاشتہ وبرخلافت حقہ او کہ بغیر فاصلہ است ایمان آوردہ
ولعَن الصحابةَ کلّهم إلا قلیلا الذین کانوا زهاءَ خمسة و
باشد و نیز ہمہ صحابہ را لعنت کردہ باشد۔ بجز قلیل کہ بقدر پنج مردم اندو
کذالک انتصب أهل الحدیث لإزراء الحنفیّة والشافعیّة
ہم چنیں اہل حدیث برائے ایں کاربرپا شدہ اند کہ مردمان حنفی و شافعی و مالکی وحنبلی را
والمالکیّة والحنبلیّة، وجهّل بعضُهم بعضًا، وقاموا للتخطیة و
عیب گیری کنند۔ و بعض بعض را جاہل و خطاکار قرار دادند۔و
قال النصاریٰ إنا نحن علی الحق الصریح، ولا تنجو نفسٌ إلا
نصاریٰ گفتند کہ ما بر حق واضح ہستیم۔و ہیچ جانے بجز خون مسیح
بدم المسیح، وسینزل المسیح مع الملائکة المقرّبین، فهناک
نجات نخواہد یافت۔و عنقریب مسیح بہمراہ فرشتگان مقرب فرو خواہد آمد۔پس دراں وقت
یأخذ المسیح کلَّ من کفَر بألوهیته ویذبحه کالقصّابین. و
منکران خدائی خود را ہمچو قصاباں خواہد کشت۔و

یومئذ لا یخلُص أحدٌ إلّا من آمن بالکفّارة، ومن آمنَ فنجا
درآں روز ہیچ کس از دست اونتواند رست بجز کسے کہ برکفارہ ایمان آوردہ باشد۔ وہرکہ ایمان آورد۔
ولو کان عبدًا للنفس الأمّارة. وقال الذین أشرکوا مِن براھمة ﴿۱۰۳﴾
پس نجات یافت اگرچہ نفس امّارہ را غلام باشد۔ وہندوآن ایں دیار کہ مشرک اند مے گویند
ھذہ الدیار، إن الدین دیننا والباقون کلھم وقود النار. فالحاصل
کہ دین دین ماست و باقی ہمہ ہیزم دوزخ اند۔ پس حاصل کلام این است
أن الناس یمتحنون عیدانھم لقَعْضٍ، ویموج بعضھم فی بعض.
کہ مردم شاخہائے خود را امتحان می کنند تا کدام شاخ خمیدہ می شود و باہم کشتی مے کنند۔ و یک دیگر را
ویصارعون ویتجاذبون ویُرعِلون فی کل رفع وخفض، وقد
ضرب شدید نیزہ در وقتِ پستی و بلندی مے رسانند۔ و برائے
شمّروا عن ذراعَیھم لِھَشٍّ ونَفْضٍ. وترای طوفان لم یُرَ مثلہ
فشاندن درخت برحریف استینہائے خود برچیدہ اند۔ وطوفانے ظاہر شدکہ مثلش از
من آدم إلی ھذا الزمان، وتری الناسَ کمصارعین فی ذالک
آدم تا ایندم یافتہ نمی شود۔ و می بینی کہ مردم ہمچو کشتی گیران دریں میدان
المیدان. وکتبوا رسائل وکتبًا لا تُعَدّ ولا تحصی، وجاء ت کقطرات
حاضراند۔ وکتاب ہا و رسالہہا نوشتہ اند کہ خارج ازحساب اند۔ و ہمچو قطرہ ہائے
البحر وحَصاۃ البَرِّ والحصا وقد اجتمع جمیعھم صائلین علی
دریا وسنگریزہ ہائے بیابان اندازہ آنہا رسیدہ۔ وآں ہمہ براسلام حملہ کنندگاں جمع شدہ اند۔
الإسلام، وأجمَروا علی استئصالہ بالجھد التام، ورموا مِن
و بربیخ کنی آں بکوشش تمامتر اتفاق کردند۔ و برائے زخمی کردن
قوس واحد لجرحِ دینِ خیر الأنام، فإنہ ناوَأ دینَھم فی سائر العقائد
دین نبوی ہمہ از یک کمان تیر ہا مے گذرانند۔ چراکہ دین اسلام در ہمہ عقائد مخالف عقائد ایشان است

﴿۱۰۴﴾ والأحـكـام، ومـا بـقـى لـديـنـنـا حـمـايةٌ إلا حـماية الكريم العـلّام، وضاقت
و برائے دین ما بجز حمایت خداوند کریم ہیچ حمایت نماندہ است۔و زمین بر ما
علـيـنــا الأرض لتضايُق الأيـام .فـاقتضـت غيـرةُ اللّــه أن يـحـكـم بينهم
بوجہ تنگی ایام تنگ شدہ است۔پس غیرت الٰہی تقاضا کرد کہ دریں فرقہ ہا فیصلہ فرماید
ويُـنــــزِل أمـره بـالـحق، ويُـرِى آية لالتيـام الـقـمـر الـمنشقّ، ويضع
و امر خود براستی نازل فرماید۔ و برائے التیام ماہ شگافتہ شدہ نشانے ظاہر فرماید و از
الـحـرب ويـؤيّـد ديـنــه بـالـنـور، ويـجـمّـر جيـشَ آيـاتِـه بـالثغـور.
جنگ ہا دست بردار و بانور مدد دین خود فرماید ولشکرنشانہائے خود را بر سرحَدّ ہا جمع کند۔
فـإن الأقـوام جـاء وا جُـمـارَى، وتـرا هـم مـن الـنَهْمة كسكـارى ومـا هـم
چراکہ ہمہ قوم ہا بالاتفاق از برائے مقابلہ ومی بینی کہ ایشاں از شدت حرص ہمچو مستان ہستند گو از شراب
بسكـارى، وصـار الـديـن فـى أيديهم كـأسـارى .وإن اللّــه رأى أعداء ه
مستان نیست۔ و دین در دستہائے شاں ہمچو قیدیان است۔و خدا دید کہ دشمنان دین
أهـلَ مـنـعةٍ و شدّة، و تظاهُرٍ و جَمْرة، وجِدَةٍ و ثروة. و
خوب مضبوط و درمزاحمت قوی اند۔ وپناہ یکدیگر اند و درحملہ سخت اند۔وصاحبان مال ودولت و
مـكـرٍ و حيلة، و جَلادةٍ و همّة، و إيجادٍ وصنعة، وتجربةٍ
صاحبان مکر و حیلہ و صاحبان چالاکی و ہمت و صاحبان ایجاد و صناعت کاری و تجربہ
فـى الـمِـراء ومـعـرفة، واستـقـلالٍ وتؤدة، وتيقّظٍ فى الحيل
درخصومت و معرفت ۔ و صاحبان استقلال و آہستگی۔ و بیداری در حیلہ ہا و
و بصيرة، و وجَد المسلمين غافلين و وجد فيهم رِخوةً وضعفًا
بصیرت و دید مسلمانان را غافل و در ایشاں سستی و ضعف
وقـلّةَ الـمـعـلـومـات، والانـهـمـاک فــى الـدنـيـا وعدمَ المبالاة، وقصورَ
و کمی معلومات مشاہدہ کرد۔و دید کہ مسلمانان در دنیا غرق اند و ہیچ پروائے دین ندارند۔ و

الهِمم واختلال النيّات، ورأى الدّينَ منفردًا كالغرباء ، فأَعَدَّ ﴿۱۰۵﴾
ہمت ہا قاصر شدہ و نیتہا خلل پذیرفتہ۔ و دین را دیدکہ ہمچو غریباں تنہا است۔ پس او در
ما يمكّنه من العلوم والآيات في السماء ، كما أُعِدّت الحِيَل و
آسمان آں علوم و نشانہا طیارکرد کہ دین را تقویت بخشند ہمچو آں حیلہ ہا کہ در زمین
المكائد في الغبراء ، مخلوطةً بالأهواء ، وبعَث رجلا من عنده و
طیار شدہ بودند۔ کہ بہ ہوائے نفس مخلوط بودند۔ و شخصے را از نزد خود فرستاد و
اصطفاه من عرشه، ونفخ فيه من روحه، ترحّمًا على الضعفاء
درو از روح خود بدمید و رحم بر ضعیفاں کرد۔
أتعجَبون ولا تشكرون، وإلى هيئة الزمان لا تنظرون، وفي
آیا تعجب می کنید و شکر نمے کنید۔ و طرف صورت زمانہ نہ مے بینید۔ و در
قول اللّٰه ورسوله لا تفكّرون، وتضحكون ولا تخافون، وترون
قول خدا و رسول او فکر نمے کنید۔و مے خندید وخوف نمے کنید۔و
آيات اللّٰه ثم تمرّون كأنكم لا تؤانسون. أما خُسِف القمر
نشانہائے خداتعالیٰ مے بینید باز چناں مے گذرید کہ گویا ہیچ ندیدہ اید آیا آفتاب وماہتاب ہر
والشمس وجُمِعَا في رمضان؟ أما مضت على رأس المائة مُدّةٌ
دو در رمضان منکسف نشدہ اند وآیا در رمضان خسوف وکسوف واقع نشد۔ آیا نگذشتہ است برصدی
قريبا من خُمُسِها وصدَق رسول اللّٰه وما مان؟ فأَرُوني مجدّدًا
یک مدت قریب خمس آں ورسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروغ نگفتہ بود۔ پس بجز من اگر مجدد ے آمدہ
مِن دوني إنْ كان. أتكذّبون قولَ اللّٰه ورسوله ولا تصدّقون
باشد مرا بنمائید۔ آیا گفتۂ خدا و رسول او را تکذیب می کنید و قبول نمی کنید بیان خدا
البيان، ولا تخافون المقتدر الديّان. أيها الأعزّة إن الزمان
و رسول را۔ و از خدا نمے ترسید کہ قادر و جزا دہندہ است۔اے عزیزان زمانہ از ہرجہت

قد فسد مِن كل جهة وجنب، وأحاط الناسَ كلُّ نوعِ جرم و ﴿۱۰۶﴾
و از ہر پہلو خراب شدہ است۔ و مردم را ہر گونہ گناہ ہا گرفتہ اند و
ذنب .قد كثرت البدعات والرزائل، وقلّت الأخلاق الفاضلة و
بدعت ہا و کارہائے رزیلہ بسیار شدہ و اخلاق فاضلہ و صفات حمیدہ
الشمائل، وصار صدقُ الحديث كالكبريت الأحمر، والإخلاصُ فی
کم گردیدہ۔ و راست گوئی ہمچو کبریت احمر گردیدہ۔ و اخلاص در
التذكير أَشَقَّ السِيَرِ، وتعوّدَ الناس تتبُّعَ العثرات وكتمانَ المكارم
نصیحت دادن مشکل ترین سیرتہا گردیدہ۔ومردم عادت گرفتہ اند کہ لغزشہا را مے جویند وخوبی ہا را
والحسنات، وكفرانَ الصنيعة وإدحاض المودّات، وعقوقَ الوالدين
پوشیدہ می دارند۔وکفران احسان مے کنند و دوستی را باطل مے گردانند و نافرمانی پدر و مادر
والوالدات، ومالَ الخواطرُ إلى المَصاف من المصافات، وفسخوا عهود
سیرت شاں شدہ و دلہا از دوستی سوئے جنگ میل کردہ اند۔ و عہدہائے محبت
المحبة و المؤاخاة، و اختاروا ما يباين الورع وسِيَرَ التقاة.
و برادری را شکستہ اند۔ و چیزے اختیار کردہ اند کہ مخالفِ ورع وسیرت پرہیزگاری است۔
يتمايلون على النساء مكلافين، ولا يحبّون اللّٰه أحسن المحبوبين.
مے افتند برزنان وشدت دوستی ایشاں در دل می دارند۔و باخدامحبت نمی کنند کہ از ہمہ محبوباں نیکوتر
كلِفوا بجوارٍ زانيات، وأُولعوا بأغاني ومغنّيات.
است۔دختران بدکار را دل دادہ اند۔ و شیفتہ زنان خوبرو و سرود گو شدہ اند
وترى المساجد خالية من ذاكرين وذاكرات.وطلبوا
ومسجد ہا را می بینی کہ ازذکر کنندگان چہ مرد و چہ زن خالی افتادہ اند۔و در روئے
في وجوه الغلمان لذّةً وسرورًا، وتركوا ربّنا مهجورًا.يتكلّفون
کودکاں لذت وخوشی جستند۔ و پروردگارما را بگذاشتند۔ از بہر دنیا

الـتّـكـلّـفَ لـلـدنيـا الـدنيّة وأمـورِ الـريـاء ، ويُسنّى لهم بذلُ الأموال قَصْدَ ﴿۱۰۷﴾
وکارہائے دنیاوریاکاری اقسام مشقت ہامی بردارند۔و آساں مے کند برائے او شاں خرچ کردن مال ہارا
الأهـواء .وتـجـد كثيـرا مـنهـم ضـاقـت صـدورهـم وكثـر كبـرهـم و
قصد آرزوہا وبسیارے را ازایشاں تنگ سینہ خواہی یافت وغرور وتکبر بسیار خواہی دید۔
غـرورهـم .يـضـربـون نسـاء هـم وحَـفَـدتَهـم عـلـى أدنـى ذنـب من
زنان و نوکران را بر ادنیٰ قصور زیادہ شدن نمک
التـمـليـح والإمـراخ، وكـادوا أن يشـدّخـوهـم عـلـى أن لـم يـأتـوا
یانرم شدن خمیر می زنند و نزدیک مے باشد کہ سر ایشاں بشکنند بریں گناہ کہ
عـنـد الـطـعـام بـالـنُـقـاخ، وربـمـا يـلـطـمـونهـم عـلـى أن الـمَـباء ة مـا
وقت طعام آب خنک وخوش مزہ نیاوردہ اند۔ و بسا اوقات بریں گناہ طمانچہ می زنند کہ
كُـسـحـتْ، أو الـزرابـيَّ مـا بُثِـثـتْ، أو الـنـمـارقَ مـا صُـفِـفـتْ.و
جائے سکونت نروفتہ اند۔ یا بریں گناہ کہ مسندہا گستردہ نہ شدہ۔و
يـكـلَـحـون ويعبِسون ويصـلُقـون، ويصـرخـون كـأنهـم يمـوتـون.
چیں برجبیں می شوند یاآنکہ بالین ہا بترتیب نہادہ نشدہ و روترش مے کنند و آواز بلند مے
ويـرفـعـون الأصـوات ومـن الـغـضـب يـرتـعـدون .و يَـدُعّـون
بردارند۔وفریاد می کنند گویا مے میرند وآواز ہابلند مے کنند واز غضب مے لرزند۔و رد و دور می کنند
الـمسـاكـين وكـالـكـلاب يُـخسِـئـون، وإذا اضطرّوا إليهم لغرض فيخلبون
مساکین را و ہمچو سگاں دفع مے کنند۔وچوں برائے غرضے محتاج ایشاں شوند پس بزبان
ولا يُـخـلـصـون .وإنْ بَـطُـؤَ خـادم فـي مـجيـئـه فيـضـربـون حتى يقـرُب
می فریبند و اخلاص نمی کنند۔واگر خادمے دیر کردہ آید پس می زنند تا بحدے کہ نزدیک بموت
﴿۱۰۸﴾ الـحَـيـنَ، ويـعــاقـبـون بـأنّـى و أيـنَ .ويـأكـلـون الـخـدّامَ إن لـم
می رسد۔وشکنجہ کنند بدیں سوال کہ کجا ماندی و بکدام سو رفتہ بودی۔و می خورند نوکراں رااگر

يُحضِروا الطعام على أوقاته، ويمتحنون اللحم ويُجنِّبون على إيهاتِه.
طعام بر وقت خود حاضر نکنند۔و امتحان گوشت می کنند و اگر بوگرفتہ باشد پس پہلوبشکنند

ويُبْذِءُ ون خادمًا عاقلا إنْ كان لا يتعوّد الظلم والجورَ، ويسأون
و ناخوش ے بینند حال نوکرے را کہ ظلم و جور عادت او نباشد۔و انس میگیرند

بظالم وإن كان يشابه الثورَ. يظلمون أرامل وإن كنّ قريبًا
بظالم اگرچہ بگاؤ مشابہ باشد۔ظلم ے کنند بیوہ زنان را اگرچہ آنہا ہمسایہ

منهم ومن جيرانهم، أو قريبةً و من بنات إخوانهم .وإن كان
او شاں باشند۔یاآں زن ہا کہ برشتہ قریب باشند و از دختران برادران

لأحد منهم أخ أو أخانِ جائعَين، فلا يُلقِمهما لقمةً كالإخوان.
باشند و اگر یکے را از ایناں برادرے باشد یا دو برادر کہ گرسنہ باشند پس یک لقمہٴ

وإنْ يَّرىٰ أنهما قريب من الموت ولدَغهما الجوع كالثعبان. وإنْ
اوشاں ہیچو برادران نمی دہد اگرچہ بیند کہ ایشاں از گرسنگی قریب بموت اندو مارِگرسنگی ایشاں را گزیدہ

جاء ت عاهرة فيبتدر فَتْحَ الباب، و يتلقّاها بالتَرحاب. و
است واگر زن زانیہ بیاید پس زودی میکنند کشادن در را۔ و پیش آمد او را بمرحبا گفتن۔و

ما كان لجار أن يحلّ ذَراه ويتلمّظ بقِراه، وإن قطّعه الجوع
مجال ہمسایہ نیست کہ بہ پناہ او در آید وچشد ضیافت او را اگرچہ گرسنگی با کاردہائے خود

بمُداه. يتجشّم لأجل الأكابر أُكُلًا، ويُهيّاء لهم كلّ ما يؤكل
او را پارہ پارہ کردہ باشد۔تکلف میکنند از بہر اکابر از روئے خوردنی و از بہرشاں ہرقسم طعام

ولا يراهم على نفسه كَلًّا بل يجمع لهم من جميع الألوان
طیارے کنند ونمی بینند ایشاں رابرائے نفس خودگراں بلکہ برائے شاں از ہمہ قسم ہاطعام ہاطیار

مآكلَ، وإن هاضت الآكلَ. و يسوم التكليفَ فی سبل الرياء. ﴿۱۰۹﴾
ے سازد اگرچہ خورندہ راازاں ہیضہ شود۔وبرخود تکلیف برداشتن روامی دارد درراہ ہائے ریا

ولا یعطی السائلَ ما حضر من العَشاء . ولا ینظر بخُلقٍ سَبْطٍ إلی
و سوال کنندہ را آنچہ از طعام شب حاضر باشد نمی دہد۔ وہرکہ گرسنگی دارد بخلق نرم سوئے او
ذی مجاعة، ویسبّ السائلَ ویضرب إن وقف إلی ساعة، و
نمی نگرد۔ وسائل را دشنام مے دہد و مے زند اگر تا ساعتے توقف کردہ باشد۔ و
لا یری أن السائل جاءہ فی لیل دَجی، وقصدہ علی ما بہ من
نمی بیند کہ سائل نزد او درشب تاریک آمدہ است۔ وقصد کرد او را باوجودیکہ پائے او
الوَجیٰ، وظنّہ مضیفًا یعطی رغیفًا، ویخاف ربًّا لطیفًا.
درد میکرد۔ وگمان برد کہ او آں مہمانے است کہ نان مے دہد۔ و از خداتعالیٰ می ترسد۔
فیدُعّہ مِن بیتہ ولا یرحمہ مع علمہ علی عدم مَوئل، و
پس دور و دفع میکند او را از خانہ خود و برو رحم نمی کند باوجود ایں علم کہ او را پناہے نیست۔
إن کان ما ذاق مُذ یومین طَعْمَ مأکل، وما یفکّر فی
و اگرچنیں باشد کہ از دو روز ذائقہ طعام نچشیدہ باشد۔ و دریں فکر نمی کند کہ
أن الغریب أین یذہب فی ظلام مُسبِل، وما یفعل عند تألّمٍ
آں غریب در شب تاریک کجا خواہد رفت۔ و در وقت درد و اضطراب
وتململٍ. فالحاصل أن المواساۃ قد قلّتْ، ومصائب الضعفاء
چہ خواہد کرد۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ہمدردی کم شدہ است۔ ومصیبت ہائے کمزوراں
جلّتْ، ونسی المودّۃَ و صِلۃَ الرحم کلُّ مَن کان فی المشارق
بزرگ شدند۔ وفراموش کرد دوستی و صلہ رحم را ہرکہ درمشرق یا در مغرب است۔
والمغارب، وصارت الأقارب کالعقارب، ولأجل ذالک یترک ﴿۱۱۰﴾
و اقارب ہمچو کژدم ہا شدہ اند و ازبہر ہمیں سبب ترک میکند
مَن ساقہ السَغبُ الأہلَ والدار، ویذہب أین یُذہبہ
کسے کہ کشد او را گرسنگی کسان خانہ و خانہ را۔ و مے رود ہر کجا کہ محتاجگی

الـفـقـر و يـدور كيف أدارَ، و يـفـصـل عـن الـقُـربـى بـكـبـد مـرضـوضة.
او را مے برد وگردش مے کند بروجہیکہ گردش مے دہد وجدا می شود ازاقارب بجگر پارہ پارہ
ودمــوعٍ مــفــضــوضة، حتــى لا يُـعــرَف أحَــيٌّ فيُتَـوقَّـعَ، أم أُودِعَ
و اشک ہائے ریختہ شدہ۔تاآنکہ شناختہ نمی شود کہ آیازندہ است تاانتظارش کردہ آید یا
الـلـحـدَ البَـلْـقَـعَ، ويـصـرخ فـى الـغـربة قـائلا أين أنت يـا زوجي يـا ولدي.
نہادہ شد درلحد خالی۔وفریاد مے کند درحالت سفر بدیں قول کہ کجا ہستی اے زن من اے پسر من۔
وإنّـى أهـلـكـنـى الهَـجْـر ولـكـن كيف أصِـل إليـكـم بصفـر يدى. ويقول
ومراہجرشما ہلاکت کردہ است مگر چگونہ بدست خالی سوئے شما برسم و مے گوید
يَـا أَسَـفـى عـلٰـى وطـنـى ويـضـجـر قلبـه وهو يُخرِد، ولا يكون لـه أحد
اے افسوس من بر وطن من وتنگدل مے شود دل اووواو از شرم گفتگونتواندکرد۔و او را کسے نبود
أن يـرقُــش حـكـايتَـه عـلـى مـا يسـرُد، ثـم يسـعـى بخبـره إلـى وطـنـه
کہ قصہ اومسلسل بنویسد۔ باز خبر او گرفتہ سوئے وطن او شتابد
كـمـا يسعى الأجـرَد .ولا يستبـطـنـه أحـد عـن مَـرْتـاه ولا يُعِيـنـه
ہمچو اسپے کہ مے دود و ہیچ کس او را از رائے اوکہ پوشیدہ است دریافت نمے کند و مدد نمی دہد
فـى استـضـمـام زوجـه وفتـاه، ولا يُعطـى لـه نَصـابٌ مـن الـمـال. ﴿۱۱۱﴾
او را در جمع آوردن زن و پسر او و کسے او را بقدر ضرورت مال نمی دہد۔
لِيـكـفـل زوجَـه وابـنـه فـى الـحـال .وقـد تـكـون لـه بـنـت جـاوزت
تا زن و پسرِخود را ہماں وقت فراہم آرد۔و گاہے او را دخترے مے باشد کہ ازحد
الإعـصـارَ، وهـى كـعـانـسٍ فـى بيتـه وكـادت أن لا تجـانـس الأبكـارَ.
بلوغ تجاوزکردہ باشد۔و اوہمچو کسے درخانہ اوباشدکہ درخانہ مادر و پدر از حد جوانی گزشتہ باشد
فيـكـون هـذا الـرجـل صيـدًا لهـذه الأفـكـار، ويـمـوت قبـل وقـت
وقریب است کہ زنان بکر را مشابہ نماند۔پس ایں شخص ایں فکرہاراشکاری گردد۔وقبل ازوقت جان کندن

الاحتضار، و يُمِرُّ في حلقه ماءٌ عذب ويتقضّى عليه عذاب.
می میرد۔و تلخ می شود در حلق او آب شیریں و فرود می آید برو عذاب۔
فيمشي مبهوتا كأنه مصاب. ويستدين فلا يُعطُون من
پس حواس باختہ می رود گویا او دیوانہ است و قرض مے خواہد پس ہیچکس او را از مال خود
المال قسطًا، وإنْ يكتُب لهم به قِطًّا. ويستَقْرِی الحيلَ ولا
حصہ نمی دہد۔اگرچہ برائے شاں دربارہ آں قرض تمسکے نوشتہ دہد ومیجوید حیلہ ہا را و
يجد أقواتًا، كأنه وردَ أرضًا قاطًّا. ولا يرى من حزبِ الصُنُعَ و
قوت لایموت خودنہ می یابد گویا او بر زمینے فرود آمدہ کہ درآنجا سخت قحط افتادہ است و
إنْ يستنفذ في ثنائهم الوُسعَ، ولا يشاهد الطَول، ولو أطال
ازگروہے سلوک احسان نہ می بیند۔اگرچہ بہ ہمہ طاقت ثنائے آنہا کند ونمی بینداحسان را
القول، ولا يجد منهم دواء الطَوَى، وإن نشَر من وَشْيِ
واگرچہ سخن را درازکشیدہ باشدونہ مے یابدازیشاں دوائے گرسنگی و اگرچہ جامہ رنگین افسانہ خودرابگسترد یا
سَمْرِه أو طوَى. وكذالك يمتدّ ليله المُبير، ولا يجشُر الصبح المنير.
در نوردد۔ و ہمچناں شب ہلاک کنندہ او دراز می گردد۔و صبح روشن ظاہر نمے شود۔
وتبسُط عليه ليلُه جناحًا لا تغيب شوائبها، ولا تشيب ذوائبها. ﴿۱۱۲﴾
وبروے آں شبے پرخود می گسترد کہ مکروہات آں پنہاں نمی شوند۔وسفید نمی شوند گیسو ہائے آں
هذا حاله وأخوه المترَف يطمُر طمورَ الغزالة، وينوم إلى طلوع الغَزالة.
ایں حال اوست وبرادراوکہ ازنعمت وناز گمراہ شدہ است ہمچو آہوے جہد تاطلوع آفتاب می خسپد
لا تُرفَع يده للصِّلات، ولا يجنَح صُلبُه للصَّلوٰة. يسعى كالبابورة
اوبرائے عطائے بخشش ہابلند نمی شود۔ونہ پشت اوبرائے نمازخم می گرددوہمچومرکب ریل درتجاوزخود
في غُلَوائه، ويستُر جهلاته بثوب خيلائه. لا يعلم كيف تستطير
می دود وامورباطلہ خود را بجامہ پندار خود می پوشد۔ نمی داند کہ چگونہ پراگندہ می شوند

صدوعُ الكبد عند غلبة الحنين إلى الوطن والولد. يُحرِزُ العينَ في
پارہ ہائے جگر وقت غلبہ آرزوئے وطن و پسر۔ جمع مے کند زر را در
صُرّته، وبها يبرق أساريرُ مسرّته .وكذالك يُسنّى ابتلاءً نجاحُه
کیسہ خود وباوے می درخشد خطوط وعلامات خوشی او۔ وہم چنیں بطور آزمایش حاجت او آسان کردہ شد
ويُبسَط جناحُه، فيعمّى عليه طريقُ الاهتداء، ويجرّه شِقوته
وبازوئے او فراخ کردہ می شود پس پوشیدہ کردہ می شود بروے راہ ہدایت یافتن وکشد او را بدبختی او
إلى العَماية والعَمياء، ويظن أن دولته مِن علمه ودهائه
سوئے بے راہی و گمراہی و گمان میکند کہ دولت او از علم و زیرکی اوست
لا من قسّامِ آلائه ونعمائه، ويمدح عقلَه ويقول إني به
نہ از طرف قسمت کنندہ نعمتہائے ظاہر وباطن۔ وعقل خود را تعریف میکند و میگوید کہ بدو
حُزتُ ما اشتهيتُ، وما حوى إخواني ما حويتُ، وإنّي ما ۱۱۳
ہرمراد خود یافتم۔ و برادران من آں مال جمع نکردند کہ من جمع کردم۔ و من
آمنتُ بالرسل وتعافيتُ، فلِم ما عُذّبت إنْ أجرمت
بر پیغمبراں ایمان نیاوردہ ام و ایں کار رامکروہ داشتم۔ پس چرا معذب نشدم اگر گناہ گار شدم
أو جنيت ومن الجرائم التي كثرت في المسلمين. كبرٌ
یا گناہ کردم۔ و از جملہ گناہ ہا کہ در مسلماناں بکثرت شدہ اند۔ تکبر
ونخوة كالشياطين، فمَن كان يحسب نفسه من العلماء يُرِى
ونخوت است کہ ہمچو شیاطین میدارند۔ پس آنکس کہ خود را از علماء مے پندارند ظاہر مے کند
مزايا علمه بأنواع الخيلاء، ويذكر الآخرين كالمحقَّرين المزدرين.
فضیلتہائے علم خود باقسام نازوتکبر۔ و یاد میکند دیگراں را مثل تحقیر کنندگان۔
ويتوغّر غضبًا إذا قيل إنهم من العالِمين، ويشمَخ بأنفه
وازغضب افروختہ میشود چوں گفتہ آید کہ ایشاں از عالماں ہستند۔ وبینی خود بلند میکند

أَنَفًا عند ذكر الغير، ويقول دَعُوا ذِكره فإنه كالحمار أو العَير. ثم
از ننگ داشتن وقت ذکر غیر ومیگوید کہ ہیچ ذکر او مکنید چراکہ او مثل خراست یا مثل گورخر۔ باز
يحمد نفسه صَلَفًا كالمستكبرين، ليعتلق به الناس اعتلاقَ العاشقين.
خودستائی مے کند ہمچو مے کند ہمچو متکبران از راہ لاف زنی۔ تا بیاویزند بدو مردم ہمچو آویختن
ويتقلّب في أقاليب، ويخبِط في أساليب، فيدّعي تارة أنه من
عاشقان و میگردد درکالبدہا و کج مج مے رود در راہ ہا۔ پس دعویٰ میکند بارے کہ او از
الأدباء، ولا يبلغ شأنَه أحدٌ من البلغاء، ويسأل الأقرانَ
ادیبان است۔ و ہیچ کس از اہل بلاغت بشان او نہ می رسد و سوال مے کند ہم جنسانِ خود را
كالصبيان عن التراكيب النحوية والصيغة، ويقطع على الناس
از ترکیب ہائے نحویہ و از صیغہ۔ و برائے خطا گرفتن
كلامهم للتخطية، ويبدي ناجذيه على لفظ كالكلاب. و
قطع کلام مردم میکند۔ و مے نماید دندان پسین خود را از خشم براختلاف یک لفظ ہمچو سگاں
يزعم نفسه على الصحة والصواب. وكذالك يزعم هذا
و گمان میکند کہ او بر حق و بر صواب است۔ و بارے ایں گمان میکند کہ
الرجل مرة أنه من الأطبّاء، ووفاق الكلّ في تشخيص الداء
او از طبیبان است۔ وفائق شد ہمہ را در تشخص مرض
وتجويز الدواء. ويبرُز طورًا في زَيِّ الفقهاء، ويشير حينًا
و تجویز دوا۔ و گاہے ظاہر می شود در لباس فقیہاں و گاہے سوئے ایں اشارہ
إلى أنه ظفِر بنسخة الكيمياء. ثم إذا فُتن في موطن
میکند کہ او بر نسخہ کیمیا کامیاب شدہ است۔ باز چوں امتحان کردہ شود در میدان
فرسان اليَراعة، وأرباب البراعة، فثبت أنه لا يقدر على أن ﴿۱۱۴﴾
سواران قلم و صاحبان زیادت در فضل و ہنر۔ پس ثابت می شود کہ او بریں قادر نیست

ینقّح الإنشاء ، ویتصرّف فیہ کیف شاء ، بل یظھر أنہ أعجمُ
کہ سخن پاکیزہ تواند گفت وتصرف کند در انشا بہرطوریکہ خواہد۔ وظاہرے شود کہ او ژولیدہ زبان
ویضاھی العَجماءَ، ولا یعلم ما الأدب ولا یدری ھذہ الطریقةَ
است وہیچو چارپایان است ونہ می داند کہ ادب چہ باشد وازیں طریقہ روشن بے خبرے باشد۔
الغرّاءَ .ثم إذا عُرِض علیہ المرضٰی للمداواة ، کما ادّعی فی
بازچوں بیماراں برو پیش میکنند برائے علاج بمطابق آں کہ در بعض اوقات دعویٰ
بعض الأوقات، فما کان أن یفرّق بین السَکْتة والسُبات. و
کردہ بود۔ پس ایں قدر تمیز او را نمی باشد کہ در سکتہ و سبات فرق تواند کرد۔ و
ربما یحسب الدِقّ لَثِقةً، وانطباقَ المَرِیءِ ذُبُحةً، ویسمّی
بسا اوقات تپ دق راتپ لثقہ گمان می کند۔ و انطباق مری را ذبحہ نام می نہد وبیماری
السَبَلَ سُلاقًا، وضِیقَ النَفَسِ خُنّاقًا، ویستعمل فی مواضع
سبل را کہ خارش وسیلان رطوبت وضعف بصر باشد سلاق نام می نہد وسلاق آں بیماری است کہ غلظت وسرخی جفن
التسخین کلَّ ما ھو مُطفّی للحرارة، و مبرِّد
وسقوط مژہ درو لازم است ونام ضیق النفس خناق می نہند واودر محل ہائے گرم کردن بدن آں دواہا استعمال میکند کہ
للمَعِدة، و یأمر بأن یؤتی المریضُ کثیرًا من الخَسِّ و ﴿۱۱۵﴾
حرارت را فرو نشاند و معدہ را سرد میکند۔ وحکم میکند کہ مریض را کاہو و کافور و کشنیز بسیار
الکافور والکزبرة، ویحسب لہ کَشْکَ الشعیر أجودَ الأغذیةْ
دادہ شود۔ و گمان میکند آب جو برائے مریض بہترین غذاہا۔
ویأمر أن یتجنّب اللحمَ و الأبازیر الحارّة ، ولا یقرُب شیئًا
وحکم میکند کہ بیمار ازگوشت ومصالح ہائے گرم وہرچیزے کہ گرم باشد
من الأشیاء المسخّنة، فیکون آخرُ أمر العلیل، أن الأورام الباردة
پرہیز کند۔ پس آخر امر بیمار ایں مے گردد۔ کہ ورم ہائے سرد

تحدث فی بدنه من الرأس إلی الإحليل، وفی بعض الطبائع تزيد
از سر تا احلیل درد پیدا مے شود ۔ و در بعض طبیعتہا نفخ زیادہ
النفخُ أو يهلك المريضُ من شدة السعال، أو تسكُن حركةُ القلب
مے گردد یا مریض بشدت سعال مے میرد۔ یا دل از حرکت خود
فيموت السقيم فی الحال .فبمثل تلك الأطبّاء يكثُر القبورُ
باز مے ماند و بیمار فی الفور مے میرد۔پس بہ ہمچو ایں طبیباں قبرہا زیادہ می شوند
ويقلّ رونقُ العمارات، ومَن أطال المكث تحت علاجهم فلا بدّ
وحسن آبادی کم می گردد۔و ہر کہ تادیر زیر علاج ایشاں بماند ایں ضرور است
من الممات .وكم من أعين فَقَؤُوها، وكم من أرجل أعرجوها
کہ بمیرد۔وبسیار چشم ہا ہستند کہ ایں طبیباں آنہارا کور کردند۔وبسیار از پاہا ہستند کہ لنگ کردند ایں طبیباں آنہا
وكم من صبيان بُدِءُوا فدفنوهم بخطئهم، ونجَوا مِن
را وبسیار کودکان اند کہ ایشاں راچیچک وحصبہ ظاہر شد پس بوجہ خطا ایں طبیباں دفن کردہ شدند
أيديهم بفَنائهم. يَثْمَؤُهم المرضَى وإنْ يُجبِأُوا الزرعَ.و
وبباعث مردن از دست ایشاں رہائی یافتند۔چرب میخورانند ایشان را بیماراں اگرچہ بحالتِ خامی بفروشند
يشربون لبن كلّ لَبُون مِن غنمهم وبقرهم حتى تُبكَأَ الدَرُّ «۱۱۶»
زراعت را۔و می نوشند شیر ہر شیردار از گوسپند وگاو تا بحدے کہ کم شیرے گردد بسیار شیردار
وتُخلِي الضَرْعُ .ثم يأتيهم الموت بالحسرات، ويلعنونهم
وخالی میکند پستان را۔باز آں مریضاں را بہ حسرت موت می آید وآں طبیباں را دروقت رخصت
عند فراق الأبناء والبنات.وقد يدّعى هؤلاء الكذّابون بأنهم
شدن از پسران ودختران لعنت ہامی فریسند۔ وگاہے دعویٰ میکنند ایں دروغ گویاں کہ اوشاں
يجعلون العاقرَ ضانِئًا، والكادِءَ نامِيًا زانِئًا، ويؤتون الناسَ
زن عقیمہ رابسیار بچہ دہندہ میگردانند وگیاہے راکہ از گوالیدن باز ماندہ باشد نمومی دہندہ وتابکوہ رسندہ میکنند

بـنــاتٍ وبـنـيـن، وإنْ زَنـئُـوا الـثـمـانـيـن، ويـرى الـصـبـيُّ بـدوائهـم
وی دہند مردم را دختران و پسران۔ اگرچہ تا ہشتاد سال رسیدہ باشند۔ وکودک بعلاج شاں برادران می بیند۔
إخـوةً بـعـد مـا كـان عِـجْـزةً .وكـذالـك يـقـولـون إنـا نـكـفَـأُ الـمـرضَ
بعد زانکہ آخری بچہ پدر خود بود۔ وہم چنیں ایں طبیبان مے گویند کہ ما باز میداریم مرض را
مـن اعـتـدائـه، ونـجـعـل الـعـلـيـل كـنـخـيـل بـعـد انـحـنـائـه. ومـن أراد
از زیادت۔ و مریض را بعد خم شدن پشت ہمچو درخت خرما می گردانیم و ہر کہ می خواہد
أن يـمـرَأه الـطـعـامُ ويـتـقـوّى الـعـظـام، فـلـيـأكـلْ مـعـجـونَـنـا الـكـبـيـرَ. و
کہ او را طعام ہضم شود واستخوان ہا قوی شوند پس می باید کہ معجون کبیر ما بخورد و
سـيـنـظـر فـى أسـبـوع الـتـأثـيـرَ .وإذا اسـتـعـمـل الـنـاس دواءَه ومـا رأوا
در یک ہفتہ تاثیر خواہد دید و چوں مردم دوائی او استعمال کردند و ندیدند
إلّا الـنـقـصـان، فـعـلـمـوا أن الـرجـل قـد مـانَ، وأَتـبَـعـوه الـلِّـعـانَ.
مگر نقصان پس دانستند کہ دروغ گفتہ است۔ و درپے او می فریسند لعنتہا را
وكـذالـك يـكـذبـون ولا يـحـسـبـونـه سُبّةً، وبـالـدجـل يـجـعـلـون
و ہم چنیں دروغ میگویند و اور امحل دشنام نمی دانند۔ وبدجل خود دروغ را ہمچو بنائے می نمایند
الـكـذب قُبّةً. وكـذالـك إذا ادّعـى أحـد مـنـهـم أنـه فـقـيـه ومـن ﴿۱۱۷﴾
کہ گرداگرد او دیوارے کشیدہ باشند۔ و ہم چنیں چوں دعویٰ کند یکے از یناں کہ من فقیہم واز
الـمـحـدّثـيـن، فثبـت فـى آخـر الأمـر أنـه جـاهـل ولا يـعـلـم الـدّيـن.
محدثاں ہستم۔ پس آخر ثابت می شود کی او جاہل است و دین رانہ مے شناسد۔
ولا يـخـفـى عـالـم وجُـهـول، ولا صـحـيـح ومـسـلـول. وإنّـى فـى هـذه
و پوشیدہ نمی ماند دانا و جاہل و تندرست و مسلول۔ و من دریں حقیقت
صـاحـبُ الـتـجـربة، وانـتـقـدتُـهـم فـوجـدتُـهـم كـالـمَـيـتة. إنهـم
صاحب تجربہ ہستم۔ و ایشاں را آزمودم پس ہمچو مردہ یافتم۔ ایشاں

تـفـرّدوا فـى الـدّقـاريـر، وأغدُّوا كـالبعير .يـأكـلـون حتـى يـنـقلب عليهم
دردروغہا یگانہ ہستند وہمچوشتر بربدن غدودہائے طاعون می دارند۔می خورند تاوقتیکہ معدہ برایشاں
المعدةُ و ينفُضوا على الفراش، و بعُدوا عن الحق وطلبه
نگوں شود و برفرش قے کنند۔ و از حق و از جستنِ حق دور شدہ اند
فليسوا اليوم كـالشـمع ولا كـالفَراش .تـركـوا الـملّة ومـا قـالـه النبيُّ
پس امروز نہ ہمچو شمع ہستند و نہ ہمچو پروانہ ہا۔ملت اسلام وگفتہ نبی خوبصورت را
الـصبيـحُ، وسـقـطـوا كـأَذِبّةٍ تسـقـط عـلـى جـرحٍ يـقيـحُ.و
ترک کردند۔ و ہمچو مگس ہا بر زخم ریمناک افتادند۔ و
إذا غـاب عـنـهـم قَـذَرُهـم فـضـاقـوا لهـا ذَرْعًـا، ومـا مـلـكـوا صبـرا
چوں پلیدی شاں ازیشاں جدا مے گردد۔پس برائے آں تنگدل مے شوند۔وصبر وپرہیزگاری ہمہ
ولا ورَعًـا.والـلّٰـه إنهـم قـد أطـاعـوا الـنـفـس وسـلـطـانَهـا.و
ازدست می دہند۔وبخدا کہ ایشاں نفس وتسلط ہائے نفس راتن در دادہ اند۔
تـعـوّدوا الشهـواتِ وشيـطـانَهـا .يـدورون عـلـى أبـواب أهـل الثـروة
وبہ شہوات وشیطان شہوات عادت گرفتہ اند۔بر دروازہ ہائے دولت منداں وتونگراں وزمینداراں
واليسـار، و الـجِدة و العَقار. وكم منهم مالوا من صلوٰة الصبح
مے گردند۔ و بسیارے از ایشاں از نماز فجر سوئے شراب
إلـى الـصَبـوح، ومـن العِشاء إلٰى الغَبوق فى الصُروح، واشتغلوا من شرح☆ ﴿۱۱۸﴾
رخ کردہ اند۔ و از نماز شب سوئے شراب در کوشک ہا۔ و از شرح

☆ الحاشية

كـان فـي ديـارنـا رجل مـن الـواعـظيـن.وكـان الناس يحسبونه من الصالحين
درملک ما شخصے بود از واعظین۔ و مردم اورا نیک و موحد می دانستند۔
الـمـوحـديـن.فـاتـفـق ان رجـلادخـل عـلـيـه مـفاجئًا كالزائرين.فوجده يشرب
پس چناں اتفاق افتاد کہ شخصے بطورناگہ بروگذرکردہمچو زیارت کنندگاں۔پس دید کہ او

"الوقاية" و"الهداية" إلى العواهر والبغايا، وإلى الرحيق مع التغذی بالقلايا
وقایہ وہدایہ و رو تافتہ سوئے زنان بدکار سوئے شراب بکباب بزغالہ مشغول شدند۔
من الجدايا، ومالوا إلى السماع من المحسِنات الحُذّاق، والموصوفات
ورغبت کردند سوئے شنیدن سرود از زنان خوبرو و ماہر در فن سرود میل کردہ اند و
في الآفاق؛ وإذا قلّ البَاعُ، وخفّ المتاعُ، وفرّ الرَّعاعُ
آں زنان دردنیا قابل تعریف شمار کردہ شدہ اند۔ وچوں متاع کم شد و سرمایہ سبک شد۔ وہم صحبتاں سفلہ بگریختند
وفرَغ الجِرابُ، وغُلّق الأبوابُ، نهضوا للوعظ والنصيحة
و کیسہ خالی شد۔ و درہا بستہ شد۔ برائے وعظ و نصیحت برخاستند
مع حِبالة مِن أشعار الصوفية، لتعود إليهم أيام الثروة و
بادامی ازشعرہائے صوفیان تا ایام تونگری برا یشاں باز آیند۔
الجِدَة. وتراهم في مجالس الوعظ يتصرّخون و يُرغُون كبعير
وبنی ایشاں را در مجالس وعظ می گریند وفریاد می کنند ہمچو شترے کہ برجسم او
أَغَدَّ، وفي القلب يذكرون الجَدَّ، والدموعُ قرّحتِ الخدّ.
غدہ طاعون بر آید و ایام تونگری را در دل یاد می کنند۔ و اشک ہا رخسا را ریش مے کنند

بقیہ الحاشیہ

الخمر مع ندماء من الفاسقين. فقال يا لعين، عَملُك هذا وقولك ذالك. فأجاب
باچند فاسقاں شراب مے نوشد۔ پس گفت اے شیطان ایں کردارتست وآں گفتارتو۔ پس جواب داد
وأرى العُجابَ. قال: أَرُونی عالمًا لا يشرب الخمر. أو يتجنّب الزنا والزَّمَرَ. وكذالك كان عالمٌ
وامر عجیب بنمود۔ گفت آں مولوی مرا بنمائید کہ شراب نمے نوشد یا اززنا وسرود اجتناب می کند۔ وہمچنیں یکے دیگر مولوی
آخر قريبا من قريتي. وكان ينكر برُتبتي. فشرب الخمر في مجلسِ كافرٍ يهوى الإسلام.
بود کہ از قریہ من نزدیک بود واز منکران من بود۔ پس در مجلس کافرے شراب نوشید کہ رغبت اسلام می داشت۔ پس آں کافر
فلعَنه الكافر ولامَ. وقال إنْ كان هؤلاء هم أئمّة الإسلام. فكُفرى خير لدنياى مِن أن أَلحَق بهذه اللئام. منه
اورالعنت کرد وملامت نمود وگفت اگر ایناں پیشوایانِ اسلام اند پس کفر من از اختلاط بایشاں برائے دنیائے من بہتر است۔ منہ

فـالـعـامة يـزعـمـون أنهـم يـكـون مـخـافـة يوم الـمـكـافـأت، كـمـا هو
و مردم عام ایں خیال مے کنندکہ ایشاں از خوف قیامت میگریند۔چنانکہ
مِن سِيَرِ أهل التقاة، مع أنهم لا يبكون إلّا بفراق الصهباء.
عادت پرہیزگاراں است۔باوجود اینکہ اوشاں از جدائی شراب و زنانِ خوبرو
والـغِيـدِ مـن الـنـدمـاء، وبـمـا قَلَّ الـمِـراح، وكـانـت كـالـرؤيـا
مے گریند۔ و بدیں سبب کہ خوشی کم گردید۔ و شراب ہمچو خواب
الـراحُ، فهيّـج لهـم الـبـكـاءَ مـا عـنـدهـم مـن الـوحشة لـفـقـدِ
شد۔پس ازیں گریہ آمدکہ اسباب وحشت جمع شدند۔برائے گم شدن
أسبـاب الـعيشة، وبـمـا فـقـدوا رُفْـقـة أيـام الـرَخـاء، ونُـدمـاء
اسباب معیشت۔ونیزازیں سبب می گریند کہ رفیقان ایام فراخی راگم کردند و
حـلـقـة الـصـهـبـاء .ومـع ذالك يـحـسبـون أنـفسهـم كـالـبدر.و ﴿۱۱۹﴾
ہمنشینانِ حلقہ شراب بگریختند۔ و باوجود ایں خود را چوں ماہ چہار دہم میدانند۔ و
يـحبّـون أن يُقعَدوا مـن الـمـجـلـس فـي الـصـدر، ويسمّـون أنـفسهـم
مے خواہند کہ مردم او شاں را در صدرِ مجلس بنشانند۔ و خود را بنام
مـولـويّـيـن، أو فـقـهـاء ومـحـدّثـين، ومـن لـم يـنـادِهـم بهـذه الأسـمـاء
مولوی و فقیہہ و محدث مشہورمی کنند۔ و ہرکہ او شاں را بدیں نام ہا یادنکند
فـيـغـضـبـون عـلـيـه سـابّـيـن، مـع أنـه لـم يـبـق لهـم طـبـع عـربـي
پس بروخشم مے گیرند ودشنام می دہند۔باوجود اینکہ ایشاں راطبیعت مشابہ اہل عرب نماندہ
ولا ذوق أدبـي .و إنّـي دعـوتهـم مـرارًا، وجـرّبتهـم أطـوارًا.و
ونہ ذوقے ازادب ماندہ۔ومن بارہا برائے معارضہ ایشانرا خواندم وبارہا تجربہ ایشاں
عـرضـتُ عـلـيهـم كـلامـي، وأريتُهـم غُـرَرِي وحُسْـنَ نـظـامـي.
کردہ ام۔وبر ایشاں کلام خودعرض کردم۔ و فصاحت وحسن نظام خود ایشاں رانمودم ۔

و قلت هذه آية صدقي وحجّتي وحُسامي، فأْتوا مِن مثله إن
و گفتم ایں نشان صدق من است وحجت من است وشمشیر من است۔ پس مثل آں بیارید اگر از مقام من
كنتم تنكرون بمقامي. ففرّوا فرارَ الحَيَوات من أسلحة الكُماة
انکار دارید۔ پس چناں گریختند کہ ماراں از سلاح ہائے سواراں میگریزند
وتعوّدوا كالنساء اكتحال العين، والطيبَ والمُشْط والحِيَلَ
وعادت گرفتند ہمچو زنان سرمہ کردن در چشم۔ و خوشبو را وشانہ کردن را و حیلہ را برائے
لجمع العَين. وبعضهم يرغبون في الضَّفُر والإجمار كالنسوة
جمع کردن زر۔ وبعض ایشاں رغبت می کنند در بافتن موہاو جمع کردن مرغولہ آنہا ہمچو زناں
ويدهّنون خُصُلتهم و يعطفون كلّ وقت شعورَ الجَميرة.
وتدہین مے کنند مرغولہ موہارا و خم مے دہند ہروقت موہائے آں مرغولہ را۔
ويفرّون فرارَ الآبق من مجالس العلم، ومع ذالك لا ترى ﴿۱۲۰﴾
وہمچو غلام گریز پا از مجلس ہائے علمی مے گریزند۔ و باوجود ایں نخواہی دید
فيهم أثرا من الحلم. وإذا دخل مسجدهم أحدٌ من الغرباء
در ایشاں نشانے از حلم۔ و چوں در مسجد ایشاں کسے از غریباں داخل شود
وكان يخضب أشعاره مثلاً ويسوّدها بشيء من الأشياء.
کہ موئے خود را خضاب مے کرد و سیاہ مے کرد۔
فصالوا عليه كالكلاب، أو ككُفّارِ غَزاةِ الأحزاب. و
پس برو ہمچو سگاں حملہ می کنند۔ یا ہمچو آں کافراں کہ درجنگ احزاب حملہ کردہ بودند
ناشُوه كالسباع، اللّهم إلّا أن يُهْدِى[1] إليهم شيئًا من
و می گزند او را ہمچو درندگاں۔ بار خدایا مگر اینکہ بطورہدیہ دہد او شاں را چیزے از
المتاع، أو يمدَّ الباعَ بحذاء الباع. إنّهم قوم يأكلون
متاع۔ یا بمقابلہ دست دست دراز کردہ شود۔ ایں قومے است کہ

[1] ایڈیشن اول میں سہواً یُھدِ لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

الضعفاء باللسان، ويفرّون من الأقوياء كالجبان، وإذا اجْرَمَزَّ
کمزوراں را بزبان خودے خورند۔ و از زور آوراں ہمچو بزدلاں مے گریزند۔ و چوں کسے خود را
أحدٌ ليَبَاعَ وأرى الكنائنَ والسهام والباعَ، فنفَروا ولا كنفور
بریں جمع کرد کہ باوشان مباحثہ کند۔ و نمود کیش ہا را و تیر ہا را و دست را۔ پس مے رمند و نہ ہمچو
الحُمر، وغلَب من صِيلَ عليه على الزُّمَرِ فحاصل البيان أنهم
رمیدن خر ہا۔ و غالب میشود شخصے کہ بروی حملہ کردہ شد بر گروہ ہا۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں
يُهرَعون إلى الغرباء كالطوفان، ولا يهتال صِلُّهم إلا بمشاهدة
مے دوند سوئے غریباں مثل طوفان۔ و نہ مے ترسد مار خورد ایشاں مگر بدیدن
الثعبان، ولا يُدارَون إلا برغيف أو صفيف. يعظّمون العِظامَ
اژدہا۔ و مدارات نمی کنند مگر بہ نانے یا کباب کہ بر سیخ کشیدہ باشند۔ بزرگ میدارند
الرُفاتَ، ويكفُرون بالذي بُعِث وأحيا الأموات. ألا يعلمون
استخوانہائے بوسیدہ را۔ و منکر کسے مے گردند کہ از خدا مبعوث شد و مردگان را زندہ کرد۔ آیا نمی دانند
أن الوقت وقت نصرِ الدّين ودفعِ اللئام، وقد دنَفتْ شمس ﴿۱۲۱﴾
کہ ایں وقت وقت مدد دین ودفع لئیماں است۔ و بہ تحقیق آفتاب اسلام قریب بغروب
الإسلام. بل عادَوا الحقّ لحبِّ الأقارب واللذّات، وآثروا
شدہ است۔ دشمن داشتند حق را ازیں سبب کہ اقارب و عزیزاں را محبت کردند۔ و اختیار کردند
هذه الدنيا وما انعقدت من المودّات. يبغون عرَضَ هذه الدنيا
ایں دنیا را و آنچہ بستہ شد از دوستی ہا میخواہند۔ مال ایں
وخطارتها. ويحبّون أن ينالوا خُشارتَها. فالأسف كل الأسف
وبلندی مرتبہ آں۔ و می خواہند کہ باقیماندہ طعام او کہ برخوان باشد ایشاں را رسد پس سخت افسوس
أنهم بقوا بعد موت الأكابر كالجِلْف، ولا خَلَفَ بعد السَلَف.
است کہ ایں مردم بعد اکابر اسلام ہمچو خم تہی ماندہ اند۔ و نیست پس ماندہ بعد از گذشتگان

يدّعون أنهم فاقوا الكل في الفقه والحديث والأدب. و
دعوٰی می کنند کہ او شاں در فقہ و حدیث و ادب ازہمہ فائق تر اند۔ و
نسلوا من كل أنواع الحَدَب، وليس لهم خبر من حقائق
برہر بلندئ کمال دویدہ اند۔حالانکہ ہیچ خبر از حقیقت ہائے دین ایشاں را
الدين، ولا نظر في حدائق الشرع المتين، وما أُعطيَ لهم قدرةٌ
نیست۔و نہ نظر برباغہائے شرع متین است۔و نہ او شاں را قوت دادہ شد
على أن يكتبوا عبارةً غرّاء، و لا قوّةٌ ليفترعوا رسالةً عذراء.
کہ عبارتے روشن بنویسند۔و نہ قوت کہ تا بکارت برند رسالہ دوشیزہ را۔
وما أجد أحدا منهم يعارضني في الإملاء، ويبارزني في تنقيح
وہیچ کس را از ایشاں نمی بینم کہ بامن در املاء۔ و در تنقیح انشاء باہم معارضہ کند۔
الإنشاء. وقد قلتُ لهم مرارًا إنني أنا المُفلِق الوحيد من
و من بارہا ایشاں را گفتم کہ من از نویسندگان ایں زمانہ ماہر یگانہ ہستم۔
كُتّاب هذه الأوان، والمنفرد بعلمِ معارف القرآن، ولي غلبة
ویکتا در علم معارف قرآن۔ و مرا بر اولین
على الأواخر والأوائل، ولو جاء ني سَحبانُ وائل كالسائل.☆ ﴿۱۲۲﴾
وآخرین غلبہ است۔و اگرچہ سحبان وائل مثل سوال کنندہ نزد من بیاید

☆ حاشیہ

كلّما قلتُ من كمال بلاغتي في البيان. فهو بعد كتاب الله
ہمہ آنچہ دربارہ بلاغت خود گفتم۔پس آں بعد کتاب اللہ قرآن شریف
القرآن. وإنه معجزة جليل الشأن عظيم اللمعان قويّ البرهان. و
است۔وآں معجزہ بزرگ شاں دارد و بزرگ روشنی دارد و زبردست برہان دارد
إنه فاق الكلَّ ببيان لطيف ومعنى شريف، والتزامِ البروقين
چراکہ او از روئے بیان لطیف ومعنی بزرگ برہمہ فوقیت میدارد۔وہمچو آں برق کہ

فــإذا طــلبــتُ مــنهــم مبــارِزًا فــي هــذا الــميــدان، فــمــا بــارَزنــي أحــدو ﴿۱۲۳﴾

پس چوں دریں میدان از ایشاں مقابلہ کنندہ طلب کردم۔ پس ہیچ کس با من بمقابلہ بیروں نیامدو

فــي جــميــع مــواضــعــه كــبــرقٍ وَلِيفٍ. شــاجــرَ الــنــاسُ فيه فما أرَوا كمثلـه

در ہر بار دو مرتبہ می درخشد در ہمہ مواضع خود دوگونہ خوبی حسن بیان و معارف نویسی را التزام کردہ۔ اختلاف کردند مردم در و

مِن شجرة. له حلاوة وعليه طلاوة، ولا يبلُغ وَهْفَه نبتٌ ولو

پس نتوانستند کہ مثل او درختے بنمایند۔ برائے او شرینی است و بروے خوشنما و ملاحتے است و ہیچ روئیدگی تازگی و سرسبزی

كـمُـل فـي اهـتـزاز وخـضـرة. والـذي يـطـلـب لـمـعـانَــه مِن كلام غيـره من

او را نمی رسد اگرچہ در تازگی و سرسبزی بدرجہ کمال رسیدہ باشد۔ و آنکہ روشنی او از کلام غیرے کہ از مخلوقات است

الـكـائـنـات. فـليـس هـو إلا كـرجـل يـريـد أن يَـلفُوَ اللحمَ من العظام المقبورة

می طلبد۔ پس او مثل آں کسے است کہ از استخوان ہا گوشت برآوردن میخواہد کہ در قبر کردہ شدند

الـرُفـاتِ. فـالـحق والـحق أقـول إنــه لا يـوجـد كـتــاب بيـن الدفّتين كمثل

و پوشیدند۔ پس راست میگویم کہ ہیچ کتاب در دو طبقہ موجود نیست کہ مانند باشد کتاب پروردگار

كـتـاب ربّـنـا ربّ الـكـونَيـن. فـكـما أن الكمال مِن كل جهة مخصوص بحضرة

ما را کہ پروردگار دو جہان است۔ پس چنانکہ کمال از ہر جہت بحضرت باری تعالیٰ مخصوص است۔

الـكـبـريـاء. فكذالـك الحسنُ مِن جميع الأنحاء مختص بهذه الصحف الغرّاء.

پس ہم چنیں خوبصورتی از ہمہ سوئے خاص بدیں کتاب روشن است۔

﴿۱۲۴﴾ وأمّـا الـذي هـو دونـه فهـو لا يـخـلـو مـن عيب ونقصان. وإن كان كلام النابغة

مگر آنچہ سوائے اوست پس آں از عیب و نقصان خالی نیست۔ اگرچہ کلام نابغہ یا سحبان

أو سَـحْـبــان. فـإنْ وجدتَ مثلا فـقـرةً مـن كـلـمــات أحـدٍ مـنهـم كخدٍّ أبرق

باشد۔ پس اگر مثلاً کلام کسے ہمچو رخسار تاباں باشد پس فقرۂ دیگر را ہمچو بینی خورد

و أمـلـسَ، فتجد فـقـرة أخـرى كـأنف أصغر وأفطسَ. وإنْ وجـدتَ لـفظًا كعينٍ

و پہن خواہی یافت۔ و اگر لفظے را ہمچو چشم خوب سیاہ در محل سیاہی و خوب سفید در محل سفیدی

بـقـيــة الـحــاشـيــة

﴿۱۲۴﴾ اختـفـوا كـالـنّـسوان. ومـا كـان لهـم أن يُـظهِـروا مـن شَـوُطهـم. أو
ہمچو زنان پوشیدہ شدند۔و ایشاں را مجال نماند کہ چیزے از تگ خود بنمایند۔ یا
ينثُروا عَـجُوةً أو نَـجُوة مِـن نَـوطهـم. فـحـاصـل الـكلام أنهم صـاروا فـى
پراگندہ کنند خرمائے جیّد یا خرمائے ردی را از ظرف خود۔پس حاصل کلام این است کہ ایشاں در بدی
الشـر لـلشيـطـان كـفـيءٍ، وليسـوا مـن الخير فى شيء. لا يعلمون مِن دون
شیطان را ہمچو سایہ شدہ اند۔ و بہ امور خیر ہیچ مناسبت (نمے دارند)۔نمی دانند بجز

بقية الحاشية

حَـوراء. فـتجـد آخـر كـنـاقة عَشُـواء. وإنْ وجـدت مثلا قـافيتَيـن متوازيتَين
یافتی۔پس فقرہ آخر را ہمچو ناقہ کور خواہی یافت۔واگر دو قافیہ برابر یابی ہمچو دو سرین زن۔
كـعـجيـزتَـى النساء. فتجد رديفًا كأَلْيةٍ اختلَّ تركيبها وتحرّكتْ وما بقيتْ على
پس ردیفے را ہمچو بند سرین خواہی یافت کہ از جائے خود جنبیدہ باشد و برحالت صحت
الاستـواء. وإن الـقـرآن يشـابه الـوجـوهَ الحِسان، لا تجد ثناياه إلا مزيَّنة بالشَنَب
نہ ماندہ باشد وقرآن مشابہت دارد بروہائے خوب نخواہی یافت دندانِ پیشین اورا مگر زینت یافتہ و بہ خوش آبے
ولا خـدودَه إلا مـصْبِيةً بـالـلَهَـب. ولا بـنـانَـه إلا لامعة مـن التَـرَف. ولا
ونہ رخسارہائے او مگر دل کشندہ بسرخی ونہ سرانگشتان او را مگر درخشند۔از نازکی وزی۔ونہ
خَـصْـرَه إلّا مـنـطَّقة بـالـهَـيَف. ولا حـواجـبَـه إلا بـالجةً بـالبَلَج. ولا مَبـاسمَـه
کمرہائے او مگر ازار پوشندہ از باریکی۔ونہ ابروان او مگر روشنی یافتہ بکشادگی ونہ آں دندان او کہ
إلا زاهـرة بـالـفَـلَـج. ولا جفونَـه إلا مسكِـرة بـالسَـقَـم. ولا أنـفَـه إلا معتبِدًا
بخندہ ظاہر میشوند مگر روشن بکشادن میان آں۔ونہ پردہ ہائے چشم او مگر مست کنندہ بہ بیماری خود۔ونہ بینی او مگر بہ بندگی گیرندہ
بـالشِـمَـم. ولا جَبْهَـه إلّا آسـرةً بـالـطُـرَر. ولا عـيـنَـه إلا مـعـبَّـدةً بـالحَـوَر. فهذه
از بلندی و نہ پیشانی او مگر اسیر کنندہ با طرّہ ہا۔ونہ چشم او مگر غلام گیرندہ است بسیاہی وسفیدی۔پس
عشرة آراب. يوجد حُسنها فى القرآن من غير ارتياب. منه
این دو عضو ہستند۔ یافتہ میشود حسن آنہا در قرآن بغیر شکے وشبہتے۔منہ

الجهلات، ويشابهون السباع في العادات، وقد أضاعوا مادّة المواساتِ
امور باطل و در عادات مشابہ درندگان ہستند۔ضائع کردہ اند مادہ ہمدردی و آمیزش را۔
والمقانات. كأنهم استوطنوا الفلوات. وإذا رأوا أحدًا صدر منه قيل من
گویا ایشاں وطن گرفتہ اند بیابان ہا را اگر بینند کہ از کسے اند کے کار جہالت صادر شدہ
الجهالة. فقلَّ أن يُسعِفوا بالإقالة، بل يشتمونه على ذالك العِثار.
است۔پس کم تر است کہ او را عفو کنند۔ بلکہ او را براں لغزش دشنام می دہند
أو يُدخِلونه في الكفّار. وكما أن الفلاحين يقاتلون على قُرًى وجِفان.
یا در کافراں داخل مے کنند۔وچنانکہ زمینداراں بر دیہات وشاخہائے انگور مقاتلہ مے کنند
يحارب هذه العلماءُ على قِرًى وجِفانٍ. يتركون الحُبّ للحَبّ. و
محاربہ می کنند ایں علماء بر ضیافت ہا وکاسہ ہائے شوربا میگذارند دوستی را برائے دانہ۔و
يؤثرون الرُّبّ على الرَّبّ. يتنازعون على الأموات، ويأخذون أثواب
اختیار میکنند عصارہ دوائی را بر پروردگار مقدم بر مُردگاں نزاع ہا مے کنند۔واز خبث نیت پارچہ میت
الميّت مِن خبث النيّات. وكل منهم يُرى اللّسانَ حريفَه كالعَضْب
مے گیرند۔ و ہریک از ایشاں زبان خود ہمچو شمشیر بنماید ہم پیشہ را
ويبدى ناجذَيه ويحرق نابَه من الغضب. ومع ذالك قد حُورِفَ
وفرانماید دندان پسین خود را و بساید از خشم دندان را۔ و باوجود ایں سخت نامبارک است
کسبُهم ولا يفارقهم قُطوب الخُطوب وحروب الكروب، ويلازمهم ﴿۱۲۵﴾
کسب ایشاں و ازیشاں جدا نے شود ترشی ناکامی کارہا و کارزار اندوہ ہا۔ و درہمہ عمر ایشاں
في جميع عمرهم صِفْرُ الراحة وفراغ الساحة. وكما أن الفلاح يتوغّر
تہیدستی وخالی بودن صحن خانہ لازم حال ایشاں مے باشد۔وچناں کہ زمیندار بوقت برکندن
غضبًا على نبش بَرِيٍ من الريف، ويأخذ النابش ويكسر بعض
یک نیشکر از زراعت آں بغضب افروختہ مے گردد۔ومے گیرد برکنندہ را و می شکند بعض

الغضاريف، فكذالك إنْ لم يحسبهم أحدٌ بريئين من جريمة فعلوها
استخوانہارا۔پس ہم چنیں اگر کسے ایشاں راازگناہے کہ بظلم کردہ اند بری نداند۔
عدوانًا، ويشهد عليهم إيمانًا، ويخالفهم بيانًا، فيضربونه ويسقُطون
واز ایمان بریشاں گواہی دہد۔ و در بیان بایشاں مخالفت ورزد۔پس می زنند او را و می افتند
عليه زُرافاتٍ ووُحدانًا، وإنْ غُلبوا عند هذه المحاربات، فيندُبون
بروبہ ہیئت مجموعی یا یک یک می افتند۔واگر دروقت ایں جنگ ہا مغلوب شوند۔پس شیاطین خودرا
شياطينَهم في النائبات، وقد عُلّموا أن يجزوا من الظلم غفرانًا
برائے مدد مے طلبند۔ و تعلیم دادہ شدہ اند کہ جزاء ظلم مغفرت دہند۔
ومن الإساءة إحسانًا . فإنهم قوم أُمروا بإراءة نموذج الأخلاق. فما
وبپاداش بدی احسان کنند۔چراکہ ایں قومے ہست کہ برائے نمودن نمونہ اخلاق۔پس نمودند
أرَوا إلا سِيَرَ الشرور والشقاق . فهم الذين سعوا لإيذائي وجاوزوا حدّ
مگر خصلتہائے بدی و دشمنی ۔پس اینان ہمہ مردم اند کہ برائے اذیّت دادن من دویدند واز حد
الإهطاع، فليت لي بهم أعداء من السباع . يأكلون لحم الغائب ولا
تیز دویدن تجاوز کردند۔پس کاش مرابعوض ایشاں از درندگان دشمناں بودندے۔گوشت غائب می خورند و
يبارزون للمباراة، كأنهم ظِباء يخافون حَدَّ الظُباة. يا حسرة على
برائے جنگ بیروں نمے آیند۔گویاایشاں آہوان اند مے ترسند تیزی تیغہا را۔اے حسرت بریں
هذا الزمان إن الأمراء رغبوا في الخمر والزَمْر والنساء والقَمْر
زمانہ کہ امرائے ایں زمانہ در شراب و سرود و زنان و قماربازی رغبت کردند و
والعلماءَ إلى الكذب والسَمْر، وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا بالنواة ﴿۱۲۶﴾
عالمان ایں زمانہ کذب وافسانہ گوئی رااختیارنمودندوحکمت یمانی راترک کردندوازخرما بخستہ خرما راضی
من التمر، وما بقي فيهم مِن دون الكبر والشمر، والوثب
شدند۔ و در ایشاں بجز تکبر و خرامیدن از ناز و برجستن و جہیدن

والطَمْر .يبغون صِرْمةً من الجِمال، وعُرْمةً من الحنطة والأرز والحمّص
ہیچ ہنرے نماند۔ میخواہند کلہ شتر مقدار سی عدد۔ و یک خرمن از گندم و یک خرمن از ارز و یک خرمن

وفراغَ البال، وما بقى لهم رغبة فى إعلاء الدين ونبشِ حشائش
از نخود۔ و در بلند کردن دین ہیچ رغبت ایشاں را نماند و نہ برائے برکندن بیخ گیاہ ہائے گمراہی

الضلال .أُدهقتْ كؤوس رؤوسهم من الكبر إلى أصبارها وأصمارها.
جوشے در دل ماندہ۔ پُر کردہ شد کاسہ ہائے سر ایشاں از تکبر تا لب ہائے شاں۔

وتَقاسموا على حفظِ وِدَاد الدنيا وتخيُّرها واستيثارها. وحسبوني
و باہم قسم خوردند دربارہ نگہ داشتن دوستی دنیا و اختیار کردن آں۔ و مرا از دشمنان خداتعالیٰ

من عدا الله كأنهم اطّلعوا على ذات صدرى، أو علموا ما خامرَ سِرّى.
پنداشتند گویا اوشاں بر راز نہان سینہ من مطلع شدند۔ یا راز ے را دانستند کہ بدل من آمیختہ است

ورأيتُ منهم ما عرّفنى جَهْدَ البلاء، وجرّونى إلى الحكّام وعكفوا
و از ایشاں چیزے دیدم کہ ازاں دانستم کہ بلا چہ چیز است۔ و سوئے حکام مرا کشیدند و بر آتش

بى على الاصطلاء، فما شتوتُ ولا أَصَفتُ إلّا وبقِدّهم رسَفتُ.
قائم کردند۔ پس نہ بر من موسم سرما آمد و نہ موسم گرما مگر بدوال ایشاں بند بر پا مے رفتم۔

سلّطوا علىّ كلَّ بِلْغٍ مِلْغٍ للتوهين، ليَنْدَغونى وينزِغوا فى قومى
بر من ہر یک احمق دشنام دہندہ را مسلط کردند تا مرا بہ سخن خستہ کنند و ہمچو شیطان لعین در

كالشيطان اللعين .ثم مع ذالك لا يعتذرون مما فعلوا، ولا
قوم من تباہی افگنند۔ باز باوجود ایں عذر نمی خواہند ازانچہ کردند۔ و ظاہر

يُظهِرون الندم على ما صنعوا، بل زادوا غيًّا وتصدّوا للمجالحة. ﴿۱۲۷﴾
نمی کنند ندامت برکارے کہ کردہ اند بلکہ در گمراہی زیادہ شدند و برائے جنگ و دشمنی پیش آمدند

وأعرضوا عن السلم والمصالحة، وحقّرونى وازدرَونى وقالوا
و از صلح و آشتی اعراض کردند۔ و تحقیر من کردند و گفتند کہ

جاهل لا یعلم العربیة، بل أُمِّیٌّ لا یعرف الصیغة .ثم إذا جَلَّحْنا علیهم
جاہلے است کہ عربی را نمی داند۔بلکہ ناخواندہ است کہ صیغہ را نمی شناسد۔باز چوں باقدام شدید برایشاں
ففرّوا کفرار الحُمُر من الضِرغام، أو الجبان من السهام، ورأوا منی
گذر کردیم پس بگریختند ہمچو گریختن خراں از شیر۔یا ہمچو گریختن بزدل از تیرہا۔واز من چیزے دیدند
ما یری صبیٌّ عند حلول الأهوال، أو عصفورٌ من عُقاب إذا انقضّت
کہ طفلے بر وقت فرود آمدن خوف ہا می بیند۔ یا کنجشک از باز چوں برو افتد از قلہ کوہ ہا
علیه من قُنَنِ الجبال .وکانوا حسبونی کشاةٍ جَلْحاءَ، فمَسَّهم منّا
و بودند کہ گمان مے داشتند نسبت من گویا ہمچو گوسپندے ہستم کہ برسر سرون نمی دارد۔پس
ناطحٌ فقالوا بقرةٌ قرناءُ. ومن جاءنی منهم متسلّحًا، جعلتُه
چوں حس کرد ایشاں را از ما مشقت گفتند گاوے است سرون دار۔وہر کہ از ایشاں نزد من سلاح پوشیدہ بیامد۔
مجلَّحًا، بما أغرَوا کلابهم علی لحم البَراءِ، و أوتغوا الدینَ
پس اورا ہمچو آں درخت بدحال کردم کہ اورا چارپایاں چنداں خورند کہ از وچیزے نماند۔چراکہ اوشاں برگوشت بے گناہاں سگان خود را بگذاشتند
بالافتراء، فکان جزاء هم أن یُفشَغوا ویُنسَغوا، أو یُطعَنوا و
و دین را از افترا نقصان رسانیدند۔پس جزاء اوشاں ایں بود کہ زیر نشانہ تازیانہ آوردہ ایشاں را تازیانہ ہا بزنند۔یا بسخنان سخت
یُندَغوا .ویریدون أن یخوّفونی وکیف مخافتی، وإنْ هم
مجروح کردہ شوند۔میخواہند کہ مرا بترسانند وچگونہ از ایشاں بترسم۔جزایں نیست کہ ایشاں
إلّا عُوافتی .یفسّقون الناس وأنفسهم ینسون، ویکذّبون الصادقین
شکار من اند کہ بوقت شب برایشاں کامیاب شدم۔بہ فسق نسبت می دہند مردم را وخویشتن را فراموش میکنند وتکذیب صادقاں
ولا یخافون .لا یقومون فی المضمار، ویُعدّون لأنفسهم سبعین
می کنند و نمی ترسند۔ درمیدان نمی ایستند۔ وطیار میکنند ہفتاد سوراخ ہمچو موش
منفذًا کالفأر للفرار .وکانوا أشهدوا اللّٰهَ علی کفّ اللسان وعاهدوه ﴿۱۲۸﴾
برائے گریختن۔وبودند کہ گواہ گردانیدہ بودند خداتعالیٰ را بربستہ داشتن زبان وعہد کردند بدو

فما أسرعَ ما نسوه. وإنّ الكبر قد سرى فى عروقهم وعظامهم
پس چہ قدر جلدی درفراموش کردن عہد کردہ اند۔ وبہ تحقیق تکبر سرایت کردہ است دررگہائے ایشاں و
وملأ الشرايين، فما كان لهم أن يمتنعوا ولو حلفوا
استخوانہائے ایشاں وپُر کردہ است شرائین را۔ پس درطاقت ایشاں نماندہ کہ ازکذب بازآیند اگرچہ
مغلّظين. وإنهم جمّروا بُعوثهم لحرب أهل السماء، وأغلظوا
حلف مغلظ بخورند۔ و ایشاں لشکرہائے خود را برسرحد جمع کردند تا باہل آسمان جنگ کنند۔ و مارا
لنا وتصدّوا للاستهزاء، وتجاهلوا بعد العلم وتعامَوا بعد
دشنام ہا دادند و باستہزاء پیش آمدند۔ و دانستہ جاہل شدند بعدازعلم و کورشدند بعد از بینائی۔
البصيرة، فكأنهم قُذفوا مِن حالقٍ أو ماتوا جائعين مع وجود
پس گویا اوشاں ازجائے بلند انداختہ شدند یا در حالت گرسنگی مردند باوجود یکہ ثمرہا بسیار
الثمار الكثيرة. فلأجل ذالك سمّاهم رَعاعا وسَقُطا خاتمُ الأنبياء.
موجود بودند۔ پس از برائے ہمیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نام ایشاں ردّی وفرومایہ نہادہ است
بل قال لا يوجد مثلهم شرًّا تحت بناء السّماء. إنهم قوم اختاروا
بلکہ گفتہ است کہ ازروئے (بدی[1]) مانند ایشاں زیر آسمان نخواہید یافت۔ ایشاں قومے ہستند کہ گناہ
الذنوب من جميع الجهات، وما ترى فاسقًا إلّا يوجد فيهم نموذجه
ہارا ازہر پہلو اختیار کردہ اند۔ و ہیچ فاسقے رانخواہی دید مگردر ایشاں نمونہ او خواہی یافت
بل يوجد فيهم صفات السباع والعجماوات. يؤثرون البُرَّ
بلکہ صفات درندگان و چارپایاں در ایشاں خواہی یافت۔ اختیار مے کنند گندم را
على البِرِّ، ويتركون حُبّ اللّه لحَبٍّ أو حليب كالهِرِّ. ترى فيهم
بر نیکی۔ و ترک میکنند محبت الٰہی رابرائے یکدانہ یا شیر ہمچو گربہ۔ خواہی دید در ایشاں
فى مواضع الغضب آثار الجنون، ويموتون للأمانى بأشتات المنون.
درجاہائے غضب نشان ہائے جنون۔ و مے میرند برائے آرزوہا بموت ہائے مختلف۔

[1] ایڈیشن اول میں شرًّا کا ترجمہ لکھنے سے رہ گیا تھا۔ روحانی خزائن میں اسے درج کر دیا گیا ہے (ناشر)

یـمضـی لَیـلهـم ونهـارهـم فـی الـغیبة والسـب والشتـم والإثـاوة، ومُلئت ﴿۱۲۹﴾
ے گذرد شب وروز اوشاں درغیبت و دشنام دہی و غمازی۔ و پُرکردہ شد
صـدورهـم مـن الغِلّ والحقد والعداوة. وتجد ألسنَهم كرماحٍ
سینہ ہائے ایشاں ازکینہ وبخل و دشمنی۔ و خواہی یافت زبان ایشاں ہمچو نیزہ ہا
أُشـرعـتْ، أو سیـوف شُهّـرتْ، أو سهـام قُوّمـتْ، أو مُدًى حُـدّدتْ
کہ ے جنبند یاشمشیرہاکہ ازنیام بیروں کردہ می شوند۔یاکاردہاکہ تیزکردہ می شوند۔
أو آفة مـن السّـمـاء نـزلـتْ. یسـجـدون أمـام الأمـراء، ویـأكلون قِحَفَ
یاآفتے کہ ازآسمان نازل شد۔سجدہ ے کنند پیش امیراں۔ و می خورند کاسئہ سر
الـفـقـراء. وإذا ذُكـر عـنـدهـم أن فـلانـا یـؤتـی الـعـلـماءَ، ویملأ كِیـس مَن
فقیراں۔واگرنزدایشاں ذکرکردہ شودکہ فلاں شخص میدہد علماء را، وپُرمی کندکیسۂ آں راکہ نزداوبیاید۔
جـاء، وأنــه مــن أغـنـیـاء الـقـوم وكـرام الـنـاس، فسعـوا إلیـه بـالـعین
و او از توانگران قوم و بزرگان است۔پس ے دوند سوئے او۔
والـرأس، وقـالـوا یـا سیّدنـا أنـت خیـرُ مَن بُـرء وذُرء فتَصـدّقْ علـینـا
وـمی گویند اے سردارماتوبہترازتمام مخلوق ہستی پس بطور صدقہ چیزے مارا بدہ
واغسِـلْـنـا مـن الأدنـاس. وأمـا فـقـراء الـقـوم فیشـربـون دمـاءَ هـم و
وازچرک وریم افلاس پاک کن۔مگرمحتاجان قوم پس مینوشند خون ہائے ایشاں ولعنت
یـلـعـنـون آبـاء هـم، وإذا اقتـدر أحـدٌ مـنهـم فـآذی الـجـارَ وجـارَ. و
می کنند برپدران ایشاں۔واگریکے ازیشاں اقتدار یافت پس ایذاءمی دہد ہمسایہ راوظلم می کند۔و
مـا رحـم ومـا أجـارَ، بـل إذا أفـرصَتْـه الـفـرصةُ فجـرّعـه من الحمیم. و ﴿۱۳۰﴾
نہ رحم می کند و نہ درپناہ خودآورد۔بلکہ اگر فرصت داد پس نوشانید او را از آبِ گرم۔و
لـو كـان أحـدٌ كـالـولـی الـحـمیم، ومـا امتـنـعَ مـن التخلیط ولو بالخلیط.
اگرچہ دوست قریبی باشد۔وازآمیزش نفاق وبغض باز نماند اگرچہ بادوست معاملہ باشد

وأخـرج لِهـوى الـنـفـس فـي كـل أمـرٍ طـريـقًا، ولا غادر شفيقًا ولا شقيقًا.
وبرائے آرزوئے نفس درہرامر طریقے پیدا کرد۔ و نہ دوستے گذاشت و نہ برادرے
ومَن أحسـنَ إليـه بـأنـواع الآلاء ، وسـقـاه كـأسَ الأيـادي والنعمـاء .فمـا
وہرکہ از ہرگونہ نعمتہا بر وے احسان کرد۔ونوشانید اورا پیالہ نعمتہا و احسان ہا پس پاداش او
كـافـأَ بـالـعشيـر، ولـو كـان زوجًا أو من العشير، ومـا أحسنَ إلـى أحد
از دہ یک نہ داد۔ اگرچہ ازدوست باشد یا ازقرابتیاں۔ وبیک دلو آب بر ہیچ کس
بـدلـو مـن الـمـاء ، بـل استـقـلَّ جـزيـلَ الآخـريـن من الخيلاء والاستعلاء.
احسان نہ کرد۔ بلکہ احسان دیگراں را ازراہ ناز وتکبر کمتر شمرد۔
وإذا رأى جـمـيـلا مـن الـزمـيـل، أو وجـد نَـزَلا مـن الـنـــزيـل، فمـا شكـرلـه
وچوں نیکی واحسان ازرفیق دید۔ یا تحفہ ازمہمان یافت۔ پس شکر نہ کرد او را
كما هو سيرة الصلحاء، بل أخذ عابسًا وذهب مُعرِضًا كالسفهاء.
چنانچہ سیرت نیکاں است۔ بلکہ قبول کرد بحالت چیں برجبیں بودن باز اعراض کرد وہمچو کمینہ مردم برفت۔
وإذا جـاء ه ضيفٌ، شتـاءً كـان أو صيـفًـا، فمـا أكـرمَـه بـالخدمة وتـواضُع ﴿۱۳۱﴾
وچوں مہمانے بیاید سرما باشد یا گرما پس بخدمت و تواضع و نرمی گفتگو
الـجـنـان ولـيـنِ الـلـسـان، ومـا استفسرَ أين بـات ومـا أكل بل ضـاق ذرعًـا
اکرام آں ضیف نہ کرد۔ پس ازو دریافت نکرد کہ کجا خسپید وچہ خورد بلکہ دل تنگ شد
وصـار كـالشيـطـان .وإذا صـار مـن أغـنـيـاء فيـخيّـب الـنـاسَ مِن معـارف.
وشیطان گردید۔ وچوں از توانگراں گردید پس مردم را ازعطاہائے خودمحروم داشت
ولـو كـانـوا مـن معارف .هـذه حـالاتهـم، وكـاد أن تـنـعـدم جهلا تهم.وإنّي
اگرچہ آں مردم از آشنایاں باشند۔ ایں حالتہائے اوشان است وقریب است کہ امور باطلۂ ایشاں معدوم شوند۔ و
أنـا مـوتُ الـزُّور، وحِـرْزُ الـمـذعور، وأنا حَربةُ المولى الرحمن، وحُجّة الله
من موت دروغ ہستم وبرائے کسے تعویذ ہستم کہ ترسانیدہ شدہ۔ ومن حربہ خداوند بخشایندہ ہستم ۔ وحجت خدائے

الـديّـان، وأنـا النهار والشمس والسبيل، وفي نفسي تحققّتِ الأقاويل، وبي
جزا دہندہ ہستم۔ و من روز و آفتاب و راہ ہستم۔و درمن قول‌ہا درست شوند۔وبامن
أُبطلتِ الأباطيل، وأنا الواصف والموصوف، وأنا ساقُ اللّٰه المكشوف، وأنا
ہر چہ باطل بود باطل گشت۔ومن وصف کنندہ ہستم یعنی تعریف حق کار من است ومرا وصف کردہ شد یعنی درحق من پیشگوئی ہا آمدہ۔ومن
قَدَمُ الرسول التي تُحشَر عليها الأموات، وتُمحَى بها الضلالات. كَهَرَ الضحى
ساق خدا ہستم کہ کشادہ است۔ومن از رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدمے ہستم۔کہ مردگان برو مبعوث خواہند شد وضلالات بامحو خواہند گردید۔وقت چاشت شد
فَلْيَرَ مَن يَّرى .وإن اللّٰه معنا وظلّه ظليل، وكلّ رداء نرتديه جميل. وإنا ﴿۱۳۲﴾
پس ہر کہ بینندہ است بہ بیند۔وخدا باماست وسایۂ او فراخ گسترده است۔وہر چادرے کہ بپوشیم خوب است۔و
موفَّقون تُواتينا الأقلام، كأنها السهام .ومَن عارَضَنا فهو ذليل، وليس
ماتوفیق یافتہ ہستیم وقلم ہا باما موافقت دارند۔گویا آں تیر ہا ہستند۔وہر کہ باما مقابلہ کرد پس او ذلیل است واورا
له على دعواه دليل .ولن يُزدهَى عَرَضُنا فإنه من نور العرفان، ولا يُداس
بردعویٰ او ہیچ دلیل نیست۔وہر گز متاع ما ذلیل شمردہ نخواہد شد کہ آں از نور معرفت است۔وآبروئے ما پامال
عِرضنا فإنه من عِرض اللّٰه وظِلُّ عزّةِ ربّنا المستعان. رُويدَ بني قومي بعضَ
نتواند شد چرا کہ او از آبروئے خداست وسایہ عزت او سبحانہ است۔اے پسران قوم من اندکے از بغض خود
الشحناء ، فإنكم لا تستطيعون أن تحاربوا حضرة الكبرياء. وقد بلَجتْ
کم کنید۔چرا کہ ایں طاقت شما نیست کہ بہ حضرت کبریا جنگ کنید۔وظاہر شدند نشان ہائے
آياتي وظهرتْ علاماتي .وإن اللّٰه أرغمَ المَعاطِسَ بآي السّماء ، واقتاد
من۔و پیدا شدند نشانی ہائے من۔وخدا تعالیٰ بخاک چسپانید بینی ہا را بہ نشان ہائے آسمانی۔ومطیع کرد
الشوامِسَ بسوطِ بُروقِ اليد البيضاء. وترون خيلَنا شلن على العِدا
اسپ ہائے سرکش را بتازیانہ روشنی دست درخشندہ۔ودیدہ آمد کہ اسپان مادم برداشتہ بردشمنان
كالبازي على العصفور، أو الصقرِ على الغراب المذعور، فركنوا إلى
چناں افتادند کہ باز برکنجشکان افتد۔یا ہمچو صقر کہ بر کلاغ ہیبت خوردہ مے افتد۔پس ایشاں دہن خود را

الإحـجـام، وكفّوا ألسنَهم من استخفافِ خير الأنام. فَسِرُ فى الأرض هل ترى ﴿۱۳۳﴾
بستند وسوئے آں میل کردند وزبان خود از ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند۔ پس در زمین سیر کن تا ہیچ پادری می بینی کہ
من قسيسٍ يطلب الآياتِ، أو ينكر قائمًا فى الميدان بإعجاز نبيّنا خيرِ الكائنات. كلا
نشان طلب می کند یا در میدان ایستادہ انکار معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مے کند۔ ہرگز نیست بلکہ
بـل مات المنكرون، وقُبر المكذّبون وقـد أرى الله آياته قريبًا من مائة أو تزيد.
منکراں بمردند وتکذیب کنندگان درگورہا داخل شدند۔ وخداتعالیٰ قریب بہ صدنشان ظاہر نمود یازیادہ ازیں
وأُعـطـىَ الـمسـلـمـون لفتحِ حصون الكفر المقاليدَ. اليـوم يـئِـس الذين كانوا
وبرائے فتح قلعہ ہائے کفر کلید ہا مسلماناں رادادہ شد۔ امروز از ناکامی خود آں مردم نومید شدند کہ بر اسلام
يصُولون عـلى الإسلام، وأذاب لحمهم حربةُ الله فصار عظامهم كالعظامِ وكان
حملہ میکردند۔ وحربہ خداتعالیٰ افترا کنندگان را بگداخت پس بزرگان اوشاں ہمچو استخوانہا شدند۔ ونزد پادریان
للقسوس مـن المال ما يُبطِرهم، ومن الاحتيال ما يحرّضهم، والقوم أحضروا
مال آں قدر بود کہ شادان ومتکبر مے کرد۔ وحیلہ گری آں قدر بود کہ برائے مجادلہ گرم مے نمود۔ وقوم عیسائیاں ہرچہ دردست شاں
لهم مـا فـى يـد هـم، وقـدّ مـوا لهـم مـا فى بلد هم، وكان المسلمون قد عجِزوا عن
بود برائے شاں جمع کردند۔ وہرچہ درشہر شاں بود پیش آوردند۔ ومسلماناں ازاعتراضات فلسفیہ وشبہات طبعیہ
الاعتراضات الفلسفية، والشبهات الطبعية، ووشايةِ علماء المسيحية، ورَغْبتِهم
و نکتہ چینی ہائے پادریاں تنگ آمدہ بودند۔ و رغبت شاں در آلودہ کردن
فـى تـلـويث ذيـلِ الـعـصـمة الـنـبـوية، وتتبُّعِ عثرات رسولِ الله وكسرِ شأنِ ﴿۱۳۴﴾
دامن پاک نبی علیہ السلام۔ ورغبت شاں درنکتہ چینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکسر شانِ قرآن شریف۔
الصحف الرحمانية. وكان كلُّ ذالك كسيل جرّاف أهلكَ كثيرا من الناس.
وایں ہمہ سیلاب مہلک بود کہ بسیارے ازمردم بکشت۔ وہریک نفس
وضنأتْ كـلّ نـفـس من أنواع الوسواس، وارتاعت القلوب، واشتدت الكروب.
ازانواع وساوس بسیار بچہ ہا پیدا کرد۔ و بترسیدند دل ہا۔ و سخت شد بیقراری ہا

ودار الشيطان حول إيمان المسلمين، وأراد أن يُخرِج من صدورهم نورَ
وشیطان گرد ایمان مسلماناں بگردید۔ وبخواست کہ از سینۂ اوشاں نورمومناں بروں آرد۔
المؤمنين، وقصدهم بفضّته وفضيضه، وسُمُره وبيضِه، وآجله وعاجله
وقصدایشاں کرد بسیم خویش وآب سفید خویش رواں۔ ونیزہ ہائے خود وشمشیر ہائے خود ومال بعد از دیر آیندہ
وفارسه وراجله، وصارمه وذابله، ورامحه ونابله، واشتدّ زحفُه
ومال جلد آیندہ۔ وسوار او وپیادہ او۔ ومرد پر جلد خود ومرد لاغر خود۔ ونیزہ زنندہ خود وتیر انداز خود۔ ولشکر او برایشاں
عليهم، وكلُّ كَمِيٍّ نهَض إليهم، وكاد أن يُناشوا ويُمضَغوا تحت أسنانهم
سختی ہا کرد۔ وہر سوار برخاست سوئے شاں۔ وقریب شد کہ ریزہ ریزہ کردہ شوند وخائیدہ شوند زیر دندان ہائے شاں۔
ويمزَّقوا بسِنانهم. وكانوا في ذالك متردّدين مبهوتين، وعلى شفا حفرة ﴿۱۳۵﴾
وپارہ پارہ کردہ شوند بہ نیزہ ہائے شاں۔ وبودند دریں حال تردد کنندگاں مبہوت صورت۔ وبرکنار سوراخ ایستادہ
قائمين مرتاعين. فإذا نظر إليهم حضرةُ العزّة، وتداركهم يدُ الرحمة
وترسندگان۔ پس ناگاہ نظر کرد سوئے شاں حضرت عزّۃ سبحانہٗ۔ وتدارک کرد ایشاں را دست رحمت
وبُدّلت الأرض غيرَ الأرض، وجُعل سافِلُها عاليَها، وحَفدتُها مَوالِيَها
و زمین را تبدیل دادند۔ و آنکہ زیر بود او را بالا کردند۔ و نوکراں را آقا نمودند
وبطَل كلُّ ما أرجفت الألسنةُ، وذُبحتْ طير الكفَرة، وقُصّت
وباطل شد ہمہ آنچہ زبان ہا خبر ہائے دروغ مشہور کردہ بودند۔ وذبح کردہ شد پرندہ منکراں وبریدہ شد
الأجنحةُ، وأتممْنا عليهم حجّةً بعد حجّة، وبكّتْناهم دفعةً بعد دفعة
پر ہائے او و کامل کردیم ما بر ایشاں حجت بعد حجت۔ و لاجواب کردیم او شاں را
حتى صار لنا المضمار، وما بقي للعِدا إلّا الفرار.
بارہا۔تا بحدے کہ میدان برائے ما شد۔ برائے دشمناں بجز گریختن چیزے نماند۔

☆ ☆ ☆

انڈیکس

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶

زیرنگرانی

سید عبد الحی

آیات قرانیہ ۳

احادیث.................................. ۵

الہامات.................................. ۵

کلید مضامین ۶

اسماء ۱۷

مقامات ۲۳

کتابیات ۲۴

آیات قرآنیہ

الفاتحة

صراط الذین انعمت علیھم (۷) ۷۷، ۱۱۰

البقرة

اذقال ربک للملئکة ....(۳۱) ۲۵۲، ۲۶۱

آل عمران

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام(۲۰) ۷۸

ومن یتبع غیر الاسلام دینا ..(۸۶) ۸ح

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر ....(۱۲۴) ۲۷۳

مامحمد الا رسول ....(۱۴۵) ۲۲۸

النساء

ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ
اختلافاً کثیراً(۸۳) ۷۸

یایھا الناس قد جاء کم برھان...(۱۷۴) ۳۳۵

المائدة

واٰتیناہ الانجیل فیہ ھدی ونور(۴۷،۴۸) ۸ح

الانعام

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی(۱۶۳) ۴۳

الاعراف

قال انظرنی الٰی یوم یبعثون(۱۵) ۳۲۱، ۳۲۲

قال انک من المنظرین(۱۶) ۳۰۸ح

فینظر کیف تعملون(۱۳۰) ۲۰۹

الحجر

انا نحن نزلنا الذکر...(۱۰) ۱۵۳، ۳۷۱

بنی اسرائیل

سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً(۲)
۲۱، ۲۱ح، ۲۸۸، ۲۸۹

الکھف

ترکنا بعضھم یومئذ...(۱۰۰) ۲۷۸، ۲۸۷

طٰہٰ

اذھب الٰی فرعون انہ طغٰی(۲۵) ۳۹۳

قل رب زدنی علماً(۱۱۵) ۱۲۵

الانبیاء

اقترب للناس حسابھم(۲) ۳۲۶

لواردنا ان نتخذ لھوا لاتخذناہ من لدنا(۱۸)
۱۲۷

حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج (۹۶) ۲۷۸

الحج

ان یوما عند ربک کالف سنة ..(۴۸) ۳۳۱

النور

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لیستخلفنھم(۵۶) ۷۵، ۱۰۱

الروم

فطرة اللّٰہ التی فطر الناس علیھا (۳۱) ۳۱۵

السجدة

یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنة (۶) ۳۳۱، ۳۳۳

بدء خلق الانسان من طین(۸) ۳۳۲

الاحزاب

ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین...(۴۰) ۳۱۲

الشوریٰ

جزاء سیئة سیئة مثلها....(۴۱) ۳۱۶

الجاثیة

ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتٰب...(۱۶تا۱۹) ۶

محمدؐ

فقد جاء اشراطها (۱۹) ۳۲۶

القمر

اقترب الساعة (۲) ۳۲۶

الواقعة

لایمسه الا المطهرون(۸۰) ۱۸۳

الصف

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ(۱۰)
۳۲۱،۲۶۶،۲۶۲،۱۸

الجمعة

واٰخرین منهم لما یلحقوابهم (۴) ۲۶ح،۲۵۸،۳۱۱

التحریم

مریم بنت عمران .....(۱۳) ۲۸۳ ح

فنفخنا فیه من روحنا (۱۳) ۳۰۹

المدثر

قم فانذر وربک فکبر...(۳تا۶) ۳۹۴

القدر

لیلة القدرخیر من الف شهر(۴) ۳۳۰

الکوثر

انا اعطینک الکوثر(۲) ۲۶۲

☆☆☆

احادیث نبویہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بلحاظ حروف تہجی

شوکۃ الدین وصیت جد ربنا ارزت الی
الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا ۴۱۳
استفت قلبک ولو افتاک المفتون ۳۱۵
بعثت انا والساعۃ کھاتین ۳۲۵
خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ۳۳۲
طلوع الشمس من مغربھا ۲۵۳
ظبیۃ الدجال ۴۳۰
کیف انتم اذا نزل فیکم ۱۰۰
لتسلکن سنن من قبلکم ۴۱۲
یضع الحرب ۱۷،۵۱ح

احادیث بالمعنی

حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے
کی وجہ ۳۲۷،۳۲۸
دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہونگے ۱۵۷
مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہوجائیں گے ۴۱۲
حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۲۹
مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے تمام جہاد ختم ہو جائینگے ۲۸
مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۷ تا ۱۹
دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

☆☆☆

الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بلحاظ حروف تہجی

عربی الہامات

اصنع الفلک باعیننا وحینا ۱۸۷،۱۸۸
اناانزلناہ قریباً من القادیان ۲۰ح
ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ۱۸۸
ان اللّٰہ لایغیر مابقوم حتّٰی یغیروا ۱۸۹
کل برکۃ من محمد ﷺ ۳۱۰ح
مبارک ومبارک وکل امر.... ۲۱ح
وبالحق انزلناہ وبالحق نزل ۲۰ح

☆☆☆

فارسی الہامات

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد ۱۵،۱۹

☆☆☆

کلید مضامین

الف

آریہ

ہم نے آریوں کے شریف علماء کی ہتک نہیں کی ۴۰۹

نیوگ کیا ہے؟ ۴۴۲

مجوزہ جلسے میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت ۳۰

ابلیس

انسان کے ساتھ ابلیس کی دو دفعہ شدید جنگ مقدر ہے ۳۰۷ح

اجماع

اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا پھر فیج اعوج کا زمانہ شروع ہو گیا ۴۱۵

اسراء (نیز دیکھئے معراج)

اسراء کی آیت میں عجیب نکتہ ۲۹۲

آنحضرت ﷺ کا اسراء مکانی و زمانی ۲۹۲،۲۹۳

اسراء میں آنحضرت ﷺ کی عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱

اسلام

اسلام کے معنی ۳۴ تا ۳۶

کامل مسلم کون ہے؟ ۳۱۵

یہ امت امت وسط ہے ۱۸۱

اسلام شریعت فطریہ پر مشتمل ہے ۳۱۶

شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ ایک دوسرے کے مساوی ہیں ۳۱۶

انعمت میں اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے ۱۹۵،۱۹۶

معراج میں اسلام کا انتہائی زمانہ دکھایا گیا ۲۱ح

معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا ۲۶ح

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت ۲۹۱

آخری زمانہ زمان البعث ہے ۳۲۳

اسلام کی ابتداء سے لے کر اب تک قربانیاں کی جاتی رہی ہیں ۳۲

آیت ولقد نصر کم اللہ ببدر.... میں پیشگوئی مذکور ہے ۲۷۶ تا ۳۰۲

غلبہ ادیان سے کیا مراد ہے؟ ۳۲۱

اس زمانہ میں اسلام پر ہر قسم کی مصیبت آگئی ہے ۳۰۷

موجودہ زمانہ میں اسلام بگڑ چکا ہے ۶۴،۶۵،۶۹،۳۶۹،۳۸۱، ۳۸۲،۳۹۰،۴۱۷،۴۳۸،۴۴۸ تا ۴۶۴

موجودہ زمانہ میں قربانی کی روح کو بھلا دیا گیا ہے ۴۹

موجودہ زمانہ کے امراء بھی بگڑ چکے ہیں ۴۳۳ تا ۴۳۸

زمانہ کے مفاسد مسیح موعود کے ذریعہ دور ہونگے ۱۸،۲۵۳،۴۴۸ تا ۴۶۴

مسیح موعود کے وقت میں اسلام کا غلبہ دیگر ادیان پر ہوگا ۳۲۲

اسلام زمینی اسباب کے بغیر غالب آئے گا ۵۱ح

آنحضرت ﷺ نے دین کو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھا ۲۹۰

اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں ۵۱ح

مسیح موعود کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسانی نازل ہوگی ۲۸۴تا۲۸۸

اسلام کی موجودہ حالت مسیح و مہدی کی آمد تقاضا کرتی ہے ۳۱۹تا۳۴۴، ۳۴۹، ۳۵۰تا

امت مسلمہ کے بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھنا ۲۸۳ح

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی ۲۴ح

مسیح موعود کاسر الصلیب ہوگا ۳۴۹ح، ۳۵۰ح

اس امت میں بعض یہودی بعض نصرانی اور بعض عیسیٰ ہونگے ۱۸۳

سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہت ۹، ۱۳۲

اسلام میں رائج قربانیوں کی وجہ ۳۳تا۳۶

عیسائی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں ۳۴۹

اللہ تعالیٰ

ازلی ابدی خدا ۱۶۱

توحید خدا تعالیٰ کو ہر چیز سے پیاری ہے ۲۵۷

اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی ایک دلیل ۲۵۵تا۲۵۷

خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو وہ جاتی ہے ۲۰۸

خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار ۵۴، ۵۵

رسولوں کے بھیجنے کے متعلق سنت اللہ ۱۴۱، ۳۹۴تا۳۹۷

اللہ تعالیٰ مفاسد دور کرنے کے لیے رسول بھیجتا ہے ۱۳۵

ہر نبی کا رسول کو کسی فساد کی شاخ کے ظہور کے وقت اس کے مٹانے کے لئے بھیجتا ہے ۳۹۴

اللہ تعالیٰ طیب اور خبیث میں فرق کر دیتا ہے ۱۸۶

اللہ کا غضب مجرموں اور غافلوں دونوں پر نازل ہوتا ہے ۴۳۷ح

امت محمدیہ

امت محمدیہ امت وسط ہے اس میں انبیاء جیسے ہونے کی استعداد رکھی گئی ہے ۱۸۱تا۱۸۳

پہلی امتوں سے بڑھ کر قربانیاں ۳۲

امت موسویہ کی طرح خلفاء آنے کا وعدہ ۷۵، ۱۱۰

سلسلہ خلفائے موسیٰ عیسیٰ پر ختم ہو گیا ۱۰۸

امت محمدیہ میں بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھا گیا ۲۸۳ح

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

اہل حدیث مسالک فقہیہ (حنفی، حنبلی، شافعی، مالکی) پر عیب لگاتے ہیں ۴۴۴

شیعوں کا اہل سنت کے متعلق عقیدہ ۴۴۳، ۴۴۴

اس ملت کے امراء جانوروں کی مانند ہو گئے ۴۳۳تا۴۳۷ح

مسلمان علماء کی دو قسمیں ۴۰۳تا۴۰۹

متقی صالح علماء کے بعض عمدہ خصائل کا ذکر ۳۳۷تا۳۳۹

علماء ہند کی اندرونی حالت ۳

علماء کی مخالفت کے باوجود سلسلہ ترقی کرتا گیا ۱۵، ۱۶

علماء پر افسوس کہ انصار بننے کی بجائے تکلیف دینے والے ہوئے ۱۱۳، ۱۱۴

بعض علماء مغضوب علیھم گروہ کے مصداق ہو گئے ۱۷۴، ۱۷۵

علماء اور مشائخ کی کم علمی کا ذکر ۳۱۹، ۳۲۰
علماء السوء وفقہاء کی بری حالت کا ذکر
۳۵۷ تا ۳۶۴، ۳۷۵، ۳۶۴، ۳۶۵
اعتراضات کے دفعیہ کے لئے دعوت مقابلہ
۴۰۱ تا ۴۰۳
علماء کو عربی زبان میں مقابلہ کے لئے دعوت
۴۶۱، ۴۶۲
معارف قرآنی کے بیان کرنے کی دعوت مقابلہ اور
علماء کا انکار کرنا ۴۶۴ تا ۴۶۶
علماء کی بری عادات وخصائل کا ذکر
۴۵۴ تا ۴۶۱، ۴۵۹ح، ۴۶۰ح
حدیث شر من تحت ادیم السماء کے
مصداق ۴۶۷ تا ۴۷۳
کمزوروں وغریبوں سے ان کا بدسلوکی کرنا ۴۶۲ تا ۴۶۴

انسان

انسان کس وقت کامل ہوتا ہے ۴۰، ۴۱
انسان کامل کو کب خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے ۳۹
انسان نسیان وذہول کا پتلا ہے ۳۸۹
انسان میں قوتیں خدا کیلئے ہیں ۳۹۵ تا ۳۹۷
انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں مقدر ہیں
۳۰۷ح، ۳۰۸ح

انگریزی حکومت

دولت برطانیہ کے حسن انتظام کا ذکر ۴۳۴ح، ۴۳۵ح
انگریزوں نے سکھوں کے مظالم سے نجات دی ۳۴۷

بادشاہ

بادشاہوں کی بدیاں بدیوں کی بادشاہ ہوتی ہیں ۴۱۸

والی اور حاکم یا بادشاہ ہونے کی شرائط ہیں وہ عالی
دماغ عقلمند، صاحب نور ہو ۴۲۴
امارت کی شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ وہ حقیقی
اور غیر حقیقی میں فرق کر سکے ۴۲۵ تا ۴۲۹
بادشاہوں اور امراء کی اقسام ۴۳۳ تا ۴۳۸

بروز

حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیینؐ
اور سید المرسلین کا بروز بنایا ۲۵۴
حضرت عیسیٰ کا بروزی طور پر آنے کا ذکر قرآن میں ہے
۲۸۳ح
اکثر علماء اسلام کی عادت ہے کہ وہ بروز کا نام قدم
رکھتے ہیں ۳۳۷ح

بنی اسرائیل

ان کی ہدایت کے لیے خدا نے بطور احسان نبی بھیجے ۶
موسیٰ کی قوم کو خلافت بخشی گئی ۷۴
ان کی ہدایت کے لیے حضرت عیسیٰ کی بعثت ہوئی ۳۲۷
حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش بنی اسرائیل کے
لیے ایک پیغام تھی ۸۰، ۸۱
سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں تشابہ
کی تفصیل ۷۴ تا ۹۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸،
۱۰۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۷۷
ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے نبوت بنی اسمٰعیل کو منتقل ہوئی ۶، ۸۰ح
حضرت موسیٰ کی منشا کے برخلاف جب بھی لڑے ہمیشہ
مغلوب رہے ۵۰ح
مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

بنی اسمٰعیل

بنی اسرائیل کی نافرمانی کی وجہ سے بنی اسمٰعیل میں
سے مثیل موسیٰ کی آمد ہوئی ۶
سلسلہ اسماعیلیہ سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج ہے ۷
سلسلہ بنی اسماعیل مثیل موسیٰ کے ذریعہ قائم ہوا ۹
سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں تشابہ
کی تفصیل ۷۴تا۹۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸،
۱۰۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۷۷

پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی جاری سنت کا بیان ۱۴۳
سورۃ فاتحہ میں تین گروہوں کے متعلق پیشگوئی ۱۶۰ تا ۱۶۵
حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کے متعلق
پیشگوئی ۳۳۹، ۳۴۰
جمع الشمس والقمر کسوف خسوف کی
پیشگوئی پوری ہوئی ۹۴

تفسیر

سورۃ فاتحہ

سورہ فاتحہ ام الکتاب ہے ۱۱۷
ہدایت کی راہ کھولتی ہے ۱۱۵
ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے کی غرض ۲۰۳ تا ۲۰۶
اس میں مذکور وعدوں پر ایمان لانے کی نصیحت ۱۵۱
سورت فاتحہ سعادت مند کے لیے کافی ہے ۱۶۰
امت محمدیہ کی طرح خلیفہ آنے کا وعدہ ۱۰۸
خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۳۰۹
آنحضرت ﷺ تمام لوگوں کیلیے ساعت کا نشان تھے ۷
فاتحہ میں دو سلسلوں کا ذکر ۷
فاتحہ تین گزشتہ گروہوں کا ذکر ہے ۱۱۸تا۱۲۱، ۱۶۰تا۱۶۵
فاتحہ میں امت کے تینوں گروہوں کے وارث ہونے کی
طرف اشارہ ہے ۱۶۶تا۱۷۸
مغضوب علیھم میں پیشگوئی ۱۴۷، ۱۹۰تا۱۹۷، ۱۹۲، ۱۹۳
مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں
۱۹۲ح، ۱۹۳ح، ۱۹۲تا۱۹۴
سچے مسیح کی تکفیر سے خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴ تا ۲۲۱

سورۃ آل عمران

ولقد نصر کم اللہ ببدر و انتم اذلۃ میں دو بدروں
کا ذکر ۲۷۳تا۲۸۳

سورۃ المائدۃ

مسیح کی موت کی خبر دی ہے ۱۵۵

سورۃ الاعراف

انک من المنظرین کی تفسیر ۳۲۰، ۳۲۱

سورۃ بنی اسرائیل

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا یہ آیت
معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے ۲۱ح، ۲۹۳

سورۃ الکھف

ونفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعاً میں مسیح موعود
کی بعثت مراد ہے ۲۸۳

سورۃ الانبیاء

ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً کی تفسیر ۱۲۷تا۱۲۹
حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج کی تفسیر
۲۷۷تا۲۸۲

سورۃ النور
آیت استخلاف کی تفسیر ۱۳۹، ۱۴۰، ۳۰۹
سورہ فاتحہ کی دعا کو سورہ نور میں قبول فرمایا گیا ہے
۱۵۱، ۱۶۵، ۱۶۶
مسلمانوں میں خلیفہ مقرر کرنے کا وعدہ ۱۵۵، ۱۱۸
خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۷۷، ۳۰۹
مسیح موعودؑ کی سچائی کی گواہی دی ۲۰۶
سورۃ السجدۃ
یدبر الامر من السماء الی الارض کی تفسیر ۳۳۱ تا ۳۳۴
سورۃ یٰس
خلق الازواج کلھا سلسلہ اسماعلیہ کو سلسلہ اسرائیلیہ کا
زوج بنایا ۷
سورۃ الصّف
آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ مسیح موعود
کے حق میں ہے ۱۸، ۳۲۱، ۳۲۲
سورۃ التحریم
خاتم الائمہ امت محمدیہ میں سے ہوگا ۳۰۹
سورۃ العصر
عمرِ دنیا کا ذکر ۲۴۲، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۲۵
والعصر کے حقیقی معنی ۳۲۷
بحساب جمل حضرت آدم سے لیکر آنحضرتؐ تک
عمر دنیا کا ذکر ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۱
حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے کی
وجہ ۳۲۷، ۳۲۸
اس اعتراض کا جواب کہ زمانہ اسلام عصر سے کیسے
مشابہ ہوا ہے ۳۲۸، ۳۲۹

تعلق باللہ
فنا کا مقام ۳۸، ۳۹
رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲
جلسہ مذاہب
ایک جلسہ کی تجویز جس میں مختلف مذاہب کے لوگ
اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں ۳۰
جماعت احمدیہ
جماعت کو نصیحت کہ جو بدی کا مقابلہ کرتا ہے وہ ہم
میں سے نہیں ہے ۲۹
جماعت کو نصیحت کہ انقطاع الی اللہ اختیار کرو ۱۷، ۴۳
مخالفت کے باوجود ترقی ۱۵
مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے مطالب میں جماعت
احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا ذکر ۲۹۱
جہاد
مسیح موعود کے وقت جہاد بالسیف نہیں ہوگا ۵۰
اب صرف نشانات اور دلائل کا جہاد ہے ۵۹
حدیث یضع الحرب کے مطابق اب دین کے
لیے لڑنا حرام ہے ۱۷، ۵۶ح، ۵۸، ۵۹
ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا جھنڈا بلند
کیا گیا ہے ۲۸، ۲۹
جزیہ اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے ۴۲۲
اب جو مذہب کے لیے تلوار اٹھائے گا وہ کافروں
سے سخت ہزیمت اٹھائیگا ۵۰ح
حدیث
اکثر احادیث قرآن کے موافق ہیں، جو موافق
نہیں وہ وضعی ہیں ۱۵۴

احادیث بالمعنیٰ

حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے
کی وجہ ۳۲۷، ۳۲۸
دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہونگے ۱۵۷
مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہوجائیں گے ۴۱۲
حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۲۹
مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہوجائینگے ۲۸
مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۷ تا ۱۹
دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

حیات مسیح

عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴، ۵
حضرت عیسیٰ کی جگہ کسی اور کو صلیب دینا قابل قبول نہیں
۲۲۱ تا ۲۲۷
حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہوگئے ۱۲۶

خلافت

انسان کامل کے نفس مطمئنہ کو احیاء بقاء اور ادناء کے
بعد خلافت کا حُلّہ پہنایا جاتا ہے ۳۹
خلیفہ کا کام ہے کہ مخلوق کو روحانیت کی طرف
کھینچے ۴۰، ۴۱
موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ تھے
۷۴ تا ۷۹، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۴، ۱۱۵
اس امت کا آخری خلیفہ قدم عیسیٰ پر ہوگا ۷۷، ۱۳۹
سلسلہ خلفائے محمد یہ خلفاء موسیٰ کے سلسلہ کی
طرح ہے ۷۸ تا ۸۴، ۹۲، ۹۳، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸
خاتم الخلفاء اس امت کا اسی امت سے ہوگا نہ باہر سے
۷۸ تا ۸۴، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۱، ۱۳۹
خلفاء آئینگے یہ خدا کا وعدہ ہے ۱۴۰

دجال

دجال کون ہے؟ ۴۳۱، ۴۳۲
سورۃ فاتحہ آخری زمانہ میں ضالین یعنی نصاریٰ کا
ذکر کرتی ہے دجال کا نہیں ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۸
دجال کا ظہور مشرق سے ہونا ۱۵۶، ۱۵۷
بغایا یعنی زنان بازاری کی کثرت دجال کے ظہور کے
لئے ایک علامت ہے ۴۳
دجال اور بغایا سیرت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں
۴۳۱، ۴۳۲
آدم ثانی کے دور میں دجال بھرپور حملہ کرے گا ۳۰۷ ح

رسول

زمین کے مفاسد دور کرنے کے لئے رسول آتے ہیں ۱۳۵، ۱۴۱
کوئی رسول آسمان سے نہیں اترا ۱۴۲

زمانہ

آخری زمانہ کی علامات ۹۶، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۶
زمانہ کی چھ اقسام ۳۲۲
لوگوں کی مثال آدم سے لیکر اب تک ایک کھیتی کی
مثال ہے ۳۲۳
آخری زمانہ کو اللہ تعالیٰ زمان البعث بنائے گا ۳۲۴

ساعۃ (قیامت)

ساعۃ سے متعلقہ آیات وحدیث ۳۲۵، ۳۲۶
ساعۃ کے وقت کا علم کسی کو نہیں ہے ۳۲۷

امر ساعۃ مخفی ہے ۳۲۶ ح
قیامت کی علامات ۴۳۹
بدی کی کثرت اور نیکوں کی قلت قیامت کی
علامت ہے ۴۳۹

سکھ

سکھ حکومت میں مسلمانوں پر مصائب ۳۴۶، ۳۴۷
سکھوں کو مجوزہ جلسہ اعظم مذاہب میں اپنے مذہب
کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت ۳۰

سلوک

سالکوں کے سلوک کا انتہا ۳۷

شراب

شراب پینے والے امراء، حکام کی شراب نوشی کا ذکر
۴۲۶ تا ۴۲۹

شریعت

شریعت فطریہ اور قانونیہ مساوی ہیں اور اسلام
شریعت فطریہ ہے ۳۱۶

شیطان

انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں
مقدر ہیں ۳۰۷ ح، ۳۰۸ ح
شیطان سانپ اور دجال عظیم ہے ۱۰
شیطان نے مسیح موعودؑ کے زمانہ تک مہلت مانگی ہے ۳۲۲
شیطان کی حضرت آدم سے لڑائی اور آخری آدم کے
ہاتھ سے قتل کیا جائے گا ۳۲۰، ۳۲۱
مسیح موعود کے ہاتھوں سے شیطان کو ہزیمت
اٹھانی پڑے گی ۳۱۲ ح

مسیح اور رحمانی لشکر شیطان پر غالب آئیں گے ۱۰، ۱۱

شیعہ

شیعہ صاحبان کے عقیدہ رجعت کی تفصیل ۴۴۳، ۴۴۴
امام غائب بنانے کی وجہ ۵، ۶
شیعہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں ۴۴۴

طاعون

یہود پر بطور عذاب نازل ہوئی تھی ۱۴۶، ۱۵۰
طاعون کے پھیلنے سے متعلق وحی ۱۸۷ تا ۱۸۹
طاعون کے زمانہ میں انگریزوں کا مال خرچ کرنا ۴۳۵ ح

عیدالاضحیہ

ابتدائے زمانہ اسلام سے قربانیوں کی کثرت ۳۱
ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھنے کی وجہ
۳۱ تا ۳۳
عام لوگوں کے نزدیک عید کا مفہوم ۴۶ تا ۴۹
حقیقی عیدالاضحیہ ۳۴

عیسائیت

عیسائی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں ۴۴۴
انجیل کامل شریعت نہیں ہے ۸، ۹، ۱۲ تا ۱۴
تثلیث کی بنیاد دمشق میں پڑی ۲۴ تا ۲۷
انسان کو بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ ح
عیسائیوں میں کفارہ کا عقیدہ پایا جاتا ہے ۴۴۴، ۴۴۵
کفارہ کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴ تا ۶
عیسائیت کا اعتقاد کہ کفارے سے شریعت کے بوجھ
سے نجات مل گئی ہے ۸، ۹
حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵

نصاریٰ قوت کے ساتھ گرجاؤں سے نکلے ہیں ۱۶۲
ضالین سے نصاریٰ کا گروہ مراد ہے ۱۱۵، ۱۹۲ تا ۱۹۴، ۲۰۳
نصاریٰ کے عقیدہ نزول مسیح سے مشابہ شیعوں اور
وہابیوں کا عقیدہ ہے ۶
پادریوں کی مخالف اسلام مساعی کا ذکر ۳۴۸ ح، ۳۴۹
شریف عیسائی علماء کی ہتک نہیں کی گئی ۴۰۹
مسلمانوں سے عیسائی بننے والوں کی تعداد اسی ہزار
سے بھی زیادہ ہے ۳۴۸، ۳۴۹
مسیح موعودؑ کا سر الصلیب ہوگا اسکا مفہوم ۳۴۹ ح، ۳۵۰ ح
سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴ تا ۲۲۱

فلسفہ

فلسفی اور نبی میں فرق ۳۸۹، ۳۹۰
فلسفیوں کے کلام کو انبیاء کے کلام پر ترجیح دی گئی ہے ۳۹۱
فلسفہ یورپ ۳۸۷

فنا

فنا کا مقام ۳۸، ۳۹

فیج اعوج

فیج اعوج میں اکثریت گمراہ ہوگی ۴۱۵

قرآن شریف

قرآن بلند شان اور حکم اور مہیمن ہے ۱۰۳، ۱۱۶
تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے ۱۰۹
قرآن کریم اختلاف سے منزہ ہے ۸ ح
اس کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے ۹۷
قرآن کے مخالف روایات کو بتوں سے تشبیہ دے
کر انہیں اپنے عقائد کی بنیاد رکھنے والوں کو تنبیہ ۱۳۰
عصمت خاص طور پر قرآن کی صفت ہے ۱۵۲ تا ۱۵۴
قرآن سے اپنی آوازیں بلند نہ کرو ۱۳۱
اس کے علاوہ کوئی کلام نہیں جو عیب و نقائص سے خالی ہو
۴۶۵، ۴۶۶
دس اعضاء کا ذکر کر کے قرآن مجید کی خوبصورتی اور
اس کے حسن کا اظہار ۴۶۵ ح، ۴۶۶ ح
قرآن مسلسل ہدایت بھیجنے کا مضمون بیان کرتا ہے ۷، ۸
مسیح کی آمد کے حوالے سے اس زمانہ پر تورات انجیل
اور قرآن سب متفق ہیں ۲۴۳
والعصر کے حقیقی معنی ۳۲۷

قربانی

ہماری شریعت میں قربانیاں سابقہ امم کی قربانیوں
پر سبقت لے گئی ہیں ۳۲
ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھنے کی وجہ ۳۱ تا ۳۳
قربانی کا نام ضحایا، قربان، نسیکۃ رکھنے کی وجہ
۳۳ تا ۳۵
نسک لفظ کی تفسیر ۴۳
ہر مسلم کو تقویٰ کی روح سے قربانی کی روح کو ادا
کرنا چاہیے ۳۷، ۳۸
قربانی کی حقیقت مخفیہ کا بیان ۴۳ تا ۴۵
اصل روح کی قربانی ہے ۶۸
نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے ۳۵
نفس کی قربانی کیا ہے ۳۴ تا ۳۶
نفس کی قربانیاں ہی وہ سواریاں ہیں جو خدا تک
لے جاتی ہیں ۴۵

قیامت دیکھیں ساعۃ

کسوف وخسوف

رمضان میں کسوف وخسوف ہوا ۶۳، ۹۴ تا ۹۶

گناہ

گناہوں اور خطاؤں کا اصل باعث خدا سے غافل ہونا ہے ۴۴۰

گناہوں کے اسباب مختلف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی مختلف ہیں ۴۴۰ تا ۴۴۲

بعض بدیاں بعض عقائد سے پیدا ہوتی ہیں ۴۲۲

مرہم عیسیٰ

مرہم عیسیٰ کی خوبیاں ۴۰۶ ح

مسجد اقصیٰ

آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد اقصیٰ دیکھنے سے مراد ۲۱ ح تا ۲۶ ح

اس کے وصف میں بارکنا حولہ میں لطیف اشارہ ۲۸۹ تا ۲۹۱

حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم نے قادیان میں اونچی جگہ پر مسجد اقصیٰ کے نام سے مسجد بنوائی ۱۵

بیت اقصیٰ قادیان کے شرقی جانب منارہ بنانے کی تجویز ۱۶

قادیان دمشق سے شرقی جانب ہے ۱۹ تا ۲۵، ۲۶ ح

بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع کی غرض ۲۸

مسجد حرام

مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور ابراہیم کے کمالات ہیں ۲۲ ح

آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد حرام دیکھنے سے مراد ۲۲ تا ۲۶ ح

مسجد حرام کس چیز کا مژدہ دیتی ہے ۲۹۱

مسلمان (نیز دیکھئے اسلام اور امت محمدیہ کے عنوانات)

مسلمان کون ہے ۳۴ تا ۳۶

کامل مسلم کون ہے؟ ۳۱۵

اپنے نفس کو خدا کے لیے ذبح کردے ۳۵، ۳۶

یہ امت امت وسط ہے ۱۸۱

ایک مسلمان کو شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ دونوں پر عمل کرنے کا حکم ہے ۳۱۵، ۳۱۶

سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۴ تا ۲۲۱

مسلمانوں کی عملی، اخلاقی اور روحانی بری حالت کا ذکر ۲۸۲ ح، ۳۱۸

عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر ۴۱۰، ۴۱۱

اس زمانہ میں لوگ دو قسموں میں منقسم ہیں ۳۵۳ تا ۳۵۵

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴، ۴۱۲

طاعون کا عذاب یہود کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہوا ۱۵۰

سورۃ فاتحہ میں تین فرقوں کے ذکر کی وجہ ۱۶۶، ۱۶۷ تا ۱۷۳

افتراق امت اسلامیہ اور ان کے عقائد میں فساد کا ذکر ۴۱۴ تا ۴۱۶

مسلمان بادشاہوں کی خرابیوں کا ذکر ۴۱۶ تا ۴۲۹

ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰

معراج

معراج تین قسم پر ہے ۲۶ ح

معراج مکانی اور زمانی اوران ہر دو کی تفصیل
۲۱ح، ۲۴ح، ۲۵ح، ۲۸۸ تا ۲۹۷
حقیقت معراج ۲۲ح، ۲۳ح
معراج میں اسلام کا انتہائی زمانہ دکھایا گیا ۲۱ح
معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے
بیت المقدس تک پھیلے گا ۲۶ح
مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت ۲۹۱

منارة المسیح

اشتہار چندہ منارة المسیح ۱۵
دوستوں سے مدد کی اپیل ۲۸
منارہ بنانے کی تین اغراض ۱۶، ۱۷
المنارة البیضاء کے پاس نازل ہونے سے مراد
کیا ہے ۱۷
آنے والا مسیح صاحب المنارہ ہوگا ۱۸

مومن

اصل مومن کون ہے ۱۶۵
مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا ۱۴۹

مہدی

مبارک ہو مہدی معہود آ پہنچا ہے ۶۰
مہدی نئے حقائق اور معرفت کی تعلیم لے کر آئے گا ۱
مہدی موعود کے زمانہ میں اسلام ترقی کرے گا ۲۴ح
شیعوں کا امام غائب کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵، ۶

نبوت

نبی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں ۳۸۹
اولیاء کا کلام نبی کے کلام کا ظل ہوتا ہے ۳۸۱
ظلی نبوت ۳۷۸، ۳۷۹

نزول مسیح

مسیح موعود کے لیے نزول کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ ۳، ۴
نزول مسیح کی وجہ ۱۰، ۱۱
آسمان سے اگر کسی نے نازل ہونا ہوتا تو آنحضرتؐ
نازل ہوتے ۱۲۷
نزول عیسیٰ کی حقیقت ۲۲۷ تا ۲۴۴
مسیح کے نزول میں اشارہ ۵۰ح، ۵۱ح، ۲۸۴ تا ۲۸۶
نزول کا لفظ اختیار کرنے کی دو وجوہات ۳ح
دمشق کے شرقی جانب منارہ کے پاس مسیح کے نزول
سے مراد ۱۷، ۱۸، ۲۱ تا ۲۴، ۲۶ تا ۲۸

نفس امارہ

نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے ۳۵

نفس مطمئنہ

نفس مطمئنہ اور اس کے احیاء ابقاء اور ادناء کے حالات
کا ذکر ۳۹

نیوگ

نیوگ دراصل عربی لفظ ہے ۴۴۲

وفات مسیح

حضرت مسیح موعودؑ کو وفات مسیح کا علم دیا گیا ۳
قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے ۶، ۱۵۵، ۲۳۵، ۲۴۲
رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲
آنحضرتؐ کے بعد صحابہ تمام رسولوں کی وفات کے
مؤقف پر جمع ہوئے ۲۲۸ تا ۲۳۵

ولایت

ولایت نبوت کی ظل ہے ۳۷۹،۳۸۰

ولی قدم رسول پر ہوتا ہے ۳۷۸،۳۷۹

اولیاء کی روحانی سیر کا انتہائی نقطہ ۳۷،۳۸

اولیاء کا کلام نبی کے کلام کا ظل ہوتا ہے ۳۸۱

ہندو مذہب

اولاد کے حصول کے لیے نیوگ کو جائز قرار دیا ۴۴۲ح

یاجوج ماجوج

آگ استعمال کرنے والی قوم ۳۱۷،۳۱۸

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج میں
ان کے غالب آنے کا ذکر ہے ۲۷۸،۲۷۹

مسیح موعود کے زمانہ میں اعظم الفتن یاجوج ماجوج
کا فتنہ ہے ۳۱۷،۳۱۸

ان کا خروج ہو چکا ہے ۳۳۳

یہود ۲۶۱

نبی کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ ۱۴۲،۱۴۵

یہود کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا ۱۴۳

حضرت عیسیٰ کے وقت تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے ۲۸۲ح

حضرت عیسیٰ یہودیوں کی تباہی کی گھڑی کے لیے
ایک دلیل تھے ۱۲۱

یہود پر طاعون کا عذاب نازل ہوا ۱۵۰

بدظنی نے ہی پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا ۱۱۳

حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش یہود کے لیے تنبیہ
۸۰،۸۱،۸۹ح،۹۰ح

بطور سزا دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی گئیں
۸۰ح،۲۰۱،۲۰۲،۲۷۶

عیسیٰ کے کفر کی وجہ سے ان پر غضب اترا ۱۹۰

مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں
۴،۱۴۷،۱۹۲ح،۱۹۳ح،۱۹۲تا۱۹۴،۲۰۳

☆☆☆

اسماء

آدم
پہلے خلیفہ تھے ۲۵۴
چھٹے دن میں آدم پیدا کیا گیا تھا ۲۴۴، ۲۴۸
آپ کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ ماں ۸۶ ح
آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی ھَوِیَّتْ کی حقیقت تھے ۲۶۳
آدم کی پیدائش لوگوں کو عدم سے وجود میں لانے کے لیے ہوئی ۳۰۷
ابلیس نے آدم کو گمراہ کیا ۳۰۷ ح، ۳۰۸ ح
آدم کا مثیل آخری زمانہ میں پیدا ہوا ۳۱۱
آدم اور مسیح موعود میں مشابہت ۳۱۷
انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں ہونی مقدر ہیں ۳۰۷ ح، ۳۰۸ ح

ابراہیم علیہ السلام
حقیقی قربانی کی اور خدا کے حضور اجر پایا ۴۴

ابوبکر رضی اللہ عنہ
تمام رسولوں کی وفات پر صحابہؓ کا اجماع آپ کے ذریعہ ہوا ۲۲۸ تا ۲۳۴
مسیح موعودؑ کی آپ سے مشابہت ۳۲۹

احمد بریلوی سید
وہابی آپ کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں ۶

ارم (قوم)
خدا نے ان کو ہلاک کیا ۳۷۵

الہ دین مرزا
از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

الیاس علیہ السلام
یہود مسیح سے پہلے ان کے نزول کا عقیدہ رکھتے تھے ۱۴۵

بابر
اس کے دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے آباء واجداد ہندوستان آئے ۳۴۴

پولوس
تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی کرنے والا ۲۶

جعفر بیگ مرزا
از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

جے۔ اے لیفرائے
لاہور کا ایک بشپ ۹ ح

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ لکھا ۲۳۲

داؤد علیہ السلام
یہود پر خدا کا غضب داؤد کی زبانی نازل ہوا ۲۰۱

عبدالباقی مرزا
از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

عبدالہادی بیگ مرزا
از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۴

عطا محمد مرزا
دادا گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳
علی رضی اللہ عنہ
آپ کے بارے میں شیعوں کے عقائد کا ذکر ۴۴۴
عمر رضی اللہ عنہ
آنحضرت ﷺ کی وفات کا فوری یقین نہ آیا ۲۲۹
عیسیٰ علیہ السلام
سلسلہ موسویہ کے خاتم الخلفاء تھے ۷۴، ۳۰۹
یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا ۱۴
اسرائیلی شریعت کے خادم تھے ۸، ۳۲۷
آپ کی ذات میں چاروں صفات جمع ہوگئی تھیں ۸۵
آپ کی بن باپ پیدائش میں حکمت ۸۹ح، ۹۰ح
بے باپ پیدائش عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ح
مسیح علیہ السلام کے صرف عورت سے پیدا ہونے میں
حکمتوں کا ذکر ۸۳ تا ۸۵، ۸۵ح تا ۹۰ح
آپ سلسلہ موسویہ سے انتقال نبوت کی دلیل تھے ۷۹، ۸۰
آپ کی پیدائش میں یہود کے لیے پوشیدہ پیغام ۸۰، ۸۱
آپ کے دور میں یہودی تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے ۲۸۲ح
آپ کے انکار کی وجہ سے یہود پر غضب اترا ۱۹۰، ۲۰۱
یہود کی تباہی کی گھڑی کے لیے ایک دلیل تھے ۱۲۱
یہود کے لیے قیامت کی علامت ۷
سلسلہ خلفائے موسیٰ آپ پر ختم ہوگیا ۱۰۸
عیسائیوں کا آپ کے بارے میں عقیدہ ۳۴۸، ۴۴۴
آپ کے متعلق افراط اختیار کرنے والے ضالین ہیں ۲۰۳
مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں
۱۹۲ح، ۱۹۳ح، ۱۹۲ تا ۱۹۴
عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۴، ۵
آپ نے الیاس کے نزول کے عقیدے کی تصحیح کی ۱۴۶
نزول عیسیٰ کی حقیقت ۲۲۷ تا ۲۴۴
عیسیٰ امت محمدیہ میں نہیں آسکتا ۲۴۱
سلسلہ اسمٰعیل کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت ۹
قرآن میں بروزی طور پر امت محمدیہ کا اشارہ ۲۸۳ح
مثیل مسیح عیسیٰ کے قدم پر آئے گا ۷۷
مسلمان بھی آپ کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰
حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہوگئے ۱۲۶
کتاب اللہ آپ کی وفات کی شہادت دیتی ہے ۱۱۳، ۳۱۰
آنحضرت ﷺ کی وفات سے آپ کی وفات ثابت
ہوگئی ہے ۲۲۸ تا ۲۳۵
رفع کے معنی ۴۰ تا ۴۲
اسراء کی رات آنحضرت ﷺ کی آپ سے ملاقات ہوئی
۳۰۱
کسی اور کو آپ کی جگہ صلیب نہیں دی گئی ۲۲۱ تا ۲۲۷
حضرت غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام
خاندانی حالات
دوسرے ناموں کے علاوہ خدا نے احمد نام رکھا ۳۴۳
اجداد کے ناموں کا ذکر ۳۴۳، ۳۴۴
آباء واجداد کا سمرقند سے آکر ہندوستان میں رہنے کا ذکر
۳۴۳ تا ۳۴۸

آپ کا زمانہ ظہور اور اس کی حالت

زمان البرکات نئی ایجادوں کی مختصر تفصیل ۲۱،۲۴ح ،۲۵ح
زمانہ کو ایک زکی مفسر کی ضرورت ہے ۱۸۳ تا ۱۸۷
خدا کی جلالی اور جمالی صفات کا ظہور ۶۳
روحانی بارش کے نزول کا زمانہ ۶۶، ۶۷
مسیح موعود کا زمانہ ذوالحج کے مہینہ سے مناسبت تام رکھتا ہے ۶۷ تا ۶۹
یہ زمانہ آخری زمانہ ہے ۱۲۱، ۱۲۲
امام آخرالزمان کا ظہور ۱۲۱، ۱۲۲
ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے ۲۴۵ تا ۲۴۷
اسلام کی حالت زار کا ذکر ۳۶۸ تا ۳۷۴
مشائخ اور علماء زمانہ کے فساد کا ذکر ۳۱۹
دین صرف نام کا رہ گیا ہے ۲۵۱
زمانہ حال میں مسلمانوں کی صفات سیئہ کا ذکر ۳۵۳ تا ۳۶۸
مسلمان نے یہود سے مشابہت اختیار کر لی ہے ۴۱۱ تا ۴۱۴
اس زمانہ میں ہر پہلو سے فساد واقع ہو گیا ہے ۴۴۸ تا ۴۵۴
صوفیاء زمانہ کی حالت زار کا ذکر ۳۶۸ تا ۳۷۶
پادریوں کے مکائد، تدابیر اور ان کے اضلال کا ذکر ۴۱۴

غرض بعثت

اس زمانہ میں فتنوں کا وجود مصلح کا متقاضی ہوا ۳۹۲ تا ۳۹۷، ۴۴۶
بیعت لینے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو وحی ہوئی ۱۸۷
بطور حکم عدل آئے ۹۹
خدا کی عظمت ظاہر کرنے اور ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرنے والوں کو انذار کے لیے آئے ۱۲۸ تا ۱۳۰
صلیب کے مفاسد دور کرنے کے لیے آئے ۱۳۵
کسر صلیب کے لئے آئے جو جنگوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ آیات سماویہ سے ہو گی ۳۴۹
لوگوں کو روحانی حیات دینے کے لیے آئے ۳۲۳
آپ کا گھروں کو اموال سے بھرنے کی حقیقت ۵۹
قیام شریعت، احیاء دین، منکرین پر اتمام حجت کیلیے ۳۴۳
فلسفہ یورپ اور اندرونی فساد کو دور کرنے کے لیے ۳۸۷
شکست سے فتح و شادمانی کی طرف لے آؤں گا (مسیح موعودؑ) ص ۴۰۵، ۴۰۶
علوم و آیات سماوی کے ذریعہ دین کو تقویت بخشنے کے لیے تشریف لائے ۴۴۶، ۴۴۷

مقام

خاتم الخلفاء، خاتم الائمۃ، امام منتظر، حکم آسمانی نور، مجدد، مامور عبد منصور، مہدی معہود، مسیح موعود ۵۱، ۵۳، ۹۸
خاتم الخلفاء کو مسیح کا لقب دیئے جانے کی تین وجوہات ۳۲۳، ۳۲۴
آپ کے مظہر مسیح اور مظہر النبی ہونے سے مراد ۵۵
خدا کی طرف سے پوری قوت، برکت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں ۷۰
میں مسیح محمدی اور مہدی احمدی ہوں ۶۱
منعم علیھم کے گروہ کا کامل فرد ہوں ۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ میں استاد اور شاگرد کی نسبت ۲۵۸
آیت اٰخرین منھم سے کیا ظاہر ہوتا ہے ۳۱۱

میرے اور میرے رب میں ایک بھید ہے ۳۱۳
میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ۵۳، ۳۴۳
خدا کی طرف سے اسلام کے لئے ایک نشان ۳۱۳
جامع جلال و جمال ۳۲۴
آپ مظہر البروزین اور وارث النبیین ہیں ۳۳۷
آپ قدم رسول پر ہیں جس سے مردے زندہ ہوتے ہیں ۴۷۳، ۴۷۴
آدم سے مشابہت اور دونوں میں فرق ۳۰۷ ح
مسیح موعود توام پیدا ہوئے تا کہ وجود سے عدم کی طرف لے جائیں ۳۱۷، ۳۲۵
آیت اسراء میں لفظ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ سے مراد ۲۸۷ تا ۲۹۴
مسیح موعود چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ۲۸۷ تا ۲۹۴
آنحضرت ﷺ کا آپ کو سلام پہنچانے سے مراد ۲۹۸ تا ۳۰۲
آپ کی حضرت ابو بکرؓ سے مشابہت ۳۲۹

صداقت

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ خدا کی طرف سے آیا ہوں ۳، ۹
خدا نے مسیح کیا اور فصیح کلام دیا ۶۰
سلسلہ موسویہ کی طرح سلسلہ محمدیہ ہوگا ۴، ۹۱ تا ۹۳، ۹۶، ۱۰۴، ۱۲۴
تشابہ سلسلتین صداقت کی دلیل ہے ۳۱۳
سلسلہ محمدیہ کا آغاز مثیل موسیٰ اور مثیل مسیح پر ختم ۹
ضرورت زمانہ ۵۱ تا ۵۳، ۹۸، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۳۳
خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار ۵۴، ۵۵
خدا نے آپ کو صفت افناء اور احیاء دی ہے ۵۶ ح
قتل خنزیر حربہ سماویہ سے ہے ۵۷، ۵۸

نشانات مہدی و مسیح کا ظہور

سورج چاند کو رمضان میں گرہن لگنا ۶۳ تا ۶۶، ۹۴ تا ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۶
آپ کی تائید میں ستارہ ذو السنین طلوع ہوا ۶۴
زمانہ کی ایک علامت کہ لوگ کثرت معاصی کے بعد تقویٰ کی طرف مائل ہوں گے ۳۵۰
رمضان میں خسوف کسوف ہوا ۴۴۷
زمین و آسمان اور زمان و مکان نے میرے صدق پر گواہی دی ۱۵۸ تا ۱۶۰

مسیح موعود کا ذکر قرآن میں

سورہ فاتحہ میں مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کی دعا سکھائی گئی تھی ۱۹۷ تا ۲۰۱
قرآن سے ثابت ہے خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہوگا ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲
نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً میں مسیح موعود کا بعث مراد ہے ۲۸۳، ح

تائید الٰہی

مسیح کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسان نازل ہوگی ۲۸۴
اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ ہو جاتا ۱۸۰
مسیح موعودؑ کو قوت قدسیہ کا ہتھیار دیا گیا ہے ۵۶ ح، ۵۸
اگر میں جھوٹا ہوں تو جھوٹ کا وبال مجھ پر ہوگا ۱۸۶ تا ۱۸۸
سب مخالفانہ مکر و مکائد بے کار جائیں گے ۳۱۳

میرے قتل کے منصوبے ناکام ہوگئے ہیں ۱۷۵
اللہ تعالیٰ میری جماعت کو بڑھا رہا ہے ۱۸۸
میں ہلاک نہیں ہوسکتا جب تک میرا کام پورا نہ ہو ۳۱۳
مصلحین کی تمام شرائط اللہ نے مجھ میں جمع کر دی ہیں
۳۹۷ تا ۴۰۱
مخالف علماء کو دعوت مباحثہ ۴۰۳
منکرین کی ایذا دہی اور گالیوں کا ذکر ۴۰۶ تا ۴۰۸
مسیح کا لقب دیے جانے کی وجہ ۳۲۴
اس اعتراض کا جواب کہ حضرت مسیح بے باپ پیدا
ہوئے تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کی آپ سے کامل
مشابہت کیسے ہوئی ۸۵ح تا ۹۰ح

غلام مرتضیٰ مرزا

والد گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳
بیت اقصیٰ ابتدائی طور پر بنائی ۱۵

فضل الدین بھیروی حکیم

خطبہ الہامیہ کو طبع کیا ۱
لجۃ النور کتاب طبع کی ۳۳۵

فیض احمد مرزا

از آباء و اجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

گل محمد مرزا

پردادا گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے ۲۳ح
انبیاء کا خاتم ۴۴
آپ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲
کل برکة من محمد ﷺ ۳۱۰ح
مفاسد عظیمہ کے دور میں آپ کی بعثت ۳۹۳ تا ۳۹۷
درود بھیجو کہ حضورؐ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲
آپ کے بغیر ہمارا کوئی نبی نہیں ہے ۱۶۵
آپ آدم کے ظل ہیں ۳۱۱
آخری زمانہ کے آدم ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۱
پانچویں ہزار میں بعثت اور چھٹے ہزار میں بروزی بعثت
۲۶۶، ۲۷۰
چھٹے ہزار میں آپ کی روحانیت چودھویں رات کے
چاند کی طرح ہے ۲۷۱، ۲۷۲
آپ کا زمانہ شوکت اسلامی کا زمانہ ہے ۲۱ح
آپ کے زمانہ میں شق القمر ظاہر ہوا ۹۴
آپ میں تمام انبیاء کے کمالات موجود ہیں ۲۲ح تا ۲۴ح
سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہ ہے ۹، ۱۳۲
یہودیوں کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا ۱۴۳
مثیل موسیٰ کے طور پر آنحضرت ﷺ ظہور فرما ہوئے
۴، ۶، ۷۵، ۹۱، ۲۱۱
آپ کا معراج مکانی اور زمانی ۲۱ح، ۲۸۸ تا ۲۹۶
آپ کا معراج کیا تھا ۲۲ح تا ۲۶ح
آپ کے زمانی معراج کی انتہا ۲۹۳
آپ کے معراج کی تین قسمیں ۲۶ح
اسراء میں حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱
مسیح اور دجال کے ظہور کی پیشگوئی پوری ہوئی ۱۵۷
کسی کو آسمان سے نازل ہونا ہوتا تو آپ ہوتے ۱۲۶
آپ کا ظل ہونا آپ کے کمالات کی وجہ سے ہے ۳۷۹

مسیح موعود کو سلام پہنچانے میں اشارہ ۲۹۸
دین کو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھا ۲۹۰
عیسائی آپ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ۳۴۹،۳۴۸

محمد اسلم مرزا

ازآباءواجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد بیگ مرزا

ازآباءواجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد دلاور مرزا

ازآباءواجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد سلطان مرزا

ازآباءواجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد صادق ؓ مفتی ۳۳۵

محمد قائم مرزا

ازآباءواجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

مریم علیہا السلام

عیسیٰ کی پیدائش میں بنی اسرائیل کیلئے پوشیدہ پیغام ۹۷ح

موسیٰ علیہ السلام ۲۱ح ح

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مثیل تھے ۲۱۱،۴
آپ کے ذریعہ بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان کرنا ۶
قرون اولیٰ کی ہلاکت کے بعد آپ کی بعثت ۷
مفاسد کے وقت موسیٰ کو بھیجا گیا ۳۹۳
خدا نے کتاب، حکم اور نبوت عطا کی ۷۴
آپ کی جماعت نے آپ کی منشاء کے خلاف جنگ لڑی اور شکست کھائی ۵۰ح
ایک قوم سے وعدہ کیا دوسری قوم کے حق میں پورا کیا ۲۱۱
سلسلہ اسمٰعیل کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت ۹،۹۱،۱۳۲
عصا موسیٰ کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو بھی عصا دیا گیا ۳۷۸

ہود علیہ السلام

ان کی قوم کو خدا نے ہلاک کیا ۳۷۵

یحییٰ علیہ السلام

آپ حضرت الیاس کی صورت میں آئے ۱۴۶

☆☆☆

مقامات

بغداد
کتاب لجۃ النور علماء بغداد کے نام ۳۳۵
پنجاب ۲۲، ۱۵
چین ۳۳۹
حجاز
ہندوستان اس کے مشرق کی طرف ہے ۱۵۷
خراسان
کتاب لجۃ النور علماء خراسان کے نام ۳۳۵
دمشق
تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد پڑی ۲۴، ۲۶، ۲۷
مسیح کے بارے میں عقیدہ کہ دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا ۱۹ح، ۱۵۶
روم ۳۳۷
حضرت مسیح موعودؑ کے آباء واجداد سمرقند سے تھے ۳۴۴
شام ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۷
کتاب لجۃ النور علماء شام کے نام ۳۳۵
عراق
کتاب لجۃ النور علماء عراق کے نام ۳۳۵
عرب ۳، ۳۳۷، ۴۳۵، ۳۴۰، ۳۴۱
کتاب لجۃ النور علماء عرب کے نام ۳۳۵
فارس ۳، ۳۴۰
قادیان ۱، ۲۰ح، ۳۰، ۳۳۵
بیت اقصیٰ کو وسعت دی گئی مگر مزید دی جائے گی ۱۵
دمشق کے مشرق کی طرف ہے ۱۹ح، ۲۲، ۲۳، ۱۵۷
گورداسپور ۲۲
لاہور ۱۴، ۲۲
مدینہ ۲۰ح
مدفن رسولؐ ۲۳۴
دین کی عظمت صرف مکہ و مدینہ تک محدود ہو جائے گی ۴۱۳
مسجد حرام
اس کے وصف بارکنا حولہ میں لطیف اشارہ ۲۸۹ تا ۲۹۱
مصر ۵۰ح
مکہ ۲۰ح
حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی ۸۱
حضور ﷺ کی بعثت ہوئی ۷۵
دین کی عظمت صرف مکہ و مدینہ میں رہ جائے گی ۴۱۳
ہندوستان ۱۵
ملک حجاز سے مشرق کی سمت میں ہے ۱۵۷
یروشلم ۱۹ح

☆☆☆

کتابیات

انجیل

حرام، حلال، وراثت، نکاح وغیرہ کے احکامات

موجود نہیں ہیں ۸، ۹

مسیح کے آنے کا زمانہ ۱۸

موجودہ زمانہ میں مسیح کے آنے پر انجیل متفق ۲۴۳

یسوع صاحب شریعت نہ تھا (پادری) ۱۴

بخاری صحیح ۳۲۸

حدیث یضع الحرب ۱۷

براہین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۲۰ ح

تورات ۱۴

موجودہ زمانہ میں مسیح کی آمد پر تورات کا اتفاق ۲۴۳

تورات ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتی ہے ۲۲۴

خطبہ الہامیہ (اس جلد کی پہلی کتاب) ۱، ۳

ایک نشان ۱

زبور

لوگوں کے لیے ہدایت تھی ۹ ح

لجۃ النور (اس جلد کی دوسری کتاب) ۳۳۵

المؤطا للامام مالک ۳۲۸

☆☆☆